

# میں نے دیکھا ہے کہ دعوتِ اسلامی

مسلم آبادی لاہور

Click For More Books

مطبوعات دار الفکر  
بین الاقوامی اسلام آباد

اور

دعوتِ اسلامی

مؤلف

ابو محمد سعید صدیق

مسلم کتب پبلیشرز لاہور

marfat.com

Click For More Books

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِیْبِ اللّٰهِ

نام کتاب	_____	میٹھی میٹھی سنتیں اور دعوتِ اسلامی
مؤلف	_____	ابو کلیم محمد صدیق
اشاعت	_____	بار اول
سن اشاعت	_____	جمادی الآخر ۱۴۲۲ھ ۹ اکتوبر ۱۹۹۹ء
صفحات	_____	۲۶۲
طابع	_____	اشتیاق احمد مشتاق پرنٹرز، لاہور
ناشر	_____	مسلم کتابوی لاہور
قیمت	_____	۹۹ روپے

ملنے کے پتے

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور فون نمبر: 7225605  
نعمان اکادمی، ہسپتال روڈ جہانیاں منڈی خانہ نوال  
سنی کتب خانہ، دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور  
مکتبہ غوثیہ نزد پولیس چوکی سبزی منڈی، فیضان مدینہ، کراچی نمبر 5  
گنبد خضار پبلی کیشنز 10۔ دربار مارکیٹ لاہور۔

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

# انتساب

امیر و عوتِ اسلامی

حضرت مولانا محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ

کے نام

جو شب و روز دین اسلام کی ترویج و اشاعت

اور احیاء سنت مصطفیٰ ﷺ کے لئے کوشاں ہیں۔

مگر قبول اللہ زہے عز و شرف

ابو کلیم محمد صدیق

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## بفیضانِ کریم



شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا

مفتی محمد اشفاق احمد رضوی مدظلہ

مہتمم مدرسہ غوثیہ جامع العلوم خانیوال



marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

# حرفِ اوّل

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

○ -- علامہ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :-

حضرت مجدد کے زمانے سے ۱۲۴۰ھ تک ہندوستان کے مسلمان دو فرقوں میں بٹے رہے ایک اہل سنت و جماعت ، دوسرے شیعہ ۔ اب مولانا اسماعیل دہلوی کا ظہور ہوا۔ وہ شاہ ولی اللہ کے پوتے لور شاہ رفیع الدین ، شاہ عبدالعزیز لور شاہ عبدالقادر کے بچے تھے ، ان کا میلان محمد بن عبد الوہاب نجدی کی طرف ہوا لور نجدی کا رسالہ ”رد الاشراک“ ان کی نظر سے گزرا اور انہوں نے ”تقویۃ الایمان“ لکھی۔ اس کتاب سے مذہبی آزاد خیالی کا دور شروع ہوا۔ کوئی غیر مقلد ہوا ، کوئی وہابی بنا کوئی اہل حدیث کہلایا ، کسی نے اپنے آپ کو سلفی کہا۔ ائمہ مجتہدین کی جو منزلت اور احترام دل میں تھا وہ ختم ہوا۔ معمولی نوشت و خواند کے افراد امام بننے لگے اور افسوس اس بات کا ہے کہ توحید کی حفاظت کے نام پر بارگاہ نبوت کی تعظیم و احترام میں تقصیرات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ یہ ساری قباحتیں ماہِ ربیع الآخر ۱۲۴۰ھ کے بعد سے ظاہر ہونی شروع ہوئی ہیں۔ الخ

○ -- محقق لاہوری سید قلندر علی شاہ سروردی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :-

ایک مسلمان کے لیے عقائد کا معاملہ جس قدر اہم ہے اس قدر فی زمانہ اسکی طرف سے عام تعلیم یافتہ طبقے کو ذہول ہو رہا ہے۔ اور ”ضرورتِ تقلید“ فضولیات میں شمار کی جاتی ہے۔ حالانکہ اسلامی دنیا میں ابتداء سے لے کر گیارہویں صدی ہجری تک کتب تاریخ سے کسی ایسے محدث ، مفسر

لہ مولانا اسماعیل لور تقویۃ الایمان ص ۱۰ طبع لاہور 1984ء / ۱۴۰۴ھ

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور فقیہ کا پتہ نہیں چلتا جو " غیر مقلد " ہو۔ اس عدم تقلید کا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا میں اتباع ہوائے نفس کا دروازہ کھل گیا۔ اور جس نے جو چاہا کہہ دیا۔ چنانچہ اسی بے راہ روی اور نااہلی و بد لگامی کا یہ نتیجہ ہوا کہ عقائد صحیح اسلامیہ کا جو حضرات اکابر آئمہ قرون ثلاثہ کا شعار تھا، تمام تار و پود بکھر گیا۔ قاعدہ ہے کہ جب عقائد باطلہ سیاہ خانہ عمل میں جاگزیں ہو جائیں تو بزرگان سلف کی نسبت سوء ظنی ہو کر دریدہ دہنی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اسی عدم تقلید کے باعث فیضان روحانی کا یہ کلی سدباب ہو کر بد عقیدگی کی حد ہو چکی ہے۔ الخ ۷

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے بعد میاں نذیر حسن دہلوی کے توسط سے برصغیر پاک و ہند میں غیر مقلدیت نے جنم لیا اور باقاعدہ اس کی ترویج و اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا۔

○ -- مفتی عزیز الرحمن لکھتے ہیں :-

۱۸۵۷ء کے بعد آزاد روشی (غیر مقلدیت) کی دباؤ نجد سے چل کر ہندوستان میں بھی آگئی جس نے ایک خاص طبقہ کو جنم دیا۔ ۷



تقلید آئمہ اربعہ خصوصاً سراج الائمہ امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوئی تابعی (م ۱۵۰ھ) اور فقہ حنفی کے خلاف تین ضخیم کتابیں منصفہ شہود پر آئیں۔

(۱) ... معیار حق (میاں نذیر حسین دہلوی متوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۳۳ء) ۷

(۲) .. جرح علی اہل حنیفہ (مولوی محمد سعید ماری متوفی ۱۳۴۲ھ / ۱۹۰۳ء)

(۳) .. ظفر المبین (مولوی محی الدین نو مسلم غیر مقلد تاجر کتب لاہور) ۷

ان تینوں کتابوں میں نہایت ہی سوقیانہ اور غلیظ زبان استعمال کی گئی ہم اپنے اس دعویٰ پر " الجرح علی اہل حنیفہ " کے چند اقتباسات نقل کرتے ہیں :-

○ --- امام صاحب کی پیدائش کی تاریخ میں کسی نے یوں کہا : س - گ ۸۰ھ اور انتقال کی تاریخ یہ ہے۔ "نوکم جمال پاک" (ص ۳۰)

۷ باعث کون و مکان کا علم غیب ، ص ۷ طبع لاہور (بار اول ۱۹۳۳ء)

۷ امام اعظم ابو حنیفہ ص ۲۰۰ طبع ۱۱

۷ تراجم علمائے حدیث ہند ، امام خان نوشہری ، ص ۱۳۵ ، ص ۲۸۸ مطبوعہ فیصل آباد طبع اول

۷ مظهر العلماء تالیف مولوی سید محمد حسین بدایونی (م ۱۹۱۸ء) حوالہ ماہنامہ جہان رضا لاہور ص ۵۶

جون و جولائی ۱۹۹۶ء مارفات.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

- ایک لطف یہ کہ جس سال بو حنیفہ کا انتقال ہوا ۱۵۰ھ میں اسی سال امام شافعی کی پیدائش ہوئی، گویا امام صاحب امام شافعی کے آنے کی خبر معلوم کر کے تشریف لے گئے۔ (ص ۲۹)
- امام صاحب کی موت و حشر = آخر امام صاحب اسی قید خانہ کی ہرک میں گھلتے گھلتے عدم کے اسٹیشن پر پہنچ گئے اور دنیا کو خیر باد ان لفظوں میں کہ گئے۔

۔ لکنا غلط سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن

بہت بے آدم ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے (ص ۲۹)

- امام صاحب ایک حدیث بھی از روئے تحقیق و انصاف نہیں جانتے تھے۔ کیونکہ امام صاحب نے علم حدیث پڑھائی نہیں۔ (ص ۲۴)

- امام صاحب سے کوئی تفسیر آیات احکام وغیرہ کی منقول نہیں امام صاحب نے علم قرآن سیکھا ہی نہیں۔ (ص ۲۳)

- قرآن و حدیث کی امام صاحب کے نزدیک کچھ قدر نہیں۔ (ص ۲۰)

- حاصل یہ ہے کہ امام بو حنیفہ کے مسائل بالکل قرآن و حدیث کے مخالف ہیں۔ (ص ۳۰) لہٰذا اس کے علاوہ غیر مقلدیت کی تفسیر و اشاعت کے لیے دہلی سے مولوی محمد جونا گڑھی (م ۱۳۶۰ھ) نے ”اختیار محمدی“ اور امرتسر سے مولوی ثناء اللہ (م ۱۹۳۸ء) نے ہفت روزہ ”اہل حدیث“ کا آغاز کیا۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سے پندرہ روزہ اور ماہانہ رسائل و جرائد کا اجراء کیا گیا۔

—○—

علمائے احناف کی طرف سے ان تینوں کتابوں کے درج ذیل محققانہ جواب لکھے گئے۔

- (۱) انصار الحق از مولانا ارشاد حسین رام پوری (م ۱۳۱۱ھ) لہٰذا

لہٰذا (نوٹ) یہ تمام اقتباسات ”لا قوال (العجبہ فی جواب البحر علی اہل حنیفہ“ از مولانا پروفیسر نور بخش توکل سے نقل کئے گئے ہیں۔

لہٰذا مولانا ارشاد حسین فاروقی مجددی ۱۲۴۸ء میں رام پور میں پیدا ہوئے۔ علماء رام پور و لکھنؤ سے پڑھ کر نواب محمد خان مجددی سے تکمیل کی۔ مولانا شاہ احمد سعید مجددی دہلوی (م ۱۲۷۷ھ) کے مرید ہوئے اور خلافت پائی۔ مولانا سید دیدار علی، مولانا شاہ سلامت اللہ رام پوری، علامہ ظہور الحسن رام پوری، مولانا عبدالغفار رام پوری، مولانا شاہ عنایت اللہ خان اور علامہ شبلی نعمانی آپ کے مشہور تلامذہ ہیں۔ ۱۳۱۱ھ میں واصل حق ہوئے۔

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

- (۲) عمدۃ البیان فی اعلان مناقب النعمان از مولانا غلام دستگیر قصوری (م ۱۳۱۵ھ)
- (یہ دونوں تصانیف میاں نذیر حسین دہلوی کی کتاب ”معیار الحق“ کا مدلل اور جامع جواب ہے)
- (۳) فتح المبین از مولانا منصور علی مراد آبادی

(مولوی محی الدین غیر مقلد کی کتاب ”ظفر المبین“ کا رد بلخ)

- (۴) ظفر المقلدین جواب ”ظفر المبین“ از مولانا غلام دستگیر قصوری (م ۱۳۱۵ھ)
- (۵) نصر المقلدین جواب ”ظفر المبین“ از مولانا احمد علی شاہ ہٹالوی (م ۱۹۲۶ء)
- (۶) ”لا اقوال (اصحیحہ فی جواب الجرح علی اہل حنیفہ“ از مولانا پروفیسر نور بخش توکلی (م ۱۹۳۸ء)
- (مولوی محمد سعید بنارس غیر مقلد کی کتاب ”الجرح علی اہل حنیفہ“ کا بے مثل محققانہ جواب)
- (۷) مدار الحق جواب معیار الحق از مولانا شاہ محمد حنفی (پاک پٹن)
- ”اخبار محمدی“ (دہلی) اور ہفت روزہ ”الہمدیث“ (امر تسر) کے امام ابو حنیفہ اور فقہ حنفی پر بے جا تنقید کے جواب کے لیے ”امر تسر“ سے ہفت روزہ ”الفتیہ“ کا ۱۹۱۸ء میں اجراء ہوا۔ جو ایک مدت تک آسمانِ حقیقت پر بڑی آب و تاب سے چمکتا رہا۔ اس کے علاوہ اور کئی سنی حنفی ماہانہ اور پندرہ روزہ رسائل و جرائد منظر عام پر آئے۔



ایسے نازک ترین اور پر فتن دور میں جو علماء احناف بدرتج میدانِ عمل میں آئے ان میں سے بعض کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

- (۱) مولانا محمد بن علی نیوی (م ۱۳۲۲ھ) (صاحب آثار السن)
- (۲) مولانا ارشاد حسین رامپوری فاروقی مجددی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۳) مولانا عبدالحی لکھنوی (م ۱۳۰۳ھ)
- (۴) مولانا منصور علی مراد آبادی
- (۵) مولانا فضل رسول عثمانی قادری بدایونی (م ۱۳۸۹ھ)
- (۶) مولانا احمد رضا ریوی قادری (م ۱۳۳۰ھ)
- (۷) مولانا پروفیسر محمد نور بخش توکلی (ایم۔ اے۔) لاہور (م ۱۳۶۷ھ)
- (۸) مولانا محمد شریف محدث کولوی (م ۱۹۵۱ء)
- (۹) مولانا مفتی محمد حفظ آگروی (م ۱۳۷۷ھ)

مولانا منصور علی مراد آبادی مدرس مدرسہ طیبہ حیدرآباد دکن (انڈیا) علمائے حنیفہ میں شہرہ آفاق ہیں۔

(مظاہر العیاش از مولوی محمد حسین بدایونی)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

- (۱۰) مولانا سید وہاب علی شاہ لاہوری (م ۱۹۳۵ء / ۱۳۵۳ھ)
- (۱۱) مولانا غلام قادر بھیروی (م ۱۳۲۶ھ)
- (۱۲) مولانا غلام بخیر قصوری (م ۱۳۱۵ھ)
- (۱۳) مولانا احمد علی شاہ سیالوی (م ۱۳۲۵ھ)
- (۱۴) مولانا فقیر الدین بھٹی (م ۱۳۸۲ھ)
- (۱۵) مولانا احمد سعید مجددی قادری (م ۱۳۷۷ھ)
- (۱۶) مولانا مر علی شاہ گولڑوی (م ۱۳۵۶ھ)
- (۱۷) مولانا غلام الدین ملتان
- (۱۸) مولانا پیر احمد انصاری (م ۱۳۲۶ھ)
- (۱۹) مولانا ابو الخیر شاہ امرتسری
- (۲۰) مولانا عبدالصمد سمولانی (م ۱۳۳۳ھ)
- (۲۱) مولانا محمد عالم آسی امرتسری (م ۱۳۶۳ھ)
- (۲۲) مولانا خیر الدین دہلوی (م ۱۳۱۶ھ)
- (۲۳) مفتی صدر الدین آزرہ دہلوی (م ۱۳۸۵ھ)
- (۲۴) مولانا فقیر محمد قحطلی (م ۱۳۳۵ھ)
- (۲۵) علامہ ابوالبرکات سید احمد لاہوری (م ۱۹۷۸ء)
- (۲۶) مولانا محمد عمر اچھروی نقشبندی (م ۱۳۹۱ھ)
- (۲۷) مولانا محمد سردار احمد قادری فیصل آبادی (م ۱۳۸۲ھ)
- (۲۸) مولانا شمس علی خان صاحب لکھنوی (م ۱۳۸۰ھ)
- (۲۹) مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی (م ۱۳۶۷ھ)
- (۳۰) مولانا حکیم امجد علی قادری رضوی (م ۱۳۶۷ھ)
- (۳۱) مولانا قاضی عبدالسبحان (م ۱۳۷۷ھ)
- (۳۲) مفتی احمد یار خان گجراتی (م ۱۳۹۱ھ)
- (۳۳) مولانا عبدالغفور ہزاروی (م ۱۳۹۰ھ)
- (۳۴) مولانا خواجہ قمر الدین سیالوی (م ۱۹۸۱ء)
- (۳۵) علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی ملتان (م ۱۹۸۶ء)
- (۳۶) قاضی فضل احمد لودھیانوی
- (۳۷) علامہ ابوالحسنات قادری (م ۱۳۸۰ھ)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس کے علاوہ فرقہ غیر مقلد کے روایت مندرجہ ذیل مشہور کتب منظر عام پر آئیں۔

- |  |   |
|--|---|
| (۱) ازالۃ الریب عن حدیث علم الغیب                    | قاضی فضل احمد لودھیانوی (مولوی ثناء اللہ سے حدیث)               |
| (۲) اقامۃ البرہان                                    | مولانا قاضی محمد ارشاد الہی فیضی                                |
| (۳) انوار آفتاب صداقت                                | (حصہ اول ، دوم) قاضی فضل احمد لودھیانوی                         |
| (۴) البراہین حنفیہ لدفع اللتہ النجدیہ                | مولانا محمد عالم آسی امرتسری                                    |
| (۵) الاصول الاربعہ فی تردید الوہابیہ                 | مولانا حسن جان سرہندی   |
| (۶) براہین حنفیہ                                     | علامہ ابو الحسنات لاہور   |
| (۷) بلوغ المرام                                      | مولانا سلامت اللہ رامپوری                                       |
| (۸) پروانہ توحید                                     | مولانا محمد عالم آسی امرتسری                                    |
| (۹) تحذیر الحنفیہ                                    | مولانا ابو البرکات سید احمد لاہوری                              |
| (۱۰) تحفہ دستگیریہ                                   | مولانا غلام دستگیر قصوری  |
| (۱۱) تحفہ نذیریہ                                     | قاری عبدالرحمن انصاری (تقلید کا بیان)                           |
| (۱۲) تعلیم الجاہل جواب تفہیم المسائل                 | مولانا فیض احمد عثمانی بدایونی (مفسر الدین قنوجی کا رد)         |
| (۱۳) تمہید فی اثبات تقلید                            | مولانا عبدالسلام سہوی   |
| (۱۴) حفظ الحتمین                                     | مولانا خیر الدین دہلوی (والد گرامی مولانا ابو الکلام آزاد)      |
| (۱۵) ذوالفقار حیدری تطہر اعناق اصحاب الخدث الامرتسری | مولانا محمد عازی خاں  |
| (۱۶) رسالہ عدم جواز رفع یدین                         | مولانا نظام الدین ملتان   |
| (۱۷) السیف الصارم لمرشان الامام الاعظم               | مولانا فقیر محمد جہلمی  |
| (۱۸) سیف المصطفیٰ علی ارباب الافتراء                 | مولانا احمد رضا بلوی (مولوی نذیر حسین دہلوی کی خیت در نقل حدیث) |
| (۱۹) سیف المقلدین                                    | مولانا عبدالجلیل پشوری  |
| (۲۰) ضربات الحنفیہ                                   | مولانا محمد عالم آسی امرتسری                                    |
| (۲۱) الفتاویٰ الصدیقیہ                               | پیر مر علی شاہ گولڑوی   |
| (۲۲) کتاب الجید فی وجوب التقليد                      | مولانا ابو الخیر شاہ امرتسری                                    |
| (۲۳) مسئلہ تقلید                                     | قاضی غلام محمود ہزاروی  |
| (۲۴) نماز مدلل                                       | مولانا محمد شریف محدث کوٹلوی                                    |
| (۲۵) اربعین حنفیہ                                    | // // // //   |
| (۲۶) مقیاس صلوٰۃ                                     | مولانا محمد عمر اچھروی  |
| (۲۷) جاء الحق  | مفتی احمد یار خان گجراتی  |

مولانا جان محمد لاہوری	(۲۸) رسالہ عدم فریضیت جمعہ
مفتی صدر الدین آزرودہ دہلوی۔ (حدیث لائٹنگ الرحال کا صحیح معلوم)	(۲۹) رسالہ ختمی القاتل
مولانا احمد علی سہارنپوری	(۳۰) الدلیل القوی علی ترک التقرؤۃ للکفری
مولانا عبدالجلی لکھنوی	(۳۱) امام الکلام فیما یصلح بالقرؤۃ خلف الامام
مولانا عبدالجلی لکھنوی	(۳۲) تہذیب الطیبۃ فی مسیح الرؤیۃ
مولانا محدث احمد سورتی	(۳۳) جامع المشاہد

۲۳ دسمبر ۱۹۲۵ء کو لندن سعود نے جدو لور حجاز پر کھل قبضہ کر لیا اور اپنے مقبوضہ جات کا نام "مصلحہ جدو حجاز" رکھا۔

۲۴ دسمبر ۱۹۳۲ء کو اس نے اپنے مطلق العنان بادشاہ ہونے کے اعلان کر دیا۔ اور نجد و حجاز پر مشتمل عرب علاقہ کا نام "سعودی عرب" رکھا۔

لہذا اس میں یہ مملکت نہایت ہی غریب تھی۔ مگر جب پٹرول وغیرہ دریافت ہوا۔ تو اس کا امیر ترین ممالک میں شمار ہونے لگا۔ پاکستان کے غیر مقلدین نے وقت سے فائدہ اٹھایا اور سعودی عرب جا کر علماء نجد سے نجدی عقائد کی نشر و اشاعت کے لیے امداد کے طالب ہوئے اور ان کی درخواست منظور ہوئی۔ اور پاکستان میں جا جا مساجد و مدرسوں سعودی حکومت کی امداد و اعانت سے تعمیر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا جس میں علمائے اہل سنت اور محققین صوفیائے کرام پر کچھڑ اچھالا گیا ہے اور بے سود طعن و تشنیع کی گئی ہے۔ راقم ان کتب سے چند اقتباسات تحریر کرتا ہے۔ جس سے قارئین کرام خود اس نتیجہ پر پہنچ سکیں گے کہ عمل بالحدیث کا دعویٰ کرنے والوں کی اخلاقی حیثیت کیا ہے۔

☆ --- شیخ یوسف بن اسماعیل نہہانی شافعی علیہ الرحمۃ

آپ قبہ "اجزم" میں ۱۸۴۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۸ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ ۱۲۸۳ھ سے ۱۲۸۹ھ تک جامعہ ازہر (قاہرہ) میں زیر تعلیم رہے۔ تقریباً ۳۱ اساتذہ سے علوم اخذ کئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے جامعہ ازہر میں ایسے ایسے محقق اساتذہ سے استفادہ کیا کہ اگر ان میں

۱۔ مرآۃ الصحائف ، از مولانا حافظ عبدالستار سعیدی ، تذکرہ علماء اہلسنت از مولانا عبدالکلیم شرف قادری وغیرہ

۲۔ تاریخ نجد و حجاز ص ۴۱۲ طبع لاہور ۱۳۹۸ھ  
marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے ایک بھی کسی علاقہ یا ملک میں موجود نہ تو وہاں کے رہنے والوں کو جنت کی راہ پر چلانے کے لئے کافی ہو۔ اور تنہا تمام علوم میں لوگوں کی ضروریات کو پورا کر دے۔ ۱۷

اب محمود شکر کی آگوشی غیر مقلد کی عبارت ملاحظہ ہو۔

نبہانی کی جمالت و ضلالت اس کے دعویٰ کو جھٹلاتی ہے۔ معقول و منقول کے علم اس کے پاس کب ہیں؟ جن کی اجازت ملی ہو۔ علوم عقلیہ و نقلیہ تو درکنار کسی ایک علم کا کچھ حصہ بھی اس کو نہیں ملا..... پھر اس کا زہد و ورع اور تقویٰ کہاں ہے؟ اس نے اپنی پوری عمر غیر شرعی قوانین کے مطابق چھوٹے چھوٹے مقدمات طے کرنے میں گزار دی تھی۔ ایسے شخص کو شرم نہیں آتی کہ اپنے آپ کو مسلمان کہے چہ جائیکہ صالحین اور باعمل علماء میں شمار کیا جائے۔ وہ تو ہر فضیلت سے عاری اور ہر خوبی سے خالی ہے..... کاش وہ اپنی سند کو رفاہی طریقے سے بھی ذکر کرتا جس کو اس نے اپنے شیخ اور شیطان سے حاصل کیا تھا، جو ہر برائی کا شیخ اور دجالوں کا مقتداء، خبیث ذات و افعال والا ہے۔ بدعتوں کا باب اور گمراہی کا عنوان ہے۔ ۱۸

☆--- امام جلال الدین سیوطی شافعی (م ۹۱۱ھ)

۸۴۹ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ وقت کے جید علماء سے فیض اکتساب کیا۔ موصوف تاحیات درس و تدریس، ارشاد و ہدایت اور تصنیف و تالیف میں منہمک رہے۔ سات علوم میں تبحر حاصل تھا۔ 506 تصانیف یادگار چھوڑیں۔ ۹۱۱ھ میں وفات پائی۔ حضرت شیخ عبدالقادر شاذلی سے روایت ہے کہ امام سیوطی نے نبی اکرم ﷺ کو خواب اور بیداری میں متعدد بار دیکھا، میں نے دریافت کیا کہ کتنی بار آپ نے زیارت کی تو فرمایا (۷۰) ستر اور چند بار۔ اور روایت کی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ آپ کو زیارات میں شیخ السنہ اور شیخ الحدیث کے خطابات سے مخاطب فرماتے تھے۔ ۱۹

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت امام احمد رفاہی روضہ رسول پر حاضر ہوئے اور دو اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔ "جب میں دور تھا تو اپنی روح کو اپنا نائب بنا کر بھیجتا تھا۔ جو میری طرف سے زمین کو بوسہ دیتی تھی۔ اب میرا وجود خود حاضر ہے۔ آپ ہاتھ بڑھائیے تاکہ میرے

۱۷ نابغہ فلسطین، ص ۹ تا ۱۱ طبع لاہور ۱۳۱۵ھ

اشرف المؤید لآل محمد (عربی) مطبوعہ مصر ۱۳۱۸ھ ص ۱۲۳

۱۸ انوار رحمانی ترجمہ غایۃ الامانی ص ۶۰۷ جلد دوم طبع ۱۹۹۱ء

ناشر: محمد بنی بن حافظ عبدالغفور رئیس جامعہ العلوم الاثریہ جنم

۱۹ مرقاۃ المفاتیح، ج ۲، ص ۲۲، لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہونٹ اس کو چوم کر سعادت حاصل کر سکیں۔“ نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک کھڑکی سے نکالا تو رفتاری علیہ الرحمۃ نے انکو بوسہ دیا۔

اسی واقعہ کو علامہ مہمانی علیہ الرحمۃ نے ”شواہد الحق“ اور مولوی ”محمد ذکریا سارنپوری“ نے ”فضائل حج“ ص ۱۶۶ طبع لاہور میں بھی نقل کیا ہے۔

” محمود شکاری آکوسی غیر مقلد“ لکھتا ہے۔

” پھر بھی ثقہ لوگوں نے اس کو ذکر نہ کیا بلکہ جھوٹے، گمراہ اور دجال قسم کے لوگوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔“

☆--- علامہ لکن حجر کی شافعی علیہ الرحمۃ

۱۹۰۹ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے قرآن مجید حفظ کیا۔ ۱۹۲۳ء میں جامع ازہر میں داخلہ اور اس زمانہ کے نامور علماء سے علوم معقولہ اور منقولہ کی تکمیل کر کے ۱۹۱۹ء کی عمر میں سید فراغت حاصل کی ۱۹۳۳ء میں حجاز گئے، حج کیا پھر کچھ عرصہ حرم میں رہ کر قاہرہ واپس آگئے اور حسب دستور درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہو گئے۔

۱۹۲۵ء میں جب کسی عالم نے ان کی کتاب ”روض مقبری“ کی شرح کو چرایا تو دل برداشتہ ہو کر مع اہل و عیال حرم (مکہ معظمہ) ہجرت کر گئے۔ اور تاحیات حرم ہی میں درس دیتے رہے اور تالیف و تصنیف میں مشغول رہے۔

علامہ خفاجی حنفی (م ۱۰۶۹ھ) لکھتے ہیں۔

علامہ الدبر خصوصاً الحجاز..... وتوجت وجوہ الطلب الی قبلۃ ان حدت عن النفع والحدیث

شیخ نجم الدین غزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

وہ متاخرین علماء کے معتمد علیہ ہیں اور فتویٰ دینے میں رافعی، نووی اور متاخرین میں قاضی زکریا انصاری کے بعد ان ہی کلام کی طرف مراجعت کی جاتی ہے۔ اور مکہ کے فقیہ، واعظ اور محدث تھے۔ علامہ شوکانی لکھتے ہیں :-

وہ زاہد تھے..... اور سلف کے طریقہ پر تھے۔ بھلائی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے تھے۔

لے تنویر الخیر ، از امام جلال الدین سیوطی ص ۱۲ طبع استنبول (ترکیہ)

۱۹۳۳ء انوار رحمانی ، محمود شکاری ، جلد اول ص ۳۴ طبع جہلم ۱۹۳۳ء ریحانہ الاطباء ص ۱۶۳

۱۹۳۳ء فوائد جامعہ ۲ مجالہ نافذہ از مولانا عبدالعلیم چشتی ص ۳۴ طبع کراچی ۱۳۸۳ھ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مرتے دم تک ان باتوں پر عمل کرتے رہے۔

973ھ یا 974ھ میں انتقال فرمایا۔ تقریباً 41 تا یغات یادگار چھوڑیں۔

(۱) الجواہر العظمیٰ فی زیارۃ قبر ائمتہ المکرم (۲) الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفہ عثمان

(۳) فتاویٰ الحدیث (۴) الصواعق الخرقہ (۵) تطہیر الجنان (۶) تہذیب الزور

(۷) الدر المنضود فی الصلوٰۃ علی صاحب اللواء المعقود وغیرہ بہت مشہور ہیں۔

○ -- محمود شکر علی آلوسی غیر مقلد لکھتا ہے۔

لکن حجر کا عمل و کردار اس کے سراسر خلاف ہے۔ آپ اس کی کتابوں کو دیکھیں گے کہ وہ بدعات کو رد و اج دیتا ہے۔ اور بدعت اور بدعتوں کی طرف سے مدافعت کرتا اور اتباع سنن کی مخالفت اور اہل حدیث (غیر مقلدین) کے ساتھ دشمنی کرتا نظر آئے گا۔ اس کے جی میں جو آتا ہے ”شیخ حرانہ (لبن تیریہ) کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ اس کی زبان قلم جھوٹ و افتراء پر خوب چلتی ہے۔ اس کے فتاویٰ حدیثیہ، جس کو فتاویٰ بدعتیہ کہا مناسب ہے۔ الخ

امام بصری علیہ الرحمۃ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اسی حالت میں نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں ایک طویل قصیدہ بزبان عربی لکھا۔ خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے حضور ﷺ کے سامنے وہ قصیدہ پڑھا۔ آپ نے قصیدہ کے کسی شعر پر اعتراض نہ فرمایا بلکہ خوش ہو کر اپنی چادر مبارک عنایت فرمائی۔ جب صبح کو امام بصری اٹھے تو بالکل تندرست تھے۔

شیخ عبدالرحمن بن حسن نجدی لکھتا ہے۔ ”امام بصری مشرک تھے۔“

آدم برسر مطلب

زیر نظر کتاب میں ”ابن لعل دین“ کی ”میتھی میتھی سنتیں یا.....؟“

جس میں فیضانِ سنت اور علمائے اہلسنت پر طعن و تشنیع کی گئی ہے کا علمی محاسبہ کیا گیا ہے۔ خالق کائنات اس کاوش و سعی کو قبول فرما کر دنیا و آخرت کی نعمتیں و سعادتیں نصیب فرمائے۔ (آمین)

لہ فوائد جامعہ بر عجلہ نافعہ از مولانا عبدالکلیم چشتی ص ۳۳۱ طبع کراچی ۱۳۸۳ھ

لہ غایۃ الامانی (اردو ترجمہ انوار رحمانی) از محمود شکر علی غیر مقلد ص ۵۶۱ طبع جملہ پاکستان

لہ قرۃ عیون الموحدین ص ۵۴۱ جلد دوم طبع لاہور

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

راقم درج ذیل کرم فرماؤں کا بے حد مشکور و ممنون ہے۔ جنہوں نے حوالہ جات کے سلسلہ میں ہر پور تعاون فرمایا اور مفید مشوروں سے نوازا۔

- 1— محترم ظلیل احمد رانا..... جمانیاں
- 2— ڈاکٹر اللاف حسین سعیدی..... جمانیاں
- 3— مولانا محمد شوکت علی سیالوی..... خانوال
- 4— مولانا محمد اسحاق چشتی..... خانوال
- 5— مولانا محمد ظلیل خان فیضی..... کیروالہ

اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکتیں دے۔

آمین جاہ سید المرسلین ﷺ

بو کلیم محمد صدیق

20 ستمبر 1999ء / 1420ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اعتراض :- ابن لعل دین نجدی طینزاً لکھتا ہے۔

”قادری صاحب کا پورا نام محترم رہبر شریعت، عمدۃ الواصلین، زبدۃ العارفین، عاشق رسول، صوفی باصفا، حضرت علامہ، مجاہد ملت، امیر دعوت اسلامی، ابوالمعالی، ابوبلال، سگ مدینہ (مدینے کا کتا) مولانا الیاس قادری رضوی، دام اقبالہ وغیرہ وغیرہ الخ  
الجواب :- قارئین کرام غور فرمائیں کہ مندرجہ بالا عبارت میں وہ کون سے الفاظ ہیں جو ابن لعل دین نجدی کے گلے کا خار بن کر اسے پریشان کر رہے ہیں۔ خواہ مخواہ اور اق سیاہ کرنا جہالت ہے وانشمندی نہیں۔ رہا قادری صاحب کا اپنے نام کے ساتھ ابوالمعالی، ابوبلال لکھنا تو یہ کنیت کے الفاظ ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور صلحاء امت کا اپنے اسماء کے ساتھ کنیت کا استعمال کرنا ایک حقیقت ثابت ہے جس کا انکار سراسر بد بختی ہے۔

ابو قاسم	حضرت محمد ﷺ	مختصر سیرۃ الرسول از عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب صفحہ ۸
ابو بکر	حضرت عبد اللہ بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ	تاریخ الخلفاء از امام سیوطی
ابو حفص	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	تاریخ الخلفاء //
ابو عمر	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	// //
ابو الحسن	حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	// //
ابو حنیفہ	حضرت نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ	حدائق المحضیہ از مولانا فقیر محمد جمہلی
ابو الفضل	حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ	سرورق ”الثقا“
ابو عبد اللہ	حضرت محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ	سرورق ”بخاری شریف“
ابو سعید	مولوی محمد حسین، مولوی وہابی، غیر مقلد	سرورق ”اقتصاد فی مسائل الجہاد“
ابو الوفا	مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی، غیر مقلد	سرورق ”فتاویٰ ثنائیہ“

سگ مدینہ :-

مولانا محمد الیاس قادری یا ان سے قبل کے افراد نے اپنے آپکو سگ سے جو تشبیہ دی ہے تو صرف اور صرف اس کی صفت و قادری اور خیر خواہی مالک کو دیکھ کر یہ عجز و انکساری کی ہے۔ یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ ہم بعینہ کہتے ہیں۔

marfat.com

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

☆..... علامہ کمال الدین دمیری (م ۱۸۰۸ھ) لکھتے ہیں۔

والکلب: حیوان شدید الرياضة کثیر الوفا۔ (حیوان الکبریٰ ص ۷۸ ج ۲ طبع بیروت)  
پور خود قرآن کریم میں ”اصحاب کف“ کے کتے کی وفاداری کا تذکرہ موجود ہے۔

انگریزی زبان کا مشہور فقرہ ہے: **Dog is a faithfull animal**

قارئین کرام! کسی بات کو عام فہم انداز میں بیان کرنے کے لیے تشبیہ دی جاتی ہے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ جس چیز کے ساتھ تشبیہ دی جائے وہ اس کا عین ہے پور ہو ہو اس پر صادق آتی ہے۔

☆..... حافظ لکنئیم جوزی (م ۱۷۵۱ھ) لکھتے ہیں۔

انه لا يلزم من تشبيه الشيء بالشيء مساواته له (المنار المنيف ص ۶۰ طبع بیروت)

☆..... حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۸ھ) لکھتے ہیں۔

”تشبیہ پور استعدا سے مشبہ پور مشبہ بہ سے مدہی سمجھنا پرلے درجے کی حماقت (بیوقوفی) ہے۔“

(تحدیثاثریہ (فارسی) ص ۲۱۳ مطبوعہ لاہور طبع ربيع ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء)

☆..... نواب صدیق حسن خان غیر مقلد وہابی لکھتے ہیں۔

حدیث ابو ہریرہ میں دعا کو تسلاہم من دستون دین و نور آسمان زمین فرمایا ہے۔ (رواہ الحاکم)

دعا کو اس جگہ تشبیہ دی ہے ہتھیار سے کہ جس طرح ہتھیار سے دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں

اسی طرح دعا سے مقابلہ مصیبت کا کیا جاتا ہے یعنی لفظ مقابلہ کی وجہ سے تشبیہ دی ہے یہ نہیں کہ دعا ہتھیار ہے۔ (کتاب الداء والدواء ص ۱۰ طبع لاہور)

☆..... مولانا عبدالرحمن جامی لہ (م ۱۸۹۸ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

تاب وصلت کار پا کاں ، من ازیشاں نیستم

چوں سگانم جائے وہ ، در سایہ دیوار خویش

(سراجا خیر، از میرزا ایم سیالکوٹی ص ۱۰۲ طبع ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۳ء)

لہ مولانا عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ :- ”عمر رضا کمال لکھتے ہیں۔“ عبدالرحمن بن احمد بن محمد

الشیرازی المشہور بالجاسی نور الدین ابو البرکات عالم شارک فی العلوم العقلیہ والنقلیہ الخ  
(مجموع المؤلفین ص ۱۲۲ ج ۵ طبع بیروت)

مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ لم یأت فی سمرقند مذ قام بناؤہ مثل عبد الرحمن

انجاسی فی جوۃ الطبع الخ (نوائد الہیہ فی تراجم الخفیہ ص ۸۷ طبع کراچی)

اسماعیل پاشا بغدادی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ نور الدین الجاسی شیخ الاسلام السہروی الادیب

الصوفی الخ (مجموع المؤلفین ص ۵۲۳ ج ۵ طبع بیروت)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

صفحہ نمبر 102 پر ہی میرا براہیم سیالکوٹی وہابی غیر مقلد لکھتے ہیں۔

”میں اس نسبت (سگ) سے بھی کم تر (چھوٹا کتا) نسبت والا ہوں۔“

☆..... خواجہ محمد سیف الدین <sup>سہ</sup> (۱۰۹۸ھ) بن خواجہ معصوم سرہندی (م ۱۰۷۹ھ) بن

حضرت مجدد الف ثانی (م ۱۰۳۵ھ) فرماتے ہیں۔

۔ من کسیتم کے با تو دم دوستی زخم

چندیں سگان کوئے تو یک کتریں (مقامات خیر، سوانح ابو الخیر شاہ دہلوی)

مرتبہ :- ابو زید فاروقی دہلوی

☆..... فخر المشائخ خواجہ غلام فخر الدین اوحدی فاروقی چشتی نظام (م ۱۲۸۸ھ)

پیر و مرشد خواجہ، خواجگان خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۱۹ھ)

۔ آرزو دارم کہ بر خاک و رش چوں اوحدے

جان و دل پیش سگ آں و بر با سازم خدا

(دیوان اوحدی ص ۱۳ طبع جمائیاں منڈی (خانوال))

☆..... مولانا سید محمد اکرام الدین بخاری خلیفہ مجاز مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی (م ۱۳۱۲ھ)

۔ سگ درگاہ جیلاں مجھ کو حق کر دے تو شاہوں سے

کہوں دنیا کے کتو بادشاہت اس کو کہتے ہیں

(تذکرہ اکابر اہل سنت، از علامہ شرف قادری ص ۷۰ طبع لاہور ۱۳۹۶ھ)

سہ صاحب حدائق الحنفیہ لکھتے ہیں۔ عالم، فاضل، جامع علوم عقلیہ و نقلیہ، صاحب

کمالات ظاہری و باطنی و کرامات الخ (حدائق الحنفیہ ص ۳۳۳)

آپ کے عم محترم خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ نے آپ کی ولادت کے وقت ہاتھ کی بھارت سنی

سلام علیہ یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حیثا

(علمائے ہند کا شاندار ماضی ص ۳۰۲ جلد اول طبع کراچی ۱۳۱۲ھ)

☆..... لن لعل دین کے چچا زونسلہ بھائی مولوی محمد قاسم دیوبندی کہتے ہیں۔

- تو ساتھ ساتھ حرم کے تیرے ساتھ بھروسے  
مردوں تو کھانیاں مدینہ کے مجھ کو سورد و مد  
- لگے ہے تیرے سگ کو گو میرے نام سے عیب  
یہ تیرے نام کا لکھتا مجھے ہے عز و وقار

(قصیدہ ہمدانیہ از مولوی محمد قاسم حوالہ فضائل درود شریف از مولوی محمد زکیا ص ۱۳۳ طبع ملتان)

اعتراض :- مولانا الیاس قادری کے خالو صاحب نے بتایا کہ میں نے مولانا قادری صاحب کے والد صاحب کو دیکھا :- " کہ جب کبھی چارپائی پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب قصیدہ غوثیہ پڑھتے تو چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی " (مٹھی مٹھی سنتیں یا..... ص ۳۲)

الجواب :- جادو ایک شیطانی کلام ہے جس کے اثرات مسلمہ ہیں اور خود قرآن کریم میں مذکور ہے کہ جادو گروں نے رسیوں کے سانپ بنا دیئے۔ اگر حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے کلمات کو چارپائی پر بیٹھ کر پڑھا جائے اور چارپائی زمین سے بلند ہو کر برامت بلند ہو جائے تو اس میں کون سا استعمال ہے۔

☆..... نواب صدیق حسن خان غیر مقلد وہابی لکھتے ہیں۔

" وقت پہچان بحر و عظام امواج کے ان حروف کو لکھ کر دریا میں ڈال دے وہ ساکن ہو جائے گا۔

کھبص ق الرن انتہی (کتاب اللہ والذواء ص ۱۳۲، ۱۳۱ طبع لاہور)

(ف) اگر اس عمل سے پانی نیچے جاسکتا ہے تو مذکورہ بالا عمل سے چارپائی اوپر بھی آسکتی ہے۔

☆..... مولوی عبداللہ غزنوی غیر مقلد وہابی لکھتے ہیں۔

" اور ذکر کی نسبت اس طرح غالب تھی کہ جو شخص مجھ کو دیکھتا ذکر کرنے لگتا اور کبھی کبھی چھت کی گزریوں سے بھی ذکر سنا جاتا اور برف کی بارش کے موسم میں جب میں آگ پر بیٹھتا تو نفی اثبات کے وقت جو میں سر ہلاتا، اسی طرح آگ بھی گھومتی..... (میں ایک شیخ سے ملنے گیا) جب شیخ سے ملاقات ہوئی تو اس پر حالت آگنی جو خود خود اپنے سر کو ہلاتا تھا۔ الخ

(سوانح عمری مولوی عبداللہ مرحوم از مولوی غلام رسول ساکن قلعہ ص ۲۸، ۲۹ طبع لاہور)

لہ مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد لکھتے ہیں۔ " ہم نے صاف لکھا تھا کہ ہم جانتے ہیں کہ ان دونوں گروہوں (دیوبندیوں اور دیوبندیوں) میں بھی بعض اوقات نزاع ہو جاتی ہے۔ اس میں اس طرح اشارہ ہے کہ جس طرح چچا زاد کے بھائیوں میں کبھی کبھی نزاع ہو جاتی ہے (میں صاحبزادے کے لیے شعرا ۱۳۳۲ھ امرتسر )

Click For More Books

☆..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

کہ میں نے اپنے والد گرامی سے سنا فرماتے تھے۔ ”کہ اصحاب کف کے نام امان ہیں ڈونے اور چلنے اور غارت گری سے۔ اور اس طرح پڑھے : النہی بحرمة یملیخا ، مکسلمینا الخ

(شفاء العلیل ترجمہ از قول الجلیل (از شاہ ولی اللہ) ص ۱۲۷ طبع کراچی)

اعتراض :- ابن لعل دین نجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

﴿قادری صاحب کی تعلیمی پوزیشن﴾

یہ ایک حقیقت ہے کہ الیاس قادری صاحب نے باقاعدہ طور پر کسی مدرسہ، درس گاہ یا دینی علوم سے واقفیت رکھنے والے کسی ادارے سے تعلیم حاصل نہیں کی اور نہ ہی کسی مدرسہ سے فارغ التحصیل ہیں۔

الجواب :- مولانا محمد الیاس قادری صاحب نے کبھی مفسر، محدث، فقہ اور علامہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ وہ ایک صحیح العقیدہ سنی حنفی قادری شیخ طریقت ہیں۔ شیخ یعنی پیر کا محدث، مفسر، مفتی و حاوی صرف و نحو و لغات اور زمانہ موجودہ کی درسی ٹائٹل یافتہ عالم فاضل، شمس العلماء و قمر العلماء کہلانا یا واقعی ہونا شرط اہم نہیں۔ ہاں اتنا شیخ کے لیے علم کا ہونا ضروری ہے کہ مسائل ضروریہ درجہ، خواہ اپنے بزرگوں کی صحبت فیض و برکت سے حاصل کیا ہو یا کتب بینی سے حاصل کر کے اپنے مریدوں معتقدوں کو صراطِ مستقیم کی تعلیم حق بحق دیتا ہو اور خود بھی صراطِ مستقیم کا سختی سے پابند ہو۔

(قدیم سنی ماہنامہ) کلکتہ، محرم الحرام ۱۳۸۱ھ / جولائی ۱۹۶۱ء)

☆..... مولانا احمد رضا بیلوی قادری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

” (شیخ طریقت) کو کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی امداد کے اپنی ضروریات کے مسائل کتاب

سے نکال سکے “ (ملفوظات حصہ دوم ص ۱۶۳ طبع لاہور)

☆..... علامہ وحید الزمان غیر مقلد لکھتا ہے۔

”اور ولی کے لیے یہ شرط نہیں کہ وہ کتاب و سنت کے علوم میں عالم تحریر اور فاضل مجتہد ہو بلکہ اسے کتاب و سنت کا بقدر ضرورت علم کافی ہے۔ یعنی اس قدر کہ وہ اپنے اعتقاد اور عمل کی اصلاح کر سکے اور خود کو جمالت سے چھٹکے۔ (ہدیۃ السدی (اردو) ص ۱۶۶ طبع فیصل آباد ۱۹۸۷ء)

﴿وہابیوں کے شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب کی تعلیمی پوزیشن﴾

☆..... مولانا انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں۔

”اما محمد بن عبد الوہاب النجدی فکانہ رجلا بليدا قليل العلم فکان يتسارع

الى الحكم الكفر-“ [www.ataunnabi.com](http://www.ataunnabi.com) (نور الہدی ص ۱۷۱ جلد اول)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

محمد بن عبد الوہاب نجدی نہایت بے وقوف اور کم علم شخص تھا اور مسلمانوں پر کفر کا حکم لوٹانے میں بڑا تیز تھا۔  
☆..... علامہ عبد الحفیظ عثمان قاری ملائگی نے ”جلاء القلوب وکشف الکروب“ میں لکھا ہے۔

”وقد حرر العلماء الاعلام من اهل اليمن والبلد الحرام في جواز الاستغاثه

جملة رسائل لانهم ابتلوا الغبي الجاهل محمد بن عبد الوهاب۔“

یمن اور مکہ مکرمہ کے علماء اعلام نے استغاثہ کے جواز میں کئی رسالے لکھے ہیں گیوں کہ ان کا پالا غبی

اور جاہل محمد بن عبد الوہاب سے پڑا ہے۔ (مولانا اسماعیل لور تقویہ۔ الایمان ص ۳۶ طبع لاہور ۱۹۸۴ء)

(از حضرت مولانا شاہ ابو الحسن زید فاروقی (فاضل ازہر) دہلوی)

### مولوی اسماعیل دہلوی کے لٹریچر کی تعلیمی پوزیشن

لیام طفلی میں تحصیل علم سے آپکو کچھ رغبت نہ تھی اور کتب میں تین چار سال گزارنے کے بعد

قرآن مجید کی چند سورتوں کے سوا آپکو کچھ یاد نہ ہوا۔ جب آپ بڑے ہوئے تو چھ ساتھیوں کے ساتھ تلاش

روزگار میں لکھو گئے۔ وہاں آپ نے کچھ عرصہ ایک امیر کے پاس کام کیا۔ اس کے بعد آپکو خود خود علم کا شوق پیدا

ہوا اور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب سے علم دین حاصل کرنے کے لیے دہلی تشریف لائے۔ شاہ صاحب نے

آپکو اکبر آبادی مسجد میں اپنے بھائی شاہ عبد القادر صاحب کے پاس بھیج دیا۔ وہاں آپ نے کچھ صرف و نحو پڑھی۔

قرآن مجید کا اردو ترجمہ بھی مطالعہ کیا۔ لیکن لکھنے پڑھنے میں کوئی نمایاں ترقی نہ کی۔

(سوج کوثر از شیخ محمد اکرام ایم۔ اے ص ۱۰ لاہور)

### سید محمد شریف گھڑیا لوی (سابق امیر جماعت اہلحدیث صوبہ پنجاب) کی علمی پوزیشن

”آپ نے سکول میں صرف دوسری جماعت تک تعلیم پائی۔ جب آپ کچھ لکھنے پڑھنے کے قابل

ہو گئے تو آپ کے والد ماجد نے خاندان مشدی کے ایک بزرگ فارسی کے علامہ چراغ علی صاحب ساکن

ہردوار وال کلاں ضلع گورداسپور کے سامنے شاگرد بٹھا دیا۔ فارسی کا کامل علم آپ نے اپنے استاد کو رنے

حاصل کیا۔ بعد میں عربی کا علم، تفسیر قرآن اور علم حدیث ذاتی مطالعہ کا نتیجہ تھا۔ یہ علم باقاعدہ کسی استاد

سے حاصل نہ کیا تھا۔

(اسلامی شکل و صورت مع حالات محمد شریف گھڑیا لوی ص ۷۳ طبع دوم خانوال ۱۹۸۴ء)

اعتراض :- لیکن لعل دین نجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

### الیاس قادری کے متعلق مریدوں کے عقائد

”اس فرقہ کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ لوگوں کے مرنے کے بعد قادری صاحب ان کے کام آتے ہیں۔“

سید احمد

”قادری صاحب کے بڑے بھائی ٹرین کے حادثہ میں انتقال کر گئے۔ وہ خواب میں بتاتے ہیں کہ..... قریب تھا کہ ان پر عذاب مسلط ہو جاتا۔ لیکن الیاس بھائی کا کیا ہوا ایصالِ ثواب میرے اور عذاب کے درمیان آڑ بن گیا۔ کہتے ہیں اللہ کا شکر ہے کہ مرنے کے بعد میرا بھائی الیاس میرے کام آگیا۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۳۳)

الجواب :- مندرجہ بالا واقعہ سے یہ اخذ کرنا کہ قادری صاحب اپنے بھائی کے مرنے کے بعد ان کے کام آئے۔ سراسر کذب بیانی ہے۔ بلکہ قادری صاحب کا کیا ہوا ایصالِ ثواب ان کی مغفرت کا سبب بنا اور ان کے بھائی کا کہنا ”اللہ کا شکر ہے کہ مرنے کے بعد میرا بھائی الیاس میرے کام آگیا۔“ اس عبارت میں قادری صاحب کا نام مجازی طور پر استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں اور اسکی بہت سی مثالیں کتاب و سنت میں موجود ہیں۔

مسئلہ ایصالِ ثواب :- میت کے لیے قرآن پڑھنے سے آیا ثواب ملتا ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔ جمہور سلف اور ائمہ مجتہدین ثواب پہنچنے کے قائل ہیں۔

(شرح الصدور ص ۲۹۲ از امام سیوطی طبع کراچی 1969ء)

☆..... امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :

”زیارت کرنے والے کیلئے مستحب ہے کہ وہ زیارت کے بعد قرآن پڑھے اور دعا کرے۔ اس پر امام شافعی علیہ الرحمۃ کی تصریح بھی ہے۔ اور ان کے اصحاب بھی اس پر متفق ہیں۔

(شرح منہج حوالہ شرح الصدور ص ۲۹۳)

☆..... زعفرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :

”میں نے شافعی سے دریافت کیا کہ قبر کے پاس قرآن پڑھنا کیسا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ حرج نہیں۔

(شرح الصدور ص ۲۹۳)

☆..... محدث ابن ابی الدین علیہ الرحمۃ (م ۵۲۸۱) فرماتے ہیں کہ :

”اس پر اجماع ہے کہ میت کو دعا کا ثواب پہنچتا ہے۔ اور دعا اس کے حق میں نافع ہوتی ہے۔

(شرح الصدور ص ۲۸۷)

☆..... وہابیوں کے مورث اعلیٰ حافظ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں :

”احمد بن حنی کابیان ہے کہ ہمارے ایک رفیق نے کہا کہ میرا بھائی وصال کر گیا۔ میں نے بھائی کو خواب

میں دیکھا اور دریافت کیا کہ قبر میں جانے کے بعد کیا معاملہ پیش آیا۔ اس نے کہا آنے والا میری طرف

آگ کا انگارہ لے کر بڑھا۔ اگر دعا کرنے والا میرے حق میں دعا نہ کرتا تو وہ انگارہ مجھے ہلاک کر دیتا۔

(کتاب الروح ص ۱۷۲ (اردو) طبع لاہور 1997ء)

بتائیں! ابن لعل دین صاحب مولانا الیاس قادری کے بھائی کے خواب اور حافظ ابن قیم کی نقل کردہ مذکورہ بالا خواب میں کیا فرق ہے؟

اگر قادری صاحب مورد طعن ہیں تو حافظ ابن قیم بری کیوں.....؟

☆..... مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد

س = قرآن خوانی مردہ کی طرف سے حشو لانا جائز ہے یا نہیں؟

ج = ..... خاکسار کے نزدیک بھی جائز ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۵۲۵ طبع بمبئی 1372ھ)

☆..... نواب صدیق حسن خاں بھوپالی غیر مقلد وہابی لکھتے ہیں۔

”ختم برائے میت“

جس کے پاس ختم قرآن یا تھلیل ہو۔ اس سے کہے کہ دس بار قل ہو اللہ احد مع بسم اللہ

پڑھے۔ پھر دس بار درود شریف پھر دس بار سبحان اللہ والحمد للہ تا الا باللہ، پھر دس بار اللھم

اغفرہ وارحمہ، پھر ہاتھ اٹھا کر سورۃ فاتحہ پڑھ کر بلند آواز سے کہے کہ ثواب ان کلمات طیبات کا جو اس

حلقہ میں پڑھے گئے اور ثواب ختم قرآن و ختم تھلیل کا فلاں کی روح کو پیش کیا لوگ حلقے کے یوں کہیں:

”ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم“ (کتاب الدعاء والدعاء ص ۱۱۲ طبع لاہور)

اعتراض :- صفحہ نمبر 34 تا 36 پر روایت مصطفیٰ ﷺ کے متعلق چند خوابوں کا ذکر کر کے خود

ساختہ عقائد و نظریات ان سے اخذ کر کے اہل سنت کی طرف منسوب کر کے کذب بیانی کی ہے۔

الجواب :- ان کے جواب میں ہم محققین علماء اسلام کی چند عبارتیں اور اہلسنت کی معتبر و مستند کتب

سے چند ایسی ہی خوابوں کا ذکر کرتے ہیں۔ ”ہو جوابکم فسہو جوابنا“

☆..... علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

”النظر فی اعمال امته و الاستغفار لہم من السئیات والدعاء بکشف البلا عنہم

والردونی فی اقطار الارض والبرکۃ فیہا حضور الجنازۃ من صالحی امته فان

هذا الامور من اشغاله کما وردت بذلک الحدیث والآثار۔“

(العاوی للفتاویٰ ص ۱۵۳ جلد ۲ مطبوعہ پاکستان)

”اپنی امت کے اعمال پر نگاہ رکھنا۔ ان کے لیے گناہوں سے استغفار کرنا۔ ان سے دفع بلا کی دعا کرنا،

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اطراف زمین میں آنا جانا، اس میں برکت دینا اور اپنی امت میں کوئی صالح آدمی مر جائے تو اس کے جنازہ میں جانا، یہ چیزیں حضور ﷺ کا مشغلہ ہیں۔ جیسے کہ اس میں احادیث اور آثار آئے ہیں۔

☆..... صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں۔

”قال الامام الغزالی والرسول عليه السلام له الخيار في طواف العالم مع ارواح الصحابة لقد راه كثير من الاذكياء۔“  
(تفسیر روح البیان ص ۹۹ جلد ۱۰ مطبوعہ الرياض)

”امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں سیر فرمانے کا اپنے صحابہ کی روحوں کے ساتھ اختیار ہے۔ بے شک آپ کو بہت سے اولیاء اللہ نے دیکھا ہے۔

☆..... حافظ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں۔

بہت دفعہ لوگوں نے رحمت عالم ﷺ کو مع حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما خواب میں دیکھا ہے۔ کہ ان کی روحوں نے کافروں اور ظالموں کے لشکروں کو شکست دی۔ پھر اس کا ظہور بھی ہوا کہ مڈی دل لشکر نہتے کمزور اور تھوڑے سے مسلمانوں سے شکست بھی کھا گیا۔ (کتاب الروح ص ۱۲۶ طبع کراچی)

خواب نمبر 1 :- حضرت سلمیٰ سے جو انصار میں سے ایک عورت ہیں۔ روایت ہے کہ حضرت ام سلمیٰ کے پاس میں آئی اور وہ رورہی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کے رونے کا کیا باعث ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ آپ کا سر مبارک لورریش مبارک پر گرد پڑی ہوئی ہے اور آپ رورہے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے رونے کا کیا باعث ہے آپ نے فرمایا میں حسین کے قتل کی جگہ گیا تھا۔ (ترمذی شریف ص ۲۱۸ جلد دوم)

ایک واقعہ :- شاہ عبدالرحیم دہلوی فرماتے ہیں۔

”ایک روز سید عبداللہ اور ان کے استاد صاحب دونوں قرآن مجید کا ورد کر رہے تھے کہ کچھ عرب صورت سبز پوش گروہ درگروہ ظاہر ہوئے۔ ان کے سردار نے مسجد کے قریب کھڑے ہو کر ان قاریوں کی قراۃ کو سنا اور کہا ”بارک اللہ ادبت من القرآن“ اور مراجعت فرمائی۔ ان عزیزوں کی عادت تھی کہ قرآن مجید پڑھتے وقت آنکھیں بند کر لیتے تھے اور کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے جب سورۃ ختم کر لی تو سید عبداللہ سے پوچھا کہ وہ کون لوگ تھے۔ ان کی ہیبت سے میرا دل کانپ اٹھا۔ لیکن قرآن مجید کے احترام کی وجہ سے میں کھڑا نہ ہوا۔ سید عبداللہ نے کہا اس قسم کے لوگ تھے جب ان کا سردار پہنچا تو میں بیٹھانہ رہ سکا۔ میں نے اٹھ کر انکی تعظیم کی۔ اسی گفتگو میں تھے کہ ایک لور آدمی آیا (اسی وضع کا) اور کہا۔ گذشتہ رات آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کے مجمع میں تشریف فرما تھے اور اس حافظ کی جو اس جنگل میں ٹھہرا ہوا ہے، تعریف فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ علی الصبح میں اس سے ملوں گا

اور اس کی قرآن سنوں گا۔ آپ تشریف لائے تھے یا نہیں؟ اور اگر تشریف لائے تھے تو کہاں گئے؟ ان دونوں نے جب یہ بات سنی تو دائیں بائیں بھاگے لیکن کوئی نشان نہ ملا۔ راقم الحروف (شاہ ولی اللہ) کا گمان ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ اس واقعہ کے بعد مدت وراثت تک اس جنگل سے خوشبو آتی رہی۔

(انفاس العارفين ص 25-24 طبع لاہور)

خواب نمبر 2 :- حضرت ابو عبیدہ بن الجراح جب دمشق کا محاصرہ کئے ہوئے تھے تو قلعہ فتح نہ ہوتا تھا۔ ایک دن عشاء کی نماز پڑھ کر سو گئے۔ خواب میں رسول کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ فرما رہے تھے ”تفتح المدينة ان شاء الله تعالى في هذه الليلة“ اے ابو عبیدہ آج رات شہر فتح ہو جائے گا۔ پھر حضور ﷺ جلد ہی واپس تشریف لے جانے لگے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ جلد واپس جا رہے ہیں۔ کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے حضرت ابو بکر صدیق کے جنازہ میں جانا ہے۔ (نور الایضام ص ۳۵ جلد اول مطبوعہ مصر)

خواب نمبر 3 :- حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مجھے خیر دی شیخ ابو طاہر نے کشاشی سے کہ عرضی لکھی کشاشی نے اپنی کسی حاجت کے لیے بدگاہ نبوی ﷺ میں۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ بیعت قریب ہیں مجھ سے یا یہ، پس عقل آپ کے قرب کے جو مجھ سے دور میں نہیں دور ہوا مگر آپ نے میری شفاعت کی اور میری دنیا و آخرت کی سب حاجتیں پوری ہوئیں اور جس نے دوست رکھا ہے۔ آمین۔

پس جب چھ ماہ گزر گئے تو سید محمد بن علوی نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ فرماتے ہیں کہ احمد کشاشی کو ہمارا سلام کہنا اور شفاعت کی خوش خبری دینا، دوسری رات پھر زیارت نبوی ﷺ سے بہر دور ہوئے تو سرکار لبد قرار نے فرمایا ہمارا سلام احمد کشاشی کو کہنا، اور کہنا کہ تو ہمارا جنت الفردوس میں ہم نشین ہوگا۔ (در الثمن از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ص ۳۶، ۳۵ طبع بار دوم 1970ء لاکل پور)

خواب نمبر 4 :- حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ راتوں میں سے ایک رات میں پیاسا تھا کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک کو الہام ہوا کہ میرے واسطے ایک برتن دودھ تھنہ کر کے لے آئے۔ میں نے وہ دودھ پی لیا۔ پھر میں با وضو سو رہا تھا تو روح مکرم ﷺ کو دیکھا تو آپ نے اشارہ فرمایا کہ وہ دودھ ہم نے بھیجا تھا اور اس کے دل میں القا کیا تھا کہ تجھے پلائے۔

(در الثمن از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ص ۳۳ طبع بار دوم ۱۹۷۱ء لاکل پور)

خواب نمبر 5 :- حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب والد گرامی نے بیان فرمایا کہ رمضان شریف میں کہیں جانے کو سوار ہوا تو گرمی و تکلیف مجھے بہت ہوئی۔ پس اس حالت میں مجھے نیند آگئی تو زیارت سرکار دو عالم سے مشرف ہوا۔ آپ نے مجھے لذیذ کھانا عطا فرمایا جو چاول اور قند اور گھی سے

تیار ہوا تھا۔ وہ لکھایا اور سیر ہوا تو سر دپالی عنایت کیا سے پیا۔ پیاس دور ہوئی پھر جاگا۔ اس حال میں کہ نہ بھوک تھی نہ پیاس اور ہاتھوں سے زعفران کی خوشبو آ رہی تھی۔ (درالمنہ ص ۳۸ طبع لاہور ۱۹۷۰ء)

خواب نمبر 6 :- حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ ۲۳۳ھ میں سخی بن معین محدث رحمۃ اللہ علیہ بغداد سے حج کے لیے تشریف لے گئے۔ اول مدینہ منورہ پہنچے۔ وہاں کی زیارت سے فارغ ہو کر خانہ کعبہ کا قصد کیا۔ اول منزل میں جو نیند آئی تو ہاتھ غیبی نے ندا دی کہ اے یوز کریا! (آپ کی کنیت تھی) ہماری ہمسائیگی چھوڑ کر کہاں جاتے ہو سمجھ گئے کہ یہ پیغمبر خدا ﷺ کی روح مبارک تھی کہ ان کو اس خلعت فاخرہ کے ساتھ مشرف کیا۔ فوراً واپس ہو کر مدینہ منورہ اقامت فرمائی اور تین دن کے بعد انتقال فرمایا۔ (بستان الحدیث ص ۱۰۸، ۱۰۷ طبع کراچی)

اعتراض :- ابن لعل دین نجدی رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ کا ایک واقعہ ”فیضان سنت“ سے لکھ کر لکھتے ہیں۔ جبکہ یہ بات عیاں ہے کہ تعارف ہمیشہ کم درجے والا آدمی کسی بڑے رتبے اور مرتبے والے کا کروانا ہے۔ الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۳۵)

الجواب :- یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں۔ بلکہ بعض اوقات ایک عظیم شخصیت کسی کم درجے کے فرد کا تعارف کر اگر اس کی شان و عظمت کو اجاگر کرنا چاہتی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے

”حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم پر یمن سے ایک شخص آئے گا جس کا نام لوئس ہوگا۔ یمن میں اپنی والدہ کے سوا کسی کو نہ چھوڑے گا۔ اسکو برص کی بیماری تھی۔ اس نے اللہ سے دعا کی۔ وہ بیماری ختم ہو گئی ہے۔ صرف ایک دیکھو اور ہم کی جگہ باقی رہ گئی ہے۔ جو شخص تم میں سے اسکو ملے وہ اپنے لیے بخشش کی اس سے دعا کرے۔ ایک روایت میں ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ فرماتے تھے۔ یمن میں بہتر ایک آدمی ہے جس کا نام لوئس ہے۔ اس کی والدہ ہے۔ اسکو برص کی بیماری تھی۔ اس کو کہو کہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے۔“

(رواہ مسلم، مشکوٰۃ مع ترجمہ اردو ص ۲۸۲ جلد سوم طبع لاہور)

اعتراض :- محمد رسول اللہ ﷺ قادری صاحب کے لکھے ہوئے شعری مجموعے نہ صرف پسند کرتے ہیں، سننے کے مشتاق رہتے ہیں۔ بلکہ قادری صاحب سے فرمائش بھی کرتے ہیں کہ مزید شعر لکھ کر لاؤ اور مجھے سناؤ۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۳۳)

الجواب :- اگر خالق کائنات جل جلالہ نے آپ کو نعت گوئی کا ملکہ عطا نہیں فرمایا تو اپنی بد قسمتی کا ماتم کیجئے۔ اور کسی نیک و صالح شخصیت کے کلام کو بارگاہ نبوی ﷺ میں شرف قبولیت حاصل ہو جانا کوئی بعید بات نہیں۔ بلکہ صاحب قصیدہ بردہ شریف امام شرف الدین بوسیری رحمۃ اللہ علیہ کی مثال ہمارے سامنے

ہے۔ خواہ مخواہ اللہ پر تنقید کرنے سے بجز نامہ اعمال سیاہ کرنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ درج ذیل احادیث مبارکہ اور واقعات کو پڑھیے :

۔ شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

☆..... امام بخاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ انہوں نے حسان بن ثابت سے سنا وہ ابو ہریرہ سے گواہی چاہتے تھے۔ کہتے تھے اے ابو ہریرہ! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا۔ ” اے حسان تو اللہ کے رسول کی طرف سے کفار کو جواب دے۔ اے روح القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما۔“ ابو ہریرہ نے کہا بے شک ہاں۔

(صحیح البخاری مع شرح فیوض الہدیٰ ص ۱۸۱ جلد نول باب الشرفی المسجد طبع لاہور)

☆..... صاحب فیوض الہادی لکھتے ہیں: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں نعتیہ شعر پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گزرے تو آپ نے ٹوکا۔ اس پر حضرت حسان نے زیر بحث حدیث بیان کی اور کہا کہ میں تو حضور ﷺ کے سامنے بھی شعر پڑھتا تھا۔ اور پھر حضرت ابو ہریرہ سے اسکی شہادت بھی دلوائی حضرت حسان بڑے شاعر اور ادیب تھے حضور ﷺ کی حمایت میں کفار کی جھوٹ فرماتے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ حضرت حسان کے واسطے مسجد میں منبر بکھواتے اور اس پر کھڑے ہو کر حضرت حسان حضور ﷺ کی مدح و ثنا کرتے اور کفار کی جھوٹ فرماتے۔ حضور علیہ السلام ابن کے متعلق فرماتے ہیں: ”و جبریل معک“ جبریل تمہارے ساتھ ہیں۔ (ابوداؤد) اور کبھی دعائیے ”اللہم ایدہ بروح القدس“ ع (الہی روح القدس کے ساتھ حسان کی مدد فرما)۔

(فیوض الہدیٰ فی شرح صحیح البخاری ص ۱۸۱ جلد نول از علامہ محمود احمد رضوی طبع لاہور)

ع بخاری صلاۃ ص ۶۸ بدء الخلق ص ۶، ادب ص ۹۱، مسلم فضائل صحابہ ص ۱۵۱-۱۵۲،

نسائی مساجد ص ۲۳، مسند احمد ص ۲۲۵ جلد ۵۔

☆..... امام بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”حدثنا محمد بن سلام قال: حدثنا عبده قال: اخبرنا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت: استاذن حسان بن ثابت رسول الله ﷺ في هجاء المشركين الخ“ (الادب المفرد ص ۲۲۳ طبع ساکنہ بل (شیخوپورہ) پاکستان)

۱ علامہ کی سند حدیث اس طرح ہے۔ (۱) علامہ سید محمود احمد رضوی۔ (۲) علامہ ابو البرکات سید احمد

لاہوری۔ (۳) ابو محمد سید دیدار علی شاہ الوری۔ (۴) شاہ فضل الرحمن شیخ مراد آبادی۔

(۵) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔

☆..... پروفیسر اختر راہی سہ (دہائی) لکھتے ہیں: قصیدہ بردہ کے بارے میں روایت ہے کہ امام یو صیری (م ۱۹۵۰ء) یہ قصیدہ لکھنے سے پہلے فالج میں مبتلا تھے۔ انہوں نے کافی علاج کیا مگر کوئی افادہ نہ ہوا۔ آخر حضور ﷺ سے عقیدت و محبت کی خاطر یہ قصیدہ لکھا۔ رات کو سوئے تو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ انہوں نے امام یو صیری کو ایک چادر اوڑھادی۔ صبح بیدار ہوئے تو اپنے آپ کو تندرست محسوس کیا۔ اس نسبت سے یہ قصیدہ بردہ مشہور ہوا۔

(تذکرہ مصنفین درس نظامی از پروفیسر اختر راہی ص ۳۱۳ طبع لاہور ۱۳۹۸ھ)

☆..... محمد بن عبید اللہ بن عمرو العتبی کہتے ہیں: کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تو قبر اطہر پر زیارت کے لئے حاضر ہوا اور حاضری کے بعد وہیں ایک جانب کو بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک شخص لونٹ پر سوار بدوانہ صورت حاضر ہوئے اور آ کر عرض کیا کہ یا خیر الرسل ﷺ (اے رسولوں کی بہترین ذات) اللہ جل شانہ نے آپ پر قرآن شریف نازل فرمایا "ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤک فاستغفرو اللہ واستغفرلہم الرسول لوجدوا اللہ تواباً رحیماً" (ساء ۶۳) "اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنے نفس پر ظلم کر لیا تھا آپ کے پاس آجاتے اور اگر اللہ تعالیٰ شانہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے لئے معافی مانگتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا پاتے" اے اللہ کے رسول میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں اور اللہ جل شانہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں۔ اور اس میں آپ کی شفاعت کا طالب ہوں اس کے بعد وہ بدور رونے لگے تو یہ شعر پڑھے۔

ۛ یا خیرَ مَنْ دُفِنْتَ بِالْقَاعِ اعْظُمْهُ

فَطَابَ مِنْ طَيِّبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْآكُمُ

ترجمہ :- "اے بہترین ذات ان سب لوگوں میں جن کی ہڈیاں ہموار زمین میں دفن کی گئیں، کہ ان کی وجہ سے زمین اور ٹیلوں میں بھی عمدگی پھیل گئی"

ۛ نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُهُ

فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

ترجمہ :- "میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ مقیم ہیں۔ کہ اس میں عفت ہے۔ اس میں جود ہے۔ اس میں کرم ہے۔" اس کے بعد انہوں نے استغفار کی اور چلے گئے۔ عتبی کہتے ہیں کہ میری آنکھ ذرا لگ گئی تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اس بدو سے کہہ دو کہ میری سفارش سے اللہ جل شانہ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

سہ جناب راہی صاحب لکھتے ہیں: راقم اپنی وہلیت کے باوجود اسے پڑھتا اور لطف اندوز ہوتا ہے۔

(تذکرہ مصنفین درس نظامی ص ۳۱۳)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

(ذکرہ ابن عساکر فی تاریخہ و ابن الجوزی فی مشیر العزم و غیرہما باسانیدہم کذافی شفاء المسقام والمواہب و ذکرہ الموفق مختصراً) اکثر حضرات نے یہی دو شعر نقل کئے ہیں۔ مگر لٹام نووی نے اپنی مناسک میں اس کے بعد دو شعر اور نقل کئے ہیں۔  
أنت الشفیع الذی تُرجی شفاعتہ۔۔ علی الصیراط إذا ما زلتا القدم  
ترجمہ :- ”آپ ایسے سفارشی ہیں جن کی سفارش کے ہم امیدوار ہیں۔ جس وقت کہ پل صراط پر لوگوں کے قدم پھل رہے ہوں گے۔“!!!!

وصناجیناک لا أنسأھما أبدا۔۔ منی السلاّم علیکم ما جزی القلم  
اعتراف :- ابن لعل دین نجدی نے ص ۳۹ سے ص ۴۱ پر 5 کرامتوں کا ذکر کیا ہے۔ اور حوالہ مجلہ ”الدعوة“ 1994ء لاہور سے دیا ہے۔ جو کہ پہلے نجدیہ کا ترجمان ہے۔ محمد الیاس قادری یا کسی دوسرے عالم اہلسنت کی تالیف کا حوالہ نہیں دیا۔ تین کرامتیں تو سراسر الدعوة کے ایڈیٹر کا کذب ہے۔ (لعنة الله علی الکاذبین) دیگر دو کرامتوں کا جواب کرامتوں سے درج ذیل ہے۔ ”موجود اہکم فوجواہما“  
الجواب :- ﴿تیسری کرامت: بیک وقت مدینہ اور پاکستان میں دونوں جگہ موجود ہونا﴾  
اولیاء اللہ کی کرامت برحق ہیں لوریہ بھی حقیقت ہے کہ جس طرح معجزہ نبی سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ ایسے ہی کرامت ولی اللہ سے صدور پذیر ہوتی ہے۔ لوریہ کرامت دراصل نبی کا ہی معجزہ ہوتا ہے۔ اس کی صداقت لوریہ کے مذہب کے صحیح ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کے نیک اور پسندیدہ آدمی سے خارق عادت باتیں صادر ہوں تو یہ کرامت اولیاء کملاتی ہیں۔ اور اگر یہ خوارق مردود الطلحہ کافر و مشرک سے صادر ہوں تو انہیں استدراج کہا جاتا ہے۔  
(ماخذ جامع کرامات اولیاء از علامہ بھائی رحمۃ اللہ تعالیٰ)

☆ کرامت کی بہت سی اقسام ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک قسم ولی اللہ کا ایک ہی وقت میں مختلف مقامات پر حاضر ہونا ہے۔

☆..... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اکمل اولیاء اللہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ یہ قدرت عطا فرماتا ہے کہ وہ بیک وقت متعدد مقامات پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ (مکتوب نمبر ۵۸ جلد دوم ص ۱۱۵)

☆..... امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آن میں متعدد جگہوں میں

مقبولان الہی کے موجود ہونے پر واقعہ معراج سے استدلال کیا ہے۔ اور پھر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا واقعہ لکھا ہے۔ کہ انہوں نے ایک جمعہ ایک ہی آن میں پچاس جگہ پڑھایا۔ اس کے علاوہ اور بزرگان دین کے واقعات ذکر فرمائے ہیں۔ (در القوام ص ۱۲۳-۱۲۶)

☆..... امن لعل دین کے چچا زاد بھائی مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔

”محمد الحضری مجذوب، چلانے والے، عجیب و غریب حالات و کرامات و مناقب والے تھے۔

..... آپ بدال میں سے تھے۔ آپکی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک دفعہ تمیں شرروں

میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھایا۔ (جمال الاولیاء ص ۱۸۸ مطبوعہ لاہور)

جو تھی کرامت :- ﴿ آقا ﷺ کا قادری صاحب کو عبد القادر جیلانی کے ذریعہ سلام بھیجا۔ ﴿

ایک کرامت یہ بھی بتائی ہے کہ پیر عبد القادر جیلانی نبی مکرم ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا

”جاتے ہوئے کراچی میں الیاس کو میرا سلام کہتے جا۔“

☆..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

سید محمد بن علوی نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ احمد کشاشی (م 1071ھ مدفن مدینہ) کو

ہمارا سلام کہنا اور شفاعت کی خوش خبری دینا۔ الخ (در الثمن ص ۴۶ طبع لائل پور 1970ء)

اعتراف :- (الیاس قادری سے پوچھا گیا کہ) آپکا آئیڈیل (Ideal) کون ہے؟

جواب :- اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان (میرے آئیڈیل ہیں) الخ

(میٹھی میٹھی سنتیں بید عتیں..... ص ۴۱)

الجواب :- تمہارا آئیڈیل محمد بن عبد الوہاب نجدی خارجی ہے۔

مولانا محمد الیاس قادری کا آئیڈیل عاشق رسول مولانا احمد رضا محمدی سنی حنفی قادری ہے۔

اپنا اپنا مقدر ، اپنی اپنی پسند

(وہابیوں کے آئیڈیل کا علمی مقام)

مولانا انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں۔ ” اما محمد بن عبد الوہاب النجدی فکان رجلاً

بلیداقلیل العلم فکان ینسارع الی الحکم بالکفر۔ “ (فیض الہدی ص ۱۷۱ جلد اول)

”محمد بن عبد الوہاب نجدی نہایت بے وقوف اور کم علم شخص تھا اور مسلمانوں پر کفر کا حکم لوٹانے میں

بڑا تیز تھا۔

(مولانا محمد الیاس قادری کے آئیڈیل کا علمی مقام)

مولانا محمد صابر نسیم بستوی لکھتے ہیں کہ شیخ وقت شیر ربانی میاں شیر محمد شرق پوری علیہ الرحمۃ کو

خواب میں حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کی زیارت ہوئی۔ میاں صاحب نے دریافت

کیا۔ حضور! اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے؟ ارشاد فرمایا ”بریلی میں احمد رضا“۔ بیداری کے بعد

حضرت قبلہ میاں صاحب جلوہ آرائے بریلی ہوئے اور حضور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی زیارت

سے مشرف ہوئے۔ واپس آکر فرمایا کہ میں نے لاکھوں بار وہاں سے مجھے حضور ﷺ بتاتے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۳۱  
ہیں اور احمد رضا بولتے ہیں۔ لے ملک حسن علی جامعی نے بھی اپنی کتاب ”حیات جاوید“ میں لکھا ہے کہ  
: مہا صاحب قبلہ ایک دفعہ بریلی شریف تشریف لے گئے تھے۔ لے  
عارف باللہ، حضرت مولانا عبد مر علی شاہ صاحب، قبلہ گوڑوی رضی اللہ عنہ ارشاد  
فرماتے ہیں۔ کہ میں اعلیٰ حضرت کی زیارت کے لیے بریلی شریف حاضر ہوا تو اعلیٰ حضرت حدیث پڑھا  
دے تھے۔ مجھے یوں محسوس ہوا تھا کہ اعلیٰ حضرت مدنیوں کی حضور پر نور ﷺ کو دیکھ کر آپ کی زیارت  
شریفہ کے انوار کی روشنی میں حدیث پڑھا رہے ہیں۔

(ذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، مولانا عبد المجتبیٰ ص ۳۱۱ طبع لاہور 1989ء)

اعتراض :- من لعل دین نجدی نے مولانا محمد الیاس قادری کی چند وصیتیں نقل کر کے ان پر بے جا  
تحمید کی ہے۔ (میل میٹری سنٹی یا..... ص ۳۷ ۳۹۷)

الجواب :- ہم ان وصیتوں کا سلسلہ وار جواب تحریر کرتے ہیں۔

۱۔ وصیت نمبر 1 :- ”ممکن ہو تو قبر کے اندرونی تختے پر یا سین شریف، سورۃ ملک شریف..... اور  
ورد تاج شریف..... پڑھ کر دم کر دیا جائے۔“

(۱) قادری صاحب کے الفاظ ”ممکن ہو“ سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اس فعل کو فرض، واجب اور  
منت نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کے نزدیک یہ فعل جائز اور امر مستحسن ہے۔  
(۲) کتاب و سنت میں اس فعل کی ممانعت پر کوئی دلیل نہیں۔ اس لیے یہ امر جائز ہوگا۔  
مولوی ثناء اللہ کا فتویٰ :-

س : جس جائے نماز پر لام نماز پڑھا تا ہے۔ اگر اس جائے نماز کو علیحدہ فرش پر چھا کر ہم نماز پڑھ لیں  
تو کیا ہماری نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج : جائز ہے۔ منع کی کوئی دلیل نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب تک میں منع نہ کروں منع  
مت سمجھو۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۳۲۵ جلد اول طبع بمبئی (اٹلیا) 1372ھ)

محشی لکھتے ہیں۔ مولانا کا اشارہ اس حدیث شریف کی طرف ہے۔ ”ڈرونی ما ترکتم فانما ہلک من  
کان فیکم بکثرة سوالہم اخرجہ احمد، مسلم، النسائی و ابن ماجہ (ابو سعید شرف الدین)  
(فتاویٰ ثنائیہ ص ۳۲۵ جلد اول طبع بمبئی (اٹلیا) 1372ھ)

یاد رہے کہ درود تاج فقط ان الفاظ پر مبنی ہے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اسکے بعد والے الفاظ میں حضور اکرم ﷺ کی مدح و توصیف بیان کی گئی ہے۔

۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

☆..... پروفیسر اختر راہی لہ (دہلی) لکھتے ہیں: قصیدہ بردہ کے بارے میں روایت ہے کہ امام یوسف صری (م ۶۹۵ھ) یہ قصیدہ لکھنے سے پہلے فالج میں مبتلا تھے۔ انہوں نے کافی علاج کیا مگر کوئی افادہ نہ ہوا۔ آخر حضور ﷺ سے عقیدت و محبت کی خاطر یہ قصیدہ لکھا۔ رات کو سوئے تو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ انہوں نے امام یوسف صری کو ایک چادر اوڑھا دی۔ صبح بیدار ہوئے تو اپنے آپ کو تندرست محسوس کیا۔ اس نسبت سے یہ قصیدہ بردہ مشہور ہوا۔

(تذکرہ مصنفین درس نظامی از پروفیسر اختر راہی ص ۳۱۳ طبع لاہور ۱۳۹۸ھ)

☆..... محمد بن عبید اللہ بن عمرو العتبی کہتے ہیں: کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تو قبر اطہر پر زیارت کے لئے حاضر ہوا اور حاضری کے بعد وہیں ایک جانب کو بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار بدوانہ صورت حاضر ہوئے اور آ کر عرض کیا کہ یا خیر الرسل ﷺ (اے رسولوں کی بہترین ذات) اللہ جل شانہ نے آپ پر قرآن شریف نازل فرمایا "ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفرلہم الرسول لوجدوا اللہ تواباً رحیماً" (ساء ۶۳) "اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنے نفس پر ظلم کر لیا تھا آپ کے پاس آجاتے اور اگر اللہ تعالیٰ شانہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے لئے معافی مانگتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا پاتے" اے اللہ کے رسول میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں اور اللہ جل شانہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں۔ اور اس میں آپ کی شفاعت کا طالب ہوں اس کے بعد وہ بدورونے لگے اور یہ شعر پڑھے۔

ۛ یا خیرَ منْ ذُفِنْتَ بِالْقَاعِ اعْظَمُهُ

فَطَابَ مِنْ طَيِّبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْآكُمُ

ترجمہ :- "اے بہترین ذات ان سب لوگوں میں جن کی ہڈیاں ہموار زمین میں دفن کی گئیں، کہ ان کی وجہ سے زمین اور ٹیلوں میں بھی عمدگی پھیل گئی"

ۛ نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتَا سَاكِنُهُ

فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

ترجمہ :- "میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ مقیم ہیں۔ کہ اس میں عفت ہے۔ اس میں جود ہے۔ اس میں کرم ہے۔" اس کے بعد انہوں نے استغفار کی اور چلے گئے۔ عتبی کہتے ہیں کہ میری آنکھ ذرا لگ گئی تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اس بدو سے کہہ دو کہ میری سفارش سے اللہ جل شانہ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

لہ جناب راہی صاحب لکھتے ہیں: راقم اپنی ولہیت کے باوجود اسے پڑھتا اور لطف اندوز ہوتا ہے۔

(تذکرہ مصنفین درس نظامی ص ۳۱۳)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ذکرہ ابن عساکر فی تاریخہ و ابن الجوزی فی مشیر العزم و غیرہما باسانیدہم  
کذافی شفاء المقام والمواہب و ذکرہ الموفق مختصراً) اکثر حضرات نے یہی دو  
شعر نقل کئے ہیں۔ مگر امام نووی نے اپنی مناسک میں اس کے بعد دو شعر اور نقل کئے ہیں۔  
انت الشفیع الذی ترضی شفاعتہ۔ علی الصبراط اذا ما زلت القدم  
ترجمہ :- ”آپ ایسے سفارشی ہیں جن کی سفارش کے ہم امیدوار ہیں۔ جس وقت کہ پل صراط پر لوگوں  
کے قدم پھسل رہے ہوں گے۔“!!!!

وصاحبناک لا أنساہما أبداً۔ منی السلام علیکم ما جرى القلم  
اعتراض :- ابن لعل دین نجدی نے ص ۳۹ سے ص ۴۱ پر 5 کرامتوں کا ذکر کیا ہے۔ اور حوالہ مجلہ  
”الدعوة“ 1994ء لاہور سے دیا ہے۔ جو کہ وہابیہ نجدیہ کا ترجمان ہے۔ محمد الیاس قادری یا کسی دوسرے  
عالم اہلسنت کی تالیف کا حوالہ نہیں دیا۔ تین کرامتیں تو سراسر الدعوة کے ایڈیٹر کا کذب ہے۔ (لعنة الله  
علی الکاذبین) دو دیگر دو کرامتوں کا جواب کرامتوں سے درج ذیل ہے۔ ”موجودہ جو جوابنا“  
الجواب :- ﴿تیسری کرامت : بیک وقت مدینہ اور پاکستان میں دونوں جگہ موجود ہونا۔﴾  
اولیاء اللہ کی کرامت برحق ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جس طرح معجزہ نبی سے ظہور پذیر  
ہوتا ہے۔ ایسے ہی کرامت ولی اللہ سے صدور پذیر ہوتی ہے۔ اور یہ کرامت دراصل نبی کا ہی معجزہ ہوتا  
ہے۔ اس کی صداقت اور اس کے مذہب کے صحیح ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کے نیک اور پسندیدہ آدمی سے خارق عادت باتیں صادر ہوں تو یہ کرامت اولیاء  
کلماتی ہیں۔ اور اگر یہ خوارق مردود الطاعة کافر و مشرک سے صادر ہوں تو انہیں استدراج کہا جاتا ہے۔  
(ماخذ جامع کرامات اولیاء از علامہ بھائی رحمۃ اللہ تعالیٰ)

☆..... کرامت کی بہت سی اقسام ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک قسم ولی اللہ کا ایک ہی وقت میں مختلف  
مقامات پر حاضر ہونا ہے۔

☆..... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اکمل اولیاء اللہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ یہ قدرت عطا فرماتا ہے کہ وہ بیک وقت متعدد مقامات پر تشریف  
فرما ہوتے ہیں۔ (مکتوب نمبر ۵۸ جلد دوم ص ۱۱۵)

☆..... امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آن میں متعدد جگہوں میں  
مقبولان الہی کے موجود ہونے پر واقعہ معراج سے استدلال کیا ہے۔ اور پھر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا  
واقعہ لکھا ہے۔ کہ انہوں نے ایک جگہ ایک ہی آن میں پچاس جگہ پڑھایا۔ اس کے علاوہ اور بزرگان دین  
کے واقعات ذکر فرمائے ہیں۔ (در النواص ص ۱۲۳-۱۲۶)

☆..... ابن لعل دین کے چچا زاد بھائی مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔

”محمد الحضری مجذوب، چلانے والے، عجیب و غریب حالات و کرامات و مناقب والے تھے۔  
..... آپ لبدال میں سے تھے۔ آپکی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک دفعہ تمیں شہروں  
میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھایا۔ (جمال الاولیاء ص ۱۸۸ مطبوعہ لاہور)

چوتھی کرامت :- ﴿آقا ﷺ﴾ کا قادری صاحب کو عبدالقادر جیلانی کے ذریعہ سلام بھجنا۔ ﴿  
ایک کرامت یہ بھی بتائی ہے کہ پیر عبدالقادر جیلانی نبی مکرم ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا  
”جاتے ہوئے کراچی میں الیاس کو میرا سلام کہتے جانا۔“

☆..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

سید محمد بن علوی نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ احمد کشاشی (م 1071ھ مدفن مدینہ) کو  
ہمارا اسلام کما اور شفاعت کی خوش خبری دینا۔ الخ (در الثمن ص ۳۶ طبع لاکل پور 1970ء)  
اعتراض :- (الیاس قادری سے پوچھا گیا کہ) آپکا آئیڈیل (Ideal) کون ہے؟  
جواب :- اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان (میرے آئیڈیل ہیں) الخ  
(میٹھی میٹھی سنتیں یاد عتیں..... ص ۴۱)

الجواب :- تمہارا آئیڈیل محمد بن عبد الوہاب نجدی خارجی ہے۔

مولانا محمد الیاس قادری کا آئیڈیل عاشق رسول مولانا احمد رضا محمدی سنی حنفی قادری ہے۔

اپنا اپنا مقدر ، اپنی اپنی پسند  
(وہابیوں کے آئیڈیل کا علمی مقام)

مولانا انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں۔ ” اما محمد بن عبد الوہاب النجدی فکان رجلا

بلیداقلیل العلم فکان یتسارع الی الحکم بالکفر۔ “ (فیض الباری ص ۱۷۱ جلد اول)  
”محمد بن عبد الوہاب نجدی نہایت بے وقوف اور کم علم شخص تھا اور مسلمانوں پر کفر کا حکم لوٹانے میں  
بڑا تیز تھا۔

(مولانا محمد الیاس قادری کے آئیڈیل کا علمی مقام)

مولانا محمد صابر نسیم بستوی لکھتے ہیں کہ شیخ وقت شیر ربانی میاں شیر محمد شرق پوری علیہ الرحمہ کو  
خواب میں حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی زیارت ہوئی۔ میاں صاحب نے دریافت  
کیا۔ حضور! اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے؟ ارشاد فرمایا ”بریلی میں احمد رضا“۔ بیداری کے بعد  
حضرت قبلہ میاں صاحب جلوہ آرائے بریلی ہوئے اور حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت  
سے مشرف ہوئے۔ واپس آکر انھوں نے اپنے پیروں سے مجھے حضور ﷺ بتاتے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہیں اور احمد رضا بولتے ہیں۔ <sup>۳۱</sup> ملک حسن علی جامی نے بھی اپنی کتاب ”حیات جاوید“ میں لکھا ہے کہ  
میاں صاحب قبلہ ایک دفعہ بریلی شریف تشریف لے گئے تھے۔

عارف باللہ، حضرت مولانا محمد مر علی شاہ صاحب، قبلہ گوڑوی رضی اللہ عنہ ارشاد  
فرماتے ہیں۔ کہ میں اعلیٰ حضرت کی زیارت کے لیے بریلی شریف حاضر ہوا تو اعلیٰ حضرت حدیث پڑھا  
رہے تھے مجھے یوں محسوس ہوا تھا کہ اعلیٰ حضرت بریلی حضور پر نور ﷺ کو دیکھ دیکھ کر آپ کی زیارت  
شریفہ کے انوار کی روشنی میں حدیث پڑھا رہے ہیں۔

(ذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، مولانا عبد المجتبیٰ ص ۳۱۱ طبع لاہور 1989ء)

اعتراف :- لیکن عمل دین نجدی نے مولانا محمد الیاس قادری کی چند وصیتیں نقل کر کے ان پر بے جا  
تقید کی ہے۔ (مطبیعی میٹھی سنٹیہا..... ص ۳۷۲-۳۷۳)

الجواب :- ہم ان وصیتوں کا سلسلہ وار جواب تحریر کرتے ہیں۔

☆... وصیت نمبر ۱ :- ”ممکن ہو تو قبر کے اندرونی تختے پر یا سین شریف، سورۃ ملک شریف ..... اور  
درد تاج شریف ..... پڑھ کر دم کر دیا جائے۔“

(۱) قادری صاحب کے الفاظ ”ممکن ہو“ سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اس فعل کو فرض، واجب اور  
سنت نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کے نزدیک یہ فعل جائز اور امر مستحسن ہے۔

(۲) کتاب و سنت میں اس فعل کی ممانعت پر کوئی دلیل نہیں۔ اس لیے یہ امر جائز ہوگا۔  
مولوی ثناء اللہ کا فتویٰ :-

س : جس جائے نماز پر امام نماز پڑھاتا ہے۔ اگر اس جائے نماز کو علیحدہ فرش پر چھاکر ہم نماز پڑھ لیں  
تو کیا ہماری نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج : جائز ہے۔ منع کی کوئی دلیل نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب تک میں منع نہ کروں منع  
مت سمجھو۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۳۲۵ جلد اول طبع بمبئی (اٹلیا) 1372ھ)

محشی لکھتے ہیں۔ مولانا کا اشارہ اس حدیث شریف کی طرف ہے۔ ”ورونی ما ترکتم فانما ہلک من  
کان فیکم بکثرة سوالہم اخرجہ احمد، مسلم، النسائی و ابن ماجہ (ابو سعید شرف الدین)

(فتاویٰ ثنائیہ ص ۳۲۵ جلد اول طبع بمبئی (اٹلیا) 1372ھ)

یاد رہے کہ درد تاج فقط ان الفاظ پر مبنی ہے۔

اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد

اسکے بعد والے الفاظ میں حضور اکرم ﷺ کی مدح و توصیف بیان کی گئی ہے۔

علامہ محمد صالح نسیم ہمتوی، اعلیٰ حضرت بریلی (مجدد اسلام) ص ۱۳۵ طبع لاہور 1976ء

علامہ ملک حسن علی جامی، حیات جاوید، دارالکتاب لاہور 1979ء

Click For More Books

☆.. وصیت نمبر 2 :- غسل باریش و باغمامہ پابند سنت اسلامی بھائی عین سنت کے مطابق دیں۔  
خط کشیدہ الفاظ پر تنقید کرنا سراسر بد بختی اور حشر میں خسران کا باعث ہے۔ اور گمراہ  
فرقہ اہل قرآن کا شیوہ ہے۔

☆.. وصیت نمبر 3 :- بعد غسل کفن میں میرا چہرہ چھپانے سے قبل پہلے پیشانی پر انگشت شہادت  
سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیں۔ اسی طرح سینے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھیں۔  
☆..... علامہ شامی حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

”یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھیں اور سینہ پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، مگر  
نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمہ کی انگلی سے لکھیں۔ روشنائی سے نہ لکھیں۔ (رد المحتار)  
☆.. وصیت نمبر 10 :- زہے نصیب سید صاحب تلقین فرماویں۔

اس وصیت میں سادات کرام کی تعظیم کی طرف اشارہ ہے۔ جو کہ جزو ایمان ہے۔

☆.. وصیت نمبر 8 :- چہرہ کی طرف دیوار میں طاق بنا کر اس میں کسی پابند سنت اسلامی بھائی کے ہاتھ  
سے لکھا ہوا عہد نامہ، شجرہ شریف رکھیں۔

☆..... حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شجرہ قبر میں رکھنا بزرگوں کا عمل ہے اور اس کا دو طریقہ ہے، اول یہ کہ مردہ کے سینہ پر کفن کے اندر یا  
کفن کے اوپر رکھیں اور اس طریقہ کو فقہا منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مردہ کے بدن سے خون دریم بہتا  
ہے۔ اور اس سے بزرگوں کے نام کے بارہ میں بے ادبی ہوتی ہے۔ اور دوسرا طریقہ یہ کہ مردہ کے  
سرہانے قبر میں چھوٹا سا طاق بنا لیں اور اس میں شجرہ کا کاغذ رکھ دیں۔

(فتاویٰ عزیزی (اردو) ص ۱۸۱ طبع کراچی ۱۹۷۳ء)

مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد وہابی کا فتویٰ

س : چینی کی رکابی پر جو لوگ عربی وغیرہ لکھ کر ہماروں کو پلاتے ہیں یہ درست ہے یا نہیں؟  
ج : آیات قرآن کو لکھ کر پلانا بعض صلحاء نے جائز لکھا ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ ص ۵۵۵ جلد اول طبع بمبئی (اغیا) ۱۳۷۲ھ)

اسی طرح بزرگان دین کا قبروں میں شجرہ رکھنا معمول ہے جیسا کہ فتاویٰ عزیزی میں مرقوم ہے۔ اس  
لیے اس کے جواز میں کوئی شک نہیں۔

☆.. وصیت نمبر 6 اور وصیت نمبر 8 کے بقیہ کا تعلق مقام محبت سے ہے۔

من لم یذق حرق البوی لم یدر ما جہد البلاء

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

” جس نے عشق کی سوزش کا مزہ نہیں چکھا ، وہ محبت کی ان کیفیتوں کو کیا جانے “

فقہ زاہد خشک نور باطن اور برکاتِ قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم! محبت اور لوازماتِ محبت کو کیا جانیں۔

☆.. صحابہ کرام، تابعین اور اولیاء کا طہین کے چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

☆..... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیت :-

آپ کے پاس آنحضرت ﷺ کی چادر، قمیص، ازار، کچھ موئے مبارک اور ناخن موجود تھے۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے آپ کی قمیص، ازار اور چادر میں کفن دیا جائے اور میری ناک اور منہ اور ان اعضاء میں جن سے بچہ کیا جاتا ہے۔ حضور ﷺ کے بال مبارک اور ناخن کھر دیئے جائیں۔ الخ

(اسماء الرجال ، مشکوٰۃ شریف، (عربی۔ اردو) از محمد بن عبد اللہ (م ۳۳۷ھ) ص ۳۹۸ طبع لاہور)

☆..... خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وصیت :-

حضرت ثامت مائی تابعی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خادم حضرت انس بن مالک نے مجھ سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال ہے۔ جب میں مر جاؤں تو اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ چنانچہ میں نے حسب وصیت ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور وہ اسی حالت میں دفن کئے گئے۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ از حافظ ابن حجر (م ۸۵۲ھ) ترجمہ = انس بن مالک)

☆..... حضرت عمر بن عبدالعزیز (ثانی عمر) رضی اللہ عنہ کی وصیت :-

جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کا وقت وفات قریب آیا، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کچھ بال مبارک اور ناخن منگوائے اور وصیت کی کہ یہ میرے کفن میں رکھ دیے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(طبقات ابن سعد ص ۳۰۰ جلد ۵)

☆..... صحابی رسول حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی وصیت :-

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن انیس کو عرقہ میں خالد بن سفیان ہذلی کے قتل کرنے کے لیے بھیجا۔ حضرت عبداللہ نے اسے قتل کر دیا اور اس کا سر لے کر ایک غار میں داخل ہوئے۔ اس غار پر مگزی نے جالاتن دیا۔ دشمن جو تعاقب میں آئے، انہوں نے وہاں کچھ نہ پایا اور ناامید ہو کر واپس چلے گئے۔ حضرت عبداللہ غار سے نکل کر اٹھارہ دن کے بعد حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور خالد کے سر کو سامنے رکھ کر قصہ بیان کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک میں عصا تھا۔ آپ نے حضرت عبداللہ کو عطا فرمایا اور یوں ارشاد فرمایا۔ ” بہشت میں اس پر ٹیک لگاتا۔ “ وہ عصا حضرت عبداللہ کے پاس رہا جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو وصیت کی کہ اس عصا کو میرے کفن

میں رکھ کر میرے ساتھ دفن کر دینا۔ (حقوق معصن ص ۵۴ از پروفیسر نور بخش توکل طبع لاہور 1998ء)

☆..... محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کی وصیت :-

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے حالت نزع میں تحیف سی آواز میں پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا کہ وہ سارے قلم اکٹھے کیے جائیں۔ جن سے میں نے تمام عمر شافع محشر محبوب داور علیہ السلام کی مبارک احادیث لکھی ہیں۔ اور ان کے سروں پر لگی ہوئی روشنائی کھرچ لی جائے۔ جب آپ کے حکم کی تعمیل کی گئی تو اس سیاہی کا ڈھیر لگ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد میری نعش کو غسل دینے کے لیے تیار کردہ پانی میں یہ روشنائی ڈال دینا۔ شاید خدائے رحمان و رحیم اس جسم کو نار جہنم سے نہ جلائے۔ جس پہ اس کے محبوب کی حدیث کی روشنائی کے ذرے لگے ہوں۔

(مقدمہ "الوفا" (اردو) از مولانا محمد علی جامعہ رسولیہ لاہور ص ۶ طبع لاہور)

جناب ابن لعل دین نجدی ذرا ارشاد فرمائیں! کہ

ان نفوس قدسیہ نے مرتے وقت جو وصیتیں فرمائیں ہیں!

وہ سنت ہیں یا بدعت؟

سنت ہیں تو احادیث نبویہ مرفوعہ صحیحہ سے ثابت کرو، اگر بدعت ہیں!

تو کیا یہ "کل بدعة ضلالة" میں شامل ہیں یا نہیں؟ اور اسلام میں بدعتی کا کیا حکم ہے؟

☆... وصیت نمبر 9 :- قبر پر اذان دیں۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد وہابی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں :- آیات قرآن کو لکھ کر پلانا بعض صلحاء نے جائز رکھا ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۵۵۵ جلد اول طبع بمبئی (انڈیا) 1372ھ)

حضرت خواجہ خدابخش چشتی خیر پوری (م ۱۲۵۰ھ) شاگرد درشید شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

"قبر پر اذان دینا میت دفن کرنے کے بعد مختلف فیہ ہے۔ مگر اچھا ہے کہ میت کی قبر پر اذان دی جائے کیونکہ ایک قدیم رواج ہے اور چونکہ اس میں کلمہ پڑھا جاتا ہے اس لیے اس سے عذاب قبر میں تخفیف ہوتی ہے۔ الخ (اولیائے بہاولپور ص ۸۷ طبع دوم 1984ء بہاولپور)

☆..... سید عبدالحی ندوی رقمطراز ہیں :-

"الشیخ العالم خدا بخش الجشتی الملتانی احد من كبار المشائخ فی مصره ولانشاء" بملتان" و قراء العلم علی من بہامن العلماء ثم تصدر بتدریس و درس بمدینة العلم "ملتان" اربعین سنة" (نزہۃ الخواطر جلد ششم ص ۳۶۸ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد (انڈیا))

☆..... صاحبِ تہذیب الامم لکھتے ہیں :-

”آپ کامل ترین خلیفہ حضرت حافظ محمد جمال ملتان تھے۔ آپ عالم قبحر اور رموز تصوف کے اعلیٰ درجہ کے ماہر تھے۔ الخ“ (تہذیب الامم جلد اول ص ۱۵۲ مطبوعہ مطبع رضوی دہلی حوالہ لولیا نے یہاں پور ص ۱۷۵)

☆.. وصیت نمبر 5 :- (انگشت شہادت سے) دل پر یاد رسول اللہ۔ ناف اور سینے کے درمیانی حصہ کفن پر یا غوث اعظم بیالام اعظم بیالام احمد رضا یا شیخ ضیاء الدین لکھیں۔

☆..... نواب وحید الزمان غیر مقلد لکھتا ہے۔

”گور اگر اسے پکارنے والا اور سے پکارے اور اس کی محبت میں وارفتہ ہو۔ جیسے عاشق اپنے معشوق کو حاضر تصور کر کے پکارتا ہے اور پکارنے والا کوفہ میں اور وہ بصرہ میں ہو تو اس سے وہی ظاہر ہو تا جو عوام الناس کہتے ہیں۔ یعنی یاد رسول اللہ یا علی یا غوث تو اس اکیلی ندا سے ان پر شرک کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ الخ“

(ہدیہ السیدی ص ۵۰ طبع فیصل آباد 1978ء)

تو جب یاد رسول اللہ، یا علی، یا غوث کہنا جائز ہے۔ تو کفن پر شہادت کی انگلی سے بغیر سیاہی سے لکھنے میں کوئی قباحت ہے۔

☆.. وصیت نمبر 12 :- قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے۔

☆..... حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

”پھول اور خوشبو کی چیز قبر پر رکھنا اس سے ساقط ہے کہ میت کے لیے کفن میں کاغذ وغیرہ خوشبو کی چیزیں لگانا شرعاً ثابت ہے۔ اور بعد دفن کے تو میت قبر کے اندر رہتی ہے البتہ یہ چیزیں قبر پر رکھنے سے اس میت کی مشابہت جدید میت کے ساتھ ہوتی ہے۔ تو احتمال ہے کہ خوشبو کی چیزیں قبر پر رکھنے سے میت کو سرور ہوتا ہے۔ اس واسطے کہ اس حالت میں روح کو خوشبو سے لذت حاصل ہوتی ہے۔ اور روح باقی رہتی ہے۔ اگر وہ عمار جس کے ذریعے سے خوشبو روح کو زندگی میں پہنچتی ہے۔ بعد موت کے حالت حیات کے مانند باقی نہیں رہتا۔ لیکن یہ امر قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرعاً ثابت ہے۔ کہ میت کو بعد موت لذت اور خوشی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ ”فیاتیہ روحہا وطیبہا“ یعنی پہنچتی ہے میت کو سرور ہوا بہشت کی اور شہداء کے حق میں قرآن میں وارد ہے ”یرزقون فارحین“ یعنی شہداء کو روزی دی جاتی ہے۔ اور وہ خوش ہوتے ہیں۔ تو اس سے ثابت ہو سکتا ہے کہ قبر پر خوشبو رکھنے سے میت کو سرور ہو سکتا ہے۔

(فتاویٰ عزیزی (اردو) طبع کراچی ص ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴ / 1973ء)

فتویٰ :- حضرت مولانا عبدالحی حسنی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

سوال : بزرگ بزر یا گل (پھول) یا مانند آن پر قبر نہادن سنت یا مستحب ؟

جواب : بعضے فقہاء میں راستہ مستحب نوشتہ انڈیل لیل انکہ آنحضرت ﷺ یکبارہ دو قبر گذشتند کہ صاحب آل دو قبر عذاب کردہ میشوند فرمودہ کہ ایشان عذاب کردہ میشوند فرمودہ کہ ایشان عذاب کردہ می شوند بر چیزے کہ شاق بود بر ایشان پس یک جریدہ نخل طلبیدہ در میان آل شق کردہ یک یک نصف بر آل دو قبر نمادہ فرمودند ”یخفف عنہما العذاب ما لم یبنا“ یعنی مادام کہ خشک نشود ببرکت تسبیح آل در عذاب صاحب قبر تخفیف خواہد شد۔ (مجموع فتاویٰ، ص ۶۷ جلد ۳ طبع فرنگی عمل ۱۹۳۵ء)

☆..... علامہ لکن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہمارے بعض ائمہ متاخرین نے فتویٰ دیا ہے کہ قبروں پر تر شاخیں اور پھول ڈالنا جس کی لوگوں کو عادت ہے۔ یہ سنت ہے۔

(فرائد النورانی جرائد القبور ص ۴۱-۴۰ طبع لاہور ۱۹۹۶ء)

☆.. فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ ”ووضع الورد والریاحین علی القبور حسن واللہ اعلم“

☆.. رد المحتار شرح الدر المختار میں ہے۔ ”خلاصہ یہ ہے کہ تر شاخیں قبر پر رکھنے یا ڈالنے کا استحباب حدیث سے ثابت ہے اور اسی پر قیاس کیا جائے گا جو ہمارے زمانہ میں آس وغیرہ کی شاخیں ڈالتے ہیں کی عادت ہو گئی ہے۔ (جلد اول باب زیارت القبور)

☆... وصیت نمبر 7 :- جنازے کے جلوس میں سب اسلامی بھائی مل کر لام اہل سنت کا قصیدہ درود یہ ”کعبہ کے بدرالدجی تم پہ کروڑوں درود“ پڑھیں۔

☆..... امام عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بعض مشائخ نے جنازے کے آگے اور پیچھے بلند آواز سے ذکر کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ تاکہ اس سے اس میت اور زندوں کو تلقین ہو اور غافلوں کے دلوں سے غفلت اور سختی اور دنیا کی محبت دور ہو۔ (حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ)

☆..... علامہ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جنازے کے ساتھ جانے والے بہبودہ باتیں نہیں چھوڑتے اور دنیاوی حالات میں مشغول ہیں تو مناسب ہے کہ ان کو کلمہ پڑھنے کا حکم دیا جائے۔ کیونکہ یہ کلمہ نہ پڑھنے سے افضل ہے۔ (لواقع الانوار القدسیہ)

☆.. لمحاظ زمانہ اب علماء نے ذکر جہر کی بھی اجازت دی ہے۔ (صغیری، در مختار وغیرہما)

☆..... علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ”وہی من ابرک الاعمال و افضلہا الخ“ (قول البدیع ص ۱۱۲ طبع سیالکوٹ)

درود شریف بہت بابرکت اعمال اور افضل ترین اعمال میں سے ہے۔ لہذا :

بزابان اردو ”قصیدہ درود یہ“ با آواز بلند پڑھنا جائز اور امر مستحسن ہے۔

لہ نابلسی م ۱۱۳۳ھ ، شعرانی م ۱۱۳۳ھ ، سخاوی م ۹۰۲ھ  
marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

☆.. وصیت نمبر 10 :- ”تہ نصیب سید صاحب تلقین فرمادیں۔“

طبرانی نے کبیر میں اور ابن منذہ نے ابولامہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مر جائے اور تم اس پر مٹی ڈال چکو تو کوئی ایک آدمی قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر پکارے، اے فلاں فلاں! مردہ یہ بات سنے گا لیکن جو لب نہ دے گا۔ پھر دوبارہ اسے ہی پکارے، تو وہ اٹھ کر بیٹھ جائے گا، پھر ایسے ہی پکارے تو کہے گا کہ خدا تجھ پر رحم کرے مجھے ہدایت کی بات بتا۔ لیکن تم اس کی آواز نہ سن سکو گے۔ تو باہر والے کو کہنا چاہیے کہ ”وہی کلمہ یاد کرو جو پڑھتے ہوئے تم دنیا سے آئے ہو“ یعنی اشمہ ان لالہ الا اللہ و اشمہ ان محمد عبدہ و رسول۔ اور یہ بات کہو کہ میں نے راضی خوشی خدا کو اپنا رب اور محمد ﷺ کو نبی، اور اسلام کو دین اور قرآن کو لامہاں لیا۔ (شرح الصدور بفتح حال الموتی بالقیوم ص ۱۰۹-۱۰۸ طبع کراچی 1969ء)

☆.. وصیت نمبر 11 :- ہو سکے تو میرے لیل مجلس میری تدفین کے بعد بارہ روز تک اور یہ نہ ہو سکے تو کم از کم بارہ گھنٹے ہی کسی میری قبر پر حلقہ کئے رہیں اور درود اور تلاوت و نعت سے میرا دل بہلاتے رہیں۔

”عن عمرو بن العاص قال لابنہ وهو فی سیاق الموت اذا انا مت فلا تصحبنی نائحة ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنائکم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور و یقسم لحمها حتی استانس بکم و اعلم ما ذا لراجع بہ و سل وہی“  
(کتاب الروح ص ۲۱ طبع لاہور 1997ء) (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص ۱۲۹ طبع لبنان)

”عمرو بن العاص صحابی رضی اللہ عنہ نے وقت نزع اپنے بیٹے سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے پر نوحہ خوانی نہ کی جائے اور نہ ہی آگ ہو۔ جب تم مجھے دفن کر لو تو میری قبر کے چاروں طرف اتنی دیر ٹھہرے رہنا جتنی دیر لوٹنی ذبح کرنے اور اس کا گوشت تقسیم کرنے میں لگتی ہے تاکہ میں تم سے مانوس رہوں اور مجھے پتہ چل جائے کہ میرے پروردگار کے قاصد کیا لے کر جاتے ہیں۔“

خدا جانے لوگوں نے اس فعل کو کیوں ترک کر دیا ہے۔ چاہیے کہ اہل اسلام اس کی تعمیل کریں۔ اگر بہت آدمی نہ ٹھہر سکیں بوجہ کسی ضرورت اور کاروبار کے، تو وصیت کے دوست و آشنا و اقربا میں سے چند آدمی ٹھہریں اور پڑھتے رہیں قرآن اور استغفار وغیرہ۔ اور ایک یا دو گھنٹے کے بعد باری تبدیل کرتے رہیں اور یہی مدعا مقصد ہے قبلہ قادری صاحب کی وصیت کا۔ نہ کہ بارہ دن یا بارہ گھنٹے لوگ وہیں ٹھہرے رہیں۔

حدیث :- ”کان النبی ﷺ اذا فرغ من دفن المیت وقف علی قبرہ وقال استغفرو الاخیکم واسئالوا اللہ لہ التثیبت فانہ الآن یسئال۔“ (ابوداؤد ص ۵۸۲ جلد دوم)

”نبی ﷺ جب دفن میت سے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر ٹھہرتے اور فرماتے کہ مغفرت مانگو اپنے بھائی کی اور دعا کرو کہ اللہ اس کو ثابت اور قائم رکھے جو اب رہی میں۔ کیونکہ اب اس سے منکر نکیر کا سوال ہوگا۔“

اعتراف :- ایک بزرگ کابیان ہے خدا عزوجل کی قسم! میں نے یہ ایمان افروز خواب دیکھا ہے۔ حضور اکرم ﷺ اپنے دست مبارک میں ایک کتاب لیے تشریف لارہے ہیں۔ دائیں طرف حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور بائیں طرف اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ یہ کونسی کتاب ہے؟ حضور ﷺ نے کتاب دکھاتے ہوئے فرمایا: یہ ”فیضان سنت“ ہے اور یہ محمد الیاس قادری کی طرف سے میری امت کے لیے تحفہ ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۵۱)

الجواب :- کسی مصنف کی کسی تصنیف کا بارگاہ رب العزت میں اور دربار نبوی میں قبول ہو جانا، مصنف کی عظمت و رفعت کی دلیل ہے۔ اور اس قسم کے متعدد واقعات مستند کتب میں پائے جاتے ہیں۔  
☆..... حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

”علامہ خطیب بغدادی (م ۵۶۳ھ) کے زمانہ کے بزرگوں میں سے کسی نے یہ بیان کیا کہ میں نے ایک دن یہ خواب دیکھا کہ گویا بغداد میں ہم خطیب کی خدمت میں حاضر ہیں اور حسب عادت تاریخ بغداد کو ان کے روبرو پڑھنا چاہتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ان کے بائیں طرف شیخ نصر بن ابراہیم مقدسی تشریف رکھتے ہیں اور بائیں طرف ایک اور باہیت و جلال بزرگ ہیں تو کہا گیا کہ حضور سرور کائنات ﷺ اس تاریخ کو سننے کی غرض سے تشریف لائے ہیں۔ (بستان الحدیث (اردو) ص ۱۱۹ طبع کراچی)

☆..... قاضی عیاض (م ۵۳۲ھ) :- کے برادر زادہ نے ایک روز اپنے چچا کو خواب میں دیکھا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس خواب کو دیکھنے سے ان پر ایک دہشت سی طاری ہوئی اور تو ہم لاحق ہو تو ان کے چچا (قاضی عیاض) جو ان کی اس حالت کو ناگئے تھے۔ کہنے لگے اے میرے بھتیجے! میری کتاب ”شفاء“ کو مضبوط پکڑے رہو اور اس کو اپنے لیے حجت بناؤ۔ (گویا اس کلام میں اشارہ ملتا تھا کہ مجھ کو یہ مرتبہ اسی کتاب کے بدولت ملا ہے۔ (بستان الحدیث (اردو) ص ۲۲۲ طبع کراچی)

☆..... پروفیسر مولانا نور بخش توکلی (م ۱۹۴۸ء) :- کے ایک عزیز چوہدری محمد سلیمان ایڈووکیٹ لائلپور نے اپنے ایک مضمون میں یہ روایت نقل کی ہے کہ مولانا الحاج عبدالحمید لدھیانوی نے خواب میں آپکی وفات کے ایک ماہ بعد آپکو ایک باغ میں سنہری تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا کہ اس اعزاز کی کیا وجہ ہے؟ مولانا توکلی صاحب نے جواب دیا: ”میرے اللہ کو میری کتاب ”سیرت رسول عربی“ پسند آئی اور مجھے یہ انعام ملا“ (تذکرہ علمائے اہلسنت وجماعت لاہور ص ۲۹۹ طبع لاہور ۱۹۷۵ء)

(تالیف: پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔ اے)

☆ علامہ سخاوی (م ۹۰۲ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

کہ مجھ سے شیخ احمد سلیمان کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے کہا کہ ان کو نبی کریم ﷺ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کی خوب میں زیادت ہوئی۔ اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں یہ کتاب ”قول البدیع فی الصلوٰۃ علی حبیب الشفع“ (جو درود شریف کے بیان میں علامہ سخاوی کی مشہور تالیف ہے) پیش کی گئی۔ حضور ﷺ نے اس کو قبول فرمایا۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی۔ اور میں اللہ کے اور اس کے پاک رسول ﷺ کو طرف سے اس کی قبولیت کی امید رکھتا ہوں۔ اور ”انشاء اللہ“ ولین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا امیدوار ہوں۔ (فضائل درود شریف از مولانا محمد زکیا صاحب ص ۱۱۱-۱۱۲ طبع ملتان)

### ﴿ اقتباس الانوار ﴾

تالیف: شیخ محمد اکرم قدوسی (زمنہ تالیف ۱۱۳۰ھ)

### کتاب ہذا کے متعلق بشارات نبوی ﷺ

جب یہ کتاب اختتام کے قریب تھی تو رات کو اس فقیر (محمد اکرم قدوسی) نے عالم رویا میں دیکھا کہ بلغ ہائے بہشت میں سے ایک بلغ ہے۔ جس کے اندر ایک قبہ ہے جو سرخ زمر سے بنا ہوا ہے۔ اور اس کے اندر رسول خدا ﷺ مع چار یار اور لولیاے مقدسین و متاخرین تشریف فرما ہیں۔ اور حضرت غوث الثقلین سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی، حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین حسن سنجری، حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج، حضرت سلطان المشائخ نظام الدین بدایونی، ہمدانی شیخ عبدالقدوس گنگوہی، حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی قدس سرہم بھی وہاں موجود ہیں۔ اس وقت یہ دعا گو کتاب ہڈا ہاتھ میں لیے حاضر ہوا اور حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی قدس سرہ العزیز نے اس فقیر کے ہاتھ سے لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کی اور عرض کیا کہ یہ کتاب اب خلفائے راشدین و آئمہ معصومین، لولیاے مقدسین و متاخرین کے احوال میں لکھی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کتاب اپنے ہاتھ میں لے کر دریافت فرمایا کہ اس کا مصنف کہاں ہے۔ اس فقیر نے فوراً آگے بڑھ کر عرض کیا کہ حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تم نے بہت اچھی کتاب لکھی ہے۔ اور اس میں بہت عجیب و غریب احوال و اسرار درج کئے ہیں۔ ہم تمہاری کتاب کو مقبول کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے فاتحہ قبولیت کتاب پڑھا اور نور سبز کی ایک دھاری ولہ چادر بطور انعام اس کتاب عطا فرمائی۔ اس کے بعد خلفائے راشدین نے اور حضرت غوث الثقلین، حضرت خواجہ بزرگ اور تمام لولیاے کرام نے جو اس محفل میں حاضر تھے۔ کے بعد دیگر کتاب ملاحظہ فرمائی۔ اور اس فقیر کو شرف قبولیت بخشا۔ اس کے بعد جب اس حالت سے آفاقہ ہوا تو دیکھا کہ خواب گاہ سے عطر و عنبر کی خوشبو آرہی تھی اور سارا مکان عطریات ”ان ربکم فی ایام دھرکم“ سے معطر ہے۔ یہ دیکھ کر فقیر کو بے حد مسرت ہوئی اور دو گانہ شکر حق ادا کیا۔ نیز اس کتاب کا آغاز حضرت غوث الثقلین اور حضرت خواجہ بزرگ رحمہما اللہ کے اشارات باطن سے ہوا۔

(الاقتباس الانوار، مقدمہ مصنف علیہ الرحمۃ ص ۳۰-۲۹ طبع لاہور ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۳ء)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

☆..... ایک دفعہ محمد بن مروزی مکہ معظمہ میں مقام ابراہیم اور حجر اسود کے مابین سوئے ہوئے تھے تو یہ خواب دیکھا کہ حضور سرور کائنات ﷺ فرماتے ہیں اے ابو زید! کتاب شافعی کا درس کب تک دو گے۔ ہماری کتاب کا درس کیوں نہیں دیتے؟ محمد بن احمد نے سرا سمہ ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میری جان آپ پر قربان ہو۔ آپ کی کتاب کو کسی ہے فرمایا جامع محمد بن اسماعیل (بخاری)۔

(بستان المحدثین (اردو) ص ۱۷۵-۱۷۳ طبع کراچی)

☆..... ابو علی زاغوانی کو ان کی وفات کے بعد کسی شخص نے خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا کہ کس عمل سے تمہاری نجات ہوئی۔ تو انہوں نے صحیح مسلم کے چند اجزاء کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان اجزاء کی بدولت۔

(بستان المحدثین (اردو) ص ۱۷۹ طبع کراچی)

☆..... حافظ ابو طاہر نے بسبب خود حسن بن محمد بن ابراہیم ازدی سے روایت کیا کہ حسین بن محمد نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں۔ جو شخص سنت سے تمسک کرنا چاہے اس کو سنن ابو دہود پڑھنا چاہیے۔

(بستان المحدثین (اردو) ص ۱۸۳-۱۸۲ طبع کراچی)

☆..... مناوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ امام غزالی کی کرامتوں میں سے وہ بھی ہے جس کو یافعی نے منہ سلیق سے لورا انہوں نے عرشی سے لورا انہوں نے مرسی لورا انہوں نے شاذلی سے لورا انہوں نے شیخ حرازم سے روایت کی ہے کہ آپ اپنے متوسلین پر تشریف لائے اور ہاتھ میں ایک کتاب تھی فرمایا تم اسکو پہچانتے ہو۔ پھر فرمایا کہ یہ احیاء العلوم ہے۔ یہ شیخ غزالی پر طعن کیا کرتے تھے۔ لورا احیاء العلوم کو پڑھنے سے منع کیا کرتے تھے۔ پھر ان سب کے سامنے اپنا جسم کھول کر دکھایا۔ وہ کوڑوں سے مارا ہوا تھا۔ لورا فرمایا کہ خواب میں میرے پاس امام غزالی آئے اور مجھے حضور ﷺ کی طرف بلایا۔ تب ہم دونوں حضور ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے تو امام غزالی نے عرض کیا۔ "حضور ﷺ یہ شخص یہ خیال کرتا ہے کہ میں جو کچھ آپ کی طرف سے کہتا ہوں وہ حضور نے نہیں فرمایا۔" حضور ﷺ نے میرے مارنے کا حکم عطا فرمایا اور مجھے پھا گیا۔

(جمال الاولیاء ص ۹۳ از مولوی اشرف علی تھانوی طبع لاہور)

ابن لعل دین نجدی کے لیے

## لمحہ فکریہ!

خلیفہ ہدایت اللہ صاحب منبر "رحمۃ للعالمین" کا بیان ہے۔ کہ میرے پاس برما، بنگال، بہاولپور وغیرہ سے کئی ایسے خطوط آئے۔ جن میں یہ مرقوم ہے کہ "رحمۃ للعالمین" صحیح دیتے۔ کیونکہ ہمیں خواب میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر مجھ سے محبت چاہتے ہو تو "رحمۃ للعالمین" جو قاضی محمد سلیمان نے لکھی ہے۔ پڑھا کرو۔ (کرامات المحدثین ص ۲۳ طبع یانکوت)

"هو جوابکم فهو جوابنا"

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اعتراض :- لکن لعل دین نجدی زیر عنوان :-

### ” فیضان سنت کی علمی و فنی حیثیت “

فیضان سنت میں اکثر احادیث ضعیف ہیں۔ الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۴۴-۴۳)  
الجواب :- ” فیضان سنت “ میں بخاری، مسلم، ترمذی، لکن ماجہ، ابوداؤد، مشکوٰۃ، طبرانی، دارمی، کتزالجمال، تریب و ترغیب اور حسن حصین وغیرہ سے بھی احادیث نبویہ نقل کی گئی ہیں۔ خدا جانے وہ..... نظر کیوں نہیں آئیں۔ معلوم ہوا اس میں صحیح، حسن اور ضعیف احادیث ہیں۔ اور ضعیف حدیث عند اللہ میں فضائل و اعمال میں قابل قبول ہیں۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں :

- (۱) .. موضوعات کبیر، ملا علی قاری حنفی (م 1019ھ) ص ۶۳ کراچی
  - (۲) .. مرقات شرح مشکوٰۃ، ملا علی قاری حنفی (م 1019ھ) ص ۸۳ جلد دوم طبع ملتان
  - (۳) .. مقدمہ مشکوٰۃ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م 1052ھ) ص ۹ طبع لاہور
  - (۴) .. قوت القلوب، امام یوحنا اب محمد بن علی مالکی (م 383ھ) ص ۳۶۳ جلد اول
  - (۵) .. مقدمہ لکن صلاح، امام علی عمر و عثمان بن عبدالرحمن (م 842ھ) ص ۳۹ طبع ملتان
  - (۶) .. تدریب الروای، امام جلال الدین سیوطی (م 911ھ) ص ۴۹۸ جلد اول طبع لاہور
  - (۷) .. کتاب الاذکار، محدث ذکریان محمد بن احمد شافعی (م 926ھ)
  - (۸) .. مسک الختام شرح بلوغ الام، نواب صدیق حسن (م 1307ھ) ص ۵۷۲ جلد اول طبع ہوپال ۱۳۰۶ھ
- ☆..... مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد لکھتے ہیں :-

ضعیف حدیث کے معنی ہیں جس میں صحیح حدیث کی شرائط نہ پائی جائیں۔ وہ کئی قسم کی ہوتی ہے۔ اگر اس کے مقابلہ میں صحیح حدیث نہیں تو اس پر عمل کرنا جائز ہے۔ جیسے کہ نماز کے شروع میں سبحانک اللہم الخ پڑھنے والی حدیث ضعیف ہے۔ مگر عمل ساری امت کا ہے۔

(لعل حدیث امرتسر، ۷ فروری 1933ء، فتاویٰ ثنائیہ ص ۵۶۱ جلد اول طبع بمبئی)

☆..... لکن لعل دین نجدی کے لیے لمحہ فکریہ!

صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم صنفہ مولانا محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد کی ضعیف احادیث ملاحظہ ہوں :  
حدیث نمبر 1 :- حضرت انس سے مروی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :-

”ومن صلاہا اخیر وقتہا ولم یسبح وضوءہا ولم یتم لہا خشوعہا ولا رکوعہا ولا سجودہا خرجت وہی سوداء مظلمة تقول ضیعک اللہ کما ضیعتنی حتی اذا کانت حیث شاء اللہ لفت کما یلف الثوب الخلق ثم ضرب بہا وجہہ“ (رواہ الطبرانی فی الاوسط) (ترغیب و ترہیب)  
”جس شخص نے نماز کو اس کا وقت پال کر (عمر اخیر وقت) پڑھا۔ اور اس کا وضو بھی سنوار کرنے کیلئے دل کو

بھی حاضر نہ رکھا اور رکوع اور سجدہ کو (مع قومہ و جلسہ) خوب تسلی اور اطمینان نے پورا نہ کیا، تو جب وہ نماز رخصت ہوتی ہے تو کالی بھنگ ہوتی ہے۔ (یعنی نور و برکت سے خالی ہوتی ہے۔) پھر وہ نماز اس نمازی کو کہتی ہے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا۔ خدا تعالیٰ اسی طرح تجھے برباد کرے۔ یہاں تک کہ جب تھوڑی سے لوپچی ہوتی ہے۔ جس قدر کے اللہ پاک کو منظور۔ پھر اس نماز کو چیتھڑوں میں لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر (فرشتے) مار دیتے ہیں۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۳۷-۳۶ طبع لاہور)

اس حدیث کی سند میں عباد بن کثیر ہے۔ جس کے متعلق محدثین فرماتے ہیں۔  
قال معین = لیس شی  
قال النسائی = متروک

(میزان الاعتدال ص ۷۲ جلد ۲ طبع بیروت ۱۹۶۳ء / ۱۳۸۲ھ)

معلوم ہوا یہ حدیث ضعیف ہے۔

☆..... عبدالرؤف غیر مقلد کا تبصرہ :- یہ طبرانی لوسط کی حدیث ہے۔ حافظ عراقی نے تخریج احیاء العلوم (ص ۱۷۶ جلد اول) میں اسے ضعیف کہا ہے۔ حافظ بیہقی نے کہا ہے کہ اس کی سند میں عباد بن کثیر ہے۔ جس کے ضعیف ہونے پر سب کا اجماع ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۳۰۲ جلد اول)

(صلوٰۃ الرسول، تخریج و تعلق عبدالرؤف بن عبدالحمن ص ۵۰ طبع لاہور ۱۳۱۳ھ)

حدیث نمبر 2 :- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”من تمسک بسنتی عند الفساد امتی فله اجر مائة شهيد“ (مکلوہ شریف)

”میری امت کے فتنہ و فساد کے وقت جس شخص نے میری سنت کو مضبوط پکڑا اسکے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔“ اس کی سند میں ایک راوی ”حسن بن کثیر“ ہے۔ جس کے متعلق محدثین فرماتے ہیں۔

قال ابو حاتم = ضعیف  
قال الازدی = واہی الحدیث

قال عقيلي = کثیر الوهم  
قال ذہبی = بل هو ہالک

(میزان الاعتدال ص ۵۱۹ جلد اول طبع بیروت)

☆..... عبدالرؤف غیر مقلد کا تبصرہ :- یہ سخت ضعیف حدیث ہے۔ ابو حاتم = ضعیف، عقيلي

= کثیر الوهم، ازدی = واہی الحدیث، ذہبی = ہالک۔ اور حلیۃ الاولیاء لابی نعیم میں حضرت ابو ہریرہ

سے مروی ہے مگر اس میں سو شہیدوں کی بجائے ایک شہید کا ذکر ہے۔ یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ کیونکہ

اسکی سند میں ایک راوی محمد بن صالح ہے۔ اور اس کے بارے میں حافظ بیہقی اور شیخ البانی نے لاعلمی کا اظہار

کیا ہے۔ (صلوٰۃ الرسول مع تخریج و تعلق)

حدیث نمبر 3 :- رسول اللہ ﷺ نے پاک پانی کی پہچان یہ بتائی ہے۔

”ان الماء لا ینجسہ شیء الا ما غلب علی ریحہ و طعمہ و لونہ۔“ (بلوغ الرام)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ (اگر نجاست کے گرنے سے پانی سے بدبو آنے لگے یا اس کا مزا بچو جائے یا رنگ تبدیل ہو جائے۔) یعنی تینوں وصف اکٹھے پائے جائیں (تو وہ پانی ناپاک (ہو جاتا) ہے۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۵۳) یہ حدیث ضعیف ہے۔ قال ابو حاتم = ضعیف (بلوغ المرام ص ۴ کتاب الطہارت)

☆..... عبدالرؤف غیر مقلد کا تبصرہ :- یہ حدیث ضعیف ہے۔ ابو حاتم نے اسے ضعیف کہا ہے۔ کہ اس کا مرسل ہونا صحیح ہے۔ (علل الحدیث ص ۳۳ جلد اول) حافظ ابن حجر نے بھی بلوغ المرام میں صراحت کی ہے کہ ابو حاتم نے اسے ضعیف کہا۔ امام نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ (تخصیص الخیر ص ۱۵ جلد اول) الخ (صلوٰۃ الرسول مع تخریج و تعلق) حدیث نمبر 4 :- مولوی محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد لکھتا ہے۔ حدیث شریف میں حضور ﷺ سے ثابت ہے :- ”الحمد لله الذي اذهب عني الاذى و عافاني“ (لبن ماجہ) ”سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ جس نے دور کیا مجھ سے پلیدی کو اور عافیت دی مجھے۔“

(صلوٰۃ الرسول ص ۵۵)

یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی روایت میں اسماعیل بن مسلم البصری ثم المکی ہے۔ جس کے متعلق محدثین فرماتے ہیں۔ قال احمد = منکر الحدیث قال النسائی = متروک

(میزان الاعتدال ص ۲۳۸ جلد اول طبع بیروت ۱۳۸۲ھ)

☆..... عبدالرؤف غیر مقلد کا تبصرہ :- یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں اسماعیل مکی ہے۔ جسے عبداللہ بن مبارک، حمی بن معین اور عبدالرحمن بن مہدی نے ترک کر دیا تھا۔ امام احمد بن حنبل نے اسے منکر الحدیث اور امام نسائی نے متروک الحدیث کہا ہے۔ (الضعفاء للعقلمی ص ۹۱ جلد اول) الخ۔ (صلوٰۃ الرسول مع تخریج و تعلق)

حدیث نمبر 5 :- سیدنا ابو ہریرہ کی روایت ہے حضور انور ﷺ فرماتے ہیں۔

”تحت كل شعرة جنابة فاعسلوا الشعر والقوا بالبشرة.“ (ترمذی۔ لبن ماجہ)

ارشاد ہوتا ہے۔ (جسبی کے) ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔ (اس لئے) بالوں کو (خوب) دھوؤ اور بدن کو (اچھی طرح) پاک کرو۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۶۶ طبع لاہور)

یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں حارث بن دحیہ بصری ہے۔ جس کے متعلق محدثین فرماتے ہیں قال ابن معین = ليس بشئ قال ابو حاتم والنسائی = ضعیف

قال البخاری = فی حدیثہ بعض المناکیر (میزان الاعتدال ص ۳۳۵ جلد اول طبع بیروت ۱۳۸۲ھ)

☆..... عبدالرؤف غیر مقلد کا تبصرہ :- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا دار و مدار حارث بن دحیہ پر ہے جو سخت ضعیف ہے۔ اسی طرح امام شافعی، حمی بن معین، بخاری اور دیگر محدثین

نے بھی ضعیف کہا ہے۔ دیکھئے بیہقی (مجموع نووینی نس ۲۰۱ جلد اول) (تخصیص لن حجر ص ۱۴۲ جلد اول)  
(صلوۃ الرسول مع تخریج و تعلق)

حدیث نمبر 6 :- اگر انگوٹھی پہنی ہو تو اس کو ہلا لیں۔ (مشکوٰۃ باب سنن الوضوء) (صلوۃ الرسول ص ۸۲)  
اس حدیث کی سند میں معمر بن محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع ہے۔ محدثین فرماتے ہیں:

قال البخاری = منکر الحدیث قال یحییٰ بن معین = لیس بثقة  
(میزان الاعتدال ص ۱۵۷ جلد ۴ طبع بیروت)

☆ عبدالرؤف غیر مقلد کا تبصرہ :- ضعیف حدیث ہے..... دارقطنی نے روایت کرنے کے بعد کہا ہے کہ معمر اور اس کا باپ (محمد) دونوں ضعیف ہیں اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ بیہقی نے امام بخاری سے نقل کیا ہے کہ معمر بن محمد منکر الحدیث ہے۔ (صلوۃ الرسول مع تخریج و تعلق)

حدیث نمبر 7 :- "وعن عثمان قال ان رسول الله ﷺ توضع ثلثا ثلثا و قال هذا وضوءی و وضوء الانبیاء قبلی و وضوء ابراہیم -" (مشکوٰۃ باب سنن الوضوء)

"حضرت عثمان سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے وضو کیا۔ (اور دھوئے اعضاء) تین تین بار۔ اور فرمایا یہ ہے وضو میرا، اور وضو پہلے انبیاء کا اور وضو ابراہیم کا" (صلوۃ الرسول ص ۸۷)

صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں۔ اسے رزین نے روایت کیا ہے "والنوی ضعف الثانی فی شرح مسلم"۔ اور نووی نے اسے شرح مسلم میں ضعیف کہا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷ طبع لبنان)  
حدیث نمبر 8 :- حضرت ابی موسیٰ اشعری روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"ان رسول الله ﷺ توضع و مسح علی الجوربین والنعلین -"

"حضور انور ﷺ نے وضو کرتے ہوئے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا" (صلوۃ الرسول ص ۱۰۴)

اسکی سند میں عیسیٰ بن سنانی ہے۔ ضعف احمد و لن معین ، قال ابو حاتم = لیس بالقوی

(میزان الاعتدال ص ۳۱۲ جلد ۳ طبع بیروت)

☆..... عبدالرؤف غیر مقلد کا تبصرہ :- امام بیہقی روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ضحاک کا ابو موسیٰ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ اور عیسیٰ بن سنان ضعیف ہے۔ عقیلی نے اس حدیث کو عیسیٰ بن سنان کے ترجمہ میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن معین نے اسے ضعیف کہا ہے۔ عجلی نے عیسیٰ بن سنان کے متعلق "لاباس" بھی کہا ہے۔ (تاریخ الثقات ص ۳۳۳) علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ احمد اور لن معین نے اسے ضعیف کہا ہے مگر اس کی کمزوری کے باوجود اسکی حدیث لکھنے کے قابل ہے اور بعض نے اسے تھوڑا قوی کہا ہے۔ (المیزان جلد ۳ ص ۳۱۳) حافظ ابن حجر نے اسے لین الحدیث کہا ہے۔

(صلوۃ الرسول مع تخریج و تعلق)



بے دھڑک قبول کر لیتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو "صحیح لکن خزیمہ" اور "سنن بیہقی" سے مع سند نقل کر کے ان کی اسناد پر تفصیلی گفتگو کرتے ہیں۔  
نمبر 1 لکن خزیمہ کی روایت :-

"اخبرنا ابو طاہر ، نا ابو بکر ، نا ابو موسی ، نا مؤمل ، نا سفیان عن ابن کلب عن ابیہ عن ابن حجر قال : صلیت مع رسول اللہ ﷺ ووضع يده اليمنى على اليسرى على صدره"  
(صحیح لکن خزیمہ ص ۲۴۳ جلد اول از ابی بکر محمد بن اسحاق نیشاپوری م 311ھ)  
نمبر 2 سنن بیہقی کی روایت :-

"مؤمل بن اسماعیل عن الثوری عن عاصم بن کلب عن ابیہ عن وائل انه رأى النبي ﷺ وضع يمينه على شماله ثم وضعها على صدره" (السنن الكبرى مع الجواهر السنن ص ۳۰ جلد ۲ طبع بیروت)  
ان دونوں روایتوں میں "مؤمل بن اسماعیل" رلوی موجود ہے۔ جس کے متعلق حافظ لکن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

- (۱) قال ابو حاتم = صدوق كثير الخطاء (یعنی ابو حاتم نے اسے صدوق کثیر الخطاء کہا ہے۔)
- (۲) قال البخاری = منكر الحديث (یعنی امام بخاری نے اسے منکر الحدیث کہا ہے۔)
- (۳) قال ابو داؤد = انه يهيم في شيء (یعنی امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے وہم ہو جاتا تھا۔)
- (۴) قال علامہ ابن حجر = دفن كتبه فكان يحدث من حفظه فكثر خطائه۔  
اس کی کتابیں دفن کی گئیں۔ وہ اپنے حفظ سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اس لئے ان سے بہت خطا واقع ہوئی۔
- (۵) سليمان بن حرب = یعنی اہل علم پر واجب ہے کہ اس کی حدیث سے بچتے رہیں۔ کیونکہ یہ شخص ثقات سے منکرات روایت کرتا ہے۔ اور یہ بہت برا ہے۔ اگر ضعفاء سے روایت کرتا تو اسے معذور سمجھتے۔
- (۶) قال الساجی = صدوق كثير الخطاء وله اوہام یعنی صدوق ہے مگر وہ کثیر الخطاء ہے اور اسے وہم پڑتے تھے۔

(۷) قال ابن سعد = ثقة كثير الغلط یعنی ثقہ ہے مگر کثیر الغلط ہے۔

(۸) قال الدار قطنی = ثقة كثير الخطاء یعنی ثقہ ہے مگر کثیر الخطاء ہے۔

(۹) قال محمد بن نصر المروزی = المؤمل اذا انفرد لحديث وجب يتوقف ويثبت فله لانه كان سئ الحفظ كثير الخطاء . (تمذیب التہذیب ص ۳۸۱ جلد ۱۰ طبع مصر)

مؤمل بن اسماعیل کے متعلق "ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی م 748ھ لکھتے ہیں۔

قال البخاری = منكر الحديث قال ابو حاتم = صدوق .... كثير الخطاء

قال ابو زرعه = في حديثه كثير الخطاء (میزان الاعتدال ص ۲۲۸ ج ۴ طبع مکرم)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

☆..... حافظ لن حجر عسقلانی شافعی فرماتے ہیں :-

”کذا لک مؤمل بن اسماعیل فی حدیثہ عن الثوری ضعف“ (فتح الباری ص ۹۵ ج ۹ طبع بیروت)  
کہ مؤمل بن اسماعیل جو ثوری سے روایت کرتے ہیں اس میں ضعف ہے۔ لن خزیمہ اور بیہقی کی روایت  
میں مؤمل بن اسماعیل ثوری سے روایت کرتا ہے۔ اس لیے یہ حدیث ضعیف ہے۔

(صحیح لن خزیمہ ص ۲۲۳ جلد اول، السنن الکبریٰ ص ۳۰ جلد دوم طبع بیروت)

☆..... مشہور غیر مقلد محقق ناصر البانی لکھتے ہیں :-

”استادہ ضعیف : لان مؤملا و هو ابن اسماعیل سی الحفظ“

(صحیح لن خزیمہ ص ۲۲۳ جلد اول حاشیہ نمبر ۹۷۹)

☆..... مشہور غیر مقلد فاضل عبدالرؤف بن عبدالحمن بن حکیم محمد شرف سندھو لکھتے ہیں۔

”یہ سند ضعیف ہے۔ کیونکہ مؤمل بن اسماعیل سی الحفظ ہے۔ جیسا کہ حافظ لن حجر نے تقریب  
(۲۹۰/۲) میں کہا۔ یوزر نے کہا یہ بہت غلطیاں کرتا تھا۔ لام بخاری نے اسے منکر الحدیث کہا ہے۔ ذہبی  
نے کہ ہے کہ یہ حافظ عالم ہے مگر غلطیاں کرتا ہے۔ (میزان ۲۲۸/۲) بیہقی (۳۰/۲) بزار (۲۶۸)  
طبرانی (۵۰/۲۲) اور لن عدی (۲۱۶۶/۶) میں وائل لن حجر کی ایک دوسری سند میں ہے۔ مگر یہ سند بھی  
ضعیف ہے۔ (صلوٰۃ الرسول مع تخریج و تعلق ص ۳۲۰ طبع لاہور ۱۴۱۳ھ)

حدیث نمبر 12 :- مولوی محمد صادق سیالکوٹی لکھتے ہیں۔

”فما زالت تلک صلواتہ حتی لقی اللہ تعالیٰ“ کہ حضور تا وفات رفع الیدین کرتے رہے۔

(صلوٰۃ الرسول ص ۲۳۱ طبع لاہور)

☆..... مولوی عبدالرؤف غیر مقلد لکھتا ہے۔ اس حدیث میں ”فما زالت تلک صلواتہ“ کا اضافہ سخت  
ضعیف ہے۔ بلکہ باطل ہے کیونکہ اس کی سند میں دو روایں مشہم ہیں۔

(صلوٰۃ الرسول مع... ص ۱۴۱ لاہور)

ساتنی نہ بڑھا پائی داماں کی حکایت دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ  
اعترض :- پندرہویں صدی کی بہترین کتاب، اس فرقہ کے حاملین اس کتاب کو پندرہویں صدی کی  
بہترین کتاب قرار دیتے ہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۴۸)

الجواب :- بے شک یہ پندرہویں صدی کی بہترین کتاب ہے۔ کیونکہ اس کو بارگاہ نبوی ﷺ سے شرف  
قبولیت حاصل ہو چکا ہے۔ اگر نزلہ کے مریض کو پھولوں کی خوشبو نہ آئے تو اس میں پھولوں کا کیا قصور ہے۔

اعترض :- فیضان سنت کو پڑھنے سے ثواب ملتا ہے۔ الیاس قادری اپنی کتاب کو مقبول عام بنانے کے

لیے بڑا درد رکھتے ہیں۔ اس لیے فرما رہے ہیں۔

ہے تجھ سے دعا رب اکبر مقبول ہو فیضان سنت!  
ہر مسجد، ہر گھر میں پڑھ کر اسلامی بھائی بناتا رہے

..... روزانہ صرف چند منٹ ”فیضان سنت“ کا درس دیں۔ یعنی پڑھ کر سنائیں اور ڈھیروں

ثواب کمائیں۔ الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۵۰)

الجواب :- اس میں کونسی قابل اعتراض بات ہے۔ ہر مؤلف اپنی تالیف کے لول یا آخر خداوند قدوس سے یہ دعا کرتا ہے۔ کہ اے رب کریم اس سعی کو قبول فرما۔ لوگوں کے لیے اسے رشد و ہدایت کا سبب بنا۔ مزید تسلی کے لیے ہم غیر مقلد علماء کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

☆..... ”اقلام البراہین“ از عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کے اردو مترجم صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں۔

”ہم اللہ بلند و قادر سے دعا کرتے ہیں کہ اس رسالہ سے اس کے بندوں کو فائدہ پہنچے۔“

و صلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ (نذر و نیاز لور دعا کی قبولیت ص ۶ ڈیرہ غازی خان)

☆..... مولوی محمد صادق غیر مقلد سیالکوٹی لکھتے ہیں۔ ”اپنے فضل سے اسے (صلوٰۃ الرسول کی

شرف قبول بخش لور مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی سعادت سے بہرہ ور فرما آمین

(صلوٰۃ الرسول ص ۴ طبع لاہور)

☆..... ”صلوٰۃ الرسول“ کتاب اس قابل ہے کہ ہر مسلمان مرد و عورت اس کا مطالعہ کرے لور ہر

مسلمان گھرانے میں بالالتزام رہے۔ الخ (روزنامہ ڈان کراچی ۱۲ جولائی ۱۹۳۹ء)

☆..... ”لن لعل دین نجدی“ خود لکھتا ہے۔ ”آخر میں تعریف اپنے رب ذوالجلال کی کہ جس نے

مجھے یہ کتاب لکھنے کی توفیق بخشی ہے۔ دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو اپنی بدگاہ میں شرف قبولیت بخشے جو کہ

صرف اس کی رضا کے حصول کے لیے لکھی گئی ہے۔ لور دعوتِ اسلامی سے دست بھائیوں کے لیے ہدایت کا

ذریعہ..... الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۲۶)

نیک اعمال پر اجر و ثواب دینا خداوند قدوس کا کام ہے۔ وہ جس قدر چاہے اپنے بندوں کو نواز دے۔

ڈھیروں کیا! اس سے بھی زیادہ دینے پر قادر ہے۔ تم کون ہو اس کی عطا پر تنقید کرنے والے۔

حضور پر نور سید عالم ﷺ نے فرمایا! ”بلغوا عنی ولو آیة“ میری طرف سے پہنچا دو

اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲)

اعتراض :- لن لعل دین نجدی نے صفحات نمبر ۵۰، ۵۲، ۵۳، ۵۵ پر فیضان سنت کے درس دینے

کے طریقہ پر جاہلانہ اعتراض کئے ہیں۔ لور درود شریف ”الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ“ کو من گھڑت

لکھا ہے۔ الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۵۰ تا ۵۵)

الجواب :- 5 مئی 1999ء کو مرکزی جامع مسجد الحمدیٹ بلاک نمبر 11 خانوال میں ایک مذہبی جلسہ منعقد ہوا۔ بعد نماز عشاء مسجد میں کرسیاں بچھائی گئیں۔ جن پر علماء کرام اور صدر صاحب تشریف فرما ہوئے۔ پھر اسٹیج سیکرٹری نے اعلان کیا کہ لب آپ کے سامنے فلاں قاری صاحب تلاوت فرمائیں گے۔ تلاوت کے بعد نعت پڑھنے کا اعلان ہوا۔ اس کے بعد ٹرن بائی ٹرن علماء کی تقاریر ہوئیں۔ اور کافی رات گزرنے کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ تقریباً تمام ملک میں غیر مقلدین کے جلسوں اور کانفرنسوں میں یہی طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ طریقہ تبلیغ کس حدیث سے ثابت ہے۔ حدیث صحیح مرفوع اور صحیح ستہ کی ہو۔ اور غیر مقلد علماء کرام تقریر کرتے وقت کتے ہیں

قال قال رسول الله "صلى الله عليه وسلم" "يهدى الله من يشاء لغيره لئلا يكون له من الله نصيب"۔  
کو سکھانا ثابت ہے؟

☆..... پندرہ تیرہ سال سے "غیر مقلدین" کا جو سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ اور دور دور سے وہابی "مرید کے" میں جمع ہوتے ہیں۔ اس کا ثبوت حدیث سے پیش کرو۔

دور قاروقی میں اسلامی سلطنت تقریباً 24 لاکھ مربع میل پر مشتمل تھی۔ کیا حضرت عمر نے حج کے اجتماع کے علاوہ کسی دوسرے ملک میں اجتماع کروایا، جب کہ اس وقت تبلیغ دین کی اشد ضرورت تھی۔ کیا یہ سالانہ اجتماع بدعت نہیں؟ اگر بدعت نہیں تو حدیث صحیح مرفوع سے اس کا جواب دو۔

جشن بخاری اور غیر مقلدین رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا صحیح ترین مجموعہ "بخاری شریف" کے ختم ہونے پر "دلر الحدیث رحمانیہ دہلی" کے علم دوست مہتمم ہر سال اپنی مخصوص مسرت کا اظہار فرماتے ہیں اور زب کے اس خصوصی انعام واحسان کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے ان کو اپنے مقدس رسول فدوہ امی والہی کے مستند اور موثق اقوال وافعال کی تبلیغ و تعلیم کی توفیق اس معتبر اور مقبول کتاب کے ذریعہ عطا فرمائی۔

چنانچہ اس سال بھی جب تعلیمی سال ختم ہوتے ہوئے نصاب مدرسہ کی تکمیل ہو رہی تھی۔ تو یہ مبارک کتاب 19 جمادی الاخریٰ 1360ھ مطابق 15 جولائی 1941ء کو منگل کے دن اپنی سابقہ روایات کے مطابق اختتام پذیر ہوئی۔

☆..... لن لعل دین نجدی بتائیں کہ مندرجہ ذیل طریقہ کار کس حدیث سے ثابت ہے؟  
تقریباً ساڑھے آٹھ بجے صبح مدرسہ کا سارا اسٹاف حضرت شیخ الحدیث کی درس گاہ میں جمع ہو گیا۔ اور آپ نے کتاب مذکورہ کے آخری باب اور اس کی آخری حدیث پر بسط کے ساتھ، خشود و زوائد سے پاک ایک نمائت پر مغز اور عمدہ تفسیر کی تقریر کی۔ اس کے بعد جب مجلس درخواست ہوئی تو مہتمم صاحب

Click For More Books

کی طرف سے تمام حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی جو بہت کافی مقدار میں خصوصیت کے ساتھ اس موقع کے لیے تیار کرائی گئی تھی۔ دعا ہے کہ باری تعالیٰ اس قدر شناس اور علم پرور مہتمم پر ہمیشہ اپنی برکتوں اور رحمتوں کی بارش برسائے اور اپنا فضل و کرم ان کے شامل حال رکھے۔ آمین

(محدث دہلی۔ جلد ۹ ش 5 شعبان العظم 1360ھ مطابق ۱۰ ستمبر 1941ء)

☆.. امام بخاری علیہ الرحمۃ کا حدیث لکھنے کا طریقہ!

لن لعل دین نجدی حدیث سے بیعت کریں؟

دعوت اسلامی کے طریقہء تبلیغ پر طعن کرنے والوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ تم ہر جگہ کہتے پھرتے ہو کہ فلاں کام رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا تم کیوں کرتے ہو؟ یہ بدعت ہے۔ اسی طرح جس کام کے لیے قرآن و حدیث میں کوئی دلیل نہ ہو تو کہتے ہو بدعت ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ احادیث نقل کرنے سے پہلے محدثین نے جو طریقہ اختیار کیا ہے اسے کس خانہ میں رکھو گے؟ مثلاً امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب الجامع الصحیح میں کوئی حدیث درج نہیں کی۔ مگر پہلے میں نے غسل کیا اور دو رکعت نقل پڑھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی مقدمہ فتح الباری میں نقل کرتے ہیں "قال البخاری ما کتبت فی

کتاب الصحیح حدیثاً الا اغسلت قبل ذلک او صلیت رکعتین"

(مقدمہ فتح الباری شرح صحیح البخاری ص ۵ مطبوعہ دہلی)

اب ہم لن لعل دین نجدی سے پوچھتے ہیں کہ امام بخاری کے اس فعل پر کوئی دلیل لاؤ۔ کوئی حدیث پیش کرو۔ جس میں حضور ﷺ نے فرمایا ہو کہ جب میری کوئی حدیث نقل کرو تو دو رکعت نقل پڑھ لیا کرو۔ اب بتاؤ حدیث درج کرنے کا یہ طریقہ کہیں قرآن میں آیا ہو؟ یا کسی حدیث میں آیا ہے؟ معلوم ہوا کہ حدیث درج کرنے کا یہ طریقہ امام بخاری نے اپنی رائے سے اختیار کیا ہے۔ اور جس کام کے لیے قرآن و حدیث میں کوئی دلیل نہ ہو تم کہتے ہو کہ بدعت ہے۔ اب بتاؤ کہ امام بخاری کا یہ عمل کس خانہ میں رکھو گے۔

☆..... امام مالک کا طریقہ کار :- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جب حدیث شریف سنانے کے لیے بیٹھتے تھے تو آپ کے لیے ایک چوکی بچھائی جاتی تھی اور آپ عمدہ کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر حجرہ سے باہر نہایت عجز و انکساری کے ساتھ آ کر بیٹھ کر سنتے تھے۔ اور جب تک اس مجلس میں حدیث کا ذکر رہتا تھا۔ حجر یعنی انجمنیٹھی میں عود و لوبان ڈالتے رہتے تھے۔ (ستان الحدیث ص ۱۶ طبع کراچی)

لن لعل دین نجدی امام مالک کے اس طریقہ کار پر قرآن و حدیث سے دلیل لائیں۔

ختم برائے میت :- صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد لکھتے ہیں۔ جس کے پاس ختم قرآن یا تہلیل ہو اس سے کہے کہ دس بار قل هو اللہ مع بسم اللہ پڑھے۔ پھر دس بار درود شریف پڑھے یا سبحان اللہ والحمد للہ الخ پھر دس بار اللھم اغفرہ وارحمہ اور پھر دس بار اللھم اغفرہ وارحمہ سے کہے کہ ثواب ان کلمات کا جو اس

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حلقہ میں پڑھے گئے۔ اور ثواب ختم قرآن و ختم تہلیل کافلاں کی روح کو پیش کیا گیا۔ الخ  
تمام دنیا کے غیر مقلدین مل کر اس طریقہ کار کا ثبوت قرآن و حدیث سے پیش کریں۔  
یا ”نواب صاحب کو بدعتی کہیں“  
☆..... مولوی محمد سلیمان منصور پوری غیر مقلد لکھتے ہیں:-

”مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے کارنامے آج تک سکھر زمین کو یاد ہیں۔“

”کشمیر میں اشاعت اسلام سید علی ہمدانی اور رویش بلیل کی خدمات کا نتیجہ ہیں“

(رسائل عشرہ از مولوی محمد سلیمان منصور پوری ص ۱۶۵ طبع ساکنگہل ۱۹۷۲ء)

☆..... حضرت جہانیاں جہاں گشت (م ۵۸۷ھ) فرماتے ہیں۔

”جو شخص درج ذیل درود شریف پابندی سے پڑھے وہ دنیا و آخرت کی تمام مصیبتوں سے  
بے خوف ہوگا۔ اور آخرت میں انشاء اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی ہمسائیگی اختیار کرے گا۔

الصلوة والسلام عليك يا محمد ن العربي

الصلوة والسلام عليك يا محمد ن القرشي

الصلوة والسلام عليك يا محمد ن المكي

الصلوة والسلام عليك يا نبي الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

(جواہر الاولیاء ص ۲۳۳ مطبوعہ اسلام آباد ۱۳۹۶ھ تالیف سید باقر بن عثمان بخاری)

☆..... امام الاولیاء سید علی ہمدانی (م ۷۸۶ھ) علیہ الرحمۃ

ہر صبح کی نماز کے بعد مختلف ۲۴ صیغوں سے یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله الخ

(جواہر الاولیاء ص ۳۸۷ طبع اسلام آباد ۱۳۹۶ھ) (الانتقاء فی سلاسل الاولیاء مع لہار تھیہ ص ۱۶۵ طبع لاہور)

☆..... مولوی عبد السلام بستوی غیر مقلد نے درود شریف ”الصلوة والسلام عليك يا رسول الله“ کو درود

شریف تسلیم کیا ہے۔ اور اپنی تالیف ”اسلامی تعلیم ص ۸۲۶ طبع لاہور ۱۹۸۶ء“ پر اس کو نقل کیا ہے۔

نوٹ: اس درود شریف کے متعلق تفصیلی گفتگو آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

اعتراض:- لکن لعل دین مجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

اسلامی بہنیں جمعہ و عیدین کی نماز ہر گز نہ پڑھیں۔

قادری صاحب عورتوں کو عیدین کی نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہیں۔ اور ساتھ جمعہ المبارک کی

Click For More Books

نماز سے بھی روک رہے ہیں۔ کہتے ہیں۔ ”اسلامی بہنوں پر واجب بھی نہیں لورا نہیں جماعت قائم کرنے یا جماعت میں شامل ہونے کی اجازت بھی نہیں..... اسلامی بہنیں جمعہ کی نماز نہیں پڑھیں گی حسب معمول ظہر ہی پڑھیں۔ عیدین کی نماز ان پر فرض نہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں..... ص ۶۱)

الجواب :- لکن لعل دین نجدی نے ”فیضان سنت“ کی عبارت نقل کرنے میں خیانت سے کام لیا ہے۔ اور وہ حدیث جسے قادری صاحب نے اپنے دعویٰ میں پیش کیا ہے۔ شیر مدار کی طرح ہضم کر گئے ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ جس سے قارئین کے تمام خدشات دور ہو جائیں گے۔

”اسلامی بہنیں جماعت سے نماز نہیں پڑھ سکتیں۔“

”عید اور جمعہ کے لیے جماعت بھی شرط ہے۔ لورا اسلامی بہنوں کو جماعت سے نماز ادا کرنا گناہ ہے۔

لہذا ان پر عید کی نماز نہیں ہے۔ لورا جمعہ کی بجائے وہ حسب معمول ظہر پڑھیں۔“ (فیضان سنت ص ۱۰۰۹)

مریض، مسافر، عورت، بچے، غلام اور مجنوں کے علاوہ تمام لوگوں پر لازم ہے کہ نماز جمعہ میں شریک

ہوں۔ لورا شریک نہ ہونے والے سخت گناہگار ہوں گے۔ حضرت جبر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: ”جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ فرض ہے۔ سوائے مریض،

مسافر، عورت، بچے اور غلام کے۔ الخ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۲)“ اسی طرح عیدین کی نماز بھی عورتوں

پر فرض نہیں۔ اس لئے جب عورتوں پر جمعہ اور عیدین کی نماز فرض نہیں تو انہیں مسجد میں جا کر جماعت

میں شامل ہو کر نماز پڑھنے کا کیا فائدہ۔ بلکہ گناہگار ہوں گی۔ جس طرح قصر نماز کو پورا پڑھنے والا گناہگار ہوگا۔

پھر قادری صاحب لکھتے ہیں۔ وہ (یعنی عورتیں) پانچوں وقت کی نماز تنہا اپنے گھر ہی میں پڑھیں۔ بلکہ اندر

کے کمرہ میں پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے

ہیں: عورت کا دالان (یعنی بڑے کمرے) میں نماز پڑھنا، صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ لورا کوٹھڑی میں،

دالان (یعنی بڑے کمرے) سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد ص ۲۵ جلد اول)

اسی فرمان رسول ﷺ کے تحت قادری صاحب نے لکھا ہے کہ عورتیں پانچوں وقت کی نماز تنہا اپنے گھر

ہی میں پڑھیں۔ بلکہ اندر کے کمرہ میں پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے۔

بتائیں ابن لعل دین نجدی صاحب! اس میں قابل اعتراض کوئی بات ہے؟

اعتراض :- اب لاہور میں اور ملک کے دیگر علاقوں میں یہ لوگ خواتین کے ہفت روزہ ایسے پروگرام

منعقد کرتے ہیں۔ جن میں خواتین اور مردوں کو مل کر دعا پڑھانی جاتی ہے۔ محرم کے بغیر عورت کا اس

طرح راتیں گزارنا کو نسی سنت ہے۔ اور پھر یہ خواتین ہر ہفتے ایک ہی گھروں سے آتی ہیں اور اکیلی ہی محرم کے بغیر واپس جاتی ہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۶۰)

الجواب :- پاکستان میں ایسی یونیورسٹیاں، کالجز اور سکولز ہیں جہاں پر مخلوط تعلیم کا انتظام ہے۔ مگر لعل دین نجدی اور اس کے حواریوں نے اس کے خلاف کبھی قلم نہیں اٹھایا اور نہ ہی کبھی احتجاج کیا ہے۔ اگر کبھی قلم حرکت میں آتا ہے تو فقط ”دعوت اسلامی“ کے خلاف! کیوں کہ دوسری طرف ”صدائے حق“ بلند کرنے سے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

خط کشیدہ عبادت سراسر دعوت اسلامی پر بہتان عظیم ہے۔ جس کا جواب وہ قیامت کے روز خود لعل دین نجدی ہوگا۔

دعوت اسلامی کے عورتوں کے ہفت روزہ پروگرامز عموماً گھروں یا مساجد سے ملحق مدارس میں ہوتے ہیں۔ اور اکثر یہ پروگرامز نماز ظہر سے شروع ہو کر نماز عصر سے پہلے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور جہاں رات کو پروگرامز ہوتے ہیں۔ نماز عشاء کے بعد شروع کر کے جلد ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ محلوں یا گلیوں سے چھیاں اکٹھی ہو کر باپردہ شمولیت کرتی ہیں۔ اور اسی طرح باپردہ اکٹھی ہو کر اپنے گھروں کو واپس چلی جاتی ہیں۔ اور بعض جگہ اسلامی بھائیوں کی ڈیوٹی لگا دی جاتی ہے۔ کہ وہ کسی مرد کو پردہ گرام میں مت جانے دیں۔ اور سالانہ اجتماع میں مستورات کو باپردہ لیجانے اور واپس پہنچانے کا بندوبست ہوتا ہے۔ اور اس معاملہ میں بڑی احتیاط کی جاتی ہے۔

اعتراض :- لعل دین نجدی لکھتا ہے:

”بیچے یہ فیضان سنت کا صفحہ 300 نکل آیا ہے۔ جس پر اجتماع میں شرکت کا ثواب ہی نہیں۔ بھگتوں کا بھی تعین کر دیا گیا ہے۔ کہ سنتیں سیکھنے، سکھانے کے لیے اجتماع میں شریک ہونا ہزار رکعت (پڑھنے) سے افضل ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۶۰)

الجواب نمبر 1 :- نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد وہابی لکھتا ہے :-

” ایک مسئلہ کا سیکھنا سکھانا ہزار رکعت نماز سے تطوعاً بہتر ہے۔“

(مناقب الخلفاء الراشدین از نواب صدیق حسن خان ص ۸۱ طبع 1300ھ)

نواب صدیق حسن خان نے خط کشیدہ عبادت آج سے 120 سال پیشتر لکھی تھی۔ لعل دین نجدی اور اس کے حواری پہلے نواب صاحب کی قبر پر جا کر ماتم کریں پھر قادری صاحب پر اعتراض کریں۔

نمبر 2 :- حضرت اہل ذر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

”حضور مجلس العالم افضل السن صلاة الف ركعة“ الخ

(احیاء علوم الدین للامام الغزالی ص ۱۰ جلد اول طبع مصر)

نیز درج ذیل احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

- (۱) حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”اگر تم نکلو اور علم کا ایک باب ہی سیکھ لو تو یہ تمہارے لیے سو رکعت نماز سے بہتر ہے۔“ (جامع بیان العلم وفضلہ از عبدالبراند لسی (م ۳۶۳ھ) ص ۵۹ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)
- (۲) حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ہی خوش عطیہ ہے اور کیا ہی خوب سوغات ہے حکمت کا بول۔ جسے تم نے سنا اور یاد کر لیا اور پھر مسلمان بھائی سے ملے اور اسے بھی سکھا دیا، ایسا ایک عمل سال بھر کی عبادت کے برابر ہے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ص ۵۷)

اعتراض :- قادری صاحب عورتوں کو نماز پنج گانہ و جمعہ وغیرہ ادا کرنے کے لیے مساجد میں آنے سے روکتے ہیں۔ مگر دعوت اسلامی کے اجتماع میں آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ (میٹھی میٹھی..... ص ۶۱، ۶۲)

الجواب :- جب دعوت اسلامی کے مستورات کے پروگرامز مساجد میں ہوتے ہی نہیں تو یہ اعتراض کرنا لغو ہے۔

ہر مرد و عورت پر اتنا علم دین سیکھنا ہے کہ وہ زندگی میں پیش آنے والے عمومی مسائل سے بخوبی واقف ہو۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”طلب العلم فریضة علی کل مسلم“ (مشکوٰۃ ص ۳۳ کتاب العلم)

محدث اسحاق بن راہویہ (م ۲۳۸ھ) فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ وضو، نماز،

۱۰ حاشیہ: محدث لنن جوزی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے۔ (احیاء علوم الدین ص ۱۰ ج ۱ حاشیہ نمبر ۳)

محدث لنن جوزی نے حضرت عمر کی روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ جبکہ ہماری روایت کارلوی حضرت ابی ذر سے ہے۔ اس لیے ہماری پیش کردہ روایت کو موضوع کنارست نہیں۔

☆ .. علاوہ ازیں ”لن صلاح“ اپنی کتاب ”علوم الحدیث“ میں لکھتے ہیں۔

یعنی جن احادیث کے موضوع ہونے کا ثبوت نہیں ان کو لنن جوزی نے موضوعات میں لکھ دیا ہے۔

☆ .. حافظ لنن حجر ”فتح الباری“ میں لکھتے ہیں۔

لنن جوزی نے تردید احادیث صحیحہ میں اعلیٰ درجہ کی خطا کی ہے۔

☆ .. شیخ عبدالحق محدث دہلوی ”اسماء الرجال مشکوٰۃ“ میں لنن جوزی کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔

اگرچہ لنن جوزی کا اپنی کتاب کے بارہ میں طغی بیان ہے کہ اس کو میں نے بغرض اظہار سنت و روایت میں

لکھا ہے۔ مگر روایت میں حد سے تجاوز ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ لنن جوزی اپنے بیان مذکورہ میں سچا نہیں۔

زکوٰۃ، حج وغیرہ ضروریات دین کا علم حاصل کرنا (ہر مرد، عورت) مسلمان پر لازمی ہے۔  
(جامع بیان العلم وفضلہ از عبدالبر اندلسی (م ۳۶۳ھ) ص ۳۳ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)  
اسی مقصد کے لیے ہفتہ وار یا ماہانہ عورتوں کے لیے دعوت اسلامی کے پروگرامز ہوتے ہیں۔  
جس میں ان کو ضروری مسائل سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اور روزانہ نہیں ہوتے تاکہ ان کو دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ جیسا کہ کتب احادیث میں موجود ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہر جمعرات کو وعظ فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں نے ہر روز وعظ فرمانے کا مطالبہ کیا تو جو اب ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ تم کو ہر روز درس دے کر تنگ کروں۔ (بخاری جلد اول ص ۱۸ مترجم طبع لاہور)

قادری صاحب عورتوں کو مساجد میں بیچ گانہ نماز ادا کرنے سے منع کرنے والے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”عورت کا دالان میں نماز پڑھنا، محن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ اور کوٹھڑی میں دالان سے بہتر“ (ابوداؤد)  
اعراض: سن لعل دین بھری طرا درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

### اجتماعات کی برکتیں

- ☆..... اندھے دیکھنے لگ گئے۔
- ☆..... اللہ تعالیٰ کو اجتماع کا واسطہ
- ☆..... السربھاگ گیا۔
- ☆..... گردے کی پتھری چورا چور ہو گئی۔
- ☆..... امریکہ نہ جائیں
- ☆..... سوکھی گود ہری ہو گئی

(میٹھی میٹھی..... ص ۶۳ تا ۶۲)

الجواب :- نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد لکھتا ہے۔

حدی شریف کا ختم کرنا واسطے شفاء و سمد و حفظ آفات و حواصث زمان کے بطور رقیہ جائز ہے۔  
اس میں کسی شخص کا خلاف مجملہ لعل علم کے معلوم نہیں ہے۔ بلکہ منفعت اس کی قرأت و ختم واسطے  
رفع آفات و حصول سلامت کے لیے مجرب ہے۔ ولہذا جب سے یہ کتاب تالیف ہوئی ہے۔ ہر قرن میں  
اہل علم نے اس کے ساتھ توسل کیا ہے..... حافظ ابن کثیر نے کہا ہے: ” کتاب البخاری الصحیح  
یستسقی بقرآۃ الغمام و اجمع علی قبولہ و صحۃ مافی اهل الاسلام“ ذکرہ القسطلانی فی شرح البخاری  
اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کتاب ”اشعۃ اللمعات“ میں لکھا ہے۔

”کہ بیدری از مشائخ و علماء و ثقات صحیح بخاری را از برائے حصول مرادات و کفایت مہمات و  
قضائے حاجات و دفع بلیات و کشف و کرکات و صحت امراض الخ..... بہر حال بلا وضو ہو کر منہ طرف قبلہ

کے کر کے ساتھ خشوع و خضوع و حضور دل کے خود پڑھے یا کسی لور کو حکم دے خواہ ایک شخص ختم کرے یا ایک جماعت پڑھے۔ نفع اس کا متیقن ہے۔ واللہ الحمد۔ (کتاب الداء والدواء ص ۱۱۸-۱۱۷ طبع لاہور) اگر ختم بخاری شریف کی برکت سے مریضوں کو شفاء لور غم زدوں کے غم دور ہو سکتے ہیں۔ تو لامحالہ دعوت اسلامی کے سالانہ اجتماع جس میں قرآن شریف کی تلاوت ، درود شریف ، درس قرآن و حدیث لور ذکر الہی کیا جاتا ہے۔ کی برکت سے پروردگار عالم مریضوں کو شفاء دے لور سوکھی گودوں کو ہری کر دے تو وہ قادر مطلق ہے۔

☆..... اللہ تعالیٰ کو اجتماع کا واسطہ :- کیونکہ اجتماع کا تعلق اعمال صالحہ سے ہے لور نیک اعمال کا وسیلہ پیش کرنا عند الفرقین جائز ہے۔ تو پھر اس پر اعتراض کیسا؟  
ابن تیمیہ لکھتا ہے :-

نیک اعمال کے وسیلہ سے سوال کی ایک مثال ان تین اشخاص کا سوال ہے جنہوں نے غار میں پناہ لی تھی۔ چنانچہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے اس عمل عظیم کے حوالہ سے دعا کی جو محض رضائے الہی کے لیے کیا تھا ایک نے والدین کی اطاعت کا حوالہ دیا ، دوسرے نے اپنی پاکدامنی کا ذکر کیا، تیسرے نے اپنی امانت داری و احسان کا واسطہ دیا۔ الخ (الوسیلہ ص ۱۰۰ طبع لاہور ۱۹۸۳ء)  
اعتراض :- ان کا عقیدہ ہے کہ ان کے اجتماع لور جلسہ میں شرکت کرنے والے لوگ بخش دیے جاتے ہیں۔ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ”نماز فجر کے بعد سویا تو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا ”اے نادان! آج رات لائڈھی کے قبرستان میں جو اجتماع ہوا، اس میں جتنے لوگ آخر تک شریک رہے، ان سب کو بخش دیا گیا۔ اگر تو بھی آخر تک شریک رہتا تو تیری بھی بخش کر دی جاتی۔“  
(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۶۳)

الجواب :- دعوت اسلامی نے ہر گز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ جو لوگ اجتماع میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ تمام بخش دیے جاتے ہیں۔ بلکہ مسلمان کی بخشش کا ذریعہ اللہ تعالیٰ لور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی اطاعت و تبعہ داری ہے۔ ہاں! اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اجتماع میں شمولیت کرنے والوں کو بخش دے تو وہ قادر مطلق ہے۔

☆..... حافظ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں :-

”ہو جعفر سقاء نے کہا کہ میں نے حضرت بشر حافی علیہ الرحمۃ کو خواب میں دیکھا لور ان سے دریافت کیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا، فرمایا مجھ پر لطف و کرم لور رحم فرمایا۔ لور فرمایا! اے بھرا! اگر تم

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

میرے لیے آگ کے انگوروں پر بھی سجدہ کرتے تو میں نے جو تمہاری محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی ہے۔ اس کا بھی شکر لانا کر پاتے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے آدمی جنت روا فرمادی ہے۔ کہ میں اس میں جہاں چاہوں آرام سے کھاؤں پیوں اور اس نے میرے جنازے میں جو شریک تھے ”سب کی مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے“ الخ (کتاب الروح ص ۵۷-۵۶ طبع لاہور ۱۹۹۷ء)

☆..... علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :-

”رسالہ فقیری میں ہے کہ ایک کفن چور تھا ایک عورت کا انتقال ہو گیا۔ وہ اس کے جنازہ کی نماز میں شامل ہوا تاکہ ساتھ جا کر اس قبر کا پتہ لگائے۔ جب رات ہو گئی تو اس نے بڑھیا کی قبر کو کھودنا شروع کیا تو وہ عورت بول اٹھی کہ سبحان اللہ! ایک مغفور شخص مغفور عورت کا کفن چراتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری بھی مغفرت کر دی اور ان تمام لوگوں کی جنہوں نے میرے جنازے کی نماز پڑھی اور تو بھی ان میں شریک تھا۔ یہ سن کر اس نے فوراً مٹی ڈال دی اور بچے دل سے تائب ہو گیا۔“

(شرح الصدور شرح حال المولیٰ و القیوم ص ۱۹۰ طبع کراچی ۱۹۶۹ء)

(رسالہ فقیریہ لزام لوالقاسم عبدالکریم (م ۳۶۵) ص ۲۶۵ طبع اسلام آباد ۱۹۸۳ء)

☆..... حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ خود تحریر فرماتے ہیں :-

”ایک روز مراقبہ میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ سرور کائنات ﷺ نے لہر شاہ فرمایا۔ میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں کہ تمہارے لیے ایک اجازت نامہ لکھ دوں جو آج تک کسی کے لیے نہیں لکھا۔ نیز سرور عالم ﷺ نے لہر شاہ فرمایا: ”جس جنازہ پر تم نماز پڑھ دو گے، اس میت کو بخش دیا جائے گا۔“

(علامہ ہند کا شاعر لہر شاہی ص ۲۳۳ جلد اول از محمد میاں طبع کراچی 1991ء)

یا رہے! کہ اگر کسی فرد یا جماعت کو اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ مغفرت کی بشارت خواب میں دے دیں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی عبادت و ریاضت میں مزید جدوجہد شروع کر دے۔ جیسا کہ درج ذیل احادیث اس معاملہ میں ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔

(۱) (خرج ابن العنبر و ابن مردويه و ابن عساکر عن عائشة رضي الله عنها قالت لما انزل علي

رسول الله ﷺ انا فتحت لك فتحة مبيتنا الابه اجتهد في العبادة فليل يا رسول الله ﷺ! ما هذا

۱۰ صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کیونکہ ان کے مناقب و محامد تو خود حضور ﷺ اپنی احادیث میں لہر شاہ فرما چکے ہیں۔ واللہ اعلم

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الاجتهاد وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال افلا آكون عبدا شكورا۔

(۲) اخرج ابن عساکر عن ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی ﷺ یقوم حتی تظفر قد ماء قہیل له ألیس قد غفر الله لك من تقدم من ذنبك وما تأخر قال أفلا آكون عبدا شكورا۔

( الدر المنثور ص ۷۰ جلد سادس طبع ایران از امام جلال الدین سیوطی )

اعتراض :- لیکن نعل دین نجدی لکھتا ہے۔ ”معلوم ہو گیا کہ ان جھوٹی بشارتوں کو پھیلانے کے عزائم ما سوائے ان چند مقاصد کے کچھ نہیں کہ تحریک سے وابستگان کی گاہے بگاہے جھوٹی بشارتوں کے ذریعے حوصلہ افزائی کی جائے۔ الخ“ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۶۸)

الجواب :- بشارتوں کو جھوٹا کہنا، دعویٰ علم غیب ہے۔ اور علم غیب ذاتی حق تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ اور عطائی علم غیب حاصل ہونے پر آپ کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ ”ہاتو برہانکم ان کتم صادقین“ اس لیے یہ محض آپ کی دروغ گوئی اور کذب بیانی ہے۔

اعتراض :- اس فرقہ (دعوت اسلامی) کے افکار، نظریات و تعلیمات جو کہ کتاب و سنت سے ہمت نہیں کو پھیلانے کے لیے گھروں سے نکلنے والوں کے لیے جہنم کو ان پر حرام کر دیا گیا ہے۔ اور فرشتے ان کے لیے دعائے مغفر کرتے ہیں۔ اور یہ کہ جنت ان کی تلاش میں رہتی ہے۔“ (میٹھی میٹھی سنتیں..... ص ۷۱)

الجواب :- اپنے آپ کو کتاب و سنت کا عامل اور دوسرے مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی کہنا یہ کوئی نئی بات نہیں۔ بلکہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی دی ہوئی جنم گھٹی کے اثرات ہیں جو کہ نسل در نسل وہابیہ میں منتقل ہوتے آرہے ہیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ کے دین کو سیکھنے اور سکھانے کے لیے گھروں سے نکلنا ایک کٹھن منزل ہے۔ اور اس کی فضیلت میں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات برحق ہیں۔ جن کو قادری صاحب نے ”فیضان سنت“ کے آخری صفحات پر نقل فرمایا ہے۔

نمبر ۱ :- رحمت عالم ﷺ کا فرمان معظم ہے۔ علم دین کی طلب میں جس کے قدم خاک آلود ہوں۔ اللہ عزوجل اس کے جسم کو جہنم پر حرام کر دے گا۔ اور اللہ عزوجل کے فرشتے اس کے لیے دعا مغفرت

۱۰ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ”آنحضرت ﷺ کبھی کبھی صرف میان جواز کے لیے ایک امر لولی ترک فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ کے لیے یہ ترک لولی کرہت سے پاک تھا۔ آپ کو یہ ضرورت بھی محض تبلیغ حکم کی وجہ سے پیش آئی تھی اور ما تقدم من ذنب وما تأخر کے معنی بھی یہی ہیں۔“

(پستان الحدیثین ص ۱۸۸ طبع کراچی (اردو))

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کریں گے۔ الخ (غیبر کبیر)

نمبر 2 :- حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جو شخص علم دین کی تلاش میں ہوگا۔ جنت اس کی تلاش میں ہوگی۔ الخ (کنز العمال)  
مزید رسول اللہ ﷺ کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

☆..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا! نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

☆..... حضرت ابو لہام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! خدا کے فرشتے آسمان وزمین کی مخلوق حتیٰ کہ اپنے سوراخوں میں چوٹیاں، حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں، سبھی نیکی سکھانے والے کے لیے دعا کرتے ہیں۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ص ۶۰ از علامہ ابن عبدالبراندہ لسی (م ۴۶۳ھ) طبع لاہور ۷۷ء ۱۹۷۷ء)  
☆..... نیک بات سکھانے والے پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

(منصب لامت ص ۶۵ طبع لاہور ۱۹۸۵ء از مولوی محمد اسماعیل دہلوی)

☆..... جمیل بن قیس سے مروی ہے کہ ایک شخص مدینے سے چل کر حضرت ابو الدرداء کی خدمت میں دمشق آیا اور ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا۔ ابو الدرداء نے کہا، تم نہ کسی اور مطلب سے آئے ہو نہ تجارت پیش نظر ہے۔ صرف حدیث کی جستجو میں نکلے ہو؟ اس نے عرض کیا! جی ہاں۔ واقعہ یہی ہے۔ اس پر حضرت نے فرمایا: اگر یہی بات ہے تو خوش ہو جاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جو بندہ علم کی تلاش میں نکلتا ہے فرشتے اس کے لیے اپنے پر رکھ دیتے ہیں۔ جنت کی ایک راہ اس پر کھل جاتی ہے۔ اور یہ کہ عالم کے لیے آسمان و زمین کی تمام مخلوق حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔

(جامع بیان العلم وفضلہ ص ۷۸ از علامہ ابن عبدالبراندہ لسی (م ۴۶۳ھ) طبع لاہور ۷۷ء ۱۹۷۷ء)

(منصب لامت از مولوی محمد اسماعیل دہلوی ص ۶۵ طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں :-

”ایک گھڑی غور فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔“ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۷۲)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ حضور پر نور ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے۔

جس کو امام جلال الدین سیوطی نے ”الجامع لہ“ میں نقل فرمایا ہے۔

لے ابو الشیخ فی العطرۃ عن ابی ہریرۃ۔ (من) اور ضعیف حدیث فضائل وائمال میں قابل قبول ہے۔ مولوی نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں۔ ضعیف حدیث اعمال میں معتبر ہے۔ اور یہ موضوع نہیں ہوتی۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۳۰۳ طبع لاہور)

”فكرة ساعة خير من عبادة ستين سنة“

(جامع الصغير ص ۳۳۳ جلد ۳ طبع بیروت، الموضوعات الکبریٰ ص ۹۷ طبع کراچی از ملا علی قاری حنفی)

اور قول رسول ﷺ پر طنز کرنا بد بختی اور پرویزیت ہے۔

اعتراض :- لن لعل دین نجدی طنز اور ج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے :-

### ”عاشق رسول گدھا“

جانوں کو چلہ لگانے کے لیے آمادہ کرنے کے لیے ایک دلچسپ روایت لکھتے ہیں۔

”فتح خیبر کے وقت ایک کالا گدھلبار گاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوا۔ سرکار نے اس سے فرمایا تیرا نام کیا ہے؟

عرض کی یزید بن شہاب، مزید عرض کرنے لگا ”اللہ نے میرے دلوا جان کی نسل سے ساٹھ گدھے پیدا کیے

اور وہ سب کے سب صرف انبیاء علیہم السلام کی سواری بننے کا شرف حاصل کرتے رہے۔ اپنے دلوا جان کی

نسل سے میں آخری بچا ہوں اور آپ بھی نبیوں میں آخری ہیں (نعوذ باللہ کیا نسبت ملائی) آپ سے پہلے

ایک یہودی کے پاس تھا۔ وہ جب بھی مجھ پر سوار ہونے کی کوشش کرتا میں جان بوجھ کر اس کو گر لویتا۔ اس پر

وہ میری پیٹھ اور پیٹھ پر ڈنڈے برساتا۔“ سرکار نے فرمایا! اب تیرا نام یہ ہے۔ سرکار جب کسی کو بلانے

کے لیے اسے بھیجتے تو وہ اپنے سر کو اس کے دروازے پر مارتا۔ گھر والا جب باہر آتا تو وہ رسول ﷺ کی طرف

اشارہ کرتا کہ سرکار بلارہے ہیں۔ جب سرور کائنات ﷺ نے ظاہری وفات پائی تو وہ عاشق گدھا غم مصطفیٰ

میں بے قرار ہو گیا اور ہجر رسول کی تاب نہ لا کر حضرت سیدنا ابو بکرؓ بن نبہان رضی اللہ عنہ کے کنوئیں میں

چھلانگ لگادی۔ اور فوت ہو گیا۔ (یعنی خود کشی کر لی)۔

اس کے بعد قادری صاحب لوگوں کو بڑے مخصوص انداز میں چلے لگانے پر آمادہ کرنے کے لیے

کہتے ہیں: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک بے زبان جانور تو سرکار سے والہانہ عشق رکھتے ہوئے آپکی خدمت

کے لیے اپنی زندگی وقف کر دے مگر آہ! ہم صاحب عقل انسان ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمان ہو کر بھی

عملی طور پر ایک بے زبان جانور سے کس قدر پیچھے ہیں۔ ان (میٹھی میٹھی..... ص ۷۲-۷۳)

الجواب :- شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے گوش دراز والی روایت کو مدارج النبوة ص ۱۰۴۰-۴۱ جلد ۲

میں نقل کیا ہے۔ اور خط کشیدہ الفاظ جن کو لکھ کر لن لعل دین نے اپنی بد باطنی کا ثبوت دیا ہے۔ حدیث

کے الفاظ سے یہ مطلب ہرگز نہیں لیا۔ اس حدیث کو لکھنے کے بعد آپ فرماتے ہیں: بعض ارباب علم

حدیث اس حدیث کی صحت میں کلام کرتے ہیں۔ سہلی نے اس حدیث کو کتاب ”الاصریف والاعلام“ میں

میان کیا ہے۔ درحقیقت یہ حضور اکرم ﷺ کا معجزہ ہے جو اس چوپایہ میں ظاہر ہوا۔

(مدارج النبوة ص ۱۰۳۱ جلد دوم طبع کراچی ۱۹۷۶ء)

پھر قادری صاحب نے اس روایت کو بیان کرنے کے بعد اس پر جو تبصرہ کیا ہے۔ ذرا سوچ سمجھ کر بتائیں کہ اس میں کونسی بات قابل گرفت اور باعث تنقید ہے۔ درحقیقت ”دعوتِ اسلامی“ کی ترقی و کامرانی کو دیکھ کر ”وہمیت“ کے لوہان خطا ہو گئے ہیں۔

ایک ولی اللہ کی کرامت جس سے نبی اکرم ﷺ کے معجزہ کی تصدیق ہوتی ہے :-

رسالہ قشیری ”باب کرامات الاولیاء“ میں کہا گیا ہے۔ کہ میں نے ابو حاتم سلہ سجستانی سے سنا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو نصر سر لاج سے سنا ہے کہ میں نے حسین بن احمد رازی سے سنا ہے کہ میں نے ابو سلیمان خواص سے سنا ہے کہ میں نے فرماتے تھے کہ میں ایک گدھے پر سوار تھا۔ کھیاں اسے پریشان کر رہی تھیں۔ اور وہ بار بار اپنے سر کو ڈھنسا تھا اور میں اپنے ہاتھ کی لکڑی سے اسے مارتا تھا۔ اس پر اس نے سر اٹھا کر کہا تم بھی اپنے سر پر مارو۔ تم بھی مارا جائے گا۔ مطلب یہ کہ میری اس مار کے بدلے تم پر مار ہوگی۔

☆..... مدارج النبوة ص ۱۰۳۱ جلد دوم طبع کراچی ۱۹۷۶ء (ورد)

☆..... رسالہ قشیری ص ۶۳۲ (ورد) از امام ابو القاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری (م ۴۶۵ھ)

طبع لواہرہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد ۱۹۸۳ء

اعتراضات :- - لن لعل دین نجدی نے درج ذیل عنوان لکھ کر چند اعتراضات کئے ہیں۔ ہم ان کو سلسلہ وار نقل کرتے ہیں۔

”انچاس کروڑ گنا ثواب کی حقیقت“

اعتراض نمبر ۱ :- مندرجہ ذیل دو احادیث نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے۔ کہ ان کا تعلق اللہ کی راہ میں (میدان جہاد) میں لڑنے والے مجاہدین سے ہے۔

(۱) حدیث : جس نے اللہ کی راہ میں خرچہ بھیج دیا اور خود ٹھہر رہا اس کے لیے ہر درہم کے بدلے 700 درہم ہیں اور جو بذات خود اللہ کی راہ میں نکل کر لڑا اور اپنے لوہے پر اس مال کو خرچ کیا، اس کے لیے ہر درہم کے معاوضے میں سات لاکھ درہم کا ثواب ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ بڑھا دیتا ہے۔

(لن ماجہ 922)

(۲) حدیث :- اور دوسری روایت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

ابو حاتم سجستانی م 250ھ  
marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یقیناً نماز ، روزہ اور ذکر و دعا (کا ثواب) اللہ کی راہ میں روپیہ خرچ کرنے سے سات سو گنا ملتا ہے۔  
(الترغیب ۲۶۷/۲)

اعتراض نمبر 2 :- مذکورہ بالا احادیث ضعیف ہیں۔ (نور ان کے اسماء الرجال پر بحث کی ہے۔)  
اعتراض نمبر 3 :- ان احادیث میں جس ثواب کی خوش خبری دی گئی ہے۔ اس کا تعلق اللہ کی راہ میں (میدان جہاد میں) لڑنے والوں سے ہے۔ اور قادری صاحب ان احادیث مذکورہ کے ثواب کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھروں سے نکلنے والے افراد جو تبلیغ دین اور دینی مسائل لوگوں کو سیکھنے سکھانے کے لیے نکلتے ہیں ان پر چسپاں کرتے ہیں۔  
(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۷۴ ۷۵)

الجواب :- (۱) بے شک ان احادیث مبارکہ میں جس ثواب کی خوش خبری دی گئی ہے۔ اس کا تعلق میدان جہاد میں حصہ لینے والوں کے لیے ہے۔

(۲) ضعیف حدیث عند الحدیثین اور خود علماء غیر مقلدین کے نزدیک فضائل و اعمال میں قابل قبول ہے۔

☆..... علامہ سخاوی (م 902ھ) فرماتے ہیں "المجموع بعمل بہ فی الفضائل" القول البدیع ص ۲۵۸ طبع سیالکوٹ

☆..... مونتومات کبیر، ملا علی قاری حنفی (م 1041ھ) ص ۶۳ طبع کراچی

☆..... مرقات شرح مشکوٰۃ، // // // // // ص ۸۳ ج ۲ طبع ملتان

☆..... مقدمہ لکن صلاح، امام عمرو بن عثمان بن عبد الرحمن (م 642ھ) طبع ملتان

☆..... تدریب الروی، امام جلال الدین سیوطی (م 911ھ) ص ۲۹۸ جلد اول طبع لاہور

☆..... احادیث ضعیفہ و فضائل اعمال معمول بہ است

(مسک الختام شرح بلوغ الرام، نوب صدیق حسن خان (م 1307ھ) ص ۵۷۲ جلد اول)

☆..... میاں نذیر حسین (غیر مقلد) دہلوی لکھتے ہیں۔ "ضعیف حدیث اعمال میں معتبر ہوتی ہے اور یہ موضوع نہیں ہوتی"  
(فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۳۰۳ طبع لاہور)

(۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرو ، کیونکہ لوجہ اللہ علم کی تعلیم ، خشیت ہے۔ علم کی طلب عبادت ہے۔ علم کا مذاکرہ تسبیح ، علم کی تلاش جہاد ہے۔ بے علموں کو علم سکھانا صدقہ ہے۔ الخ (جامع بیان العلم وفضله ، ص ۵۳ از عبدالبراندہ لسی م 463ھ)

لہ ابو عمر کہتے ہیں یہ حدیث نہایت عمدہ ہے۔ لیکن اس کی اسناد قوی نہیں، عہہ یعنی یہ حدیث حسن ہوگی یا ضعیف

اور امام سخاوی فرماتے ہیں۔ "المجموع بعمل بہ فی الفضائل" (قول البدیع ص ۲۵۸)

عہ جامع بیان العلم وفضله ص ۵۳  
marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

☆..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جاہل مر جانے کے خوف سے جو عہدہ طلب علم کے لیے نکلتا ہے۔ یا سنت مٹ جانے کے ڈر سے اس کے احیاء کے لیے چلتا ہے۔ تو اس کی مثل غازی کی ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلتا ہے۔ الخ

☆..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

طلب علم میں نکلنے والا وہی تک جہاد فی سبیل اللہ میں ہے۔

☆..... حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جو کوئی علم کے سفر کو جہاد نہیں سمجھتا، اس کی عقل

میں نقص ہے۔ (جامع بیان العلم و فضلہ ص ۷۸-۷۹ طبع لاہور (اردو))

(احیاء علوم الدین امام الغزالی (روایت ابو الدرداء) ص ۱۰ جلد اول طبع مصر)

☆..... امام محمد بن یعقوب فیروز آبادی، صاحب قاموس (م 817ء) فرماتے ہیں جہاد کی چار

قسمیں ہیں۔

1- نفس کے ساتھ جہاد

2- شیطان کے ساتھ جہاد

3- کافروں کے ساتھ جہاد

4- منافقوں کے ساتھ جہاد

پھر جہاد بالنفس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اس کے چار مراتب ہیں۔

(۱) اسلامی علوم کی تعلیم و تحصیل میں جہاد

(۲) اس پر عمل در آمد میں جہاد

(۳) دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں درپیش مصائب پر صبر و شکر (۴) اس کی تبلیغ و اشاعت میں جہاد

”اس جہاد کو سرانجام دینے والا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظیم ہوتا ہے۔“

(سفر سعادت ص ۳۹-۴۸ طبع لاہور)

ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں جناب قادری صاحب نے زیر بحث احادیث کے ثواب کو، علم دین سیکھنے سکھانے اور احیاء سنت کے لیے گھروں سے نکلنے والوں پر قیاس کیا ہے۔ جن میں صراحتاً موجود ہے:

☆... علم کی تلاش جہاد ہے۔ ☆... احیاء سنت کے لیے نکلنا جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلنا ہے۔ اور جو کوئی علم کے سفر کو جہاد نہیں سمجھتا اس کی عقل میں نقص ہے۔

اسکی تائید حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی درج ذیل عبارت سے ہوتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص جہاد کے موقع پر

بوقت شب پہرہ پر جاگ رہا ہو تو اس کی حفاظت میں جس قدر لوگ روزے یا نمازیں ادا کر رہے ہیں ان

سب کے برابر اس کو ثواب مل رہا ہے۔ (رواہ الطبرانی باسناد جید)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت مجدد الف ثانی حدیث لکھنے کے بعد فرماتے ہیں۔

علماء نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی حاکم کے علاقہ حکومت میں جس قدر لوگ امن اور اطمینان سے خدا کی عبادت کرتے ہیں ان سب کے برابر اس حاکم عادل کو ثواب ملتا ہے۔ جو ان سب کا محافظ بنا ہوا ہے۔ (علمائے ہند کا شاہدِ رمانی ص ۲۶۶ جلد اول طبع کراچی ۱۳۱۲ھ)

مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر اسلامی ریاست میں جہاد کرنے کے شرائط پائے جائیں اور قاضی وقت اعلان جہاد کر دے تو اس وقت چلہ لگانے سے یہ فرض لواہو جائے گا۔ نہیں! بلکہ اس وقت میدان جہاد میں شمولیت سے یہ فریضہ ادا ہوگا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”من تطهر فی بیتہ ثم اتى مسجد القباء فصل فیہ رکعتین کان کاجر العمرة“

☆..... نسائی کتاب الساجد ، فصل مسجد قبا ص ۳۷ جلد ۲

☆..... لکن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ فی مسجد قبا ۱۳۱۲

☆..... مسند احمد ص ۳۸۷ جلد ۳

ترجمہ :- جو پاک ہو کر اپنے گھر سے مسجد قبا میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کو عمرے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ ”تو اگر کسی نے عمرہ ادا کرنے کی سنت ملے ادا کرنی ہو تو مسجد قبا میں جا کر دو رکعت پڑھنے سے یہ سنت ادا نہ ہوگی۔ بلکہ مقام مخصوصہ سے احرام باندھ کر مسجد حرام میں آکر عمرہ کے ارکان ادا کرنے ہوں گے۔

☆..... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو اشراق کی نماز کی دو رکعت پڑھے تو اسے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ (بہر دو جلد اول)

تو اس حدیث کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایک مسلمان پر حج فرض ہو جائے اور وہ اشراق کی نماز پڑھ لے تو اس کا حج ادا ہو جائے گا۔ نہیں نہیں! بلکہ حج کی ادائیگی کے لیے مکہ معظمہ پہنچ کر حج کے تمام ارکان ادا کرنے ہوں گے۔

اعتراض :- لکن لعل دین نجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے :-

”جنت کی گارنٹی“

(میر امرید کبھی دوزخ نہیں جاسکتا)

آخرت کی کامیابی کا معیار انسان کے اعمال پر ہے۔ جیسے اعمال کرے گا ویسا ہی اس کا ٹھکانا ہوگا۔ اگر

لہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

عمرہ سنت ہے واجب نہیں اور ہر سال چند مرتبہ ادا ہو سکتا ہے۔ عمرہ کا وقت تمام سال ہے مگر ایام حج میں مکروہ

ہے۔ ایام حج کے روز عرفہ اور روزِ محرم اور روزِ تیسریں ہیں۔ (ذوالحجہ ص ۷۸ اور طبع کراچی ۱۳۹۲ھ)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اہل صالح ہوں گے تو جنت اور اگر اہل بائیں ہوں گے تو جہنم۔ اس کے بعد لکھتا ہے :  
نمبر ۱: قادری صاحب کی تعلیمات اس کے برعکس ہیں۔ وہاں یہ بتایا جا رہا ہے کہ جیسا آپ کا دل چاہے  
وہی سے عمل کریں، چوری کریں، ڈاکہ ڈالیں، قتل کریں، فسق و فجور، شراب نوشی، زنا وغیرہ جیسے  
جرائم کا جس طرح چاہیں لڑکھاب کریں لیکن اگر آپ نے قادری صاحب کی بیعت کر لی ہے تو پھر کسی قسم کا  
لڑ کرنے کی ضرورت نہیں۔

نمبر 2: عبدالقادر جیلانی نے اللہ تعالیٰ سے 70 مرتبہ وعدہ لیا ہے کہ ان کا مرید روزِ آخر میں نہیں جائیگا۔  
(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۷۹)

الجواب :- مرید کے لوصاف : سید عبدالقادر گیلانی فرماتے ہیں :

مرید کا اعتقاد اولیٰ اول اس پر مضبوط کریں کہ گذشتہ بزرگ اور نیکو کار جو اہل سنت گزرے ہیں ان  
کے طریق پر چلے۔ اور نبیوں اور رسولوں اور صحابہ اور تابعین اور ولیوں اور صدیقوں کا عقیدہ اور طریق اختیار  
کرے..... قرآن اور حدیث کے ساتھ تمسک کرے اور ان کے موافق جو لو امر و نواہی اصول اور فروع  
ہیں ان پر عمل کرے۔ اور ان دونوں یعنی قرآن اور حدیث کو اپنے بازو کی قوت قرار دے کیونکہ اس راستہ میں  
ان دونوں کے ذریعہ سے پروتہ کر سکے گا۔ یہ دونوں طریق انسان کو مقصود یعنی پروردگار تک پہنچانے والے  
ہیں۔ اور اگر کوئی آدمی ان باتوں پر راضی نہیں ہوگا اور ان باتوں کے برداشت کرنے پر اپنے نفس کو  
مضبوط اور ثابت قدم نہیں بنائے گا۔ تو وہ اپنی مرلو کو نہیں پہنچے گا..... پس اگر کوئی پوری کامیابی چاہتا  
ہے اور منزل مقصود پر پہنچنے کا خواستگار ہے تو وہ ان تمام باتوں کا جو ذکر ہوئی ہیں۔ اختیار کرے۔

(غیہ الطالبین لہ شیخ عبدالقادر گیلانی ص ۶۵۸، ۶۶۰ طبع لاہور ۱۳۹۳ھ)

☆..... نیز حضرت شیخ سید عبدالقادر گیلانی نے فرمایا :

رجالی فی ہواجرہم صیام

و فی ظلم اللیالی کلالی

ترجمہ :- میرے مریدان روزہ رکھتے ہیں اور رات کی تاریکی میں تسبیح و تہلیل یا نماز تہجد ادا کرنے سے  
موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔ (تعیہ غوثیہ مع شرح لورد ص ۱۷۷ طبع لاہور ۱۳۹۵ھ)

☆..... امام ابو القاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری فرماتے ہیں :

” ہر وہ بات جس کا حکم شیخ (اپنے مرید) کو دے اسے اس کی ہرگز مخالفت نہیں کرنی

چاہیے۔“ (رسالہ قشیریہ ص ۶۹۳ از امام ابو القاسم (م ۳۶۵ھ) طبع اسلام آباد ۱۹۸۳ء)

☆..... شیخ شہاب الدین سروردنی (م 632ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :

” مرید اپنے تمام چھوٹے بڑے کاموں میں شیخ (پیر) کی ہدایات اور رجحانات کا خیال رکھے۔“

(عوارف العارف ص ۷۳ طبع لاہور ۱۹۶۲ء)

لہذا۔۔۔ جو لو صاف مرید کے حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی نے فرمائے ہیں۔ اگر وہ ان پر عمل پیرا ہوگا تو ضرور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جنت میں جائے گا۔ اور اس کا خاتمہ بالآخر ہوگا۔ اور اگر ان میں کچھ کوتاہیاں ہوئیں تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ اور اولیاء کا طہین کی شفاعت سے معاف فرمادے گا۔ اور جو شخص آپ کی یا کسی اور ولی اللہ کی بیعت کر کے شیخ کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتا وہ مرید کہلانے کا حقدار ہی نہیں۔

☆..... حضرت مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی (م 1312ھ) شاگرد رشید حضرت شاہ عبدالعزیز

محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : ”صاحب نسبت سے بیعت کرنا باعث نجات ہے۔ قیامت کے دن جب اس کے حال پر عنایت ہوگی تو اس کا پر تو اس کے مریدوں کو پہنچے گا۔ اور مرید اس کا ہمراہ جنت میں جائیں گے۔ (جدید تذکرہ اولیائے پاک دہنداز ڈاکٹر ظہور الحسن دہلوی ص ۳۹۱ طبع حامد اینڈ کمپنی لاہور)

” نیز لن لعل دین نجدی کا یہ کہنا“

کہ قادری صاحب اپنے مریدوں کو یہ کہتے ہیں۔ آپ کا دل چاہے ویسے ہی عمل کریں۔ چوری کریں، ڈاکہ ڈالیں، قتل کریں اور لٹچو لٹچو تم نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اس لیے آپکو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اس کے جواب میں ہم بس یہ کہتے ہیں۔ ”لعنة الله على الكاذبين“

اعتراض :- لن لعل دین نجدی نے درج ذیل عنوان کے تحت شیخ سید عبدالقادر گیلانی کے چند فرمودات لکھ کر ان پر طعنہ زنی کی ہے۔ اور اپنی بدباطنی کا ثبوت دیا ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں..... ص ۸۲-۸۱) الجواب :- یہ تمام فرمودات آپ نے بطور تحدیث نعمت ارشاد فرمائے ہیں :-

امام ابو الحسن الشطرنی (م 703ھ) فرماتے ہیں۔ ”خبردی ہم کو ابو الحسن علی بن شیخ اہل البغد مبارک بن یوسف بطائنی حد لوی شافعی نے کہا خبردی ہم کو قاضی القضاة ابو صالح نصر نے بغداد میں کہا خبردی ہم کو میرے باپ عبدالرزاق نے اور خبردی ہم کو دو بڑے شیخوں ابو محمد حسن بن ابی عمران موسیٰ بن احمد قرشی خالدی اور ابو القاسم محمد بن عبادہ انصاری جبلی نے ان دونوں نے کہا کہ خبردی ہم کو شیخ پیشوا ابو الحسن علی قرشی نے دمشق میں کہا کہ فرمایا شیخ عبدالقادر جبلی نے کہ مجھے ایک کاغذ دیا گیا تھا۔ اس میں میرے اصحاب اور مریدوں کے نام تھے جو قیامت تک ہونے والے ہیں اور مجھ سے کہا گیا کہ سب کو تمہارے لیے حش دیا گیا۔“

(بجہ الاسرار ص ۲۸۸ طبع لاہور ۱۹۹۵ء)

اور میں نے مالک دوزخ کے دہروغہ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس میرا کوئی مرید ہے؟ اس نے

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کا نہیں۔ مجھے سمجھو کی عزتہ جلال کی قسم ہے کہ تمہارا تمہ میرے مردوں پر ایسا ہے جس طرح آسمان کا زمین پر۔ اگر میرا مرد عہہ نہیں تو میں عہہ ہوں۔ مجھے اپنے رب کی عزتہ جلال کی قسم میرے قدم میرے سب کے سامنے لہر رہیں گے۔ یہاں تک کہ مجھ کو لوہہ تم کو حجت کی طرف لے جائیں گے۔“

(کھلاسرہ ص ۲۸۸ ولہموا الحسن بالصلوٰتی ص ۷۰۳)

خالق کائنات جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے :-

”و لما بنعمة ربك فحدث“ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب جہ چاکرو۔

☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں لو لاد آدم کا سردار ہوں گا۔ میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر پھینکی۔ اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی۔

(رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص ۱۱۵ ج ۳ طبع لاہور)

☆..... رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن سب نبیوں سے بڑھ کر میرے ساتھ لڑ ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھکھکوں گا۔ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص ۱۱۵ ج ۳ طبع لاہور)

☆..... محدث سیکلز روق قاسمی (م ۸۹۹ھ) فرماتے ہیں:

وان كنت في ضيق وكرب ووحشة فتاد يا زروق ات بسرعتہ  
اگر تو کسی تنگی، بے چینی اور وحشت میں ہو تو + یاد روق! کہہ کہ پیکر میں فوراً آ موجود ہوں گا۔

(بستان اللہ ص ۲۰۶ (رواہ طبع کراچی)

☆..... حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے مراقبہ میں ارشاد فرمایا:

”جس جنازہ پر تم نماز پڑھو گے اس میت کو بخش دیا جائیگا۔“

(علاء ہند کاشانہ ماضی ص ۲۳۲ جلد اول طبع لاہور ۱۳۱۲ھ)

اعتراض: سنن لعل دین بجدی نے مندرجہ ذیل شیخ عبدالقادر جیلانی کی کرامت بعد از وصال لکھ کر اس پر بے جا تنقید کی ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۸۰)

سنگ مدینہ غنی عنہ کے لبائی گاؤں کتیانہ (انڈیا) کا ایک واقعہ کسی نے سنایا تھا کہ وہاں ایک شخص رہا کرتا تھا۔ (کون تھا؟ کوئی پتہ نہیں) جو غوث پاک کا بے حد دیوانہ تھا۔ گیارہویں شریف نہایت ہی احترام سے مانتا تھا اس کا انتقال ہو گیا۔ میت پر چادر ڈالی ہوئی تھی۔ سو گولو جمع تھے کہ لچانک چادر ہٹا کر

لہ مولانا عبدالحق لکھنوی فرماتے ہیں: ”و ذکر مؤلف الحصن الحصین محمد بن محمد

الجیزی فی تذکرۃ القراء ان مؤلف بہجۃ الاسرار کان من اجلہ مشائخ مصر وکان بینہ و بین

الشیخ عبدالقادر واسطان انتہی“ (الامیر الرفیع ص ۶۲ طبع گوجرانوالہ)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دیوانہ اٹھ بیٹھا۔ لوگ گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس نے پکار کر کہا ڈرو مت، سنو تو سنی! لوگ جب قریب آئے تو کہنے لگا۔ ” بات دراصل یہ ہے کہ ابھی ابھی میرے گیارہویں والے پیران پیر..... تشریف لائے تھے۔ اٹھوں نے مجھے ٹھوکر لگائی اور فرمایا ” ہمارا مرید ہو کر بغیر توبہ کے مر گیا۔ اٹھ اور توبہ کر لے۔ لہذا مجھ میں روح لوٹ آئی ہے تاکہ میں توبہ کر لوں۔ اتنا کہنے کے بعد دیوانے نے اپنے تمام گناہوں کی توبہ کی اور کلمہ پاک کا ورد کرنے لگا۔ اچانک پھر اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا اور اس کا انتقال ہو گیا۔“

الجواب :- لن یتیمہ لکھتا ہے۔ ابو بکر لن ابی الدنیا نے اپنے سلسلہ سے روایت کی ہے کہ حضرت انسؓ نے کہا۔ ہم ایک انصاری کی بيمار پر سی کے بے گئے۔ جو سخت بیمار تھا۔ ہماری موجودگی ہی میں دم توڑ دیا۔ ہم نے اس پر چادر پھیلا دی اور اس کی عمر رسیدہ ماں سے گھوم کر کہا ” اے بی بی! اپنی مصیبت پر صبر کر“ اس نے پریشان ہو کر پوچھا کیا میرا بچہ فوت ہو گیا؟ جواب ملا، ہاں! اور زیادہ پریشان ہو کر بولی، کیا تم سچ کہتے ہو؟ ہم نے کہا، ہاں ہاں! اس نے فوراً ہاتھ اٹھائے اور دعا کی،۔ الہی! تو جانتا ہے میں اسلام لائی اور تیرے رسول کی طرف ہجرت کر کے آئی تاکہ توہر مشکل میں میری دستگیری فرمائے۔ اے میرے آقا! یہ مصیبت مجھ پر نہ ڈال۔ پھر اس نے چادر الٹ دی اور وہ زندہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہم نے اس کے ساتھ کھانا کھایا اور پھر گھر لوٹ آئے۔“

(الوسیلہ از لن یتیمہ ص ۲۳۹ طبع لاہور ۱۹۸۳ء اردو)

☆..... حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :- حضرت مجدد الف ثانی سے حضرت خضر کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ زندہ ہیں یا وفات پا گئے ہیں۔ تو وہ بارگاہ الہی میں حقیقت حال کے انکشاف کے لیے متوجہ ہوئے۔ تو حضرت مجدد نے دیکھا کہ خضر علیہ السلام ان کے پاس کھڑے ہیں۔ آپ نے ان سے ان کی حقیقت حال دریافت کی تو آپ نے فرمایا : کہ میں اور الیاس زندوں میں سے نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہماری روحوں کو ایسی قوت بخشی ہے جس سے ہم مجسم ہو جاتے ہیں۔ اور زندوں کے سے کام کرتے ہیں۔ مثلاً جب اللہ تعالیٰ چاہے تو ہم گمراہ کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اور مصیبت زدوں کی مدد کرتے ہیں۔ علم لدنی کی تعلیم دیتے ہیں۔ الخ (تفسیر مظہری، پ ۱۵، سورۃ الکہف)

☆..... امام السنہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

” حضرت علی کے بعد اولیاء کرام اور اصحاب طرق میں سب سے زیادہ قوی الاثر بزرگ جنہوں نے راہ جذب کو بہ احسن وجوہ طے کر کے نسبت لویسی کی اصل کی طرف رجوع کیا اور اس میں نہایت نہایت کامیابی سے قدم رکھا۔ وہ شیخ عبدالقادر جیلانی کی ذات ہے۔ اسی بنا پر آپ کے متعلق کہا گیا ہے کہ

موصوف اپنی قبر میں زندوں کی طرح تصرف سے فرماتے ہیں

(مجمعات اردو ترجمہ، تصوف کی حقیقت اور اس کا فلسفہ پیرخ ص ۱۳۷) (مجمعات قادری ص ۶۱ طبع حیدرآباد ۱۹۶۳ء)

ان تمام شواہد سے ثابت ہوا کہ زیر بحث کرامت حق ہے۔ اور اس پر تنقید کرنا جہالت ہے۔

(کون تھا؟ کوئی پتہ نہیں) کا جواب:

☆..... حافظ ابن قیم لکھتے ہیں :-

”ایک صالح آدمی نے بیان کیا کہ میرا بھائی لقمہ اجل ہو گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا... الخ۔

صالح آدمی کون تھا؟ کوئی پتہ نہیں۔ (کتاب الروح ص ۲۷ طبع لاہور)

”ہو جوابکم فہو جوابنا“

اعتراض :- لکن لعل دین بجدی درجہ ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

”کلمہ طیبہ کے متعلق عجیب و غریب عقائد“

مسلمانوں کے عقائد جو کلمہ طیبہ کے متعلق ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن اس فرقہ کے کلمہ طیبہ کے

متعلق بڑے عجیب و غریب خود ساختہ عقائد ہیں۔..... کلمہ طیبہ کے متعلق ان کے عقائد کی صرف

تین مثالیں ملاحظہ ہوں۔ پھر فیضان سنت سے تین روایات نقل کی ہیں۔

الجواب نمبر 1 :- قادری صاحب نے فیضان سنت ص ۹۷ تا ۱۰۶ پر کلمہ طیبہ کے فضائل میں

بخاری - مسلم - ترمذی - لکن ماجہ - لکن حیان - حاکم - طبرانی - سعادت دارین - تذکرۃ الواصلین اور

انیس الواصلین کی روایات نقل کی ہیں۔ جن میں صحیح - حسن اور ضعیف تمام قسم کی احادیث موجود ہیں۔

مگر لکن لعل دین بجدی نے تذکرۃ الواصلین، انیس الواصلین اور سعادت دارین کی تین روایات نقل کر کے ان پر

تنقید کی ہے۔ اور باقی تمام روایات کو شیر مادر کی طرح ہڑپ کر گئے ہیں۔ اور عوام الناس کو مغالطہ دینے کی

تپاک سعی کی ہے۔ نہ خوف خدا نہ خوف حشر نہ خوف قبر!

نمبر 2 :- لکن لعل دین بجدی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ تینوں روایات موضوع ہیں۔ مگر اپنے اس دعویٰ پر

کوئی دلیل قائم نہیں کی۔ اور بغیر دلیل کے دعویٰ رد ہوتا ہے۔

۱۔ مولوی محمد عبداللہ غزنوی کہتے ہیں :- ایک دفعہ میں نے شیخ سلیمان تونسہ والے کی زیارت کے لیے کہ اس زمانہ

میں چشتیہ کی نسبت میں ان کی بڑی مشہوری تھی۔ اور لوگ وہاں آتے جاتے تھے۔ پختہ ارادہ کیا۔ خواب میں دیکھتا ہوں

کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ مجھ پر خفا ہو گئے۔ اور مجھ کو زمین سے اٹھالیا۔ اور چاہتے تھے کہ دے ماریں۔

خواجہ محمد معصوم نے سفارش کی اور عرض کیا کہ پھر یہ کسی جگہ نہ جائے گا۔

(ہون بھون مولوی محمد عبداللہ غزنوی از مولوی غلام رسول ص ۲۹ طبع لاہور)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

☆..... علامہ لن حجر عسقلانی شافعی مصری (م ۸۵۲ھ) حدیث موضوع کے متعلق فرماتے ہیں:

”کان یكون مناقض القرآن او السنة المتواترة او الاجماع القطعی او به صریح العقل حیث لا یقبل شیئ من ذالک التاویل۔“ (نخبة الفکر ص ۷۲)

حدیث موضوع درج ذیل باتوں کے خلاف ہوگی۔ ۱۔ نص قرآن ۲۔ حدیث متواترہ  
۳۔ اجماع قطعی ۴۔ صریح عقل ۵۔ جو قابل تاویل نہ خلاف ہو تو وہ موضوع قرار دی جائے گی۔  
زیر بحث روایات میں یہ تمام باتیں نہیں پائی جاتیں۔ اس لیے یہ موضوع نہیں بلکہ ضعیف ہیں۔  
نواب صدیق حسن خان غیر مقلد لکھتا ہے۔ ”احادیث ضعیفہ در فضائل اعمال معمول بہا است“

(مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۵۷۲ جلد اول طبع بموہال ۱۳۰۶ھ)

نمبر 3 :- ایک آن کے لیے ہم یہ تسلیم کر بھی لیں کہ یہ تینوں روایات موضوع ہیں تو ماتم کیجئے!

امام الوہابیہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی کا جس نے صریح طور پر یہ لکھا ہے :-

”والموضوع لا یثبت شیئاً من الاحکام نعم یؤخذ فی الفضائل ما ثبت فضله بغیرہ نائیداً او تفصیلاً۔“ (اصول فقہ، ص ۱۸ طبع الصدق پبلشر کراچی)

(خواجہ شرح حیاة الانبیاء از امام شہبلی (اردو) از مولانا محمد عباس رضوی طبع لاہور ص ۳۸۶)

ترجمہ :- اور موضوع حدیث سے احکام میں سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوگا۔ ہاں! فضائل میں اس کو (حجت) پکڑا جائے گا۔ جو فضیلت کہ اس کے غیر کی لور دلیل سے ثابت ہو چکی ہو تو اسکو تائید یا تفصیلاً کے طور پر حجت پکڑی جائے گی۔

اعتراض :- لن لعل دین نجدی نے حضرت خواجہ معین الدین چشتی لور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے دو واقعات لکھ کر ان کو تنقید کا نشانہ بنا کر اپنی بدباطنی پر مرثیت کی ہے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۹۱ تا ۹۳)

الجواب :- پہلا واقعہ: خواجہ غریب نواز اپنے ایک مرید کے جنازے میں تشریف لے گئے۔ جنازہ پڑھا کر اپنے دست مبارک سے قبر میں اتارا..... تدفین کے بعد تقریباً سارے لوگ چلے گئے۔ مگر حضور خواجہ غریب نواز اس کی قبر کے قریب تشریف فرما ہے۔ اچانک آپ ایک دم غمگین ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپکی زبان پاک پر ” الحمد للہ رب العالمین“ جاری ہوا۔ لور آپ مطمئن ہو گئے۔..... استفسار فرمایا: میرے اس مرید پر عذاب قبر کے فرشتے آئیے۔ جس پر میں پریشان ہو گیا۔ اتنے میں میرے مرشد گرامی حضرت خواجہ عثمان ہارونی تشریف لائے لور فرشتوں سے اس کی سفارش کرتے ہوئے فرمایا: ”اے فرشتو! یہ مندہ میرے مرید معین الدین کا مرید ہے۔ اس کو چھوڑ دو“ فرشتے کہنے لگے۔ ”یہ بہت ہی

گنہگار شخص تھا۔ ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ غیب سے آواز آئی۔ ”اے فرشتو! ہم نے عثمان ہمدانی کے صدقے معین الدین چشتی کے مرید کو بخش دیا۔“

دوسرا واقعہ :- سلام ابو الحسن اشعلونی (م ۳۰۷ھ) فرماتے ہیں کہ خبر دی ہم کو ابو عبد اللہ محمد بن عیسیٰ بن عبد اللہ قیمان بن علی مرزنی ہمدانی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ جلیل بن شیخ ابو العباس احمد بن علی صرصری نے وہاں پر ۶۲۹ھ میں کہ خبر دی ہم کو میرے باپ نے کہ میں ایک دن ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ یعنی شیخ سید عبدالقادر جیلانی سے کہا گیا کہ اس نے ایک قبر میں سے میت کی آواز سنی ہے کہ چند دن سے مقبر باب نونج میں دفن ہو گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ زیادتی کرنے والا خسارہ کے زیادہ لائق ہے اور ایک گھڑی سر نیچے کیا۔ آپ کو بیت نے ڈھانک لیا۔ اور آپ پر وقار نمایاں ہوا۔ پھر فرمایا کہ فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ اس نے آپ کا چہرہ دیکھا ہے۔ اور آپ سے اس کو حسن ظن تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب اس پر مہربانی فرمائی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگ اسکی قبر کی طرف گئے مگر اسکے بعد کبھی آواز نہ آئی۔

(کچھ الاسرار ص ۲۹۰ طبع لاہور ۱۹۹۵ء)

ان دونوں واقعات میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی کی کرامات کا ذکر ہے۔ اور کرامات لولیاں برحق ہیں۔

لام الوہابیہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی لکھتا ہے :- خرق عادت (یعنی کرامات) بیان کی محتاج نہیں۔ کیونکہ ہدایانِ رلوہ حق جو انبیاء علیہم السلام کے تابع ہیں ان سے خوارق عادت کا ظہور اکثر مشہور ہے۔ اور متواتر ہوتا ہے۔ لہذا بیان کی حاجت نہیں۔ (منصب لامت ص ۸۶ (ردو) طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

☆..... علامہ ابو القاسم قشیری (م ۴۶۵ھ) فرماتے ہیں :- لولیاں کی کرامات برحق ہیں اور ان کی کرامات کا قائل ہونا صحیح عقیدہ ہے۔ اور لولیاں اللہ کی بہت سی حکایتوں سے کرامات کے برحق ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ (رسالہ قشیریہ ص ۳۸۲ طبع اسلام آباد)

کرامت کے ظہور کی حکمت :- قاضی ابو بکر اشعری (م ۴۰۳ھ) فرماتے ہیں: کرامت خارق عادت ہوتی ہے۔ اور کسی بندے سے اس لیے ظاہر ہوتی ہے۔ کہ اس کی خصوصیت اور فضیلت ظاہر ہو جائے۔ کبھی تو کرامت دلی کے اختیار اور مطالبہ پر ظاہر ہوتی ہے۔ اور کبھی اختیار سے نہیں ہوتی۔ اور بعض اوقات بغیر اختیار کے ظاہر ہو جاتی ہے۔ (رسالہ قشیریہ ص ۶۱۷ طبع اسلام آباد)

بعض لولیاں اللہ سے بعد از وصال کرامات کا ظہور ملتے ہیں۔ (دیکھیے بمعنا، کشف القبور، وغیرہ)

اگر اللہ تعالیٰ کسی ولی اللہ کی دعا یا ان کی ذات کے سبب کسی کو بخش دے تاکہ ان افراد قدسیہ کی خصوصیت اور فضیلت لوگوں پر ظاہر ہو جائے۔ تو آپ کون ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر طعن کرنے والے؟ مگر

قانون الہی اپنی جگہ اٹل ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝

ترجمہ :- بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے فردوس کے باغ میں ان کی مسمانی ہے۔

(سورۃ الکف پ ۱۶)

حضرت بشر حافی کی کرامت بعد از وصال :- ابو جعفر سقانی کہا کہ میں نے حضرت بشر حافی کو

خواب میں دیکھا..... تو انہوں نے فرمایا میرے جنازے میں جو شریک تھے۔ سب کی مغفرت کا وعدہ

فرمایا ہے۔ (کتاب الروح از لنن قیم جوزی ص ۵۶ طبع لاہور ۱۹۹۷ء)

☆..... حافظ لنن قیم جوزی کا بیان جس سے ان واقعات کی تائید ہوتی ہے :-

یاد رہے کہ قبر کا عذاب دائگی بھی ہے۔ اور وقتی طور پر بھی۔ دائگی قبر کے عذاب سے وہ قبر کا

عذاب مراد ہے۔ جو مرنے کے بعد سے لے کر پہلے صور پھونکے جانے تک قائم رہتا ہے۔

دوسری قسم کا قبر کا عذاب وقتی ہوتا ہے..... اور اس قسم کا عذاب قبر دعا سے یا صدقہ سے یا

استغفار سے یا قرآن سے یا قرآن کی قرآن سے جو کسی عزیز کی طرف سے مردے کو پہنچتی ہے موقوف ہو جاتا

ہے۔ الخ (کتاب الروح ص ۱۷۱-۱۷۰ طبع لاہور ۱۹۹۷ء)

الجواب نمبر ۲ :- حافظ لنن قیم جوزی لکھتے ہیں :-

احمد بن سخی کا بیان ہے کہ ہمارے ایک رفیق نے کہا کہ میرا بھائی وصال کر گیا۔ میں نے بھائی کو

خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ قبر میں جانے کے بعد کیا معاملہ پیش آیا۔ اس نے کہا۔ آنے والا میری

طرف آگ کا انگارہ لے کر بڑھا اگر دعا کرنے والا میرے حق میں دعا نہ کرتا تو وہ انگارہ مجھے ہلاک کر دیتا۔

عبداللہ بن نافع کا بیان ہے کہ ایک مدنی نے وفات پائی۔ پھر اسے ایک شخص نے خواب میں دیکھا

جیسا کہ وہ دوزخ میں ہے۔ اسے ایسا دیکھ کر صدمہ ہوا۔ پھر کچھ روز بعد اسے خواب میں دیکھا تو جنتی معلوم

ہوا۔ دریافت کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں دوزخی ہوں۔ اس نے کہا معاملہ تو ایسا ہی تھا لیکن ہمارے پاس

ایک صالح آدمی دفن ہے۔ اس کی سفارش اس کے چالیس ہمسایوں کے حق میں قبول کر لی

گئی۔ ان میں سے ایک میں بھی ہوں۔ (کتاب الروح ص ۱۷۲ طبع لاہور ۱۹۹۷ء)

” ہو جوابکم فہو جوابنا “

اعتراف :- اس فرقہ (یعنی دعوت اسلامی) کے نزدیک نجات کے لیے نیک اعمال کی قطعاً ضرورت

نہیں بلکہ صرف پیر کو دیکھ لینا ہی نجات کی ضمانت ہے۔

الجواب :- قادری صاحب کی کسی تالیف میں یہ عبارت دکھادیں۔ منہ مانگا انعام حاصل کریں۔ ورنہ ہم یہ

کہنے میں حق جاب ہوں گے۔ ”لعنة الله على الكاذبين“

اعتراض :- یہ لوگ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے یعنی پیر فقیر وغیرہ کو سجدہ کرنا معیوب نہیں سمجھتے بلکہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنے سے بہت زیادہ فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ وہ فائدے کس طرح کے ہیں آپ بھی سن لیں۔

حضرت سیدی سید محمد گیسو دراز قدس سرہ کہ اہل علماء اور اجلہ سادات میں سے تھے۔ جوانی کی عمر تھی۔ سادات کی طرح شانوں تک دو گیسو رکھتے تھے۔ ایک بار سر راہ بیٹھے تھے۔ حضرت نصیر الدین محمود چمن دہلوی کی سولہ نگلی۔ انہوں نے اٹھ کر زانوئے مبارک پر پوسہ دیا۔ حضرت خواجہ نے فرمایا: سید فرد ترک، سید اللور نیچے پوسہ دو۔ انہوں نے پائے مبارک پر پوسہ دیا۔ سید فرد ترک، (اس سے بھی نیچے پوسہ دو) انہوں نے گھوڑے کے سم پر پوسہ دیا۔ ایک گیسو رکاب مبارک میں الجھ گیا تھا۔ وہیں الجھا رکاب سم تک بڑھ گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ (لور نیچے پوسہ دو) سید فرد ترک۔ انہوں نے ہٹ کر زمین پر پوسہ دیا۔ گیسو رکاب مبارک سے جدا کر کے تشریف لائے۔ لوگوں کو تعجب ہوا کہ ایسے جلیل سید نے یہ کیا کیا؟ یہ اعتراض حضرت گیسو دراز نے سنا تو فرمایا! ”لوگ نہیں جانتے کہ میرے شیخ نے ان پوسوں کے عوض میں کیا عطا فرمایا؟“

جب میں نے زانوئے مبارک پر پوسہ دیا، عالم ناسوت منکشف ہو گیا۔ جب پائے اقدس پر پوسہ دیا، عالم ملکوت منکشف ہوا۔ جب گھوڑے کے سم پر پوسہ دیا، عالم جبروت روشن ہوا۔ اور جب زمین پر پوسہ دیا، لاہوت کا انکشاف ہوا۔ (میشی میشی سنتیں یا..... ص ۹۲)

الجواب :- لکن لعل دین نجدی کا یہ کہنا: ”یہ لوگ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے پیر فقیر وغیرہ کو سجدہ کرنا معیوب نہیں سمجھتے۔ الخ“ یہ سراسر بہتان اور کذب بیانی ہے۔ اگر موصوف اور اس کے غیر مقلدین حواری یہ عبارت مذہب اہل سنت کی کسی معتبر کتاب سے دکھادیں، منہ مانگا انعام حاصل کریں۔

اہل سنت کا عقیدہ :- مولانا احمد رضا بلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

”مسلمان! اے مسلمان!! شریعت مصطفوی کے تابع فرمان جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت عز جلالہ کے سوا کسی کے لیے نہیں۔ اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً اجمالاً شرک مہین و کفر مہین اور سجدہ تحیت (یعنی سجدہ تعظیسی) حرام و گناہ کبیرہ جاتیقین الخ

(حرمت سجدہ تعظیم از مولانا احمد رضا بلوی ص ۸ طبع لاہور)

دعویٰ یہ ہے کہ۔ ”یہ لوگ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو سجدہ کرنا معیوب نہیں سمجھتے“ اور اس پر جو دلیل دی جا رہی ہے۔ اس میں پوسہ کا ذکر ہے۔ علاوہ ازیں حضرت سید محمد گیسو دراز کی حکایت کا تعلق بھی

احوال صوفیاء سے ہے۔ جو شخص سجدہ لور بوسہ میں تمیز نہیں کر سکتا وہ خود جاہل ہے۔ اور جاہل آدمی صوفیہ کے احوال و واقعات کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ اور خصوصاً فرقہ واپیہ اس راہ سے بالکل بے خبر ہے۔

☆..... علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی (م 1067ھ) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :-

بزرگوں کے کلام کا ان کی مراد کے خلاف مطلب نکال کر مراد لینا سراسر جہالت ہے۔ اس کا کوئی اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ (سیرت مجدد الف ثانی ص ۳۰۰ از ڈاکٹر محمد مسعود احمد طبع کراچی ۱۹۸۳ء)

☆..... علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی (م 1143ھ) فرماتے ہیں :-

اے بھائیو! پہلی بات تو تم کو یہ معلوم ہونی چاہیے کہ مشائخ طریقت کے نزدیک ان کے مفرد یا مرکب کسی بھی لفظ کی کوئی تاویل نہیں ہو سکتی کہ وہ خاص لغت میں گفتگو فرماتے ہیں۔ ان کے کلام کو اسی لغت خاص پر محمول کیا جانا چاہیے۔ خواہ کلام عربی زبان میں ہو یا کسی دوسری زبان میں۔

(سیرت مجدد الف ثانی ص ۳۰۰ از ڈاکٹر محمد مسعود احمد طبع کراچی ۱۹۸۳ء)

☆..... سید محمد گیسو دراز بن سید یوسف حسینی چشتی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ :-

ڈاکٹر محمد حسن لکھتے ہیں: ہندوستان کے لولیاہ عقلم میں سے تھے۔ اور نصیر الدین محمد چرخ دہلوی کے خلیفہ تھے۔ مشائخ چشت میں ان کا خاص مقام ہے۔ پہلے دہلی میں رہا کرتے تھے پھر اپنے پیرو مرشد کی وفات کے بعد دکن چلے گئے۔ اور وہاں آپ کا سلسلہ رائج ہو گیا۔ 720ھ میں پیدا ہوئے اور ایک سو پانچ سال کی عمر میں 825ھ میں وفات پائی۔ دکن میں شہر کلیر میں دفن ہوئے۔

(ڈاکٹر محمد حسن، ترجمہ رسالہ تعمیر یہ اردو ص ۳۰-۳۹ طبع اسلام آباد 1984ء)

☆..... مولوی محمد سلیمان منصور پوری غیر مقلد لکھتے ہیں :-

"سلسلہ نظامیہ میں سید محمد گیسو دراز بزرگ ہیں جنہوں نے دکن میں ٹھہر کر پونا کو اسلام سے روشناس کرایا۔ (خطبات سلیمانی ص ۱۶۵ (30 ج 1929ء مقام لاہور) طبع لاہور ۱۹۷۲ء)

☆..... شیخ عبدالوہاب متقی قادری شاذلی حنفی کی وصیت :-

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی جب حرمین شریفین سے واپس آنے لگے تو ان کے استاد گرامی نے آپ کو چند وصیتیں فرمائیں جن میں سے ایک یہ تھی۔

"اگر تم مشائخ کی کتابوں کا مطالعہ کرو اور ان سے استفادہ کرو تو بہتر اور قابل مبارک ہے لیکن ایک شرط کے ساتھ اور وہ یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے مبہم اور شک میں ڈالنے والی باتوں میں نہ پڑنا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ پھر اگر تم یہ دیکھو کہ لہل طریقت کے کچھ کلمات ظاہر شریعت کے خلاف ہیں۔ تو ان کی تردید کی صورت یہ ہے کہ کبھی تو ان بزرگوں کی طرف ان کلمات کی نسبت سے ہی انکار کرو۔ اور کبھی ان کی تاویل کر



مطالعہ کرنے سے قاصر ہے۔ پھر ان اسرار و معارف پر تنقید کرنا تو تقریباً ناممکن ہے۔ تنقید کا صرف اسکو حق ہے جو ان احوال سے گزرا ہوا ہو۔ (سیرت مجدد الف ثانی ص ۲۸۵ از ڈاکٹر مسعود احمد طبع کراچی 1983)

اگر اللہ تعالیٰ کسی کامل انسان کو کچھ لوگوں کے دلی خطرات پر مطلع کر دے اور دلوں پر اختیار دے دے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ان صلاحیتوں کو بروئے کار لائے۔ تو یہ اس ذات کریم کا اس پر فضل و کرم ہوگا۔ تاکہ اس کی سیادت و کرامت لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور یہ حال و مقام کبھی عارضی اور کبھی مستقل (یعنی اوقات تک) ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس پر عطائی اور حادث کا اطلاق ہوگا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: - ”انقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله تعالى“

ترجمہ :- مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(منصب امامت از مولوی محمد اسماعیل دہلوی ص ۸۸ طبع لاہور 1988ء)

☆..... مولوی محمد اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں :- پس جو کچھ تغیرات و انقلاب اطراف عالم یا بنی آدم میں پیدا ہوتے ہیں۔ کوئی بھی ”انبیاء و اولیاء“ کی قدرت سے نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی ان میں بذاتہ کسی تصرف کی طاقت ہے۔ بلکہ اللہ رب العزت نے ان کو تصرف عالم کے آثار کی قدرت عطا فرما کر بنی آدم کے کاروبار ان کے سپرد کر دیے ہیں۔ پس یہ حکم خدا اپنی طاقت صرف کرتے اور گونا گوں تصرفات اور رنگارنگ تغیرات عالم کون میں ظاہر کرتے ہیں۔ لہذا یہ اعتقاد کہ وہ بذاتہ متصرف ہیں محض شرک اور کفر ہے۔ انج

(منصب امامت از مولوی محمد اسماعیل دہلوی ص ۱۱۲ طبع لاہور 1988ء)

معرض کی تینوں پیش کردہ آیات میں اللہ تعالیٰ کے کمال حقیقی ازلی بدي کا بیان ہے۔ لہذا ان آیات کو اولیاء اللہ کے کمال عطائی اور حادث پر چسپاں کر کے اہل اللہ کے مقام و مرتبہ کی نفی کرنا خشاء قرآن کریم کے خلاف ہے۔

جواب نمبر 2 :- حافظ لنن قیم جوزی لکھتے ہیں : ایک نوجوان حضرت جنید بغدادی کے پاس اٹھتا بیٹھتا تھا۔ اور دل کے خیالات بتا دیتا تھا۔ حضرت جنید بغدادی کے ساتھ اس کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تمہارے متعلق لوگوں کا اس طرح خیال ہے۔ اس نے آپ سے کہا اپنے دل میں کوئی بات سوچو۔ حضرت جنید نے کہا میں نے اپنے دل میں بات سوچ لی۔ جوان نے آپ کے دل کی بات فوراً بتا دی۔ حضرت جنید نے کہا یہ غلط ہے۔ اس نے کہا پھر اپنے دل میں سوچئے۔ آپ نے فرمایا : سوچ لی۔ اس نے کہا بات یوں ہے۔ آپ نے فرمایا غلط ہے۔ اس نے کہا پھر سوچئے۔ آپ نے فرمایا : میں نے سوچ لیا۔ اس نے کہا بات یہ ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے تین مرتبہ ہی درست بتایا۔ میں تمہاری آزمائش کر رہا تھا۔ کہ تمہاری دلی واردات میں تبدیلی تو نہیں آئی۔

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

☆..... حضرت ابو سعید خراز فرماتے ہیں: کہ ایک مرتبہ میں مسجد حرام میں گیا۔ اتنے میں ایک فقیر آیا۔ جو دو گدڑیاں زرب تن کئے ہوئے تھا اور بھیک کی طلب میں تھا۔ میں نے اس فقیر کو دیکھ کر دل میں خیال کیا کہ یہ لوگوں پر رحم ہیں۔ فقیر نے آپ کی طرف دیکھ کر یہ آیت پڑھی: جس کا ترجمہ یہ ہے:

”کہ یقین کیجئے اللہ تمہارے دلوں کی باتوں سے واقف ہے“ لہذا اس سے ڈرو۔ حضرت ابو سعید خراز فرماتے ہیں: کہ میں نے یہ سن کر اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کی۔ پھر اس نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے۔ ”اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔“

☆..... حضرت عثمان غنی کے پاس ایک صحابی حاضر ہوا۔ جو راہ میں ایک مستور (عورت) کو دیکھ کر آیا تھا اور اس کی خوبصورتی کے بارے میں غور کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ میرے پاس اس حالت میں آتے ہیں کہ ان کی آنکھوں میں زنا کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ میں نے کہا کیا حضور ﷺ کے بعد بھی وحی جاری ہے۔ فرمایا نہیں! یہ تو سچی فریاد ہے۔ اور سچی دلیل اور سچا تبصرہ ہے۔

(کتاب الروح لادن قلم جوزی ص ۴۲۶ تا ۴۲۳ طبع لاہور ۱۹۹۷ء)

کیا ۹ حافظ لادن قلم کے یہ واقعات درج ذیل آیات کے خلاف نہیں ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو کیوں؟

”هو جوابکم فہو جوابنا“

(۱) ربکم اعلم بما فی نفوسکم (الاسراء: ۲۵)

(۲) ان اللہ علیم بذات الصدور (آل عمران: ۱۱۹)

(۳) وربک یعلم ما تکن صدورہم وما یعلنون (قصص: ۶۹)

اہل سنت پر تنقید کرنے والو! پہلے اپنے گھر کی خبر لو! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ”وہ بات مت کہو جس پر خود عمل پیرا نہیں ہو۔“

اعتراض :- لادن لعل دین نجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے :-

”مصیبتوں میں مجھے پکارو“

سیدنا شیخ ابوالحسن علی خیاری نے فرمایا کہ مجھے حضرت شیخ ابوالقاسم نے بتایا کہ

میں نے سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کو فرماتے سنا:

”جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی وہ مصیبت جاتی رہی، جس نے کسی سختی میں میرا

نام پکارا وہ سختی دور ہو گئی۔ جو میرے وسیلے سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے

وہ حاجت پوری ہو گی۔ جو شخص دو رکعت (نماز) نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل

هو اللہ شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد سر کا مدینہ ﷺ پر درود و سلام بھیجے۔ پھر

بعد اشریف کی جانب گیارہ قدم چل کر میرا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ حاجت پوری ہوگی۔ (میٹھی میٹھی سنتیں..... ۱۰۳)

الجواب :- ” دعا مانگنے کے طریقے “

(۱) بلا واسطہ خالق کائنات عزوجل سے دعا کرنا۔

(۲) انبیاء و اولیاء کے وسیلہ سے رب العزت سے دعا کرنا۔

اسلام میں ان دونوں طریقوں سے دعا مانگنا جائز ہے۔  
طریقہ  
دلیل نمبر 1 :- رسول اکرم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے :

”اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَتَوْنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ۔“

ترجمہ :- اے اللہ! تحقیق میں کمزور ہوں تو مجھ کو قوی کر، اور میں بے سروسامان ہوں مجھے عزت دے، اور میں محتاج ہوں تو مجھے رزق دے۔ (حصن حصین)

دلیل نمبر 2 :- نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ کے لیے یوں دعا فرمائی :

”اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَامِیْ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَسَدٍ وَلَقْتَهَا حَبْتَهَا وَوَسَّعَ عَلَیْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ وَالْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ فَاِنَّكَ اَرْحَمُ الرَّحْمِیْنَ ط“

(مکرم المومنین بتعمیم مناقب الخلفاء الراشدین از نواب صدیق حسن خان طبع بموہال (انڈیا) ۱۳۰۰ھ)

ف :- یہ خط کشیدہ الفاظ کی دلیل ہے۔

محدث ابن جزری (م ۸۳۳ھ) حصن حصین میں لکھتے ہیں کہ دعا مانگنے کے آداب میں سے یہ

بھی ہے کہ حق تعالیٰ کے دربار میں انبیاء اور صالحین کا وسیلہ پیش کیا جاوے۔

”و یتوسل الی اللہ سبحانہ بانبیائہ و الصالحین“ (حصن حصین مع شرح ص ۷۷ طبع بیروت)

جواب نمبر 2 :- ابن لعل دین بجدی کی پیش کردہ عبارت کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی م 1052ھ نے

اپنی مشہور زمانہ تالیف ”اخبار الاخیار ص ۲۰-۱۹ طبع سکھر“ پر نقل کیا ہے۔

اور علامہ امام ابو الحسن الشطونی الشافعی نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

علامہ شطونی فرماتے ہیں کہ خبر دی ہم کو ابو المعالی عبد الرحیم بن مظفر بن مندب قرشی نے

کہ میں شیخ ابو الحسن نانبائی کے پاس آیا اور اس حکایت کو میں نے ان سے بیان کیا اس نے کہا کہ میں نے شیخ

ابو القاسم عمر بن بزاز سے سنا وہ کہتے تھے۔ کہ میں نے سیدی شیخ عبد القادر جیلانی سے سنا..... الخ

(بجہ الاسرار از علامہ شطونی (م 703ھ) ص ۲۹۳ طبع لاہور ۱۹۹۵ء)

مگر ان دونوں اجلہ علمائے کرام نے اس عبارت پر کوئی جرح و قدح نہیں کی۔ اور انکی خاموشی اس

حدیث کے حق ہونے پر دلیل صریح ہے۔

☆..... صاحب ہدیۃ العارفین لکھتے ہیں :

یو الحسن الشطونی الصوفی ولد مصراع۔ (ہدیۃ العارفین ص ۱۶ جلد اول دار الفکر طبع ۱۳۰۲ھ)

☆..... مولانا عبدالحی حنفی لکھتے ہیں :

ان مؤلف بحوالہ الاسرار کان من اجلہ مشائخ مصراع۔ (فتاویٰ رفوعہ ص ۶۲ طبع گوجرانوالہ)

☆..... حکیم سید عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں :- شیخ عبدالحق محدث دہلوی وہ سب سے پہلے محدث ہیں۔ جن کی مساعی سے اہل ہند پر اس کا فیضان عام ہوا۔

(عوارف العارف فی انواع العلوم والمعارف ص ۱۳۷ طبع دمشق ۱۳۷۷ھ)

☆..... نواب صدیق حسن خان قوتی لکھتے ہیں :- ان کی تمام تالیفات کو بلاادہند میں شرت و قبولیت

عام حاصل ہے اور سب کتابیں مفید اور نافع ہیں۔ (اتحاف البلاء ص ۳۰۲ مطبوعہ کانپور ۱۲۸۸ھ)

☆..... مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں :- بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا

حالت غیبت میں روز مرہ ان کو دربار نبوی ﷺ میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی۔ ایسے حضرات

صاحب حضوری کہلاتے ہیں۔ ان ہی میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس

دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے۔ (الاضافات الیومیہ ص ۶ طبع تھانہ بمون ۱۹۴۱ء)

اگر مولانا الیاس قادری صاحب زیر بحث عبارت لکھنے پر قابل تنقید ہیں تو!

علامہ شطونی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے متعلق کیا حکم ہے؟

کیا یہ! مسلمان تھے یا مشرک یا بدعتی یا گمراہ؟

جواب نمبر 3 :- مسئلہ استمداد اور مسلک اہل سنت :

کار ساز حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے مخلوق میں سے جو بھی کسی کی مدد کرتا ہے۔ وہ بھی دراصل اللہ

تعالیٰ ہی کی امداد ہے۔ بندہ تو اس کی امداد کا مظہر ہے۔ ورنہ اگر کوئی چاہے کہ میں از خود عطائے الہی کے

بغیر کسی کی امداد کروں تو یہ ممکن نہیں ہے۔ اور کسی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا شرک ہے کہ از خود وہ

امداد کر سکتا ہے۔ اور اسے اللہ تعالیٰ کی امداد و عطا کی ضرورت نہیں ہے۔

ہمارے علماء نے تصریح کی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معین اور مددگار حقیقی سمجھنا

شرک خالص ہے مگر کمال قرب الہی کے باعث اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کو مظاہر عون الہی سمجھنا یقیناً

حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جو مقرب بندے اس مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ اس کی دی ہوئی قدرت کے باوجود

لذن الہی کے بغیر کوئی کام ان سے سرزد نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اپنے ارادے اور مشیت کو بھی اللہ تعالیٰ کے

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ارادے اور مشیت کے تابع کر دیتے ہیں۔

☆..... مولانا احمد رضا ربیلوی فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کے دیئے بغیر کوئی ایک جذبہ نہیں دے سکتا۔ بلکہ اس کے حکم کے بغیر پلک نہیں ہلا سکتا۔ اور بے شک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے۔ الخ

(احکام شریعت ص ۱۶ تخلص طبع کراچی)

☆..... علامہ سبکی فرماتے ہیں: جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس ندا کو تشفیغ، استغاثہ، تجوہ یا توجہ کہیں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ سب کا مطلب ایک ہی ہے۔ (شفاء السقام)

ولی اللہ کا اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی مشیت کے تحت کسی کی مشکل حل کر دینا خواہ اس کا تعلق دنیا سے ہو یا دین سے۔ امر واقع ہے۔ اور ولی اللہ کو مجازی طور پر مشکل کشا کہنا روا ہے۔ حقیقت و مجازی کئی ایک مثالیں کتاب و سنت میں موجود ہیں۔ مشہور کالمین کے مزارات پر حاضر ہونا اور قبر سے ذرا ہٹ کر یوں دعا کرنا۔ اے اللہ تعالیٰ اس ولی کے وسیلہ سے میرا قائل کام ہو جائے۔ یا یوں کہنا، آپ اللہ کے پیارے بندے ہیں کہ میرے لیے یہ دعا کریں کہ میرا قائل کام ہو جائے۔ دونوں طریقوں سے دعا کرنا جائز ہے۔ بھوں کے رد میں نازل شدہ آیات قرآنی کو انبیاء اور اولیاء پر چسپاں کرنا، خارجیت اور ضلالت و گمراہی ہے۔ اور منشاء قرآن کے خلاف ہے۔

﴿جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی وہ مصیبت جاتی رہی (کی تشریح)﴾

ولی اللہ کا مقام : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ جس نے میرے ولی سے عداوت کی میرا اس سے اعلان جنگ ہے۔ اور جن چیزوں کے ذریعے بندہ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے ان میں سب سے زیادہ محبوب چیز میرے نزدیک فرائض ہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میری طرف ہمیشہ نزدیکی حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے۔ تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگ کر بری چیز سے بچنا چاہے تو میں اسے ضرور چھاتا ہوں۔

(بخاری جلد ۲، ص ۹۶۳ بحوالہ، مشکوٰۃ، کتاب الدعوات ص ۱۹۷ طبع کراچی)

☆..... علامہ فخر الدین رازی اس حدیث قدسی کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور اسی طرح جب کوئی بندہ نیکیوں پر ہمیشگی اختیار کر لیتا ہے۔ تو اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے "ممن لہ سمعاً وبصراً" فرمایا ہے۔ جب اللہ کے جلال کا نور اس کی سمع ہو جاتا ہے۔ تو وہ دور و نزدیک کی باتوں کو سن لیتا ہے۔ اور جب اللہ کا نور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہے۔ تو دور و نزدیک کی

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

چیزوں کو دیکھ لیتا ہے۔ اور جب یہی نور جلال اس کا ہاتھ ہو جائے تو یہ بندہ مشکل اور آسانی دور کرنے اور دور و قریب چیزوں میں تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ (تفسیر رازی ص ۹۱ ج ۲۱)

سوال : کیا یہ مقامات اولیاء کرام کو حاصل ہیں یا نہیں ؟

جواب : بے شک بعض اولیاء اللہ کو یہ مقامات حاصل ہیں۔ اگر یہ حاصل نہیں ہیں تو کلام الہی لغو قرار پائے گا۔ اور یہ محال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام ہر قسم کے لغویات سے پاک و منزہ ہے۔

معلوم ہوا :- جب انسان صفات خداوندی کا مظہر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی صفت سمع کی تجلیاں اس کی سمع میں چمکنے لگتی ہیں۔ تو یہ ہر قریب و بعید کی آواز کو سن لیتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نور کے جلوے اس کے ہاتھ، پاؤں، دل اور دماغ میں ظاہر ہوں گے تو یہ ہر آسان ہر مشکل اور دور و نزدیک کی چیزوں پر قادر ہو جائے گا۔

اولیاء اللہ کی قسمیں :

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری فرماتے ہیں :

زمانہ ماضی میں ہم سے پہلے بھی اولیاء اللہ گزرے ہیں۔ اور آج بھی موجود ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے..... (ان میں سے بعض لوگوں کی ظاہر اصلاح کرتے ہیں۔) لیکن جو اولیاء اللہ مشکلات کو حل کرنے والے ہیں اور حل شدہ کو بند کرنے والے ہیں بارگاہ حق تعالیٰ کے لشکری ہیں اور وہ تین سو افراد ہیں۔ ان کو یہ اختیار کہتے ہیں۔ چالیس اور ہیں جن کو لیدر ال کہتے ہیں اور سات اور ہیں ان کو لبرار کہتے ہیں۔ اور چار اور ہیں ان کو لواتا کہتے ہیں۔ اور تین اور ہیں ان کو نقباء کہتے ہیں۔ ایک اور ہوتا ہے جسے قطب اور غوث بھی کہتے ہیں..... الخ (کشف الحجوب ص ۲۰۶-۲۰۵ طبع لاہور)

نیز فرماتے ہیں : اولیاء اللہ حق تعالیٰ کی طرف سے مدبران (مدیر کرنے والے) اور جہان بر گزیدہ حضرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حاکمان عالم بنا کر اس کا حل و عقد۔ بسط و کشاد ان کے ساتھ دامت کیا ہے۔ جہان کے لیے احکام انہیں کے ارادوں پر موقوف فرمایا ہے۔ (کشف الحجوب ص ۲۱۷ طبع لاہور)

☆..... حضرت سید عبدالعزیز دہلوی فرماتے ہیں : ہر غوث و قطب جو اصحاب تصرف ہیں جو کامیاً تصرف بھی کرتے ہیں وہ اللہ ہی کے حکم سے کرتے ہیں۔ الخ (امریز، ص ۷۳۱ طبع لاہور)

☆..... مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں :

جاننا چاہیے کہ اولیاء اللہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جن کے متعلق خدمت و ارشاد و ہدایت و اصلاح قلوب و تربیت نفوس و تعلیم طرق قرب و قبول عند اللہ سے اور یہ حضرات اہل ارشاد کہلاتے ہیں..... دوسرے وہ ہیں جن کے متعلق خدمت اصلاح معاش و انتظام امور دنیویہ و دفع بلیات ہے۔

کہ اپنی ہمت باطنی سے باذن الہی ان امور کی درستی کرتے ہیں۔ اور یہ حضرات اہل تکوین کھلاتے ہیں۔ جن کو ہمارے عرف میں اہل خدمت کہتے ہیں۔ اور ان میں سے جو اعلیٰ اور اتویٰ وہ دوسروں پر حاکم ہوتا ہے۔ اس کو قطب تکوین کہتے ہیں۔ اور ان کی حالت مثل حضرات ملائکہ علیہم السلام ہوتی ہے۔ ”جن کو عبرت امر“ فرمایا گیا ہے۔ (التحفت ص ۹۳ طبع دہلی)

(مفتاح العلوم شرح مشنوی از مولانا محمد نذیر عرشی۔ دفتر لول حصہ دوم ص ۲۷۴)

☆..... حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کے صاحبزادہ خواجہ محمد تکی فرماتے ہیں :

”کہ اہل تصرف (اولیاء کرام) بہت طرح کے ہیں۔ بعض ماذون و مختار ہیں۔ حق تعالیٰ کے اذن سے اور اپنے اختیار سے جب چاہتے ہیں۔ تصرف کرتے ہیں۔

(ارشادات رحیمیہ، از حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی ص ۳۳ طبع دہلی ۱۳۳۳ھ)

### سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کا مقام

☆..... شیخ شہاب الدین سروردی کے چچا ابو نجیب عبدالقادر فرماتے ہیں :

”کہ میں اس ہستی کا (یعنی عبدالقادر) کا احترام کیسے نہ کروں..... جو موجودہ دور میں عالم تکوین میں منفرد ہیں۔ جن کو میرے ہی قلب پر نہیں بلکہ تمام اولیاء کے قلوب پر تصرف کی ایسی قدرت حاصل ہے کہ جس کے احوال کو چاہیں سلب کر لیں اور جس کے چاہیں بحال رکھیں۔

(فوائد الجواہر، محمد تکی تادنی ص ۲۶۳ طبع کراچی ۱۹۷۸ء)

☆..... حضرت شیخ سنجاوی فرماتے ہیں :-

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی تمام عالم کے سردار اور تمام اولیاء میں منفرد ہیں۔ اور آپ وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے عالم موجودات میں نظام تکوینی میں تصرف کے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ (فوائد الجواہر ص ۲۶۳)

☆..... عارف باللہ شیخ ابراہیم غارب فرماتے ہیں :-

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ہمارے سر تاج، محققین کے شیخ، صدیقین نے امام، عارفین کے محبوب اور سالکین کے پیشوا ہیں۔ (خلاصہ الفاخر از امام یافعی ص ۱۸۰)

ثابت ہوا :- شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی ولایت کے دونوں مقامات پر فائز ہیں۔ یعنی اہل ارشاد بھی ہیں اور اہل تکوین بھی۔ اور اہل تکوین کے ذمہ خدمت اصلاح معاش و انتظام امور دنیویہ و دفع بلیات ہے۔ جو اپنی ہمت باطنی سے باذن الہی ان امور کی درستی کرتے ہیں۔ اور ان کی حالت مثل حضرات ملائکہ ہوتی ہے۔ اور حضرت جیلانی نے بطور تحدیث نعمت اس مقام کو ظاہر بھی فرمادیا ہے۔

لہذا! جب کوئی عقیدت مند صدق دل سے مصائب و آلام میں شیخ عبدالقادر جیلانی کو پکارتا ہے

تو وہ اسکی صدا سن کر اس کے حق میں دعا گو ہوتے ہیں۔ اور پروردگار عالم اپنے وعدہ کے مطابق ”جب میرا مقبول بندہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے۔ تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں“ (بخاری) اس غمزہ کی مصیبت کو رفع فرما دیتے ہیں۔ یا حضور سیدنا حضور غوث اعظم اپنی ہمت باطنی سے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور اسکی مشیت کے تحت غمزہ کی فریاد سن کر اسکی مصیبت ٹال دیتے ہیں۔

اور یہی مفہوم ہے۔ آپ کے فرمان عالی کا ”جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی، وہ مصیبت جاتی رہی۔“

### ”ہمت باطنی کی ایک اور مثال“

قطب دوراں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی نقشبندی (م 1313ھ) کے پاس ایک شخص آ رہا تھا۔ راستے میں ندی پڑتی تھی۔ اس کا گھوڑا دل میں بچھنس گیا۔ جب وہ شخص ڈوبنے لگا تو اس نے آچکویا کیا۔ اور آپ کی امداد و استعانت کا طالب ہوا۔ گھوڑا فوراً دل سے نکل آیا۔ جب وہ آپکی خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ حجرے میں چادر اوڑھے بیٹھے تھے۔ اس شخص کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ : لوگ مجھے تکلیف دیتے ہیں۔ یہ فرما کر اپنی پشت اس شخص کو دکھائی۔ پشت مبارک پر گھوڑے کے چاروں سم کے نشان مع کچھ موجود تھے۔

(جدید تذکرہ اولیائے پاک و ہند ص ۳۹۲ از ڈاکٹر ظہور الحسن شارب طبع لاہور)

### صلوٰۃ غوشیہ :

جو شخص دور کعت (نفل) نماز پڑھے اور ہر کعت میں الحمد شریف کے بعد قل ہو اللہ شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد سرکار مدینہ ﷺ پر درود سلام بھیجے۔ پھر بخدا کی جانب گیارہ قدم چل کر میرا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ حاجت پوری ہوگی۔ مذکورہ بالا صلوٰۃ غوشیہ میں دور کعت نفل اور درود سلام پڑھنے پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیونکہ کسی حاجت کے موقعہ پر دعا سے قبل دور کعت نفل ادا کرنا، حضور پر نور ﷺ کی قولی حدیث سے ثابت ہے۔ ”حضرت عثمان بن حنیف راوی ہیں کہ ایک ہیبتنا صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر درخواست کرتے ہیں۔ کہ میرے لیے بینائی کی دعا فرمائی جاوے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، اگر چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کرتا ہوں اور چاہو تو صبر کرو اور صبر تمہارے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کیا دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی طرح وضو کر کے دور کعت ادا کرو۔ اور یہ دعا مانگو۔ الخ

☆..... علامہ شوکانی غیر مقلد لکھتے ہیں :- اخرجہ الترمذی و قال حسن صحیح غریب، والتسانی ولین

ماجدولین خزیرنی صحیحہ والحا کہ قال صحیح علی شرط البخاری و مسلم۔ (تحدہ الذاکرین ص ۷۳ طبع بیروت)

دعا سے پہلے درود شریف پڑھنا :- حضرت فضالہ کہتے ہیں پھر ایک اور صاحب آئے انہوں نے اول اللہ جل شانہ کی حمد کی اور حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجا۔ حضور ﷺ نے ان صاحب سے یہ ارشاد فرمایا: اے نمازی! اب دعا کرتی دعا قبول ہوگی۔ (رواہ الترمذی و روی ابو داؤد و الترمذی نحوہ کذاتی المصنوعہ) اصل اختلاف خط کشیدہ عبارت پر ہے۔ جس کو ہم شرح و بسط سے بیان کرتے ہیں۔

☆..... حضرت عتبہ بن غزو ان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔

"اذا ضلّ علی احدکم شیء و اراد احدکم عوناً و هو بارض فلاة لیس بہا لہ احد، فلیقل: یا عباد اللہ اعینوا، یا عباد اللہ اعینوا، یا عباد اللہ اعینوا" اخرجہ الطبرانی فی الکبیر۔

(حصن حصین از محدث ابن جزری م ۸۳۳ھ مع تھہ الذاکرین علامہ شوکانی متوفی ۱۲۵۰ھ ص ۱۵۵ طبع بیروت) یعنی جب تم میں سے کسی ایک کی کوئی چیز گم ہو جائے اور وہ تم میں سے کوئی ایک زمین پر مدد لینے کا ارادہ کرے، کوئی اور موجود نہ ہو (یا کوئی مددگار نہ ہو) پس کہو اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو (تمن بید) ☆..... نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں :-

امام جزری نے الحصن الحصین میں التزام روایات صحیحہ قویہ کا کیا ہے۔ (کتاب الداء ص ۱۵۳ طبع لاہور) ☆..... ملا علی قاری مکی حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :-

"و ذکرہ الجزری فی "الحصن" و التزام ان لا یکون فیہ الا صحیح۔"

(الموضوعات الکبریٰ ص ۳۱۶ طبع کراچی)

نیز اس حدیث کی صحت کے لیے مشاہدات ہی کافی ہیں۔

☆.. نواب صدیق حسن خان اپنا ایک واقعہ لکھتے ہیں: "زندگی میں مجھے بھی ایک مرتبہ ایسا واقعہ پیش آیا ہے۔ ۱۲۷۵ھ کا ذکر ہے۔ میں مرزا پور سے براہ جبل پور بھوپال آ رہا تھا۔ ایک سیلاب سے واسطہ پڑا۔ بارش کا زمانہ تھا۔ ندی چڑھ آئی۔ اس خیال سے کہ پانی تھوڑا ہے گھوڑا مع سواری اس میں ڈال دیا۔ اس کا ڈالنا تھا کہ ندی میں طغیانی آگئی قریب تھا کہ ہم سب اس میں ڈوب جائیں۔ میں گاڑی سے کود کر پانی میں کود پڑا۔ پانی گاڑی کو بہا لے گیا۔ میں نے فوراً بلند آواز سے تمن بار پکارا۔ "اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو" بس یہ کہنا تھا کہ گاڑی پانی سے نکل کر ایک اونچے پتھر پر اکھڑی ہوئی۔ اس موقع پر میرے کوچوان کے سوا وہاں دوسرا شخص کوئی ساتھ نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس بھنور سے ہم کو نجات بخشی۔ و اللہ الحمد (حیات امام ابن جزری مع حصن حصین "از عبد اللہ علیم چشتی" ص ۵۳ طبع کراچی)

☆.. امام نووی (م ۷۱۰ھ) نے کتاب الاذکار میں اس حدیث کی روایت کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ میں کہتا

لہ فی نسخة: أنیس احد

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہوں کہ ہمارے بعض اہل علم کبار نے ہمیں یہ حکایت بیان کی کہ وہ خچر پر سوار تھے۔ کہ وہ اچھلنے لگ گیا۔ تو چونکہ وہ علماء کبار اس حدیث کو جانتے تھے۔ لہذا انہوں نے فوراً یہی کہہ دیا: ”یا عباد اللہ اجلسوا“۔ تو فوراً ہی اللہ پاک نے اس جانور کو روک دیا اور علامہ نووی فرماتے ہیں کہ میں ایک بار ایک قافلے کے ساتھ تھا۔ کہ ایک جانور قافلو سے باہر ہوا، کہ لوگ قافلو کرنے سے عاجز آگئے۔ میں نے فوراً ہی کلمات کہے تو وہ جانور بغیر کسی وجہ سے رک گیا۔ (تذکرہ الذاکرین ص ۱۵۵ از علامہ شوکانی غیر مقلد طبع بیروت)

کسی حدیث کی صحت کے لیے مشاہدہ بھی ایک دلیل ہے۔

☆.. میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلد لکھتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص عاشورہ کے روز اپنے عیال پر فقہ میں وسعت کر گیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے رزق میں اس سال کے باقی تمام دنوں میں وسعت کرے گا۔ سفیان نے کہا کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ پس ایسا ہی پایا ہے۔

(فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۲۷۶ طبع لاہور ۱۳۹۰ھ)

☆.. علامہ وحید الزمان غیر مقلد نے ہدیۃ المسدی ص ۵۶ طبع فیصل آباد پر ”قلیبا دیا عباد اللہ اعیونی“ والی روایت کو نقل کیا ہے۔ اور اس پر کوئی جرح نہیں کی۔

☆.. علامہ عبد النحیم چشتی لکھتے ہیں: اس کتاب کی صحت اور قبولیت کی ایک یہ دلیل بھی ہے۔ کہ یہ کتاب صوفیاء اور علماء کے معمولات میں رہی ہے۔ (حیات امام لن جزری ص ۵۳ طبع کراچی)

☆..... عباد اللہ سے کون مراد ہیں؟

علامہ شوکانی غیر مقلد (م ۱۲۵۰ھ) زیر بحث حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

”وفی الحدیث دلیل علی جواز الاستعانة بمن لا یراهم الانسان من عباد اللہ

من العلائكة وصالحی الجن“۔ (تذکرہ الذاکرین ص ۱۵۶ طبع بیروت)

☆..... ان لله تعالى عباداً اختصهم بحوائج الناس يفرع الناس اليهم في حوائجهم۔“

(الجامع الصغير، ص ۹۳ جلد اول)

☆.. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حاجت روائی کا منصب عطا فرمایا ہے۔ لوگ اپنی حاجت روائی کے لیے ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطی نے

اس حدیث کو سند کے اعتبار سے حسن کا درجہ دیا ہے۔

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## حاجتِ روائی، مشکل کشائی اور دفعِ بلیات کے لوازمات

اللہ رب العزت جن اولیاء کرام کو مندرجہ بالا عمدہ پرفائز کرتا ہے۔ درج ذیل اس عمدہ کے لوازمات بھی عطا فرماتا ہے۔

- ☆..... کہ وہ دور و نزدیک۔ حیات اور بعد از وفات ہر حالت میں برابر سنے۔
- ☆..... کہ وہ ہر فریادی کی آواز کو سنے اور زبان کو سمجھے۔ (کیونکہ مخلوق کی مختلف زبانیں ہیں)
- ☆..... کہ وہ (حاجتِ روا) ہر وقت ہر ایک محتاج کی سنے۔
- ☆..... کہ وہ ہر وقت اپنے منصب (حاجتِ روائی) پر قائم و دائم ہو۔ غیند اور لوٹکھ اسے محتاجوں سے غافل نہ کرے۔

☆..... کہ وہ اس بات کا محتاج نہ ہو کہ سائل زبان سے ہی اپنی حاجت پیش کرے بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ اس بات کا محتاج نہیں کہ سائل زبانی ہی عرض کرے تو سنتا ہے۔ بلکہ دل کی بات بھی سنتا ہے۔ یہ ہی وصف اس کے تائبوں کو، روئے نیلت حاصل ہونا چاہیے۔ کیونکہ مخلوق میں گونگے بھی ہیں اور بولنے والے بھی۔

### ﴿ اولیاء اللہ کا مقام ﴾

حدیث قدسی :- میرا عمدہ نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی قوت سامع بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۷، بخاری ص ۹۶۳ جلد ۲ تجلیاتی)

☆..... امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ) اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں :-

”الْعَبْدُ إِذَا وَاطَبَ عَلَى الطَّاعَاتِ بَلَغَ إِلَى الْمَقَامِ الَّذِي يَقُولُ اللَّهُ كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصْرًا فَإِذَا صَارَ نُورٌ جَلالِ اللَّهِ سَمْعًا لَهُ سَمِعَ الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَإِذَا صَارَ ذَالِكِ النُّورِ بَصْرًا لَهُ رَأَى الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَإِذَا صَارَ ذَالِكِ النُّورِ يَدًا لَهُ قَدَرَ عَلَى التَّصَرُّفِ فِي الصَّغْبِ وَالسَّهْلِ وَالْبَعِيدِ وَالْقَرِيبِ“

ترجمہ :- جب عمدہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ہمیشگی اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اس مقام کو پہنچ جاتا ہے۔ جو اللہ نے فرمایا کہ میں اس کی سمع اور بصر ہوتا ہوں۔ سو جب اللہ کے جلال کا نور اس کی سمع بن جاتا ہے۔ تو وہ عمدہ قریب و دور سے برابر سنتا ہے۔ جب یہ ہی نور اس کی بصر ہو جاتا ہے تو قریب اور دور سے برابر دیکھتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا یہ ہی نور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہے۔ تو وہ کسی بتری میں قریب و بعید میں تصرف پر برابر قادر

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہوتا ہے۔ (تفسیر کبیر ص ۹۱ جلد ۲۱)

☆..... حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی (م ۴۲۳ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

خدا کے ایسے بندے بھی ہیں کہ جب لحاف اوڑھ کر لیٹ جاتے ہیں تو چاند ستاروں کی رفتار تک ان کو نظر آتی رہتی ہے۔ اور ملائکہ بندوں کی شکل بدی لے کر آسمان پر جاتے ہیں اور وہ بھی ان کو نظر آتے رہتے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمام تجربات ان کی نگاہوں سے اٹھالیتا ہے۔  
خدا تعالیٰ نے کچھ بندوں کو وہ قوت عطا کی ہے جو ایک شب و روز میں مکہ پہنچ کر لوٹ بھی آتے ہیں۔ اور بعض ایک لمحہ میں یہ فاصلہ طے کر لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ بعض بندوں کو اس مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ جہاں سے وہ تمام مقامات کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ اور بعض بندوں کو وہ مراتب عطا کرتا ہے کہ ان کے ذریعہ لوح محفوظ کا بھی مشاہدہ کر سکتے ہیں۔  
اولیاء کرام کے قلوب مد و خورشید سے زیادہ منور ہوتے ہیں۔..... اللہ تعالیٰ صوفیاء کے قلوب کو نور کی پینائی عطا فرماتا ہے۔ اور اس پینائی میں اس وقت تک اضافہ ہوتا جاتا ہے جب تک کہ وہ پینائی کمال ذات الہی کا (مقبر) نہیں بن جاتی۔

خدا کو پالینے والا خود باقی نہیں رہتا۔ لیکن وہ فنا بھی نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ایسے اہل مراتب بندے پیدا کئے ہیں۔ جن کے قلوب اس قدر وسیع ہیں کہ مشرق و مغرب کی وسعت بھی ان کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء، از علامہ فرید الدین عطار ص ۲۹۷، ۲۹۸، ۳۰۱ طبع کراچی (اردو))  
☆..... حضرت عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

میں نے ایک ایسے ولی کو دیکھا جو بہت بڑے مرتبہ پر پہنچا ہوا تھا۔ چنانچہ اسے تمام مخلوقات جاندار و بے جان، وحوش و حشرات، آسمان، ستارے، زمینیں اور جو کچھ زمینوں میں ہے سب کا مشاہدہ حاصل تھا۔ اور تمام کرۃ عالم اس سے مدد لیتا تھا۔ اور ہر ایک کو اسکی ضرورت اور مصلحت کی چیز عطا کرتا۔ بغیر اس کے کہ کوئی ایک اسے دوسرے سے روک رکھے۔ بلکہ جہاں کا اوپر کا حصہ اور نچلا حصہ اس کے لیے ایک جیسے تھے۔ (کتاب الامریز ص ۲۶۳ عربی، اردو ترجمہ خزینہ معارف ص ۶۶۸)

☆..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں :-

کمال مطلق کو ولی اللہ کے اس مقام سے تعبیر کیا جاتا ہے جس میں ولی کامل کو تمام اشیاء کی حقیقت سے کامل طور پر آگاہی کی جاتی ہے۔ پس وہ ولی ایک ہی وقت میں ربوبیت اور عبودیت کی تمام صفات سے متصف ہوتا ہے۔ (انفاس العارفین فارسی ص ۱۵۱)

☆..... حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں :-

... یہ وہ توحید ہے اور حالت محویت فی الذات ہے جو اولیاء اور لبد ال کا خاصہ ہے۔ یہاں بعدہ کو تکوینی یعنی خلقت و پیدائش اشیاء کی قوت عطا فرمائی جاتی ہے۔ اور باذن الہی اس کے حکم سے عجائب و غرائب ظہور میں آتے ہیں۔ اور خلق خدا کا بلجا و ماوئی بن جاتا ہے۔ اور اسے التشریح صدر ہوتا ہے۔ اور اس کا ذکر خیر دونوں جہانوں میں بلند ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بعض کتابوں میں اس کا ارشاد موجود ہے کہ اے بنی آدم! میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں جس شے کو کہہ دوں کہ کن (ہو جا) وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ پس میری وحدانیت میں فنا ہو کر تو بھی جس شے کو کہہ دیکھا کہ کن (ہو جا) وہ تیرے اذن سے فوراً ہو جائے گی۔  
(فتوح الغیب ص ۱۲۸ طبع لاہور (اردو))

﴿بعض اولیاء اللہ کا بطور تحدیث نعمت اپنے حال و مقام کا ظاہر فرمانا﴾

☆..... حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی (م ۵۲۳ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

”خدا تعالیٰ نا تمام چیزیں میرے سامنے کر دی ہیں اور اگر اس کنارے سے اس کنارے تک کسی کی انگلی میں پھانس (کاشا) چبھ جائے تب مجھے اس کا حال معلوم ہوتا ہے۔..... اور جو انعامات خدا کے میرے اوپر ہیں اگر ان کا انکشاف کر دوں تو روئی کی طرح پوری مخلوق کے قلوب جل انھیں۔  
(تذکرۃ الاولیاء، از علامہ فرید الدین عطار ص ۲۹۲ طبع کراچی)

نیز فرمایا: تہتر (73) سال تک میں نے اس انداز سے زندگی گزار دی کہ کبھی ایک سجدہ بھی شریعت کے خلاف نہیں کیا۔ اور لمحہ کے لیے بھی نفس کی موافقت نہیں کی اور دنیا میں اس طرح رہا کہ میرا ایک قدم عرش سے تحت الثریٰ تک اور ایک قدم تحت الثریٰ سے عرش تک رہا۔

(تذکرۃ الاولیاء، از علامہ فرید الدین عطار ص ۲۹۳ طبع کراچی)

نیز فرمایا: خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے وہ فکر عطا کی ہے جس کے ذریعہ میں پوری مخلوق کا مشاہدہ کرتا ہوں۔ (ایضاً)

نیز فرمایا: خدا تعالیٰ نے مجھ کو وہ جرأت و ہمت عطا کی ہے کہ میں ایک قدم میں ایسے مقام تک پہنچ سکتا ہوں جہاں ملائکہ کی رسائی بھی ممکن نہیں ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء، از علامہ فرید الدین عطار ص ۲۹۳ طبع کراچی)

☆..... حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بستان الحدیث میں لکھتے ہیں :-

”حضرت ابوالعباس احمد بن محمد بن عیسیٰ بر لسی زروق فاسی (محدث) (م ۸۹۹ھ) کا

ایک قصیدہ ہے۔ جو کہ قصیدہ جیلانیہ (قصیدہ نوحیہ) کی طرز پر ہے۔ جس کے بعض ابیات یہ ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۔ انا لم یردی جامع لشتانہ + اذا ما سطا جور الزمان بنکبته

و ان کنت فی ضیق و کرب و حشۃ + فناد بیا زروق ات بسرعتہ

ترجمہ :- میں اپنے مرید کی پریشان حالی کو تسلی دینے والا ہوں۔ جب زمانہ نکبت و اوبار سے اس پر حملہ آور ہو۔ اگر تو کسی تنگی ، بے چینی اور وحشت میں ہو تو ”یا زروق“ کہہ کر پکار میں فوراً آ موجود ہوں گا۔

(بستان الحدیثین از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (فارسی ، اردو) ص ۳۲۲ طبع کراچی ۱۹۸۳ء)

☆..... امام ابو الحسن شطرنوی (م ۷۰۳ھ) فرماتے ہیں :- کہ خبر دی ہم کو ابو المعالی عبد الرحیم بن مظفر بن مندب قرشی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو الحسن ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اور انہوں نے شیخ ابو القاسم عمرو از سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سیدی شیخ عبدالقادر سے سنا۔ فرماتے تھے کہ ”جو شخص مجھ کو مصیبت میں پکارے تو وہ تکلیف اس سے جاتی رہے گی۔ اور جس تکلیف میں مجھے پکارے تو وہ تکلیف اس کی جاتی رہے گی۔ (یا کھول دوں گا) (بجہ الاسرار از علامہ ابو الحسن شطرنوی ص ۲۹۵ (اردو) طبع لاہور ۱۹۹۵ء)

﴿سیدنا غوث اعظم کے مقام حاجت روائی میں اولیائے کرام کی تصدیقات﴾

☆..... شیخ عارف سخاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :- ”حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ تمام عالم کے سردار اور تمام اولیاء میں منفرد ہیں۔ اور آپ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس عالم موجودات اور نظام کونی میں تصرف کے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔“

- (فوائد الجواہر، محمد حنی تادنی علیہ الرحمۃ ص ۲۶۳ طبع کراچی ۱۹۷۸ء)

☆..... حضرت ملا علی قاری حنفی مکی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :- ”کہ ابو رضا محمد بن احمد بغدادی المعروف بلقید نے شیخ ابو سعید علیہ الرحمۃ سے قطب کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا : قطب وہ شخص ہے جس پر زمانہ کی ولایت ختم ہو۔ ولایت کے تمام بوجھ اس کی لپیٹ میں ہوتے ہیں۔ اور تمام کائنات کا انتظام و انصرام آپ کے ذمہ ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا : کہ زمانہ حاضر کا قطب کون ہے؟ آپ نے فرمایا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ“ (نزہۃ الخاطر القادر از ملا علی قاری ص ۹۶ طبع فیصل آباد)

☆..... حضرت عبداللہ بن اسعد یافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :- ”شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا جو شخص کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرتا ہے۔ وہ مصیبت اس سے ہٹالی جاتی ہے۔ اور جو شخص کسی تکلیف میں مجھے میرے نام سے پکارتا ہے۔ وہ تکلیف اس سے اٹھالی جاتی ہے۔ اور جو شخص اپنی کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کے حضور میرا توسل اختیار کرتا ہے۔ وہ حاجت پوری کر دی جاتی ہے۔“

(خلاصۃ القادر ص ۱۲۲ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء از علامہ یافعی)

☆..... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں :- ”حضور سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمۃ نے

فرمایا: جب اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرو اس وقت تم میرے متعلق بارگاہ ایزدی میں سوال کیا کرو۔ جو کوئی شخص مصائب اور مشکلات میں مجھے پکارتا ہے۔ اس کی مصیبت اور مشکل فوراً دور ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص مجھے وسیلہ بنا کر دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے وسیلے سے اس کی مشکل حل کر دیتا ہے۔

(زبدۃ الآثار ص ۱۱۵ طبع لاہور ۱۹۸۳ء از عبدالحق محدث دہلوی)

☆..... شیخ شہاب الدین عمر سروردی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

شیخ عبد القادر جیلانی بادشاہ طریقت اور موجودات میں تصرف کرنے والے تھے۔ اور منجانب اللہ آپ کو تصرف و کرامتوں کا ہمیشہ اختیار رہا۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ ص ۲۳۹ طبع لاہور)

☆..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں :-

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اپنی قبر میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔

(معجم فارسی طبع حیدرآباد 1964ء ص ۶۱ معجمات اردو ص ۱۲۷)

☆..... ایک مشاہدہ :- امام ابو الحسن الشافعی (م ۳۰۳ھ / ۱۱۳۰ء) فرماتے ہیں :-

خبر دی ہم کو ابو المعالی عبد الرحیم بن مظفر بن مہذب قرشی نے کہا خبر دی ہم کو حافظ ابو عبد اللہ محمد بن محمود بن نجار بغدادی نے ان کے سامنے بغداد میں پڑھا جاتا تھا۔ اور میں سنتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو عبد اللہ جبائی نے لکھا ہے اور میں نے اس کو اس کے خط سے نقل کر لیا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ میں ہمدان میں ایک مرد سے ملا جو کہ دمشق میں سے تھا۔ جس کو ظریف کہتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ میں شہ قرظلی کو نیشاپور کے راستے میں یا کہا کہ خوارزم کے راستے میں ملا۔ اس کے ساتھ چودہ اونٹ شکر کے تھے۔ اس نے کہا کہ ہم ایسے جنگل میں اترے کہ خوف ناک تھا۔ جس میں کہ بھائی بھائی کے ساتھ خوف کے مازے ٹھہر نہی سکتا۔ جب ہم نے شروع رات میں گٹھڑیوں کو اٹھایا تو ہم نے چار اونٹوں کو گم پایا جو کہ لدے ہوئے تھے۔ میں نے ان کو تلاش کیا تو نہ پایا۔ قافلہ تو چل دیا اور میں اپنے اونٹوں کی تلاش کرنے کے لیے قافلہ سے الگ ہو گیا۔ ساربان نے میری حمایت کی اور میرے ساتھ ٹھہر گیا۔ ہم نے ان کو تلاش کیا لیکن کہیں نہ پایا۔ اور جب صبح ہوئی تو میں نے شیخ یعنی شیخ محی الدین عبد القادر کے قول کو ذکر کیا کہ (آپ نے فرمایا تھا) اگر تو سختی میں پڑے تو مجھ کو پکارتا تو تیری مصیبت جاتی رہے گی۔

تب میں نے کہا کہ اے شیخ عبد القادر! میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں۔ اے شیخ عبد القادر! میرے اونٹ گم ہو گئے۔ پھر میں نے مطلع کی طرف جو دیکھا تو صبح ہو گئی تھی۔ جب روشنی ہو گئی۔ تو میں نے ایک شخص کو نیلے پردے دیکھا جس کے سفید کپڑے تھے۔ وہ مجھ کو اپنی آستین سے اشارہ کرتا ہے کہ اوپر آؤ۔ جب ہم نیلے پردے پر چڑھے تو کوئی شخص نظر نہ آیا۔ مگر وہ پردے کے نیچے جنگل میں بیٹھے ہوئے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تھے۔ ہم نے ان کو پکڑ لیا اور قافلہ سے جا ملے۔ ” (بچہ الاسراء ص ۲۹۴ طبع لاہور ۱۹۹۵ء)  
مشکل کشائی اور حاجت روائی کی دو صورتیں :-

جب بندہ معائب و آلام میں صدق دل سے صاحب خدمت ولی اللہ کو پکارتا ہے۔ تو وہ اسکی  
صداسن کر خداوند قدوس کے دربار میں دعا کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فوراً دعا کو شرف قبولیت بخش کر  
مصیبت زدہ کی مشکل حل کر دیتے ہیں۔

یا ولی اللہ اپنی ہمت باطنی و روحانی سے اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسکی مشیت کے تحت پکارنے  
والے کی حاجت روائی فرماتے ہیں۔

### گیارہ قدم بغداد کی طرف چل کر !

سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے اس کلام کا تعلق صوفیاء کا ملین کے کلام سے ہے۔ جس پر نکتہ  
چینی کرنا بد بختی اور خاموشی میں بہتری ہے۔

راہ اعتدال :- جب کسی انسان کو کوئی حاجت ہو تو درج ذیل طریقوں کو بروئے کار لائے۔  
پورے تینوں طریقے رسول اکرم ﷺ کی احادیث قولی و فعلی سے ثابت ہیں۔

(۱) دو رکعت نفل لیا کرے اور درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

(۲) دو رکعت نفل لیا کرے اور درود شریف پڑھ کر انبیاء و اولیاء کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

(۳) دو رکعت نفل ادا کر کے، درود شریف پڑھے۔ اور صدق دل سے سیدنا غوث اعظم کو پکارے تو وہ  
دعا کے ذریعے یا اپنی ہمت باطنی و روحانی سے ذریعہ پکارنے والے کی حاجت روائی فرماتے ہیں۔ اور یہ سب  
کچھ اللہ تعالیٰ کے اذن اور مشیت کے تحت ہوتا ہے۔

ایک اور شہ کا ازالہ :- حدیث یا عباد اللہ! عیوا الخ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو امام محمد بن محمد بن سلیمان قاسی مغربی نے مختلف تین سندوں سے (مختلف الفاظ)  
کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔

(۱) (عتبہ بن غزوآن) رفعہ : اذا اضل احدکم شیئاً او اراد احدکم عوناً وهو بارص  
لیس بہا أنیس فلیقل : یا عباد اللہ أعینونی ، یا عباد اللہ أعینونی ، یا عباد اللہ احبسوا  
، فان لله عباداً لا تراہم ، وقد جرب ذالک ، للکبیر بضعف .

(۲) (ابن عباس) رفعہ : ان لله ملائکة فی الارض سوی الحفظة ، یکتبون ما یسقط من  
ورق الشجر ، فاذا اصاب احدکم عرجة بأرض فلاة ، فلیناد أعینونی عباد اللہ .. لندیار

(۳) (ابن مسعود) رفعہ : اذا انفلت حایة احدکم بأرض فلاة ، فلیناد یا عباد اللہ

احبسوا ، يا عباد الله اجلسوا ، فان الله حاضرا في الارض سيحبه .. للموصلی والكبير  
بضعف .. (جمع الفوائد من جامع الاصول وجمع الزوائد ص ۴۵۶ جلد ۲ طبع سمندری - لائل پور)  
☆..... امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں :-

”ولو كانت ضعيفة ، ويتقوى بكثرة الطرق -“ (الموضوعات الكبرى ص ۳۰۳ طبع کراچی)  
☆..... علامہ شعرانی فرماتے ہیں :-

” او ضعيف قد كثرت طرقه حتى ارتفع لدرجة الحسن -“ (الميزان ص ۷۱)  
☆..... محشی کتاب الاذکار لکھتے ہیں :-

جب کوئی ضعیف حدیث متعدد سندت سے مروی ہو وہ ضعیف نہیں ہوتی بلکہ حسن لغیرہ  
ہوتی ہے۔ (کتاب الاذکار ص ۱۳۳ طبع کراچی)

☆..... میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلد حدیث من وسع علی عیالہ فی النہج یوم عاشوراء الخ کے  
تحت لکھتے ہیں : اس حدیث کو اگرچہ بعض محدثین نے ضعیف اور ناقابل احتجاج اور بعض نے موضوع بتایا  
ہے۔ مگر حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع نہیں ہے۔ اور کثرت طرق کی وجہ سے حسن اور قابل  
احتجاج ہے۔ (فتاویٰ نذیر۔ جلد اول ص ۲۷۶ طبع لاہور ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۱ء)

معلوم ہوا کہ: کثرت طرق ہونے کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف نہیں بلکہ حسن ہے۔  
اعتراض :- ابن لعل دین نجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے :-

### ”غیب کی خبریں“

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اور اس کے رسول نے احادیث میں بارہا فرمایا ہے کہ غیب کے  
امور اور خبریں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات جانتی ہے۔ لیکن یہ لوگ ہر پیر فقیر کو اور  
مجدوب مانگے کو ولی بنا کر اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں لا کر کھڑا کر دیتے ہیں۔ اور دعویٰ کرتے ہیں  
کہ یہ لوگ بھی غیب کے امور اور تمام غیبی خبریں جانتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں کھلے لفظوں میں  
فرماتے ہیں۔ ”کہہ دیجئے اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا۔“

پیر الیاس کہتے ہیں : انبیاء علیہم السلام کی تو بڑی شان ہے۔ فیضان انبیاء سے اولیاء کرام بھی  
غیب کی خبریں بتا سکتے ہیں۔

اس کے بعد عبد القادر جیلانی کی طرف منسوب کر کے ایک من گھڑت قول لکھا ہے۔ جس  
سے ثابت کیا ہے کہ وہ (عبد القادر جیلانی) اللہ کے علاوہ کسی اور کو بھی غیب کی خبریں جاننے والا مانتے  
ہیں۔ بلکہ خود بھی غیب کی خبریں جاننے کے دعوے کرتے تھے۔ اور ان کا یہ دعویٰ تھا کہ اگر شریعت نے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے؟ میں تمہارے ظاہر باطن کو جانتا ہوں۔ کیونکہ میری نظریں شیشے کی طرح ہیں۔ (میٹھی میٹھی..... ص ۱۰۵، ۱۰۶)۔  
الجواب نمبر 1 :- ” لیکن یہ لوگ ہر پیر فقیر کو اور مجذوب مانگے کو ولی بنا کر اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کھڑا کر دیتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ لوگ بھی غیب کے امور اور تمام غیبی خبریں جانتے ہیں۔ الخ“  
یہ لکن لعل دین کی الزام تراشی اور دروغ گوئی ہے۔ موصوف نے اہلسنت کی کسی معتبر اور مستند کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ اور دعویٰ بغیر دلیل کے رد ہے۔ خدا سے ڈرو! کل روز محشر خداوند قدوس کو کیا جواب دو گے؟

جواب نمبر 2 :- لکن لعل دین مجدی لکھتا ہے :

” قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ۔“ (نمل : ۶۵)

کہہ دیجئے! اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا۔

قرآن کریم میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب ہو کر فرمایا :-

”وانبئکم بما تا کلون وما تدخرون فی بیوتکم ط ان فی ذلک لایۃ لکم ان

کنتم مؤمنین۔“ (آل عمران ، پ ۳)

ترجمہ :- اور بتلاتا ہوں تمہیں جو کچھ تم کھاتے ہو۔ اور جو کچھ تم جمع کر کے رکھتے ہو اپنے گھروں میں۔

بیٹھک ان معجزوں میں (میری صداقت کی بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر تم ایمان دار ہو۔

کیا؟ کلام الہی میں تضاد ہے؟

نہیں ہرگز نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہر قسم کے تضاد سے مبرا و پاک ہے۔

ان آیات کا مفہوم یہ ہے۔ کہ

پہلی آیت میں اللہ عزوجل کے علم ، ازلی لدی ، ذاتی اور لامتناہی کا بیان ہے۔ اور دوسری

آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علم حادث ، عطائی اور متناہی کے ذکر ہے۔

اور یہی حضرت سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے قول کا مطلب ہے ، جو کہ آپ نے بطور

تحدیث نعمت فرمایا : تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے؟ الخ

اس میں آپ کے علم حادث ، عطائی اور متناہی کا ذکر ہے۔ اور آپ کی اس کرامت سے حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : ”ان فی ذلک لایۃ لکم ان کتم

مؤمنین۔“ بے شک ان معجزوں میں (میری صداقت کی بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر تم ایمان دار ہو۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان داروں کا یہ وصف بیان فرمایا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے عطائی

، حادث اور قتا ہی علم غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو اس کا منکر ہے۔ وہ ایمان دار نہیں۔

جواب نمبر 3 :- ابن لعل دین مجددی لکھتا ہے :-

” (قادری صاحب) نے اس کے بعد عبدالقادر جیلانی کی طرف منسوب کر کے ایک من گھڑت قول لکھا ہے۔“

اس قول کو من گھڑت کہنا سراسر غلط فہمی اور بغض اولیاء اللہ ہے۔ اس قول کو علامہ ابوالحسن شطرنوی شافعی نے ”بہجۃ الاسرار“ میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ”اخبار الاخیار“ نقل کیا ہے۔

”اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے؟ اور میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں۔ کیونکہ تم میری نظر میں شیشہ کی طرح ہو“ (اخبار الاخیار، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۴۲ (اردو) طبع کراچی)

اگر! قادری صاحب اس قول کو لکھنے کی وجہ سے باعث تنقید ہیں۔ تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کیوں نہیں؟ جب کہ جرم ایک ہے..... جواب دو!

جواب نمبر 4 :- ” میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں شیشے کی طرح ہو۔“ کا جواب یہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کی تصنیف ”غیۃ الطالبین“ میں موصوف ”دلی اللہ کا مقام“ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

”اگر کوئی آدمی اپنے پروردگار سے صدق کا طالب ہو تو اللہ جل شانہ اس کے دل کے آئینہ (شیشہ) کو مصفا کر دیتا ہے اور اس کو جلا جھٹتا ہے۔ اپنے دل کے صاف آئینہ (شیشہ) میں دنیا و آخرت کی ہر ایک چیز کو مشاہدہ کر لیتا ہے۔ ( غیۃ الطالبین، (اردو) از سید عبدالقادر جیلانی ص ۲۸ طبع ۱۳۹۳ھ)

جواب نمبر 5 :- ”اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو..... الخ“ کا جواب : بعض اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ ایسے علوم عطا فرماتا ہے۔ جن کی بہت مخلوق کو بتانا ممنوع ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے دو طرف (علم کے) یاد کر لیے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک کو تو میں نے ظاہر کر دیا اور دوسرے کو اگر ظاہر کروں تو یہ بلعوم کاٹ ڈالی جائے۔ (ابو عبد اللہ کہتے ہیں۔ کہ بلعوم کھانے کے جانے کی جگہ ہے۔)

(بخاری شریف، کتاب العلم جلد اول ص ۱۳۶-۱۳۷ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

جواب نمبر 6 :- قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ (نمل: ۶۵)

”کہہ دیجئے اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کے ازلی، ذاتی اور لامتناہی علم غیب کا بیان ہے۔ اور انبیاء و اولیاء کا علم حادث، عطائی اور متناہی ہے۔ اس آیت کریمہ سے انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے علم غیب کی نفی کرنا تفسیر بالرائے ہے۔ جس کے متعلق بہت سی وعیدات آئی ہیں۔

### ”مسئلہ علم غیب اور اہل سنت کا عقیدہ“

بہ نسبت علوم اولین و آخرین آپ ﷺ کا علم اعلیٰ و اکمل ہے۔ اور آخر عمر شریف تک ملکوت سماوی و ارضی و تمام مخلوقات و جملہ اسماء حسنیہ و آیات کبریٰ و امور آخرت و اشراف ساعت و احوال سعد و اشقیاء و علم ما کان و ما یكون پر آپ کا علم محیط ہو چکا ہے۔ تمام علوم بشریہ و ملکیہ سے آپ کا علم اشمل و اکمل ہے۔ جمیع جزئیات خسہ کا علم جس میں خاص وقت قیامت کا علم بھی شامل ہے۔ آپ کو حاصل تھا۔ علم الہی اور آپ ﷺ کے علم میں امور ذیل فارق ہیں۔

(۱) علم الہی غیر متناہی اور آپ کا علم متناہی ہے۔

(۲) علم الہی بلا ذرائع و وسائل ازلی و لیدی ہے۔ اور آپ کا علم بذریعہ وحی، الہام، کشف، منام

و بسط و حواس و بعیرت مقدرہ حادث ہے۔

(۳) تمام مخلوقات کے علم اور حضور ﷺ کے علم میں وہ نسبت ہے جو قطرے کو سمندر سے

ہے۔ یعنی تمام مخلوقات کا علم بمنزلہ قطرہ ہے اور ان کے مقابلہ میں حضور ﷺ کا علم بمنزلہ سمندر ہے۔

اور حضور ﷺ کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ ایسی بھی نہیں، جیسی قطرے کو سمندر سے ہوتی ہے۔

(۴) حضور ﷺ کے علم کلی کا یہ مطلب نہیں کہ خدا کا کل علم آپ کو حاصل ہے۔ بلکہ مخلوق کا

کل علم آپ کو عطا کیا گیا اور اس کی تکمیل نزول قرآن کے ضمن میں تدریجاً ہوئی۔

(۵) حضور ﷺ کو (معلوم کرنے کے لیے) توجہ کی ضرورت ہے جبکہ اللہ تعالیٰ توجہ کے

محتاج نہیں ہے۔

اعتراض :- لکن لعل دین درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

”مارنے اور زندہ کرنے والے“

صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کا زندوں کو مردہ اور مردوں کو زندہ کرنا، خاصہ ہے۔ یہ ہر مسلمان کا عقیدہ

ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح اعلان فرمایا ہے۔ ”واللہ یحییٰ و یمیت“ کہ وہی اللہ ہی ہے، جو

زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ اور دوسری جگہ خالق ارض و سما فرماتا ہے۔ ”وانا لخنخ و یمیت و ینحی الودئون“

بے شک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث ہیں۔ مزید

”وانہ ہوامات و احیا“ بے شک اللہ ہی مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے۔

لیکن ان لوگوں کے شریک عقیدہ کے مطابق ولیوں کا ایک مشغلہ یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو زندہ بھی کرتے ہیں اور مارتے بھی ہیں۔ کیونکہ یہ قاصد خداوندی ہیں۔ پیروں فقیروں کے پاس بھی مارنے اور زندہ کرنے کی قوت ہے۔ الخ اس کے بعد چند واقعات احیاء موتی کے نقل کیے ہیں۔ جن میں نبی اکرم ﷺ کے معجزات اور اولیاء اللہ کی کرامات کا ذکر ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۰۶ تا ۱۱۱)

الجواب :- ابن لعل دین کی پیش کردہ آیات میں اللہ تعالیٰ کی صفت حقیقی (مارنے اور زندہ کرنے) کا بیان ہے جبکہ بعض انبیاء کرام اور بعض اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسکی مشیت کے تحت بطور معجزہ اور کرامت زندہ کرتے اور مارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے :

”وَ اٰخِی الْمَوْتِی بِاِذْنِ اللّٰهِ ج (سورۃ ال عمران پ ۳)

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا) اور میں زندہ کرتا ہوں مردے کو اللہ کے حکم سے۔

☆..... مولوی عبدالسلام بستوی غیر مقلد ،

سابق شیخ الحدیث مدرسہ دارالحدیث والقرآن دہلوی (التوفی ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء)

لکھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ، اندھوں کو بینا اور کوڑھوں کو اچھا کر دیا کرتے تھے۔ مٹی کی چڑیا بنا کر پھونک مار کر اڑا دیتے تھے۔ ہمارے نبی ﷺ کو اس قدر معجزے دیئے گئے تھے۔ کہ ہم ان کو گن بھی نہیں سکتے۔ قریب قریب سب نبیوں کے معجزے آپ کو تنہا حاصل تھے۔ (یعنی آپ کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ بھی عطا ہوا تھا)۔ (اسلامی تعلیم، حصہ ۳، ص ۳۵۳ از مولانا عبدالسلام بستوی، طبع لاہور 1989ء)

☆..... حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصہبہانی فرماتے ہیں :-

کل فضیلة اوتی عیسیٰ علیہ السلام ہر وہ فضیلت جو عیسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی گئی وہ نبی کریم ﷺ فقد اوتیہا نبینا ﷺ وانہا لم ینکرہا کو ضرور مرحمت فرمائی گئی۔ یہ ایسی یقینی بات ہے جس کا کوئی مستدر الخ دین کی سمجھ رکھنے والا شخص انکار نہیں کر سکتا۔ الخ

(جواہر البحار ص ۲۵۴ جلد اول، از علامہ نبہانی طبع لاہور ۱۹۷۵ء)

مزید لکھتے ہیں: اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ اس سے بھی عجیب تر واقعہ وہ ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزمان کی شان کو بلند فرمایا اور معجزہ بھی ایسا جسے پوری ایک جماعت نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ یعنی آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بھری کو زندہ کیا تھا۔ نیز یہ معجزہ بھی عجیب ہے کہ آپ کے عہد مبارک

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

میں ایک انصاری عورت کے لڑکے کو زندہ فرمایا گیا۔ الخ (جواہر الہمد، جلد اول ص ۲۶۰ طبع لاہور ۱۹۷۵ء) ☆..... شیخ سیدنا عبدالقادر گیلانی فرماتے ہیں :-

کہ رسول مقبول کو وہ تمام معجزے دیئے گئے جو دیگر انبیاء کو دیئے گئے۔ اور ان کے سوا اور بھی دیئے گئے۔ بعض اہل علم نے ہزار تک شمار کئے ہیں۔..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ آپ مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ الخ (غیۃ الطالبین ص ۱۶۵ طبع لاہور ۱۳۹۳ھ)

☆..... شیخ عبدالحق محدث دہلوی (التموی ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں :-

اب رہا مردے زندہ کرنے کے معجزات تو شبہتی نے دلائل میں روایت کیا ہے۔ کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اسلام کی دعوت دی۔ اس شخص نے کہا میں اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک آپ میری اس لڑکی کو جو مر چکی ہے زندہ نہ فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر دکھاؤ..... اس نے قبر دکھا دی..... پھر حضور ﷺ نے اس لڑکی کو آواز دی۔ لڑکی نے جواب میں کہا۔ ”لیک و سدیک“ (حاضر ہوں، فرمانبردار ہوں) اس کے بعد لور بہت سے واقعات نقل کئے ہیں۔

مزید لکھتے ہیں: لور بعض ایسے کامل ترین لوہیاء کرام ہیں جو حضرت حق جل جلالہ کی قدرت کے منظر میں لور رسول اللہ ﷺ کی مہجرت کے شرف سے آپ کے پر تو ہیں ان میں خارق عادات ظاہر ہوتے ہیں۔ جیسے کے لوگوں نے ایک مرغ کھایا۔ ایک بزرگ نے اس کی ہڈیوں کو جمع فرمایا اور اس پر اپنا دست مبارک رکھ کر اللہ تعالیٰ لور اس کے رسول کا نام لیا۔ مرغ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ لور چلایا۔ یہ بھی رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں سے ہے۔ (مدارج النبوۃ جلد اول ص ۳۵۹، ۳۶۱ طبع کراچی ۱۹۷۵ء) دیکھئے! مردے زندہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اس لحاظ سے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے کام کا دعویٰ کیا۔ لیکن آپ آگے فرماتے ہیں ”باذن اللہ“ یعنی میں جو کچھ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے اذن سے کرتا ہوں۔ پس جہاں لذن الہی آجائے شرک چلا جاتا ہے لور جماع اذن گیا توحید بھی گئی۔ یہی اذن الہی ہونا یا نہ ہونا توحید لور شرک کا بنیادی نکتہ ہے۔

(خطبات کاظمی علیہ الرحمۃ ص ۵۰ جلد اول طبع علی پور (مظفر گڑھ)

مولوی نذیر حسین دہلوی کا ایک فتویٰ لور اہل سنت و جماعت کی تائید :

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہ عقیدہ رکھنا کیسا ہے کہ کوئی بشر سمجھ نہیں کر سکتا ہے جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے۔ ایک حضرت جاہل مسلمانوں میں نہایت زور کے ساتھ علی الاعلان عقیدہ مندرجہ بالا کو کہتے ہیں۔ کہ خاص اہل سنت و الجماعت کا یہی عقیدہ ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ اگر ایسا ہی عقیدہ عند الشرع درست لور خاص اہل سنت و الجماعت کا یہی عقیدہ ہے تو سب کو تسلیم کرنا چاہیے، لور

اگر عندالشرع درست نہیں ہے اور خلاف عقیدہ اہل سنت ہے تو جواب شافی فرمایا جاوے کہ ایسے عقیدے والے کا کیا حکم ہے؟ اور ایسے شخص کے پیچھے نماز بھی ہوگی یا نہیں؟ کیونکہ تاوقت مسلمانی گرداب بلا میں مبتلا ہو کر تباہ ہو جاویں گے۔ یہ معاملہ عقائد کا ہے۔ بیوا تو جروا۔

الجواب :- اگر شخص مذکور کا یہ مطلب ہے کہ نفع و ضرر حقیقت میں خدای کی جانب سے ہوتا ہے، خدا کے سوا کسی اور میں یہ طاقت نہیں ہے، کہ کسی کو بغیر اذن خدا کے نفع و ضرر پہنچاوے، تو یہ عقیدہ بے شک اہل سنت و الجماعت کا ہے۔ اور ایسا ہی عقیدہ ہر مسلمان کو رکھنا چاہیے، اس عقیدہ کے حق ہونے پر متعدد آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ صاف اور صریح طور پر دلالت کرتی ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ ” قل لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا الا ما شاء الله “ اور اگر شخص مذکور کا یہ مطلب ہے، کہ انسان مجبور محض ہے، اس کو کچھ بھی اختیار نہیں ہے، اس کے حرکات مثل جمادات کے ہیں، تو یہ عقیدہ بالکل غلط و باطل ہے، اور یہ عقیدہ فرقہ جبریہ کا ہے، ایسے عقیدہ باطلہ سے ہر مسلمان کو بچنا فرض ہے۔ ایسے عقیدے سے ان آیتوں کا انکار لازم آتا ہے۔ هل تجزون الا ما كنتم تعملون - فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر - جزاء بما كانوا يعملون۔ ایسے عقیدہ باطلہ والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سید محمد نذیر حسین

(فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۲۰-۱۹ طبع لاہور ۱۳۹۰ء / ۱۹۷۱ء)

### ایک صحابیہ کا واقعہ اور حضرت ابو طالب

ہدایت کا تخلیق کرنا رب کائنات جل شانہ کا منصب ہے، اور ہدایت محبت کے تحت نہیں بلکہ مشیت خداوندی کے تحت ہے۔ حضرت ابو طالب کے لیے ہدایت نہ ہی تخلیق ہوئی تھی اور نہ ہی مشیت باری تعالیٰ تھی اس لیے وہ ایمان کی نعمت عظمیٰ سے محروم رہے۔ اور حضور ﷺ کا ان کو بار بار دعوت ایمان دینا، ان کے احسان کا بدلہ اور رحمۃ للعالمین ہونے کا اظہار تھا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

صحابیہ کے لیے چونکہ ہدایت تخلیق ہو چکی تھی اور مشیت ایزدی بھی تھی اس لیے ایمان کے حصول کے لیے حضور ﷺ کی ذات اقدس اس کے لیے وسیلہ بن گئی۔

اعتراض :- لیکن لعل دین نجدی لکھتا ہے: ”یاد رہے! اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت کرنا شرک اکبر کہلاتا ہے۔ مثلاً غیر اللہ کو پکارنا، فوت شدہ یا زندہ غیر موجود سے مدد مانگنا، اس کو ہر کام کرنے پر قادر سمجھنا، اللہ تعالیٰ کے اختیارات کسی بے کو دے دینا وغیرہ..... اس کے بعد شرک کے رد میں تین آیات قرآنیہ پیش کی ہیں۔

الجواب :- لیکن لعل دین اور اس کے ہم مسلک آج تک حقیقت شرک ہی سے نا آشنا ہیں۔ اور خواہ مخواہ

عالم اسلام کے مسلمانوں کو مشرک مانا اپنی زندگی کا حاصل سمجھتے ہیں۔ اور اپنے زعم باطل میں اپنے فرقہ کے علاوہ کسی کو مسلمان نہیں گردانتے۔

### حقیقت شرک اور اللہ سنت کا مسلک

○ شرک و کفر بلحاظ نتیجہ متحد ہیں۔ دونوں کا مرتکب لبدی عذاب کا مستحق ہے۔ حقیقت شرک یہ ہے کہ غیر خدا کو واجب الوجود، یا مستحق عبادت مانا جائے۔ اور اس کی امارات سے یہ ہے کہ بعدگان حق تعالیٰ کی ان قابل عظمت صفات کو جو عام بنی نوع میں مفقود ہیں۔ (مثلاً کشف، استجابت، دعا، تاثیر، تسخیر وغیرہ) صفات کو جناب باری تعالیٰ ”سبحنہ، سبحنہ، سبحنہ“ کے برابر خیال کیا جائے۔ (نوربائت)

اور ہم میں نہایت عجز و نیاز کے افعال ان کے سامنے اسی نیت سے ادا کئے جائیں کہ وہ معاذ اللہ معبود ہیں۔

○ شریعت حقہ شرک کو رفع فرماتی ہے۔ اور صفات عباد و صفات ربوبیت میں بلکہ الاقویاز ظاہر فرمانا بعثت رسل کا مہتمم بالشان مقصد ہے۔

○ خواص عباد کی صفات مذکورہ کو باطل نہیں کہا جاسکتا بلکہ وہ ان کی حقیقت واقعہ کا اظہار ہے۔ جس سے کہ صفات ربوبیت کی برتری و تقدس ظاہر ہو۔

○ محبوبیت و شفاعت جو کہ تمام ادیان و شرائع میں خواص بشر کے لیے ثابت کی گئی ہے۔ اس کو ایسا منصب خیال کرنا کہ جس سے عبد خود مختار ہو کر تصرفات الہیہ (معاذ اللہ) مزاحمت روک سکے، شرک ہے۔ اور رضائے الہی (یعنی مشیت خداوندی کے تحت) اور اس کی اجازت پر موقوف سمجھنا اور اس میں درحقیقت عنایت الہیہ کا ظہور جانتا ایمان اور توحید ہے۔

○ ایسا ہی خوارق و کرامات لولیاء اور اشراق باطنی سے ان مغیبات پر بلاذریعہ عطیہ الہی، اس طرح تسلیم کرنا شرک ہے۔ اور بذریعہ قوائے روحانی جو انبیاء و اولیاء کو حاصل ہوتی ہیں ان امور کا بتعلیم اللہ تعالیٰ و بعتاء الہی منظر تسلیم کرنا عین ایمان ہے۔

ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے عقائد و نظریات کی تشریح کر دی ہے۔ اس کے علاوہ جو کوئی خود ساختہ عقائد ہماری طرف منسوب کرے وہ سراسر کذاب ہے۔ اگر غیر اللہ کو مطلق پکارنا شرک ہے تو لہذا لعل دین جواب دے۔

### نواب صدیق حسن خاں بھوپالی مسلمان تھا یا مشرک

موصوف لکھتے ہیں۔ ۱۲۷۵ھ کا ذکر ہے۔ میں مرزا پور سے براہ جیل پور بھوپال آ رہا تھا۔ ایک سیلاب سے واسطہ پڑا۔ بارش کا زمانہ تھا۔ ندی چڑھ آئی۔ اس خیال سے کہ پانی تھوڑا ہے گھوڑا مع

سواری اس میں ڈال دیا۔ اس کا ڈالنا تھا کہ ندی میں طغیانی آگئی۔ قریب تھا کہ ہم سب اس میں ڈوب جائیں۔ میں گاڑی سے کود کر پانی میں کود پڑا۔ پانی گاڑی کو بہا کر لے گیا۔ میں نے فوراً بلند آواز سے تین بار پکارا اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ بس یہ کہنا تھا کہ گاڑی پانی سے نکل کر ایک اونچے پتھر پر آکھڑی ہوئی۔ اس موقع پر میرے اور کوچوان کے سوا وہاں دوسرا شخص کوئی ساتھ نہ تھا۔ الخ

(حیات امام جزری مع حصن حصین ص ۵۳ طبع کراچی از عبدالحلیم چشتی)

اعتراض :- لیکن لعل دین مجددی نے درج ذیل عنوان کے تحت ابو داؤد اور طحاوی کی روایات کے علاوہ چند دوسری روایات اور ایک فقہ کی عبارت پر جاہلانہ تنقید کی ہے۔

”جداگانہ تصور نماز“ (میٹھی میٹھی سنتیں..... ص ۱۱۳ تا ۱۱۵)

الجواب :- ہم سلسلہ وار تمام اعتراضات کے تحقیقی جوابات پیش کرتے ہیں۔

نمبر 1 :- ”جداگانہ تصور نماز“

قادری صاحب نے کسی جداگانہ نماز کا تصور پیش نہیں کیا۔ بلکہ آپ اسی نماز کے قائل و عامل ہیں جس کا رب کائنات جل شانہ نے حکم دیا ہے۔ ”اتیموا الصلوة“ نماز قائم کرو۔ (القرآن) نماز ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر فرض ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور سستی و کابلی سے نہ لوا کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ قادری صاحب درج ذیل ترتیب سے فقہ حنفی کے مطابق 5 وقت نماز ادا کرتے ہیں۔

نام نماز	سنت غیر مؤکدہ	سنت مؤکدہ	فرض	سنت مؤکدہ	نفل	وتر	نفل
فجر	*	2 رکت	2 رکت	*	*	*	*
ظہر	*	4 رکت	4 رکت	2 رکت	2 رکت	*	*
عصر	4 رکت	*	4 رکت	*	*	*	*
مغرب	*	*	3 رکت	2 رکت	2 رکت	*	*
عشاء	4 رکت	*	4 رکت	2 رکت	2 رکت	3 رکت	2 رکت

اور اسی نماز کی تلقین اپنے مریدین، متعلقین اور معتقدین کو کرتے ہیں۔

نمبر 2 :- جو شخص ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر ایک حرف کے بدلے جو اسکی زبان سے نکلا ہے۔ پانچ حوریں اور پانچ محل جنت میں عطا فرمائے گا۔ اور قیامت کے دن یہی نماز اس کے پاس براق کی صورت میں آئے گی۔ جس پر وہ سوار ہو کر پل صراط سے چمکتی ہوئی عیسیٰ کی طرح گزر جائے گا۔ اور جنت میں داخل ہوگا۔ (فیضان سنت ص ۹۹)

..... اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک شہر بنا دیا ہے جس کا نام مدینۃ الجلال ہے۔ اس میں ایک محل ہے جس کا

ہم قصر عظمت ہے۔ اس کے اندر ایک مقام ہے جس کا نام بیت الرحمۃ ہے۔ اس کے اندر چار ہزار تخت  
بچھے ہوئے ہیں۔ ہر تخت پر چار ہزار حوریں ہیں۔..... (یہ اس کے لئے ہے) جو پانچوں وقت کی نمازیں  
باجماعت پڑھے گا۔ (فیضان سنت)

○..... چاشت کی ایک رکعت کے بدلہ میں آدمی کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (فیضان سنت)  
ان تینوں روایات میں نماز بجاگناہ باجماعت پڑھنے اور نماز چاشت ادا کرنے پر ثواب کا تذکرہ ہے۔ اور  
رب العزت جل جلالہ جس قدر اپنے بندوں کو ثواب سے نواز دے۔ اس کی شان ”کن فیکون“ ہے۔  
وہ مالک و مختار اور واسع ہے۔ آپ کون ہیں؟ اس کی عطاء و بخشش پر اعتراض کرنے والے۔

☆..... قاضی محمد سلیمان منصور پوری غیر مقلد اللہ تعالیٰ کے اسم ”واسع“ کے تحت لکھتے ہیں:  
”اللہ تعالیٰ واسع ہے۔ اور اسکی جو دو عطاء حیضہ اندازہ سے باہر ہے۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۹۷ طبع لاہور)  
نیز لعل دین ان روایات کو موضوع بحث نہیں کر سکا۔ تو لامحالہ یہ روایات ضعیف ہیں۔ اور  
ضعیف احادیث عند القریعین فضائل و اعمال میں قبول ہیں۔

○- میاں نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں :-

حدیث ضعیف فضائل میں مقبول ہے۔ (فتاویٰ تذریہ ص ۳۰۳ جلد اول طبع لاہور ۱۹۷۱ء)

○- نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد لکھتے ہیں :-

احادیث ضعیفہ در فضائل و اعمال معمول بہا است

(مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۵۷۲ جلد اول طبع بھوپال ۱۳۰۶ھ)

لعل دین نے زیر بحث روایات کو تو ضرب دی ذرا درج ذیل روایات کو بھی ضرب دیں۔  
☆..... نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتا ہے :-

”ایک مسئلہ کا سیکھنا سکھانا ہزار رکعت نماز سے قطعاً بہتر ہے“

(مناقب الخلفاء الراشدین ص ۸۱ طبع ۱۳۰۶ھ)

☆..... قاضی محمد سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں :-

حدیث شریف میں ہے۔ (کوئی حوالہ نہیں، لعل دین کے لیے لمحہ فکریہ)

”سبحان اللہ نصف الايمان والحمد لله يعلاہ“

سبحان اللہ کہنے سے میزان عمل آدمی بھر جاتی ہے اور الحمد للہ کا کہنا اسے کے پڑے کو پورا بھر دیتا

ہے۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۲۰ طبع لاہور)

تو لعل دین نے پھر نماز پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ آدھا پڑھا سبحان اللہ کہنے سے بھر گیا۔ اور آدھا

بِإِذْنِ اللَّهِ كُنْتُمْ - ☆..... نیز قاضی صاحب لکھتے ہیں :-

ترمذی میں روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: جو کوئی شخص ایک دن میں ۱۰۰ بار یہ وظیفہ کرے۔ اسے دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ سونکیاں اس کی لکھی جائیں گی۔ سو بیدیاں مٹادی جائیں گی۔ اور اس روز اسے شیطان سے حفاظت ہوگی۔ اور اس روز اس سے اچھے عمل والا صرف وہی ہو گا جس نے یہ کلمات اس سے زیادہ کہے ہوں گے۔

” لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير“

(شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۲۷ طبع لاہور)

☆..... مولوی عبدالسلام بستوی سابق شیخ الحدیث، دارالقرآن والحدیث، دہلی لکھتے ہیں :-

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مکہ پیدل حج کیا۔ اور پھر پیدل اپنے گھر واپس آیا تو اس کے ہر قدم کے بدلے میں سات سونکیاں ملیں گی۔ ہر ایک نیکی جرم کی نیکی کی مثل ہے۔ عرض کیا گیا حرم کی نیکی کیا ہے؟ فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ (اسلامی تعلیم، حصہ چھٹا، ص ۶۷۸ طبع لاہور ۱۹۸۹ء) نمبر 2 :- لمن لعل دین طنز الکتھا ہے :

”پہاڑ کی چوٹی پر اذان دے کر تنہا نماز پڑھنے والا جنتی ہو جاتا ہے۔“

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۱۴) (فیضان سنت ص ۹۶۲)

☆..... قادری صاحب نے فیضان سنت ص ۹۶۲ پر درج ذیل سرخی لکھ کر

”پہاڑ کی چوٹی پر اذان دے کر تنہا نماز پڑھنے والا جنتی ہو جاتا ہے۔“

اس کی اس طرح کچھ وضاحت کی ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ جماعت سے نماز پڑھنے سے تنہا نماز پڑھنا افضل ہے۔ ہرگز ایسا نہیں ہے۔ یہ فضیلت تو ایسے جنگل، میابان اور پہاڑ وغیرہ کے لیے ہے کہ جہاں ہمہ تنہا ہو۔ اور کوئی ایسی مسجد بھی نہیں کہ اس میں جا کر باجماعت نماز ادا کر سکے۔ الخ۔ اور اس کے بعد ابو داؤد اور نسائی کی ایک حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی ہے۔ جس کو ابن لعل دین نے شیر مادر سمجھ کر ہڑپ کر کے بد دیا تھی کار تکاب کیا ہے۔ فعل اور قول رسول ﷺ پر طنز کرنا سراسر منافقت ہے۔ جیسا کہ موصوف کے جد اعلیٰ ذوالنورین نے نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں اس جرم کا عملی مظاہرہ کیا تھا۔ بخاری اور مسلم میں حدیث ہے۔

”رسول اکرم ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ تو ذوالنورین نے کہا: یا رسول عدل

کہئے! حضور ﷺ نے فرمایا: تجھے خرابی ہو۔ میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا۔ حضرت عمر نے

عرض کیا: مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن مار دوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اسے

چھوڑ دو۔ اس کے پور بھی ہر اسی ہیں۔ کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کا ن سے۔“

حدیث مبارکہ :- حضور ﷺ نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ! تیرا رب اس بھری کے چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے۔ جو پہاڑ کے کسی ٹکڑے کی چوٹی پر اذان پکارتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ (اپنے فرشتوں سے) فرماتا ہے۔ کہ میرے اس بندے کو دیکھو ! یہ نماز قائم کرتا ہے اور مجھ سے ڈرتا ہے۔ بے شک میں نے اپنے اس بندے کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

(رواہ ابو داؤد و النسائی - مشکوٰۃ ص ۶۵ طبع ملتان)

☆..... علامہ وحید الزمان غیر مقلد لکھتے ہیں :-

امام ابو داؤد نے التزام کیا ہے اس بات کا کہ حدیث صحیح ہووے یا حسن۔ اور اسی واسطے یہ کتاب بعد صحیحین کے سب کتابوں سے زیادہ معتبر ہے۔

☆..... مولوی عبدالقادر حصاروی غیر مقلد لکھتے ہیں :-

سنن ابو داؤد ، سنن نسائی ، جامع ترمذی ، مسند احمد بن حنبل ، جامع الاصول ، درجہ دوم کی کتب حدیث ہیں۔ ان کتابوں میں اکثر صحیح یا حسن حدیثیں ہیں۔ بعض حدیثیں تکیل ہیں۔ اور جو ہیں وہ ایسی ہیں جن پر اہل علم کا تعامل پایا جاتا ہے۔ (صحیفہ الہدیٰ کراچی، صفحہ نمبر ۱۷۴)

نمبر 3 :- سنن لعل دین نے درج ذیل فقرات بغیر حوالہ جات کے لکھ کر حسب سابق بددیانتی کے مظاہرہ کیا ہے۔ اور یہ تاثر دینے کی ناپاک کوشش کی ہے کہ یہ فقرات قادری صاحب کے خود ساختہ ہیں۔ جبکہ فیضان سنت میں ان جملوں کے آگے شامی اور طحاوی کتب کا نام لکھا ہوا ہے۔ دیکھئے صفحہ نمبر ۹۱۳، ۹۱۵۔

(۱) نماز فجر حضرت آدم نے صبح ہونے کے شکر میں ادا کی کیونکہ انہوں نے جنت میں رات نہ دیکھی تھی۔

(۲) نماز ظہر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جان محفوظ رہنے اور دنبہ کی قربانی کرنے کے شکر یہ میں ادا کی۔

(۳) نماز عصر حضرت عزیر نے پڑھی تھی۔ اس لیے کہ وہ سو برس کے بعد زندہ فرمائے گئے۔

(۴) نماز مغرب حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی توبہ قبول ہونے کے شکر یہ میں پڑھی تھی۔ کیونکہ ان کی توبہ مغرب کے وقت قبول ہوئی تھی۔ چار رکعت کی نیت کی تھی مگر درمیان میں تین رکعت پر ہی سلام پھیر دیا۔

(۵) نماز عشاء ہمارے آقا ﷺ نے ادا فرمائی۔

اس روایت کو (جس کے یہ تمام جملے ہیں) امام ابی جعفر احمد بن محمد مصری طحاوی حنفی (م ۵۳۲) نے اپنی مشہور تالیف ”شرح معانی الآثار“ جلد اول ص ۱۴۹ طبع ملتان پر اپنی مندرجہ ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ”حدثنی القاسم بن جعفر قال سمعت بحر بن حکم الکیسانی یقول سمعت ابا<sup>لہ</sup> عبدالرحمن عبید اللہ بن محمد ابن عائشة یقول ان آدم علیہ السلام لما یتبأ علیہ عند الفجر صلی رکعتین فصارت الصبح وقدی اسحق عند الظهر فصلی ابراہیم علیہ السلام اربعاً فصارت الظهر وبعث عزیر فقیل لہ کم لبثت فقال یوما فرأی الشمس فقال او بعض یوم فصلی اربع رکعات فصارت العصر وقد قیل غفر لعزیر علیہ السلام وغفر داؤد علیہ السلام عند المغرب فقام فصلی اربع رکعات فجهد مجلس فی الثالثة فصارت المغرب ثلثاء اول من صلی العشاء الآخرة نبینا ﷺ الخ۔“

اس حدیث کی تائید درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ جس کو سیدنا عبدالقادر گیلانی نے نقل فرمایا ہے۔

روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے خدا کے رسول ﷺ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے صبح کی نماز کس شخص نے پڑھی۔ آپ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام نے۔ اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے آگ میں ڈالا اور خدا کے فضل سے انہوں نے نجات پائی تو اس وقت آپ نے ظہر کی نماز ادا کی۔ (غیۃ الطالبین ص ۵۳۶، طبع لاہور ۱۳۹۳ھ از سیدنا عبدالقادر گیلانی (م ۵۶۱ھ))

### کتب حدیث میں معانی الآثار کا مقام

علامہ بدرالدین حنفی یعنی نے اس کو دوسری بہت سی کتب حدیث پر ترجیح دی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ”سنن ابی داؤد“ جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ وغیرہ پر اس کی ترجیح اس قدر واضح ہے کہ اس میں شک کوئی ناواقف ہی کرے گا۔

علامہ ابن حزم ظاہری نے اپنے جمود و تشدد کے باوجود اس کو سنن ابی داؤد و سنن نسائی کے درجہ پر رکھا ہے۔ مولانا انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کا مرتبہ سنن ابی داؤد کے قریب ہے۔ کیونکہ اس کے رواۃ معروف ہیں اگرچہ بعض متکلم فیہ بھی ہیں۔ اس کے بعد ترمذی پھر ابن ماجہ کا درجہ ہے۔

(ظفر المصلحین باحوال المصنفین ص ۱۶۸ طبع کراچی ۱۹۸۶ء)

نمبر 4:- ابن لعل دین نے قادری صاحب کے رسالہ ”نماز کا جائزہ“ سے درج ذیل ایک عبارت بطور نظر

ابو عبدالرحمن عبید اللہ بتصغیر العبد ابن محمد بن حفص بن عمر بن موسیٰ المعروف بابن

عائشة و بالعشی ثقة جواد ۱۲ (تقریب التہذیب)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نقل کی ہے: " اگر اپنے یا پرانے کم از کم ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو مثلاً دودھ ابل جائے یا گوشت ترکاری، روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا کم از کم ایک درہم کی کوئی چیز چوراچکالے بھاگے۔ ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں..... ص ۱۱۵)

یہ مسئلہ فقہ حنفی کی معتبر کتب "در مختار" اور عالمگیری میں موجود ہے۔

(بہار شریعت ص ۲۵۴ جلد اول طبع لاہور)

اگر اس کے خلاف کوئی دلیل ہو تو پیش کر دو، ورنہ خواہ مخواہ ایک فقہی مسئلہ پر طرز کرنے سے کیا فائدہ؟ خدوئہ قدوس سے ڈرو! کل بروز محشر اس کے ہاں کیا جواب دو گے؟  
اعتراض:- لکن لعل دین مجددی نے بعنوان "پانچ مصنوعی نمازیں" لکھ کر چار طریقوں سے ماہ رمضان میں نوافل کی ادائیگی اور ان کا اجر "فیضان سنت" سے نقل کیا ہے اور پانچویں نماز صلوٰۃ الاسرار (نماز غوشیہ) تحریر کی ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۱۸ تا ۱۲۳)

اور کچھ آیات قرآنی صلوٰۃ الاسرار کے رد میں تحریر کی ہیں۔

الجواب:- موصوف کا دعویٰ ہے کہ یہ نوافل مصنوعی "یعنی بناوٹی، موضوع" ہیں۔ مگر اس دعویٰ پر کوئی دلیل پیش نہیں کی کہ کس محدث اور عالم دین نے انہیں موضوع قرار دیا ہے۔ لامحالہ یہ روایات ضعیف ہیں۔ اور اعمال میں ضعیف روایات عند المجد ثین اور خود غیر مقلد علماء کے نزدیک قابل قبول ہیں۔ دیکھئے:- (۱) فتاویٰ نذیریہ ص ۳۰۳ جلد اول طبع لاہور ۱۹۷۱ء

(۲) مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۵۷۲ جلد اول طبع بھوپال ۱۹۳۰ء

"نماز غوشیہ" کے متعلق ہم نے اوراق گذشتہ میں سیر حاصل بحث کر آئے ہیں۔ ہاں جو لکن لعل دین نے اس کے رد میں قرآنی آیات پیش کی ہیں ہم ان کی صحیح تفسیر پیش کرتے ہیں۔

پہلی آیت:- "اقیموا الصلوٰۃ ولا تكونوا من المشرکین" (الروم - ۲۱)

نماز قائم کرو اور مشرک نہ ہو جاؤ۔

جواب:- بے شک شرک سے چھتاہر مومن کا کام ہے۔ مگر شرک کی تعریف وہ قابل قبول ہوگی، جو ائمہ ہدئی نے کی ہے۔ نہ کہ لکن لعل دین اور فرقہ مجددیہ نے۔ جس کی وجہ سے عامۃ المسلمین تو درکنار عالم اسلام کی عظیم ہستیاں مشرک قرار پاتی ہیں۔ شرک کا صحیح مفہوم ہم اوراق گذشتہ میں بیان کر آئے ہیں۔

دوسری آیت:- "والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم" (البقرۃ)

لوگو! تمہارا صرف ایک ہی معبود ہے۔ اس کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں۔ وہ بہت

رحم کرنے والا ہے

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ صالح عالم جل جلالہ واجب الوجود ازیلی ابدی ہے۔ کوئی مثل نہ ذات میں ہے نہ صفات میں۔ وجوب وجود، استحقاق عبادت، خالقیت باختیار خود تدبیر کائنات کلی و جزوی اس کی ذات مقدس سے مختص ہیں۔

بے شک یہ آیت کریمہ ہمارے عقیدہ کی ترجمانی کرتی ہے۔ اس آیت مبارکہ کو اہل سنت و جماعت کے خلاف پیش کرنا جہالت ہے۔

آیت نمبر 3 :- " ان الذین تدعون من دون اللہ عباد استالکم۔ " ( اعراف : ۱۹۳ )

(اے کفار) بے شک وہ جنہیں تم پوجتے ہو اللہ کے سوا مددے ہیں تمہاری طرح۔

تدعون کا مفہوم :- تمام مقدسین مفسرین نے جہاں کہیں بھی مشرکین کا دعویٰ کو دعا کرنے کا قرآن میں ذکر آیا ہے۔ دعا کا معنی عبادت سے کیا ہے۔

تدعون = ای تعبدون و قیل تدعونہا الہة (تفسیر قرطبی)

// = ای تعبدونہم آلہة (تفسیر بیضاوی ، مظہری )

ان الذین تدعون ایہا المشرکون الہة من دون اللہ و تعبدونہا۔ (تفسیر ابن جریر)

آج کل بعض لوگ ان کلمات کے مفہوم کو صحیح نہ سمجھ سکنے کے باعث جمہور اہل اسلام کی

تکفیر اور ان کو مشرک ثابت کرنے میں اپنی زبان و قلم کا سارا زور صرف کر رہے ہیں۔ جیسا کہ لن لعل دین کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

لفظ دعا کی تحقیق :-

علامہ لن قیم فرماتے ہیں دعا کی دو قسمیں ہیں۔ ایک دعا بمعنی 'عبادت ہے اور ایک دعا بمعنی

سوال ہے۔ عبادت کرنے والے کو بھی داعی کہتے ہیں اور سائل کو بھی داعی کہا جاتا ہے۔ (جلاء الافہام)

اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کی عبادت کرنا شرک ہے۔ لیکن کسی سے مانگنا یا سوال کرنا شرک نہیں۔ جن

لوگوں نے قرآن حکیم میں کبھی غور کیا ہے۔ ان پر مخفی نہیں کہ کفار و مشرکین کا اپنے بچوں کے متعلق

کیا عقیدہ تھا؟ وہ بچوں کو الہ مانتے تھے۔ اور ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم میں ہے۔

" انہم کانوا اذا قیل لہم لا الہ الا اللہ یستکبرون ۝ ویقولون ائنا لتارکوا

الہتنا لشاعر مجنون " ( صافات )

جب انہیں کہا جاتا ہے کہ کہو لا الہ الا اللہ تو وہ غرور کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کیا ہم ایک شاعر مجنون

کے کہنے پر اپنے الہ (خداؤں) کو چھوڑ دیں۔

اگر آج بھی کوئی کسی کو الہ مانے اور اسکی عبادت کرے خواہ جس کو الہ مان رہا ہے اور عبادت

کرتا ہے۔ انسان ہو یا غیر انسان ، زندہ ہو یا مردہ ، اس کو پکارنا خواہ دور سے ہو یا نزدیک سے شرک ہے۔ لیکن کسی کو محض ندا کرنا جبکہ منادی کے متعلق ندا کرنے والے کا یہ عقیدہ نہ ہو شرک نہیں۔ اور اس کو بھی شرک قرار دینا بہت بڑی جسارت اور زیادتی ہے۔ حقیقت یہ کہ جو دعا (پکارنا) شرک ہے وہ ہر حال میں شرک ہے اور جو شرک نہیں وہ کسی حال میں شرک نہیں۔ انسان اور غیر انسان، زندہ و فوت شدہ، نزدیک اور دور کی قیود سب من گھڑت ہیں۔ آپ غور کیجئے اگر دور سے پکارنا ہی شرک ہو تو کیا کسی مت کے پاس بیٹھ کر اسے پکارنا شرک نہیں ہوگا؟ اگر آپ کہیں کہ کیونکہ یہ بے جان ہیں اس لیے ان کو نزدیک سے پکارنا بھی شرک ہے۔ تو آپ کا ان لوگوں کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو زندہ فرعون کی اس کے سامنے کھڑے ہو کر پرستش اور عبادت کیا کرتے تھے۔ اور اس کے روبرو اس سے فریاد کیا کرتے تھے۔ قیام وہ بھی شرک تھے اگرچہ دور سے پکار نہیں رہے تھے۔ اگرچہ وہ بے جان کو پکار نہیں رہے تھے۔ تو جو چیز بلبہ الامتیاز ہے وہ یہ ہے کہ پکارنے والا جس کو پکار رہا ہے۔ اس کے متعلق اس کا عقیدہ کیا ہے؟ اگر وہ اس کو لہذا، معبود اور خدا یقین کرتا ہے تو یہ شرک ہے خواہ دور سے ہو یا نزدیک سے۔ وہ زندہ ہو یا مردہ۔ قرآن کریم نے بارہا اس بات کی تصریح کی ہے۔ لا تدعون مع اللہ المہا آخر۔ کسی کو اللہ کے ساتھ خدا سمجھ کر مت پکارو۔

جب خدا کے یہ مقرب بندے (انبیاء کرام ، اولیاء عظام) مظهر خدا ہو کر کمال انسانیت کے اس مرتبہ پر فائز ہوتے ہیں۔ جس کے لیے ان کی تخلیق ہوئی تھی۔ تو صفات الہیہ سے وہ بندے منور ہو جاتے ہیں۔ سمع و بصر کا مظهر ہو کر مخلوق کو نفع پہنچانے والے ہیں اور بارگاہ رب العزت میں دعائیں کر کے رب کو راضی کرنے کی صلاحیتیں رکھنے والے ہیں۔ ان میں مشکل کشائی کی قدرتیں بھی ہیں، دور سے دیکھنے کی قدرتیں بھی اور بعید کی آواز کو بھی سن سکتے ہیں۔

لہذا ! وہ آیات جو مشرکین عرب کے حق میں نازل ہوئیں۔ ان کو اہل اسلام پر چسپاں کرنا خار جیوں کا شیوہ ہے۔ بخاری شریف میں ہے۔

”وکان ابن عمر یراہم شرار خلق اللہ تعالیٰ وقال انہم انطلقوا الیٰ آیات نزلت فی الکفار فجعلوها علی المؤمنین۔“ (بخاری شریف ص ۱۰۲۳، جلد دوم باب قال الخوارج)

عباد امثالکم (تمہارے جیسے بندے) کی تشریح :- امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں۔ کہ مشرکین مکہ توہم کے پرستار تھے اور بت پتھر اور لکڑی کے بے جان مجسمے بنا کرتے تھے۔ ان کو عباد امثالکم کیوں کہا گیا؟ امام صاحب نے اس کے متعدد جواب دیئے ہیں۔ (۱) کیونکہ مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ زندہ ہیں اور سنتے اور سمجھتے ہیں۔ اس لیے اللہ کے اعتقاد کے مطابق ان سے بات کی گئی اور ان

ساری آیتوں میں یہی اسلوب اختیار کیا گیا۔ (۲) یہ الفاظ بطور استہزاء استعمال کئے گئے ہیں۔ یعنی اے عقل کے دشمنوں! اگر تمہاری بات ایک منٹ کے لیے مان بھی لی جائے کہ یہ زندہ ہیں اور سنتے سمجھتے ہیں تو پھر بھی زیادہ سے زیادہ یہ تمہاری طرح انسان ہی ہوں گے۔ یہ آخر خدا کیونکر ہو گئے؟ اور اپنے جیسے کی بندگی کا پٹہ گلے میں ڈالنا کہاں کی دانشمندی ہے؟ (تفسیر کبیر، سورۃ اعراف)

علامہ قرطبی نے یہوں کو عباد کہنے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ وہ بھی تمہاری طرح اس کے ملوک ہیں۔ اور تمہاری طرح اس کے پیدا کردہ ہیں۔ (تفسیر قرطبی، سورۃ اعراف)

علامہ راغب اصفہانی فرماتے ہیں۔ محض صوری مشابہت کی وجہ سے ان یہوں کو آیت ”ان الذین تدعون من دون اللہ عبادا امثالکم۔“ (۷ - ۱۴) (مشرکوں) جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو تمہاری طرح کے بندے ہی ہیں۔ میں عباد امثالکم کہہ دیا ہے۔ حالانکہ وہ بے جان مجسّمے تھے۔ (مفردات القرآن ص ۱۱۵۶ طبع لاہور ۱۹۷۱ء)

نیز ملاحظہ ہو، تفسیر نسفی جلد ۲، تفسیر لکن جریر جلد ۹، تفسیر خازن جلد ۲۔

آیت نمبر ۴ :- ”ادعونی استجب لکم (المومن ۶۰)

مجھے پکارو، میں جو ہوں تمہاری پکار قبول کرنے والا۔

اہل سنت و جماعت، براہ راست اور انبیاء و اولیاء کے وسیلہ سے دعا مانگنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اس لیے ہمارے عقیدہ کے خلاف اس آیت کو پیش کرنا نادانی ہے۔

آیت نمبر ۵ :- ”اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یعیبکم ثم یحییکم هل من شرکاء کم من یفعل من ذالکم من شیء ۵ سبحانہ ۵ و تعالیٰ عما یشرکون ۵ ہمارا عقیدہ ہے :

۵- صانع عالم جل جلالہ واجب الوجود ببدی ازلی ہے۔ کوئی مثل نہ ذات میں ہے نہ صفات میں۔

وجوب وجود، استحقاق عبادت، خالقیت با اختیار خود تدبیر کائنات کلی و جزوی اس کی ذات مقدس سے مختص ہے۔ شفاء مریض، عطاء رزق، ازالہ تکالیف و مصائب بطور استقلال و خلق اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ پس اس آیت کو اہلسنت کے عقائد کے خلاف پیش کرنا کم عقلی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا سوال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب

”اور جب پوچھے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو؟ عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے کہ سبحان اللہ! میرا یہ کام نہ تھا کہ میں وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا۔ اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو آپ کو ضرور علم ہوتا۔“ (المائدۃ)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جمہور مفسرین کا قول یہ ہے کہ یہ سوال وجواب قیامت کے دن ہوگا۔ اس سے پہلی آیت یوم یجمع الخ اور بعد کی آیت یوم یفزع الخ اس کی موید ہیں۔ سوال ہمیشہ اس لیے نہیں کیا جاتا کہ سائل کو اس چیز کا علم نہیں بلکہ سوال دوسرے فوائد کے لیے بھی ہو سکتا ہے۔ یہاں اس استفسار سے مقصود یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان کروڑوں آدمیوں کو اپنی بخش غلطی پر آگاہ کیا جائے جس میں مبتلا ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا شریک خدا یا فرزند خدا بنائے ہوئے ہیں۔

سچی دنیا میں حضرت مریم کی پرستش کوئی پوشیدہ امر نہیں۔ وہ ان کے قد آدم مجسمے بنا کر اپنے گرجوں کی محرابوں میں رکھتے ہیں اور تمام رسوم پرستش کی جلاتے ہیں۔ (جبکہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کرتا)

اعتراض :- ”قضائے عمری“ کی نماز ادا کرنے سے زندگی بھر کی ترک شدہ نمازوں کی تلافی ہو جاتی ہے۔ الخ (مخمس : میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۲۳)

الجواب :- یہ قادری صاحب پر بہت بڑا عظیم ہے۔ جبکہ قادری صاحب نے صراحتاً تحریر فرمایا ہے۔

”رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو شب قدر میں بعض لوگ یا جماعت قضائے عمری پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اس ایک نماز سے ادا ہو گئیں۔ یہ باطل محض ہے۔“ (نماز کا چور مع نماز کا طریقہ ص ۵۸ طبع کراچی)

☆..... قادری صاحب کے دادا پیر مولانا احمد رضا ریوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

(بروز جمعہ آخری رمضان شریف قضائے نماز تمام عمر بہ نیت قضائے عمری خواہد کہ ادا شد)

اس طریقہ کہ بہر تکفیر صلوات قانتہ احداث کردہ اندب بدعتے شنیعہ وردین نماوہ اند۔ حدیثیں موضوع و فعلش ممنوع و اس نیت و اعتقاد باطل و مرفوع اجماع مسلمین بر بطلان اس جہالت شنیعہ و جہالت قطعہ قائم است۔ حضور پر نور سید المرسلین ﷺ فرمودہ اند ”من نسی صلاة فلیصلها اذا ذکرها لا کفارة لہا الا ذلک“ ہر کہ نماز سے فراموش کرد چوں یاد آید آن نماز باز گزارد و جزا اس مراد را کفارہ نیست۔ (اخرجہ احمد و بخاری و مسلم) (فتاویٰ رضویہ ص ۶۴۲ جلد ۳ طبع لائل پور ۱۳۹۳ھ)

☆..... مولانا حکیم محمد امجد علی صاحب بہار شریعت فرماتے ہیں :-

قضائے عمری کہ شب قدر یا اخیر جمعہ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اس ایک نماز سے ادا ہو گئیں یہ محض باطل ہے۔

(بہار شریعت ص ۲۹۶ جلد اول طبع لاہور)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

**ایک فقہی مسئلہ:-** قادری صاحب نے قضا شدہ نمازوں کے ادا کرنے کے متعلق ایک فقہی مسئلہ بیان کیا ہے۔ لیکن لعل دین کی علمی قابلیت کو داد دیجئے کہ وہ فقہ کی اردو کی ایک عبارت سمجھنے سے قاصر ہے۔ اور موصوف نے اپنی نا فہمی کی بنا پر مختلف شکوک و شبہات قائم کر کے عوام الناس کو قادری صاحب سے متنفر کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ اور سو قیانہ زبان استعمال کی ہے۔ ہم اس مسئلہ کی صحیح تصویر قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس پر قضا نمازیں زیادہ ہوں۔ وہ ان کی نیت کیوں کر کرے اور قضا میں کیا کیا نماز پھیری جاتی ہے۔ اور جس کے ذمہ قضا میں بہت کثیر ہوں (یعنی جس نے کبھی نماز ہی نہ پڑھی ہو اور اب توفیق ہوئی ہو) جن کی ادا سخت دشوار ہے۔ تو آیا اس کے لیے کوئی تخفیف نکل سکتی ہے؟ جس سے ادا میں آسانی ہو جائے کہ ادا میں جلدی منظور ہے کہ موت کا وقت معلوم نہیں۔

الجواب :- جس نے کبھی نمازیں ہی نہ پڑھی ہوں اور اب توفیق ہوئی اور قضا عمری پڑھنا چاہتا ہے۔ وہ جب سے بالغ ہوا ہے۔ اس وقت سے نمازوں کا حساب لگائے اور تاریخ بلوغ بھی نہیں معلوم تو احتیاط اسی میں ہے کہ عورت نو سال کی عمر سے اور مرد بارہ سال کی عمر سے نمازوں کا حساب لگائے۔

قضا ہر روز کی نماز کی فقط بیس رکعتوں سے ہوتی ہے۔ دو فرض فجر کے، چار ظہر، چار عصر۔ تین مغرب۔ چار عشاء، تین وتر کے (بیس رکعت)۔ قضا میں یوں نیت کرنی ضروری ہے۔ کہ نیت کی میں نے پہلی فجر کی جو مجھ سے قضا ہوئی یا پہلی ظہر جو مجھ سے قضا ہوئی۔ اسی طرح ہمیشہ ہر نماز میں کیا کرے۔ اور جس پر قضا نمازیں بہت کثرت سے ہوں۔ وہ آسانی کے لیے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے۔

(۱) کہ ہر رکوع میں اور ہر سجدہ میں تین تین بار سبحان ربی العظیم، سبحان ربی الاعلیٰ کی جگہ صرف ایک بار کہے۔۔۔۔۔ دوسری تخفیف یہ ہے کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ تین بار کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔۔۔۔۔ یہ تخفیف فقط فرضوں کی تیسری، چوتھی رکعت میں ہے۔ وتروں کی تینوں رکعتوں میں الحمد اور سورت دونوں ضروری پڑھی جائیں گی۔ تیسری تخفیف پہلی التحیات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ صرف اللہم صل علی محمد و آلہ کہہ کر سلام پھیر دے۔ چوتھی تخفیف وتروں کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک یا تین بار ”رب اغفر لی“ کہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

0-- فتاویٰ رضویہ ص ۶۴۳ جلد ۳ طبع لاہور

0-- احکام شریعت ۱۴۰ حصہ دوم طبع کراچی

0-- نماز کا چور مع نماز کا طریقہ از قادری صاحب ص ۶۵۸

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اگر لن لعل دین کے نزدیک سوال مذکورہ کا یہ جواب درست نہیں ہے تو کتاب و سنت کی روشنی میں اس کا صحیح جواب تحریر کرے۔ خواہ مخواہ عوام الناس کو پریشان کرنا ٹھنڈی نہیں بلکہ جمالت ہے۔  
اعتراض :- خشبات کرنے، گالی دینے، جھوٹ بولنے یا غیبت کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۲۷)

الجواب :- یہ فقہ حنفی کا مسئلہ ہے اگر یہ درست نہیں تو کتاب اللہ اور حدیث صریحہ مرفوعہ سے اسکی تردید کیجئے۔ فقط سو قیامہ گفتگو سے کام نہیں چلے گا۔ علمی میدان ہے۔ تحقیقی بات کرو۔  
☆..... محمد بن عبد الوہاب نجدی لکھتا ہے :-

وضو آٹھ چیزوں سے ٹوٹتا ہے۔

- (۱) .. سبیلین سے کسی چیز کا خارج ہونا۔
- (۲) .. بدن سے کسی چیز کا حد سے زیادہ لٹکنا
- (۳) .. نیند یا کسی بھی وجہ سے عقل کا زائل ہو جانا۔
- (۴) .. شہوت سے عورت کو چھونا۔
- (۵) .. دریا عضو خاص کو ہاتھ لگانا۔
- (۶) .. میت کو غسل دینا۔
- (۷) .. لونٹ کا گوشت کھانا۔
- (۸) .. مرتد ہو جانا۔

(رسالہ احکام الصلوٰۃ ص ۵۰۳ طبع لاہور)

معلوم ہوگا کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے نزدیک خشبات کرنے، گالی دینے، جھوٹ بولنے یا غیبت کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ قادری صاحب پر اعتراض کرنے سے پہلے محمد بن عبد الوہاب نجدی کا ماتم کیجئے۔

اعتراض :- لن لعل دین درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے :

### ” بچے کا پیشاب “

قادری صاحب حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں : ” عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پینے والے بچے کا پیشاب پاک ہے۔ یہ بالکل بے اصل بات ہے۔ چہ کتنا ہی چھوٹا ہو، لڑکا ہو یا لڑکی ہو (اگر وہ) ہوتے ہی پیشاب کر دے، ناپاک ہے۔“

حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالیشان اس کے بالکل الٹ ہے۔ آپ نے فرمایا : شیر خوار بچی کے پیشاب سے کپڑے کو دھویا جائے گا جبکہ بچے (لڑکے) کے پیشاب کرنے پر صرف چھینٹے مار لینا ہی کافی ہے۔ (نہ کہ اس کو دھویا جائے) بلوغ المرام۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۲۷)

الجواب :- حضرت امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :

” اخیرنا مالک اخیرنا هشام بن عروہ عن مالک بن انس۔ ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ بن زبیر

ابیہ عن عائشۃ أنها قالت أتت النبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ کہ  
بصی فبال علی ثوبہ فدعاء بماء فاتبعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا۔ اس نے آپ  
ایاہ۔ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگا کر اس پر بہا دیا۔

(مؤطا امام محمد ص ۲۹ طبع کراچی)

لکن لعل دین کی پیش کردہ حدیث کا جواب :-

”قال رسول اللہ ﷺ يغسل من بول الجارية و يرش من البول الغلام۔ (بلوغ الرام ص ۱۲ جلد اول)  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دھویا جاوے پیشاب لڑکی کے سے اور پانی چھڑکا جاوے پیشاب لڑکے کے  
سے۔ (ترجمہ مولوی عبدالقادر ملتان غیر مقلد)

اس باب میں مختلف مندرجہ ذیل الفاظ وارد ہوئے ہیں۔

الرش . والنضح . والصب . واتباع الماء الكل اخرجہ فی ”صحيحہ“  
(المسلم ص ۱۳۹ جلد اول)

اس لیے جب تمام احادیث جن میں یہ مختلف الفاظ مرقوم ہیں ان کو تطبیق دی جاوے گی تو من جملہ ان الفاظ کا معنی  
”پانی بہانا ہوگا، نہ کہ چھڑکنا“ تشریح ملاحظہ ہو۔

”خفیہ کے نزدیک اس حدیث میں ”النضح“ کے معنی پانی ڈالنے کے ہیں چھڑکنے کے نہیں۔ چنانچہ  
دوسری حدیثوں میں اسکی تفسیر موجود ہے۔ مسلم میں ہے۔ ”عن عائشۃ قالت أتت رسول اللہ ﷺ  
بصی یرضع فبال فی حجرہ فدعا بماء فصبہ علیہ“ یعنی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ کے پاس ایک لڑکا دودھ پیتا لایا گیا۔ اس نے آپ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی  
منگوا دیا۔ پس ڈال دیا اس پر۔ اتنی۔ اور دوسری حدیث مسلم کی روایت میں ہے۔ ”فَنَضَحَهُ عَلٰی ثَوْبِهِ  
وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا“ یعنی پس ڈالا اس پانی کو اس پر اور نہ دھویا اسکو دھونا، اتنی۔ اس روایت سے بھی  
معلوم ہوتا ہے کہ دھونے میں مبالغہ جیسے اور نجاستوں میں کیا جاتا ہے نہیں کیا کیونکہ مفعول مطلق  
واسطے تاکید فعل کے واقع ہوا ہے۔ اسکی نفی سے فقط خفیف دھونا باقی رہتا ہے۔ اور بخاری میں ہے۔ ”عن  
عائشۃ أم المؤمنین أنها قالت أتت رسول اللہ ﷺ بصی فبال علی ثوبہ فدعا بماء فاتبعہ“  
ایاہ۔ یعنی عائشہ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا اس نے کپڑے پر  
پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوا پس بہایا اس کو کپڑے پر، اتنی۔ اور شرح معانی لا ائیر میں ہے۔ ”عن عائشۃ  
قالت كان رسول اللہ ﷺ يوتى بالصبيان فيدعولهم فأتى بصی مرۃ فبال فقال صبوا  
علیہ الماء صبًا“ یعنی عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لڑکے لائے جاتے تھے۔ پس

آپ ان کے واسطے دعا فرماتے تھے۔ پس ایک بار ایک لڑکا لایا گیا۔ اس نے پیشاب کر دیا۔ پس فرمایا آپ نے اس پر خوب پانی ڈال دو، اتھی۔ اور دوسری روایت میں ہے "وَأَتْبَعَةُ الْمَاءَ" یعنی اسپر پانی بہا دیا، اتھی۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نضح کے معنی پانی ڈالنے کے ہیں چنانچہ شرح معانی الآثار میں لکھا ہے۔ وَأَتْبَعَةُ الْمَاءَ حُكْمُهُ حُكْمُ الْغَسْلِ أَلَّا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَصَابَتْ ثَوْبَهُ عَذْرَةٌ فَأَتْبَعَهَا الْمَاءَ حَتَّى ذَهَبَ بِهَا فَإِنَّ ثَوْبَهُ قَدْ طَهَّرَ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطِينِي إِزَارَكَ اغْسِلُهُ قَالَ إِنَّمَا يُصَبُّ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ فَهَذِهِ أُمُّ الْفَضْلِ فِي حَدِيثِهَا هَذَا إِنَّمَا يُصَبُّ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ وَفِي حَدِيثِهَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ إِنَّمَا يُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ فَتَبَّتْ أَنَّ النُّضْحَ الَّذِي أَرَادَ بِهِ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ هُوَ الصَّبُّ الْمَذْكُورُ حَتَّى لَا يَتَضَادَّ اللَّتْرَانِ فَتَبَّتْ بِهَذِهِ الْآثَارِ أَنَّ حُكْمَ بَوْلِ الْغُلَامِ هُوَ الْغَسْلُ إِلَّا أَنَّ ذَلِكَ الْغَسْلَ يُعْزَى مِنْهُ الصَّبُّ فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ النُّضْحَ عِنْدَهُمْ هُوَ الصَّبُّ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَابْنِ يُونُسَ وَمُحَمَّدٍ يَعْنِي بِهَا پانی کا حکم اسکا حکم دھو نیکا ہے۔ کیا نہیں معلوم کہ اگر کسی شخص کے کپڑے پر گندگی لگ جائے پس وہ شخص پانی اس پر ڈال دے یہاں تک کہ وہ نجاست زائل ہو جاوے پس تحقیق کپڑا اس کا پاک ہو جائے گا۔ اور ام فضل سے روایت ہے پس کہا میں نے یا رسول اللہ! اپنا تہبند مجھے دیجئے اسے دھو دوں فرمایا پانی ڈالا جاتا ہے لڑکے کے پیشاب پر لور دھویا جاتا ہے پیشاب لڑکی کا۔ پس یہ ام فضل ہیں جن سے یہ روایت ہے لور انھیں کی حدیث میں جو پہلی فصل میں مذکور ہوئی نضح کا لفظ ہے پس ثابت ہوا کہ لول حدیث میں نضح سے مراد پانی ڈالنا ہے تاکہ دونوں حدیثیں متضاد نہ ہو جائیں پس ان تمام حدیثوں سے ثابت ہوا کہ لڑکے کے پیشاب کا حکم بھی دھونے کا ہے مگر اس دھونے کو فقط پانی ڈال دینا کافی ہو جاتا ہے پس دلالت کی اس نے کہ نضح نزدیک ان کے بمعنی صب یعنی پانی ڈالنے کے ہے اور یہی مذہب امام صاحب اور امام ابو یوسف اور امام محمد کا ہے، اتھی۔

پس یہ مضمون مخالف حدیث شریف کے کہاں ہوا؟ بے سمجھے ہو مجھے اعتراض کر دیا۔ مغز خن کو پینچنا کام ہے عاقلوں کا نہ ناقلوں کا۔

(فتح البین از مولانا منصور علی مراد آبادی ص ۶۰۳۵۸ طبع گوجرانوالہ ۱۹۸۹ء)

☆..... مولانا عبدالحی لکھنوی فرماتے ہیں :

”نضح کے معنی چھینٹا دینا لور دھونا دونوں معنی آئے ہیں۔ امام شافعی وغیرہ یہاں چھینٹا دینا مراد لیتے ہیں لیکن امام ابو حنیفہ یہاں اس کے معنی دھونے کے لیتے ہیں۔ جیسا کہ ترمذی کی روایت میں ہے۔ آپ نے مذی کے لیے فرمایا ”والنضح وتوضاء“ یہاں نضح کے معنی بالاتفاق غسل کے ہیں اور

”و لم یغسلہ“ کے معنی دھونے میں مبالغہ نہیں کیا۔

(موطاً امام محمد عربی عثمی مولانا عبدالحئی لکھنوی علیہ الرحمۃ)

اعتراض :- ابن لعل دین درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

### شیطان کا پنکھا

وضو کے بعد ہاتھ نہ جھنکے کہ یہ شیطان کا پنکھا ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۲۷)

الجواب :- یہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان عالی ہے اور اس پر طنز کرنا بد بختی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ”قال رسول اللہ ﷺ اشربوا عینکم

الماء هذا الوضوء ولا تنفضوا ایدیکم من الماء فانها مراوح الشیطان۔“

(رواہ ابو یعلیٰ ولبن عدی فی کامل، الجامع الصغیر مع فیض القدر ص ۵۲۲ جلد اول طبع بیروت از امام سیوطی (م ۹۱۱ھ)

نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ”اذا توضعتم فاشربوا عینکم الماء

من الوضوء ولا تنفضوا ایدیکم فانها مراوح الشیطان“ (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس)

اعتراض :- (دعوت اسلامی والے) جن کا ورد وہ چلتے پھرتے کرتے ہیں ان میں سے ایک لفظ

”مکہ“ اور ”مدینہ“ خاص طور پر شامل ہیں..... (مدینہ عربی کا لفظ ہے جس کے معنی شہر کے

ہیں..... اسی طرح لفظ مکہ ہے۔) الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۲۸)

الجواب :- ہم ”مکہ“ اور ”مدینہ“ وظیفہ کے طور پر نہیں پڑھتے۔ بلکہ آقائے نامدار ﷺ کی

نسبت سے ان کو یاد کرتے ہیں۔ کیونکہ مکہ میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور مدینہ منورہ میں

آپ کا روضہ اقدس ہے۔ اور اہل محبت پر یہ بات مخفی نہیں کہ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے اس کو ان

تمام چیزوں سے محبت ہوتی ہے جس کی نسبت محبوب کی طرف ہوتی ہے۔

مکہ معظمہ کی فضیلت :

علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (یعنی قرآن کریم میں) کسی نبی کی رسالت کی قسم

یاد نہ فرمائی۔ جز نبی کریم ﷺ کے اور سورۃ مبارکہ ” لا اقسام بهذا البلد و انت حل بهذا

البلد“ قسم ہے مجھے شہر (مکہ) کی کیونکہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔ اس میں رسول اللہ ﷺ

کی تعظیم و تکریم کی زیادتی ہے کہ حق تعالیٰ نے قسم کو اس شہر سے جس کا نام بلد حرام اور بلد ائمن ہے

مقید فرمایا ہے۔ اور جب سے حضور اکرم ﷺ نے اس شہر میں نزول اجلال فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ

شہر معزز و مکرم ہو گیا اور اسی مقام سے یہ مثل مشہور ہوئی کہ ”شرف المكان بالمکین“ یعنی

مکان کی بزرگی رہنے والے سے ہے۔ (مذاریع البیوتہ ص ۱۲۷ جلد اول طبع کراچی)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## مدینہ منورہ کی فضیلت :

لغت میں مدینہ ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مکانات اور کثرت عمارات میں قریہ کی حد سے تجاوز کر گیا ہو۔ اور شہر کے درجہ کو پہنچ گیا ہو۔ اور اب مدینہ نام مدینہ رسول ﷺ کا ہو گیا ہے۔ چنانچہ اگر مطلقاً مدینہ ذکر کرتے ہیں تو یہی شہر معظم مراد ہوتا ہے۔ اہل عرب اپنے محاورہ میں الف لام کے ساتھ المدینہ بولتے ہیں۔ حسن باطنی بوجہ وجود حضرت خاتم النبیین ﷺ کی ذات اقدس کے جو شاہد و مشہور پروردگار عالم کا ہے اور مقصود تمام نیکیوں کا اور وجود آل و اصحاب اور آپ کے قابعین کا کہ جامع تمام برکات اور جمع کریمات کے ہیں یہ سب خوبیاں و عظمتیں اسی مدینہ پاک کی سر زمین کو حاصل ہیں۔

و من مذہبی حب الدیار لاہلہا

و للناس فیما یعشقون مذاہب

(ترجمہ) میرا مذہب ہے کہ محبت مکان اس کے ساکنان کی وجہ سے ہے اور اسی واسطے ان لوگوں کے جو عشق رکھتے ہیں مختلف مذاہب ہیں۔

## قول فیصل

ہمیں اس عقیدے پر قائم رہنا چاہیے کہ جناب رب ذوالجلال کی فضیلت کے بعد ساری فضیلت جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے۔ اور ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ ہر چیز پر ہر وجہ اور ہر جہت سے حضور ﷺ ہی کو فضیلت دے۔ اس میں کچھ لحاظ نہ کرے باقی جتنی چیزیں ہیں ان کی فضیلت نسبتی ہے۔ جتنی نسبت آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہے اتنی ہی اسکی فضیلت ہے کہ معظمہ ہو خواہ مدینہ منورہ۔ اگر مکہ آپ کا جائے پیدائش ہے تو مدینہ منورہ آپ کا مسکن ہے۔ اس لیے حکم الہی کے تابع رہنا چاہیے اور اس کے حبیب ﷺ کی محبت میں کوئی جھگڑانہ کرنا چاہیے۔ مکہ میں اس کے امر کا ملاحظہ دیکھ اور ہر جگہ نور محمد ﷺ کا مشاہدہ کرتا رہو۔

(جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۹، ۱۳، ۱۹۔ طبع کراچی از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

اسی لیے جب اللہ اور المدینہ دونوں اسمائے پاک لیے جاتے ہیں تو عاشقان رسول کو اطمینان قلبی حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ ایک حدیث کی رو سے مدینہ مدینہ کہا بھی ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ تاریخ بخاری اعتراض :- حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ انہوں نے بڑی بڑی من گھڑت حکایتیں بنا رکھی ہیں جن کی بنا پر ان کو حج کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ان کے پاس بعض ایسے معمولی سے کام ہیں جن کو کر کے وہ چند منٹ میں ہی کئی کئی حج کا ثواب حاصل کر لیتے ہیں۔ الخ

www.marfat.com (ص ۱۳۵)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مدینہ منورہ کی فضیلت اور حب مدینہ منورہ کی طرف توجہ دینا چاہیے (جذب القلوب ص ۱۳۵) اگر مدینہ منورہ کو تشریح کرنا چاہیے

الجواب :- یہ محترم قادری صاحب اور واسطکان دعوت اسلامی پر بہتان عظیم ہے۔

ہمارے نزدیک حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کے اور اس کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کئے جائیں تو حج ہے۔ اس کی فرضیت قطعی ہے جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے مگر عمر میں صرف ایک بار فرض ہے۔

(عالمگیری، در مختار، بہار شریعت ص ۳۸۲ جلد نول)

یاد رکھیں! ایک ہوتا ہے حج کی ادائیگی۔ اور ایک ہوتا ہے حج کا ثواب۔ بعض نیک اعمال ایسے ہوتے ہیں جن کو خلوص دل سے ادا کرنے سے حج وغیرہ کا ثواب ملتا ہے۔ نہ کہ ان اعمال کی بجا آوری پر فریضہ حج ادا ہو جاتا ہے۔ چند ایک احادیث ملاحظہ ہوں:

**حدیث:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو پاک ہو کر اپنے گھر سے نکلے اور مسجد قبا میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کو عمرے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (مسند احمد - ص ۳۸۷ جلد سوم)

(نسائی کتاب الساجد فصل مسجد قبا ص ۳۷ جلد دوم) (لن ماجہ باب الصلوٰۃ فی مسجد قبا)

**حدیث:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شخص جمعہ کے دن اچھی طرح نماز پڑھے اور سویرے ہی پیدل چلے اور اول وقت مسجد پہنچ جائے اور امام کے پاس بیٹھ کر خطبہ کو توجہ سے سنے اور کوئی لغو اور بیکار حرکت نہ کرے تو اس کو ہر قدم کے بدلے سال بھر کے روزوں اور سال بھر تک پوری رات عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد، باب الجمعہ)

**حدیث:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو خدمت گزار بیٹا اپنے والدین پر رحمت و شفقت سے نظر ڈالتا ہے تو ہر نظر کے بدلے ایک حج مقبول کا ثواب پاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگر وہ دن میں سو بار نظر کرے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں سو مرتبہ (یعنی اس کو سو مقبول حج کا ثواب ملے گا) (مشکوٰۃ ص ۴۲۱ بحوالہ شعب الایمان - ہیعی)

**حدیث:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اشراق کی دو رکعت پڑھے اسے حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی جلد ۲)

قادری صاحب نے درج ذیل جو نوائوں کے طریقے نقل کئے ہیں۔ ان کا مقصد فقط یہ ہے کہ ان نوائوں کی ادائیگی سے اتنے حج کا ثواب ہو گا کہ ان کے اتنے حج ادا ہوں گے۔

○ --- جو شخص رمضان المبارک کی ہر رات عین دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ وہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے ہر رکعت کے عوض اس کو ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے۔

○ --- حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص پانچ وقت نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کو ستر

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حج کا ثواب عطا کرے گا۔ (گو یہ پہلویت ضعیف ہیں۔ مگر فضائل و اعمال میں قبول ہوتی ہیں۔)

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول) (فتاویٰ نذیریہ جلد اول، مسک الختام شرح بلوغ المرام)

اعتراض :- دینار کے سکے پر نئے نقش سے میل پچیل صاف کرنا تاکہ وزن میں فرق نہ آئے دو حج اور دو عمروں سے افضل ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۳۵)

الجواب :- یہ حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ (م ۷۸ھ) کا قول ہے۔ جس پر اعتراض و طنز کرنا بدبختی اور دنیا و آخرت میں خسران کا باعث ہے۔

☆..... حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :-

”و نظر فضیل الی ابنہ و هو یغسل دینارا یرید ان یصرفہ و یزیل تکحیلہ و یتقیہ حتی

لا یرید وزنہ لسبب ذالک فقال یا بنی فعلک هذا افضل من حجتین و عشرین عمرہ“

(احیاء علوم الدین ص ۷۹ جلد دوم عربی للامام الغزالی)

### حضرت فضیل بن عیاض کا ذکر خیر

فضیل بن عیاض بن مسعود تھمی خراسانی، عالم ربانی امام یزدانی زاہد عابد صالح ثقہ اور صاحب کرامت تھے۔ کوفہ میں آ کر امام ابو حنیفہ کی صحبت کی۔ اور ان سے فقہ اخذ کیا اور حدیث کو سنا۔ اور آپ سے امام شافعی و قطان لورلین معدی نے روایت کی۔ ۷۸ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔ آپ سے اصحاب صحاح ستہ نے تخریج کی ہے۔ (حدائق النبیہ ص ۱۵۰ طبع لاہور)

اعتراض :- لکن لعل دین مجدی درج ذیل عنوان کے تحت طنز لکھتا ہے۔

”ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج“

الحمد للہ ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کا ثواب ملتا ہے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۳۶)

الجواب :- ”فیضان سنت“ ص ۱۳۱ سے فقط ایک جملہ نقل کر کے بددیانتی کی ہے۔ ہم پوری روایت حدیث نقل کرتے ہیں۔ جس سے قارئین کرام پر حق واضح ہو جائے گا۔

”حضرت علی المر تفضی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ جب رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص

فریضہ حج ادا کرے اور اس کے بعد جہاد کرے تو یہ چار سو حج کے برابر ہے۔ اب وہ لوگ جو حج کی

استطاعت اور جہاد کی قوت نہیں رکھتے تھے شکتہ دل ہوئے۔ حق تعالیٰ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ

پر وحی بھیجی کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا۔ اس کا ثواب چار سو جہاد کے برابر ہو گا اور جہاد چار سو حج کے برابر

ہے۔ (جذب القلوب الی دین الحبیب ص ۷۶ طبع کہاجی از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اگر قادری صاحب پر طعن و تشنیع کرتے ہو تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی پر طعن کرو تاکہ تمہاری حقانیت کا پتہ چل سکے !

اعتراض :- ابن لعل دین مجددی طنز لکھتا ہے۔

”کسی کی دینی الجھن دور کرنا سوچ کرنے سے بہتر ہے۔“

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۳۸)

الجواب :- یہ حضرت امام مالک بن انس (م ۱۷۹ھ) رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے جس کو ہم تفصیلاً بیان کرتے ہیں۔

”حضرت سخی ابن سخی فرماتے ہیں: اس کے بعد (یعنی وقت وصال) حضرت امام مالک نے ربیع کی ایک روایت بیان کی..... کہ کسی شخص کو نماز کے مسائل بتاناروئے زمین کی تمام دولت کو صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ اور کسی شخص کی دینی الجھن دور کر دینا سوچ کرنے سے افضل ہے۔ اور ابن شہاب زہری کی روایت سے بتایا کہ کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سو غزوات میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔ سخی ابن سخی کہتے ہیں اس گفتگو کے بعد امام مالک نے کوئی بات نہیں کی اور اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔“

(ستان الحدیث ص ۲۸-۲۹ طبع کراچی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)

ابن لعل دین بتائیں! کیا امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کے اصول کے مطابق جداگانہ حج کا تصور پیش کیا ہے؟

اعتراض :- جو جمعہ کے روز حدیث میں غور و خوض کرتا ہے گویا اس نے (۷۰) ستر ہزار غلام آزاد کئے۔ اور گویا (۱۰۰۰) ہزار دینار خیرات کئے اور گویا چالیس ہزار حج کئے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۳۶)

الجواب :- یہ حدیث ضعیف ہے۔ اگر موضوع ہے تو دلیل پیش کرو۔ اور حدیث ضعیف عند الحدیثین فضائل و اعمال میں قابل قبول ہوتی ہے۔ علامہ محدث سخاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

”الجمہور یعمل بہ فی الفضائل“ (القول البدیع ص ۲۵۸ طبع یالکوٹ)

اعتراض :- ابن لعل دین مجددی طنز لکھتا ہے۔

”ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں“ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۳۷)

الجواب :- یہ ایک حدیث مبارکہ کا خلاصہ ہے۔ جس کو محدث ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ اور قول رسول ﷺ پر طعن و تشنیع کرنا مشرکین و منافقین مکہ کا طرز عمل تھا۔ یہ حدیث عربی میں مع اردو ترجمہ نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”من حج مكة ماشيا حتى يرجع الى بيته كتب الله له بكل خطوة سبع مائة حسنة كل حسنة مثل حسنات الحرم قيل وما حسنات الحرم قال بكل حسنة مائة الف حسنة۔“ (لن خزیرہ ۳ ص ۲۴۳ رقم ۲۷۹۱)

(اسلامی تعلیم۔ حصہ چہٹا۔ ص ۶۷۸ از مولوی عبدالسلام بستوی غیر مقلد طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

ترجمہ:- جس نے مکہ سے پیدل حج کیا اور پھر پیدل اپنے گھر واپس آیا تو اس کے ہر قدم کے بدلے میں 700 نیکیاں ملیں گی۔ ہر ایک نیکی حرم کی نیکی کی مثل ہے۔ عرض کیا گیا حرم کی نیکی کیا ہے؟ فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ ہر قدم پر = 700 نیکیاں

ایک نیکی = 100000 ، کل نیکیاں = 700 × 100000 = 7 کروڑ

جناب ابن لعل دین صاحب! خواب خرگوش سے اٹھو! ولایت سے توبہ کرو۔ خواہ مخواہ قول رسول ﷺ پر طرز کرنا، مگر اسی وجہ دینی اور منافقت ہے۔

۔ ہم نیک و بد آپ کو سمجھائے دیتے ہیں۔

اعتراض :- ابن لعل دین بجدی طرز لکھتا ہے :-

”کسی عاشق (شیخ کامل) سے نسبت قائم کر کے اس سے آداب عشق سیکھیں اور پھر سفر (حج)

اختیار کریں۔“ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۳۷)

الجواب :- بے شک عشاقان رسول ﷺ سے نسبت قائم کرنا دنیا و آخرت کی سعادت مندی ہے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سروردی فرماتے ہیں: ”میں تجھ سے ایسی نسیم کی خوشبو سونگھتا ہوں جس سے

میں نا آشنا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ایک شیریں دہن (محبوب) کی آستینوں سے اس کا تعلق ہے۔“

(عوارف المعارف ص ۵۱ طبع لاہور ۱۹۶۲ء)

نیز فرماتے ہیں: ”جب کوئی تخلص مرید شیخ (کامل) کے حکم کے تابع ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ رہ

کر اس کے آداب اختیار کرتا ہے تو شیخ کے باطن کی روحانی طاقت مرید کے باطن میں سرایت کر جاتی ہے۔

شیخ کا کلام مرید کے باطن کو روحانیت سے بھر دیتا ہے۔“ (عوارف المعارف ص ۱۴۰)

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں یہ باتیں احرام میں مکروہ ہیں۔

۰- جسم کا میل چھڑانا۔ (یعنی اگر غسل کریں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کہیں جسم

سے میل نہ اتر جائے۔

۰- اس طرح (سر) کھجانا، کہ بال ٹوٹنے یا جوں گرنے کا اندیشہ ہو۔

۰- کرے یا شیردالی پسننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا۔

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

○ - خوشبودار پھل یا پتہ مثلاً لیموں، پودینہ، نارنگی وغیرہ سونگھنا۔

○ - خوشبودار سرمہ آنکھوں میں ڈالنا۔

○ - (حالت احرام میں) سر پہ غلٹہ کی بوری اٹھانا جائز ہے مگر سر پر کپڑے کی گٹھڑی اٹھانا حرام

ہے۔ ہاں محرمہ (عورت) دونوں چیزیں اٹھا سکتی ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۳۸)

الجواب :- یہ فقہی مسائل ہیں۔ اگر غلط ہیں تو اولہ اربعہ کی روشنی میں رد کریں۔ یہ ایک خالص علمی میدان ہے۔ یہاں طنز اور سو قیانہ کلام سے کام نہیں چلے گا۔

○ - مولوی عبدالسلام بستوی دہلوی غیر مقلد لکھتا ہے: یہ کام احرام کی حالت میں منع ہیں۔

(۱) - خوشبودار سرمہ کا استعمال نہ کریں۔ (۲) - بال و ناخن نہ تراشیں۔ (۳) - جوئیں نہ ماریں۔

(۴) - خوشبودار لگانا جائز نہیں۔ (۵) - درس اور زعفران اور خوشبودار کپڑے کا استعمال جائز نہیں۔

(۶) - بالوں کا کٹنا منڈانا اور ناخن کا ترشوانا جائز نہیں۔ مجبوری کی حالت میں اگر کوئی منڈالے تو جرمانہ

دینا پڑے گا۔ الخ (اسلامی تعلیم چھانصہ ص ۲۵۵ جمع لاہور ۱۹۸۹ء)

”ہو جوابکم فہو جوابنا“

اعترض :- لکن لعل دین نجدی درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

”جب تک مکہ میں رہیں تو کیا کریں؟“

کبھی حضور ﷺ کے نام کا طواف کریں تو کبھی غوثِ اعظمؒ کے نام کا کبھی اپنے پیرو مرشد کے نام کا۔ الخ

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۳۸)

الجواب :- نقلی طواف کرنا عبادت اور باعثِ ثواب ہے۔ اور نقلی عبادت کا ثواب جس کو چاہیں بخش

سکتے ہیں۔ اس میں کوئی قابل گرفت بات ہے۔

☆..... مولوی عبدالسلام بستوی غیر مقلد دہلوی طواف کعبہ کے فضائل اور اسکی قسمیں بیان

کرتے ہوئے لکھتے ہیں: نمبر 6: طواف النفل = جو نقلی طور پر ہر وقت کیا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: جو بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو اس کو غلام آزاد کرنے کی طرح

ثواب ملے گا۔ (لن ماجہ باب فصل الطواف - ۲۹۵۶ ترغیب ۱۹۳ جلد دوم)

نیز آپ نے فرمایا :- جس نے بیت اللہ کا سات پھیرا طواف کر لیا تو اللہ تعالیٰ ہر ہر قدم پر اس کے گناہ کو

معاف فرماتا اور ہر قدم پر نیکی لکھتا ہے۔ اور ہر قدم پر درجہ بلند کرتا ہے۔

(لن خزیرہ ص ۲۲۸ رقم ۲۷۵۳، لن حبان رقم ۱۰۰۳)

☆..... میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلد لکھتے ہیں :

امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک ثواب عبادات بدنیہ کا مثل قرأت قرآن شریف و نماز روزہ (نظری) وغیرہ پہنچتا ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ ص ۱۶۷ جلد اول طبع لاہور ۱۳۹۰ھ)

(نوٹ) چونکہ قادری صاحب حنفی ہیں۔ اس لیے یہ مسئلہ انہوں نے تحریر کیا ہے۔

☆..... علامہ طحاوی 321ھ فرماتے ہیں :-

”زندوں کا دعا کرنا اور صدقہ خیرات کرنا مردوں کے لیے نفع بخش ہے۔“

(العقیدۃ الطحاویہ ص ۲۲ طبع لاہور)

☆..... حافظ ابن قیم جوزی مختلف احادیث نبویہ لکھنے کے بعد لکھتے ہیں :

گویا روزے کے ثواب سے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ تمام بدنی عبادات کا ثواب (اموات) کو پہنچتا ہے۔ اسی طرح صدقے کا ثواب بنا کر اشارہ کیا کہ تمام مالی عبادات کا ثواب پہنچتا ہے۔ اور حج کا ثواب بنا کر اشارہ کیا کہ تمام مالی اور بدنی ملحقہ حسنات کا بھی ثواب پہنچتا ہے۔ تینوں اقسام کا ثواب نص اور قیاس سے ثابت ہے۔ (کتاب الروح ص ۲۲۴ از ابن قیم طبع لاہور 1997ء)

مسئلہ اعتکاف : حنفی مذہب کے مطابق اعتکاف تین قسم کا ہے۔

(۱)۔ واجب :- کہ اعتکاف کی نیت مانی یعنی زبان سے کہا محض دل میں ارادہ سے واجب نہ ہوگا۔

(۲)۔ سنت مؤکدہ :- یعنی رمضان کے پورے عشرہ اخیرہ کے دس دن میں اعتکاف کیا جائے۔ اور

یہ اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ اگر سب ترک کر دیں تو سب سے مطالبہ ہوگا۔ اور اگر شہر میں ایک نے کر لیا

تو سب بری الذمہ۔ (۳)۔ مستحب و سنت غیر مؤکدہ :- ان کے علاوہ جو اعتکاف کیا

جائے وہ مستحب و سنت غیر مؤکدہ ہے۔ (در مختار، عالمگیری، بہار شریعت ص ۷۲ جلد اول)

مسئلہ :- اعتکاف مستحب کے لیے نہ روزہ شرط ہے نہ اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرر، بلکہ

جب مسجد میں اعتکاف کی نیت کی، جب تک مسجد میں ہے معتکف ہے۔ چلا آیا اعتکاف ختم ہو گیا۔

(عالمگیری وغیرہ، بہار شریعت ص ۷۲ جلد اول)

مسئلہ :- مسجد میں کھانا، پینا، سونا معتکف اور پردہ لسی کے سوا کسی کو جائز نہیں۔ لہذا جب کھانے

پینے کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے۔ کچھ ذکر و نماز کے بعد اب کھاپی سکتا ہے۔ اور

بھوں نے صرف معتکف کا استثناء کیا ہے اور یہی راجح ہے۔ لہذا غریب الوطن (مسافر) بھی نیت اعتکاف

کرے۔ کہ خلاف سے ہے۔ (در مختار، صغری)

نوٹ :- یاد رہے کہ یہ حکم مسجد حرام کے علاوہ تمام مساجد کے لیے ہے۔ جس طرح مسجد حرام کی ایک

نکی لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ اسی طرح مسجد حرام کی ایک بدی، لاکھ بدی کے برابر ہے۔ جیسا کہ رسول ﷺ نے فرمایا: (حرم کی نیکی) لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ (لن خزیرہ ص ۲۴۴ جلد ۴ رقم ۲۷۹۱)

(اسلامی تعلیم ص ۶۷۸ از عبد السلام بستوی غیر مقلد)

اعتراض :- مولانا الیاس قادری صاحب لکھتے ہیں :- ”اسلامی بہنیں! مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے نہ آنا چاہیے۔ کہ عورت کو مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنے پر ہے۔ لہذا وہ اپنی قیام گاہ میں ہی نماز پڑھیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۳۹)

الجواب :- حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ عورت کا دالان (یعنی بڑے کمرے میں) نماز پڑھنا، صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھڑی میں دالان (یعنی بڑے کمرے) سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ)

☆..... مولوی عبدالسلام بستوی دہلوی غیر مقلد سابق شیخ الحدیث مدرسہ دارالحدیث والقرآن دہلی لکھتے ہیں :-

س :- کیا عورتوں پر بھی جماعت واجب ہے؟

ج :- نہیں بلکہ ان کے لیے گھر ہی میں نماز پڑھ لینا سب سے بہتر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :-

صلوٰۃ المرأة فی بیتها افضل من صلوٰتھا  
فی حجرتها و صلوٰتھا فی مخدعھا  
افضل من صلوٰتھا فی بیتھا۔ (ابوداؤد)

صحن میں نماز پڑھنے سے عورتوں کے لیے گھر میں  
نماز پڑھنا افضل ہے۔ اور کوٹھڑی میں نماز پڑھنا گھر  
میں نماز پڑھنے سے زیادہ اچھا ہے۔

(اسلامی تعلیمات ص ۳۹۶ طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

”هو جوابکم فهو جوابنا“

اعتراض :- مولانا قادری صاحب لکھتے ہیں :-

”جب آپ مسجد نبوی میں داخل ہوں تو اعتکاف کی نیت کرنا نہ بھولیں۔ اس طرح ہر بار آپ کو پچاس

ہزار نفلی اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ اور ضمناً کھانا، پینا اور افطار کرنا بھی جائز ہو جائے گا۔“

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۳۹)

الجواب :- اعتکاف کی تین اقسام ہیں :

(۱) واجب (۲) سنت مؤکدہ (۳) مستحب سنت غیر مؤکدہ۔ (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ :- اعتکاف مستحب کے لیے نہ روزہ شرط ہے۔ نہ اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرر، بلکہ

جب مسجد میں اعتکاف کی نیت کی، جب تک مسجد میں نہ ہے محکف ہے۔ چلا آیا، اعتکاف ختم ہو گیا۔

(عالمگیری، بہد شریعت ص ۳۷۲ جلد اول)

☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ بیت اللہ شریف میں ایک نماز پڑھنے سے لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے۔ مسجد نبوی اور بیت المقدس میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

(لکن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ بانما جاء فی الصلوٰۃ فی المسجد الجامع رقم ۱۳۱۳)

معلوم ہوا مسجد نبوی شریف کی ایک نکل، پچاس ہزار نکل کے برابر ہے۔ اس لیے جب کوئی خلوص نیت سے ایک نقلی اعتکاف کرے گا تو اس کو پچاس ہزار نقلی اعتکاف کا ثواب ملے گا۔ اور اعتکاف کی حالت میں مسجد میں کھانا پینا وغیرہ بھی جائز ہو جائے گا۔ ذرا سوچیئے! اس میں کونسی قابل گرفت بات ہے۔

☆..... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں :-

”جب مسجد نبوی شریف میں داخل ہو تو نیت اعتکاف کی کرے۔ اگرچہ قیام کی مدت قلیل ہی ہو..... جو ثواب اور فضیلت حاصل کرنے کے لیے کافی ہے۔ اس ادب کا لحاظ تمام مساجد کے داخلے میں ملحوظ رہے۔ سستی کو بھی دخل نہ دے کیونکہ اگرچہ یہ امر تھوڑا ہے لیکن اس کا اثر بڑا ہے۔“

(جذب القلوب ص ۲۳۹ طبع کراچی)

اعتراض :- جناب قادری صاحب کہتے ہیں۔ ”جو کوئی روزانہ پانچوں نمازیں مسجد نبوی میں ادا کرے اسے روزانہ پانچ حج کا ثواب ملے گا۔“

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ۱۳۹)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

”عن سهل بن حنیف ان رسول الله ﷺ قال من خرج طهرا لا يريد الا الصلوة فی مسجدی حتی یصلی فیہ کان بمنزلة الحج“ (رواہ شعبی، جذب القلوب ص ۱۳۳ طبع کراچی)

(وقاء الوفاء از علامہ سمودی مدنی متوفی ۱۱۱ھ ص ۷۷ جلد اول)

سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، جو کوئی پاک صاف ہو کر صرف میری مسجد میں نماز کی ادائیگی کے ارادے سے نکلا یہاں تک کہ اس نے اس (مسجد نبوی) میں نماز ادا کی تو اس کے ثواب ایک حج کے برابر ہے۔

درج ذیل احادیث سے اس حدیث کی تائید ہوتی ہے۔

(۱)..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کر کے فرض نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں جاتا ہے۔

اس کو حج کا ثواب ملتا ہے۔ (مسند احمد جلد ۵) (اسلامی تعلیمات عبد السلام بستوی غیر مقلد ص ۲۵۶ طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

(۲) اہل امام روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نکلا ہے اپنے گھر سے با وضو ہو کر، قصد کرنے والا طرف مسجد کے نماز فرض ادا کرنے کے لیے پس ثواب اس کا مانند ثواب حج کرنے والے احرام باندھنے والے کے ہے۔

(شہتی ص ۶۳ جلد ۳ طبع بیروت) (حج البانہ ص ۳۰۲ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی طبع کراچی)

(صلوۃ الرسول ص ۱۷۲ طبع لاہور از مولوی محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد)

☆..... مولوی محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں :- جن پر حج فرض

ہو چکا ہے جب تک وہ وہاں جا کر حج نہ کریں گے ان کی فرضیت ساقط نہ ہوگی۔ خواہ ساری عمر وہ با وضو ہو کر پانچوں نمازیں مسجد میں جا کر پڑھتے رہیں۔ اس لیے خدا کی بخشش اور اجر و ثواب کی فراوانی سے کسی قسم کی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ (صلوۃ الرسول ص ۱۷۳)

اور یہی مقصد قادری صاحب کا ہے۔

یاد رکھیں! نبی مکرم ﷺ کے قول پر طنز کرنا ضلالت و گمراہی اور بے دینی ہے۔

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں: ”سبز سبز گنبد اور حجرہ پاک (جس میں سرکار کی قبر ہے) پر

نظر جمانا کارِ ثواب ہے۔ الخ (اور یہ ان کے نزدیک بہت بڑی عبادت ہے۔ لکن لعل دین)

(میٹھی میٹھی..... ص ۱۳۹)

الجواب :- شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”اگر زائر مسجد نبوی میں رہے تو حجرہ شریف سے نظر نہ ہٹائے۔ اگر مسجد کے باہر ہو تو قبۃ شریف پر

نہایت خضوع خشوع سے نظر رکھے کہ اس کا مستحکم ہونے مثل خانہ کعبہ دیکھنے کے ہے۔ جو ذوق و

نورانیت قبۃ شریف (گنبد خضراء) کی طرف شہر سے باہر دیکھنے میں عاشقان مشتاق چاہتے ہیں۔ اس کا

ادراک انہیں پر موقوف ہے۔ تحریر میں نہیں آسکتا۔“ (جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۲۵۳ طبع کراچی)

”ہو جوابکم فہو جوابنا“

اعتراض :- (۱) مدینہ منورہ میں جا کر مسنون دعاؤں کی بجائے اشعار پڑھتے ہیں۔ (۲) مدینہ منورہ کے

سفر کے دوران کثرت سے درود و سلام، جعلی درود اور شرکیہ عقائد سے بھرے ہوئے نعتیہ اشعار پڑھتے

ہیں۔ (۳) مدینہ منورہ کے سنگریزوں، خاک و ذرات کی تعظیم اور ان کو چومتے ہیں۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۳۰ یا ۱۳۳)

الجواب :- یہ سراسر بہتان ہے۔ کہ مدینہ منورہ میں جا کر مسنون دعاؤں کو ترک کر دیتے ہیں۔ جبکہ

لہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”النظر الی الکعبۃ عبادۃ“

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رفیق الحرمین میں ہر موقعہ کی مستنون دعائیں مذکور ہیں۔ تو ان کو ترک کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ ایک الگ بات ہے۔ کہ جو عربی نہیں پڑھ سکتا وہ مجبور ہے۔ اور نعتیہ اشعار کا مسجد نبوی میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی موجودگی میں پڑھنا اور حضور ﷺ کا حضرت حسان بن ثابت سے خوش ہو کر ان کے لیے دعائے خیر کرنا حدیث سے ثابت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: در حقیقت شعر میں بھی حکمت کی باتیں ہوتی ہیں۔

آپ کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس وقت کچھ لوگ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اور کچھ اشعار پڑھ رہے تھے۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! قرآن بھی اور شعر بھی۔ آپ نے فرمایا: کبھی یہ چیز ہوتی ہے اور کبھی وہ۔ اس وقت بیخدا الجعدی نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے چند شعر پڑھے۔ یہ اشعار سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو لیلیٰ! تم نے خوب کہا۔ خدا تمہارا منہ بند نہ کرے۔

(عوارف العارف ص ۲۴۸ طبع لاہور ۱۹۶۴ء)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسانؓ کے لیے مسجد میں منبر رکھوایا اور وہ منبر پر کھڑے ہو کر ان کافروں کی ہجو کرتے جنہوں نے آپ کی ہجو کی تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ روح القدس حسان کے ساتھ اس وقت رہے گی جب تک وہ خدا کے رسول کی حمایت کرتے رہیں گے۔ (ترمذی شریف)

(عوارف العارف = شیخ شہاب الدین سروردی (م ۱۹۳۴ء) ص ۲۲۹ طبع لاہور ۱۹۶۴ء)

☆..... امام السنہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

”وہ اشعار کہ جن میں ذکر الہی یا حضور نبوی کی نعت وغیرہ ہو اور کفار کا جلانا پایا جائے وہ مسجد

میں پڑھنا منع نہیں ہیں۔ (جو اللہ البانہ ص ۳۰۴ طبع کراچی)

☆..... شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

”چاروں مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے پیروان نے اور ہر اس شخص نے جس

نے ارکان حج تصنیف کئے ہیں۔ اس حکایت کو ضرور بیان کیا ہے۔ اور بہت سے علماء کبار نے جو سند ان کو

معلوم ہوئی۔ اسی سند سے روایت کیا ہے۔ محمد بن حرب ہلالی کہتے ہیں۔ کہ جب میں مدینہ منورہ آیا تو

نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کر کے آپ کے سامنے بیٹھا ہی تھا۔ کہ یکایک ایک اعرابی نے آکر زیارت کی اور

کہنے لگا یا خیر الرسل حق سبحانہ نے آپ پر جو کتاب نازل فرمائی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ: ولوا نھم از ظلموا

انفسہم۔ الخ۔ میں آپ کے پاس گناہوں سے بخشش کا طالب آیا ہوں۔ آپ میرے لیے استغفار کریں۔

حسان بن ثابت آنحضرت ﷺ کے عہد کے مشہور شاعر ہیں۔ اسلام لانے کے بعد آنحضرت اور اسلام کی شان

میں اشعار کہے۔ آنحضرت ان کے اشعار سن کر دلو دیا کرتے تھے۔

یہ کہہ کر رونے لگا۔ اور بیت پڑھی۔

یا خیر من دفنت لقاع اعظمه + فطاب طلبهن لقاع والا کم

نفسی الفداع بقبر انت ساکنۃ + فیہ العفاف و فیہ الجود والکرم

اس کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ مجھ سے فرماتے ہیں کہ اس شخص کو بلا کر خوش خبری سنا دو کہ

حق تعالیٰ نے میری شفاعت سے اس کے گناہ بخش دیئے۔ (جذب القلوب ص ۲۲۵-۲۲۶ طبع کراچی)

☆..... مولوی اسماعیل دہلوی کے پیر سید احمد کا، مدینہ منورہ میں جا کر روضہ انور پر اشعار پڑھنا:-

(۱) السلام اے نور رب العالمین + السلام اے محیط روح الامین

(۲) السلام اے نائب پرور دگار + السلام اے قاسم جنات و نار

(۳) یا شفیع المذنبین دستم بجزیر + یک سلام از بعدہ خود در پذیر

(۴) یا امام الانبیاء بہر خدا + وار ہان ما را از آفات و بلا

(۵) یا رسول اللہ بفریادم برس + بیحکم جز تو ندارم بچشم

(مخزن احمدی از مولوی محمد علی ص ۱۰۵-۱۰۳ طبع لاہور)

ابن لعل دین سے ایک سوال: مندرجہ بالا اشعار شرکیہ ہیں یا نہیں؟

سید احمد مشرک تھے یا مسلمان؟

رہا یہ کہنا کہ قادری صاحب شرکیہ اشعار پڑھتے ہیں: تو اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں۔ یہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی لیبارٹری سے تیار کردہ سرمہ کا اثر ہے جس کو آنکھ میں ڈالنے سے اپنے اور اپنی جماعت کے سوا تمام دنیا کے مسلمان مشرک اور بدعتی نظر آتے ہیں۔ اور ہر ایسے اشعار جن میں اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی تعریف و توصیف ہو، تم کو مشرک کی بو آتی ہے۔ حتیٰ کہ اس مشرک کے فتویٰ سے ابو عبد اللہ شرف الدین محمد بن سعید بن حماد بن حسن المعروف امام بوسیری (التونی 695ھ) نہ بچ سکے۔ جبکہ خود رحمت عالم ﷺ نے خواب میں قصیدہ کو سن کر داد تحسین دی۔ اور چادر مبارک عطا کی۔ اور قصیدہ کے کسی بھی شعر کو مشرک سے تعبیر نہ کیا۔ آج تم قصیدہ بردہ کے بعض اشعار کو مشرکیہ بتاتے ہو۔

☆..... شیخ عبدالرحمن بن حسن نجدی لکھتے ہیں:-

"امام بوسیری مشرک تھے۔" (قرۃ عیون الموحدین ص 541 جلد دوم طبع لاہور)

☆..... پروفیسر اختر راہی لکھتے ہیں:-

"بوسیری کا مشہور قصیدہ [www.zohaibhasanattari.com](https://www.zohaibhasanattari.com/) کا مقام نبوت سے تجاوز ہو گیا ہے۔ لیکن

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس کا ہر شعر درد و سوز سے لہرا ہوا ہے۔ راقم اپنی ذہنیت کے باوجود اسے پڑھتا ہے اور لطف اندوز ہوتا ہے۔ (مذکرہ معصن درس نظامی ص 314 طبع لاہور ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء)

اعتراض نمبر 2 :- مدینہ منورہ کے سفر کے دوران کثرت سے درود و سلام پڑھتے ہیں۔  
☆..... شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

”اور من جملہ مستحبات کے یہ ہے کہ راستہ میں (یعنی سفر کے دوران) اکثر اوقات بلکہ ہر وقت سوائے اوائے فرائض اور فراغت ضروریات کے آل سرور ﷺ پر صلوٰۃ و سلام کے ساتھ بھفت شوق اور حضور و طہارت و لطائف میں مشغول رہے۔“ (جذب القلوب ص ۲۳۳ طبع کراچی)

☆..... ابو محمد بلج الدین شاہ الراشدی السدی غیر مقلد لکھتے ہیں :-

”آپ جب مدینہ کے قریب پہنچیں تو جوش محبت میں سواری تیز کر دیں اور زبان اللہ تعالیٰ کی حمد اور بڑائی اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام سے تر رہے۔“

(حج و عمرہ ص ۱۳۸ طبع کراچی نظر ثانی بلج الدین شاہ غیر مقلد)

☆..... مولوی عبدالسلام بستوی دہلوی غیر مقلد لکھتے ہیں :-

” (مدینہ منورہ کے سفر میں) کثرت سے درود پڑھتے رہو اور آپکی سیرت مقدس کا ذکر خیر سنتے اور پڑھتے رہو۔ الخ“ (اسلامی تعلیم حصہ چہما ص ۸۲۳ طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

اعتراض نمبر 3 :- مدینہ منورہ کے سنگریزوں، خاک و ذرات کی تعظیم اور ان کو چومتے ہیں۔

☆..... حضرت ابن عمر سے منقول ہے کہ حضور ﷺ کے منبر شریف کے اس مقام

پر جہاں حضور ﷺ تشریف فرما ہوتے تھے۔ وہاں حضرت ابن عمر اپنا ہاتھ رکھتے تھے پھر ان کو اپنے چہرہ پر ملتے تھے۔ (الثناء ص ۷۳ جلد دوم از قاضی عیاض مالکی اندلسی (م ۵۴۳ھ) طبع لاہور)

☆..... حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :-

”اور مستحب ہے کہ نماز روضہ کے اندر منبر اور رسول اللہ ﷺ کی قبر کے درمیان گزارے اگر چاہے تیرک اور تمبن کے طور پر آپ کے منبر شریف کا مسح بھی کرے۔ الخ“

(نہجہ الطالبین ص ۳۱ طبع لاہور ۱۳۹۳ھ از سیدنا عبدالقادر جیلانی م ۱۱۵ھ)

☆..... قاضی عیاض مالکی اندلسی (م ۵۴۳ھ) فرماتے ہیں :-

”کہ ان مقامات مقدسہ کی تعظیم لازم ہے جہاں وحی، قرآنی آیات اور جبرائیل و میکائیل وغیرہ اترے ہیں۔ اور وہاں سے فرشتے اور روح چڑھتے ہیں اور وہ میدان جہاں تسبیح و تسلیل کی آوازیں گونجا کرتی تھیں۔ اور وہ سر زمین مقدس جہاں حضور ﷺ نے ان مقامات وغیرہ گزارے اور وہاں سے دین

اسلام اور سنت رسول کی تبلیغ و اشاعت ہوئی۔ اور وہ نشانیاں اور مسجدیں جہاں درتس دیا جاتا رہا۔ اور نمازیں، فضائل و برکات اور معاہدہ براہین و معجزات اور دینی احکام و مسائل، مسلمانوں کے لیے شعائر اسلام، سید المرسلین کے قیام پذیر ہونے کے مقامات، خاتم النبیین ﷺ کے وہ منازل و جائے سکونت جہاں سے نبوت کے چشمے جاری ہوئے اور بھرت فیضان رسالت جہاں میں پھیلے۔ اور وہ مکانات جہاں رسالت کے فیوض و برکات مشتمل ہیں۔ اور وہ زمین مقدس جو سید عالم ﷺ کے جسم مقدس سے چھو کر سر فراز ہوئی۔ ان تمام میدانوں کی تعظیم و توقیر کی جائے۔ وہاں خوشبوؤں کی ہوا لی جائے۔ ان کے مکانوں، دیواروں کو چوما (بوسہ دیا) جائے۔ اس کے بعد قاضی علیہ الرحمۃ نے چند عربی اشعار تحریر فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک شعر کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں :-

لا عفرون مصون شیء بینہا + من کثرة التقبیل والرشقات  
(ترجمہ) میں ان مقامات کو کثرت سے بوسہ دے کر اور پٹ کر اپنی سیاہ داڑھی کو گرد آلود کر لوں گا۔  
(الشفاء جلد دوم ص ۷۷-۷۶ طبع لاہور)

نیز فرماتے ہیں: حضور ﷺ کی عظمت و احترام میں سے یہ بھی ہے کہ جو چیز بھی آپ کی طرف منسوب ہو اس کی عظمت و عزت کی جائے۔ آپ کی محافل مقدسہ، مقامات معظمہ، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور دیگر مکانات منسوب اور ہر وہ چیز جس کو آپ نے کبھی چھوا ہو یا وہ آپ کے ساتھ مشہور ہو گئی ہو۔ ان سب کی تعظیم و توقیر کرنا (اسی طرح لازم ہے جس طرح آپ کی واجب ہے۔)  
(الشفاء ص ۷۳ جلد دوم طبع لاہور)

☆..... حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ :-

مدینہ منورہ میں جانور پر سوار ہو کر نہ چلتے اور فرماتے کہ مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ میں سواری کے جانور سے اس ارض مقدس کو پامال کروں جہاں اللہ کے رسول ﷺ جلوہ فرما ہیں۔  
(الشفاء ص ۷۳ جلد دوم طبع لاہور)

☆..... جب سرورِ دو عالم ﷺ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ کے قریب پہنچتے تو اپنی سواری کو حرکت دے کر اور تیز کر دیتے تھے۔ اور یہ اس لیے تھا کہ آپ و فوق شوق سے بے چین ہو جاتے تھے۔ کہ کسی طرح جلد از جلد مدینہ میں داخل ہو جائیں۔ آپ کا قلب مبارک یہاں پہنچ کر سکون پاتا تھا۔ شانہ و مبارک سے چادر بھی نہ اتارتے اور فرماتے تھے کہ یہ ہوائیں طیب ہیں۔ جو گرد و غبار آپ کے چہرہ انور پر پڑ جاتا اسکو صاف نہ فرماتے۔ اگر صحابہ میں سے کوئی شخص اپنے چہرہ لور سر کو گرد و غبار کی وجہ سے چھپاتا تو آپ منع فرماتے اور کہتے کہ غبار کہہ کر اپنے چہرہ کو چھپاتا ہے۔ (الغلو لای دید المبوب ص ۲۲-۲۱ طبع کراچی)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

☆..... حضور ﷺ غزوہ تبوک سے واپس ہوئے تو حاضرین میں سے کسی نے مدینہ منورہ کے غبار سے منہ ڈھانپ لیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "والذی نفسی بیدہ ان فی غبارہا شفاء من کل داء" (خلاصہ الوفا ص ۲۸ از علامہ سمہودی)

(ترجمہ) مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ مدینہ منورہ کے غبار میں شفا ہے ہر مرض کی۔

☆..... ابی عبد اللہ عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

بطیب رسول اللہ طاب نسیمہا !! فما للمسک و الکافور و الصندل الرطب  
(ترجمہ) بوجہ خوشبو رسول اللہ ﷺ کے خوشبودار ہو گئی ہوا اس کی، پس نہیں ہے ایسی خوشبو مسک اور کافور اور صندل رطب میں۔ (جذب القلوب ص ۶ طبع کراچی)

☆..... ابو بکر محمد بن ابی عامر بن حجاج (الاشعری) فرماتے ہیں :-

العیش و الموت هنا طیب + بطیبة لی کل شیء یطیب (استن الحدیث ص ۲۱۳)  
یسا کی زندگی بھی اچھی ہے اور موت بھی اچھی + مدینہ طیبہ میں میرے لیے ہر چیز اچھی ہے۔  
اعتراض :- حرمین شریفین کے موجودہ آئمہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۳۳ تا ۱۳۵)

الجواب نمبر ۱ :- مفتی علامہ سید احمد سعید کاظمی امرہوی ملتانی :-

"تمام اہل اسلام کے نزدیک یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ کسی امام کے پیچھے صحت اقتداء کے بغیر نماز درست نہیں ہو سکتی۔ جس کے لئے مقتدی و امام کے مابین ایک مخصوص رابطہ قائم ہو جانا ضروری ہے۔ اس مخصوص رابطہ کے بغیر صحت اقتداء متصور نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ رابطہ ظاہری، مادی اور جسمانی نہیں بلکہ یہ رابطہ صرف باطنی، روحانی اور اعتقادی ہے۔ جس کا وجود امام اور مقتدی کے درمیان اصولی اعتقاد میں موافقت کے بغیر ناممکن ہے۔ شرک توحید کے منافی ہے۔ اور کفر و جاہلیت اسلام اور ایمان سے قطعاً متضاد ہے۔ اگر مقتدی جانتا ہے کہ میرا کوئی عقیدہ امام کے نزدیک شرک جلی یا کفر و جاہلیت ہے تو دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ رہی۔ اور اس عدم موافقت کے باعث صحت اقتداء کی بنیاد منہدم ہو گئی۔ ایسی صورت میں اس امام کے پیچھے اس کی نماز کا صحیح ہونا کیوں کر متصور ہو سکتا ہے؟ اس دعویٰ کی دلیل یہ ہے کہ مثلاً کسی منکر ختم نبوت کے پیچھے کسی مسلمان کی نماز نہیں ہوتی۔ کیونکہ مقتدی ختم نبوت کا اعتقاد رکھتا ہے۔ اور امام ختم نبوت کا منکر ہے۔ دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ ہونے کی وجہ سے صحت اقتداء کی بنیاد باقی نہ رہی۔ لہذا نماز نہ ہوئی۔ توضیح مدعا کے

اے ہدایہ سے ایک جزئیہ کا خلاصہ پیش رہتا ہوں کہ اگر امام کی جہت تحریر مقتدی کی جہت تحریر سے مختلف ہو اور تاریکی یا کسی اور وجہ سے مقتدی کو اس اختلاف کا علم نہ ہو سکے تو اس کی نماز درست ہے۔ اگر مقتدی امام کی جہت تحریر کا علم رکھتے ہوئے اس کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔

صاحب ہدایہ نے اس فساد کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا: "لَا نُهُ إِعْتِقَادَ إِمَامَةٍ عَلَى الْخَطَاءِ" یعنی فسادِ صلوة کی دلیل یہ ہے کہ مقتدی نے اپنے امام کے خطا پر ہونے کا اعتقاد کیا۔ اس سے واضح ہوا کہ نماز درست ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مقتدی امام کے خطا پر ہونے کا معتقد نہ ہو۔ یعنی مطابقتِ اعتقاد ضروری ہے بشرطیکہ مقتدی امام کی خطا سے باخبر ہو اور اگر وہ امام کی خطا سے لاعلم ہے تو ایسی صورت میں اس کی نماز ہو جاتی ہے۔

اس مختصر تمہید پر غور کرنے سے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ مقتدی جب یہ جانتا ہو کہ امام کے اعتقاد میں رسول اللہ ﷺ کے لئے ظلم غیب ماننا کفر و شرک ہے اور امام کے عقیدے میں انبیاء کرام و صالحین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے استمداد بلکہ توسل تک شرک ہے اور امام مزاراتِ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور مزاراتِ اولیائے عظام علیہم الرحمۃ والرضوان کے لئے سفر کرنے بلکہ مزارات کی تعظیم و تکریم کو بھی شرک قرار دیتا ہے۔ اور مقتدی ان تمام امور کو توحید اور اسلام کے عین مطابق سمجھتا ہے۔ تو ایسی صورت میں عدم موافقت کی وجہ سے صحتِ اقتداء کی بنیاد مفقود ہے پھر نماز کیوں درست ہو سکتی ہے؟

## مقتدی کی تین قسمیں

رہا یہ امر کہ ایام حج وغیرہ میں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی نمازوں کا کیا حکم ہوگا۔ تو میں عرض کروں گا کہ ہزاروں لاکھوں مسلمان جن کے اصولی عقائد امام سے مختلف ہیں۔ ان کی تین قسمیں ہیں۔ اول وہ جو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان اصولی عقائد میں امام کا عقیدہ ہم سے مختلف ہے۔ ان کا حکم تمہید کے ضمن میں واضح ہو گیا ایسے لوگ اپنے علم کے مقتضائے مطابق یقیناً مجتنب رہیں گے۔ دوم وہ مسلمان جو یہ جانتے ہیں کہ امام کے بعض عقائد ہمارے عقائد سے مختلف ہیں مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ اختلاف اصولی عقائد میں ہے اور ہمارے عقائد امام کے نزدیک کفر و شرک، معصیت و جاہلیت کا حکم رکھتے ہیں۔ یہ مسلمان محض حرم مکہ و حرم مدینہ اور مسجد حرام و مسجد نبوی کی عظمتوں اور عشق و محبت الہی و رسالت پناہی کے جذبات سے متاثر ہو کر اپنی غلط فہمی کی بناء پر اس امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ان کی اس خطا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت و درافت کے پیش نظر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ رب کریم ان

سوم وہ مسلمان جنہیں سرے سے امام کے ساتھ اختلاف عقائد معلوم ہی نہیں وہ محض سادہ لوح ہیں۔ عشق و محبت سے سرشار ہو کر حرم مکہ اور حرم مدینہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے محبتِ لاطیفی اس امام کے پیچھے نمازیں پڑھیں ان کے متعلق بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عفو کرم سے ان کی نمازوں کو ضائع نہیں ہونے دے گا۔ دوم اور سوم قسم کے مسلمانوں کی خطا قابلِ عفو ہے۔ طبرانی میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے صحیح مرفوع حدیث مروی ہے۔ "رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا اسْتَكْرَهُوا عَلَيْهِ" اٹھایا گیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اس چیز کو جس پر وہ مجبور کئے گئے۔ یعنی ان تینوں حالتوں میں ان کا مواخذہ نہ ہوگا۔

مثنوی شریف میں مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بحریاں چرانے والے گذریے کا واقعہ بطور تمثیل لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک بحریاں چرانے والا اللہ تعالیٰ کی محبت میں کہہ رہا تھا کہ "اے اللہ تعالیٰ اگر تو میرے پاس آئے تو تجھے نسل اول، تیرے بالوں میں کنگھی کروں، تجھے دودھ پلاؤں، تیرے پاؤں دلیوں۔"

سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سختی سے ڈانٹا اور ایسی باتوں سے منع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! میرا بندہ میری محبت میں مجھ سے مخاطب تھا۔ آپ نے اسے کیوں روکا؟ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

وحی آمد سوئے موسیٰ از خدا      بدء ما را چرا کردی جدا؟  
تو برائے وصل کردن آمدی      نے برائے فصل کردن آمدی

میرا مقصد اس واقعہ کی طرف اشارہ کرنے سے صرف یہ ہے کہ سچی محبت اور سچا عشق اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے اگر سچی محبت اور عشق والے مسلمان غلط فہمی یا بے خبری میں ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ لیں تو رحمتِ خداوندی سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ بے نمازی قرار نہیں پائے گا۔ اور اللہ اس کا مواخذہ نہ فرمائے گا۔ مزید وضاحت کے لئے عرض ہے کہ وہ ہزاروں لاکھوں مسلمان جن کا ذکر سطور بالا میں ہو چکا ہے اور ان کی تین قسمیں بھی بیان کی جا چکی ہیں اور ان تینوں قسموں کا حکم بھی مذکور ہو چکا ہے۔ ان تین نمازیوں کی طرح ہیں جن کے پاس نجاست لگا ہوا کپڑا ہے اور اس پر جو نجاست لگی ہوئی ہے وہ مقدار اتنی زیادہ ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے اس کپڑے سے نماز جائز نہیں۔

ایک وہ نمازی ہے جس نے جان لیا کہ کپڑے پر نجاست ہے اور یہ بھی جان لیا کہ اتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز نہیں ہو سکتی۔ ظاہر ہے کہ وہ اپنے اس علم کی بناء پر ایسے کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنے سے اجتناب کرے گا۔ دوسرا وہ نمازی ہے جو اس کپڑے کی نجاست کو جانتا ہے مگر غلط فہمی کی بناء پر

یہ نہیں جانتا کہ اس نجاست سے نماز نہیں ہو سکتی۔ اب اگر وہ شخص نماز کی محبت اور کمال شوق الی الصلوٰۃ کی بناء پر اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لے تو رحمت الہی سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ نہ فرمائے گا۔ اور اس کے شوق و محبت کی بنا پر اس کی نماز ضائع نہ ہونے دے گا۔ تیسرا وہ نمازی ہے جو سرے سے کپڑے کی نجاست کا علم ہی نہیں رکھتا اور کمال شوق عبادت اور نماز کی محبت میں اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہے فضل ایزدی اور کرم خداوندی سے اس کے بارے میں بھی یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے دامن عفو و کرم میں چھپالے گا اور اس کی نماز مردود نہ ہوگی۔ یہ صحیح ہے کہ جاننے والے ایسے لوگوں کو صحیح بات ضرور بتائیں گے لیکن اس کے باوجود بھی اگر کسی کو صحیح بات نہ پہنچ سکے تو حکم مذکور مجروح نہ ہوگا۔

(ماہنامہ ترجمان سلامت، کراچی شمارہ فروری ۱۹۷۹ء)

جواب نمبر 2 :- حضرت پیر طریقت مفتی محمد ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ خان محمد تونسوی سجادہ نشین خانقاہ سلیمانہ (تونسہ شریف ڈیرہ غازی خاں) اور حضرت میاں نور جانیان صاحب (چشتیاں) زیارت مدینہ منورہ کے دوران حضرت قبلہ مولانا ضیاء الدین مدنی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ موجودہ نجدی آئمہ کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ مولانا صاحب نے فرمایا جو ان کے عقیدے سے واقف ہو اس کی نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی البتہ نا واقف کی ہو جائے گی۔ (ملفوظات خواجہ خان محمد تونسوی (م ۱۹۷۹ء) مطبوعہ ملتان ص ۱۴)

اسی سلسلہ میں فرمایا کہ امامت اور نماز کا مسئلہ حجاز مکرمہ میں پہلی مرتبہ پیش نہیں آیا بلکہ اس سے پہلے بھی ایسے دور گزر چکے ہیں۔ کہ بہت سے مسلمانوں نے اس وقت کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کیا۔ حتیٰ کہ بعض صحابہ کرام کا بھی عمل یہی رہا، حضرت سیدنا عثمان غنی کی شہادت کے زمانے میں بہت سے صحابہ کرام اس وقت کے مقررہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کرتے تھے۔ کہ کہیں شہادت عثمان میں یہ بھی شامل نہ ہو۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری از علامہ مینی حنفی ص ۲۳۱ جلد ۵ طبع مصر)

اسی طرح یزید اور حجاج بن یوسف کے مقرر کردہ امام کے پیچھے لوگوں نے نماز ادا نہیں کی۔ اب چوتھا دور ہے۔ بعض مفسد لوگوں کو یہ اعتراض ہوتا ہے کہ کچھ مخصوص عقائد کے لوگ نجدی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جبکہ لاکھوں پڑھتے ہیں۔ اگر لاکھوں مسلمان عقائد کی واقفیت کے بعد پڑھتے ہیں تو نماز کا ہونا محل نظر ہے۔ لیکن ہمیں معلوم ہے کہ عام مسلمان ان کے عقائد سے واقف نہیں ہیں بلکہ عقیدت مندی کی بنا پر نماز پڑھتے ہیں کہ یہ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے امام ہیں۔

(قطب مدینہ (سوانح مولانا ضیاء الدین مدنی) ص ۲۰-۱۹ طبع جانیان ۱۹۹۷ء از رانا ظلیل احمد)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## ”حکومتیں بدلتی رہتی ہیں۔“

حضور سرور کائنات ﷺ کے ظاہری زمانہ کے فوراً بعد مسلّمہ کذاب اس کے قبضے میں اور مانعین زکوٰۃ جزیرہ عرب ہی میں مرتد ہوئے۔ اور ۳۴۰ھ میں عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے زمانہ میں مرتد ابو طاہر قرمطی کے فتنہ کے سبب حج بند ہو گیا۔ اس نے خاص حج کے زمانہ میں مکہ معظمہ پر غلبہ حاصل کیا مسجد حرام کے اندر ہزاروں حاجیوں کو قتل کر ڈالا اور مقدس پتھر حجر اسود پر اپنا گرز مار کر اس کو توڑ ڈالا پھر اس کو اکھاڑ کر اپنے دارالسلطنت ہجر میں لے گیا۔ یہاں تک کہ بیس برس تک کعبہ معظمہ سے حجر اسود جدا رہا۔ پھر عباسی خلیفہ مطیع کے زمانہ میں جب قرامطہ مغلوب ہو گئے تو حجر اسود پھر ”ہجر“ سے لا کر کعبہ معظمہ کی دیوار کے کونے میں بدستور سابق جوڑا گیا۔ ان ساری تفصیلات کو حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل بہانی لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔ ”قال محمد بن الربیع بن سلیمان کنت بمکة سنة القرامطة فصعد رجل لقطع الميزاب و انا اراه فعيل صبري و قلت ربي ما احمك فسقط الرجل على دماغه فمات و صعد القرمطي الحنبر وهو يقول انا باللّٰه و باللّٰه انا اخلق الخلق و افيهم انا“ یعنی محمد بن ربیع بن سلیمان نے بیان کیا کہ میں ہجرت قرامطہ کے سال مکہ شریف میں موجود تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان کا ایک آدمی کعبہ معظمہ کے پرانے کو اکھاڑنے کے لئے اس کی چھت پر چڑھ گیا۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا میں نے کہا اے میرے پروردگار! تو کیا ہی عظیم ہے۔ اسی وقت وہ شخص سر کے بل زمین پر گر پڑا اور مر گیا۔ اور ابو طاہر قرمطی مسجد حرام کے منبر پر چڑھ کر کہنے لگا۔ کہ میں خدا کی قسم۔ خدا کی قسم میں مخلوق کو پیدا کرتا ہوں۔ اور ان کو فنا بھی کرتا ہوں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین جلد ثانی ص ۸۲۹) اور پھر خلیفہ مستعصم باللہ کے دور ۶۵۴ھ میں مدینہ طیبہ پر رافضیوں کا قبضہ رہا۔ اسی زمانہ میں مسجد نبوی میں ایسی بھیانک آگ لگ گئی کہ مسجد اور اس کی زیب و زینت کا سارا سامان جل کر راکھ ہو گیا۔ حضرت علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ آگ کے اس واقعہ کو لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

”ان الاستعلاء علی المسجد والمدینة کان فی ذلک الزمان للشیعة و کان القاضي والخطیب منهم حتی ذکر ابن فرحون ان اهل السنة لم یكون احد منهم یتظاهر بقراءة کتب اهل السنة“ یعنی اس زمانہ میں مسجد نبوی اور مدینہ شریف پر رافضیوں کا قبضہ تھا۔ قاضی شہر اور مسجد نبوی کے امام و خطیب سب روافض ہی تھے۔ یہاں تک کہ ابن فرحون کا بیان ہے کہ کوئی شخص مدینہ منورہ میں اہل سنت و جماعت کی کتابوں کو علانیہ نہیں پڑھ سکتا تھا۔

(وفاء الوفاء جلد اول ص ۴۲۹)

(فتاویٰ فیض الرسول ص ۵۷-۵۶ جلد اول طبع لاہور ۱۳۱۱ھ / ۱۹۹۲ء از مفتی جلال الدین احمد امجدی (اندیا))

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نوٹ :- مفتی شجاعت علی قادری کا فتویٰ پیش کرو، ”کسی نے“ کہنے سے کام نہیں چلے گا۔

☆..... محمد بن عبد الوہاب نجدی اور مسئلہ تقلید ائمہ اربعہ :-

ہم فروعی مسائل میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ پر ہیں۔ چونکہ آئمہ اربعہ (ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور احمد بن حنبل) رحمہم اللہ کا طریقہ منضبط ہے۔ اس لئے ہم ان کے کسی مقلد پر انکار نہیں کرتے۔ ان کے سوا چونکہ اور لوگوں مثلاً روافض، زیدیہ، امامیہ وغیرہ کے مذاہب منضبط نہیں ہیں اس لیے ہم ان کو تسلیم نہیں کرتے۔ ہم لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ چاروں ائمہ میں سے کسی ایک کی تقلید کریں۔ (دوسرا رسالہ، مصنفہ عبداللہ بن محمد بن عبد الوہاب ص ۶۱ طبع امرتسر ۱۹۲۷ء) معلوم ہوا محمد بن عبد الوہاب اور اس کے پیروکار امام احمد بن حنبل کے مقلد تھے۔

پاکستانی غیر مقلدین (اہل حدیث) کا فتویٰ :-

سوال :- کیا ایک اہلحدیث کی نماز کسی غیر اہلحدیث کے پیچھے ہو جاتی ہے؟

جواب :- اہل حدیث کی نماز کسی غیر اہلحدیث (یعنی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی وغیرہ) کے پیچھے کیسے ہو سکتی ہے۔ اہل حدیث حق، غیر اہل حدیث باطل۔ باطل حق کا امام کیسے ہو سکتا ہے۔ الخ

(اہل حدیث کی نماز غیر اہلحدیث کے پیچھے، ص ۲ ناشر اہل حدیث ٹرسٹ رجسٹرڈ)

(اہل حدیث چوک۔ کورٹ روڈ۔ کراچی فون ۲۱۳۸۹۰)

معلوم ہوؤا۔ علمائے نجد خواہ وہ خانہ کعبہ یا مسجد نبوی کے امام ہوں ان کے پیچھے پاکستانی اہلحدیثوں کی نماز نہیں ہوتی۔

اعتراض :- جب رمضان کی آخری رات آتی ہے تو زمین و آسمان اور ملائکہ اس کی جدائی کے غم میں روتے ہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۳۹)

الجواب :- یہ مندرجہ ذیل حدیث نبوی کے الفاظ ہیں جن کو قطع برید کر کے نقل کیا گیا ہے۔

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ماہ رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو زمین و آسمان اور ملائکہ میری امت کی مصیبت کو یاد کر کے روتے ہیں۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کون سی مصیبت؟ فرمایا: رمضان المبارک کا رخصت ہونا۔ کیونکہ اس میں صدقات اور دعاؤں کو قبول کیا جاتا ہے۔ نیکیوں کا اجر و ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ عذاب دوزخ دور کیا جاتا ہے۔ تو رمضان المبارک کی جدائی سے بڑھ کر میری امت کے لیے اور کونسی مصیبت رہتی ہے۔

اس حدیث کی تائید ان احادیث نبویہ سے ہوتی ہے جن میں ایک مومن کے دنیا سے

رخصت ہونے پر زمین و آسمان کا رونما ذکر ہے۔

**حدیث:**۔ لکن جریر، لکن ابی الدنیا اور بہتسی نے ”شعب“ میں شریح بن عبید حضری سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مومن بھی مسافری کے حال میں مرتا ہے۔ اور اسکو رونے والیاں نہیں روتی تو اس پر آسمان و زمین روتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ”فما بحت علیہم السماء والارض“ اور فرمایا یہ کافروں پر نہیں روتے۔

**حدیث:**۔ لکن جریر نے لکن عباس سے روایت کی کہ ان سے پوچھا گیا کیا کسی کے مرنے پر زمین و آسمان روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! ہر انسان کے لیے دو دروازے ہیں ایک تو وہ جس سے اس کا عمل جاتا ہے۔ دوسرا وہ جس سے اس کا رزق اترتا ہے۔ جب وہ مر جاتا ہے۔ تو یہ دونوں اس کے لیے روتے ہیں۔ کیونکہ یہ بعد ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ زمین جس پر یہ نماز پڑھتا تھا اور ذکر خدا کرتا تھا، روتی ہے۔

**حدیث:**۔ لکن جریر نے ضحاک سے روایت کی کہ مومن بعدے کی موت پر زمین کے وہ حصے روتے ہیں۔ جن پر اس کے نشانات ہیں اور آسمان کے وہ حصے روتے ہیں جن سے عمل خیر جاتا تھا۔

**حدیث:**۔ سعید بن منصور اور لکن ابی الدنیا نے محمد بن متین سے روایت کی کہ آسمان و زمین مومن کی موت پر روتے ہیں۔ آسمان کہتا ہے۔ کہ اس کی نیکیاں برابر آتی رہتی تھیں اور زمین کہتی ہے کہ یہ برابر مجھ پر نیک عمل کرتا تھا۔

**حدیث:**۔ عطا سے مروی ہے کہ آسمان کے رونے سے مراد اس کے کناروں کا سرخ ہونا ہے۔

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور ص ۱۰۲ تا ۱۰۱ از امام سیوطی طبع کراچی ۱۹۶۹ء)

اسی طرح جب رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور مومنین جو کثرت سے عبادت کرتے تھے وہ سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ اس لیے زمین و آسمان ماہ رمضان المبارک کی جدائی میں روتے ہیں۔

اعتراض :- جو شخص رمضان المبارک کے آنے کی خوشی اور جانے کا غم کرے اس کے لیے جنت ہے۔ اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۳۹)

الجواب :- حافظ لکن حجر عسقلانی (م ۵۸۵۲) فرماتے ہیں :-

حدیث موضوع درج ذیل باتوں کے خلاف ہوگی۔

(۱) نص قرآن (۲) حدیث متواترہ (۳) اجماع قطعی (۴) صریح عقل (۵) جو قابل

تاویل نہ ہو۔ چونکہ زیر بحث حدیث میں یہ علامات نہیں پائی جاتیں۔ اس لئے یہ حدیث موضوع نہیں بلکہ ضعیف ہے۔ اور ضعیف حدیث فضائل و اعمال میں قبول ہوتی ہے۔

اللہ اعلم بالصواب

☆..... نواب صدیق حسن خاں لکھتے ہیں :- ”احادیث ضعیفہ در فضائل واعمال معمول بہا است“

(مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۵۷۲ جلد اول طبع بمبئی ۱۳۰۵ھ)

اعتراض :- قادری صاحب نے لکھا ہے۔ روزے کے تین درجے (قسمیں) ہیں۔ اول عوام کا روزہ۔ دوم خواص (یعنی خاص لوگوں) کا روزہ۔ سوم اخص الخواص کا روزہ۔ (میٹھی میٹھی سنتیں..... ص ۱۵۰) الجواب :- روزے کے تین درجات فقط قادری صحتاً ہی نہیں بلکہ ان سے پیشتر جید علماء اسلام نے تحریر فرمائے ہیں۔ چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

○--- علامہ ابو بکر علی بن محمد المعروف بالحدادی العبادی الزیدی (م ۸۸۰ھ) لکھتے ہیں :-

روزے کے تین درجے ہیں۔

(۱) ... عام لوگوں کا روزہ کہ یہی پیٹ اور شرمگاہ کو کھانے پینے اور جماع سے روکنا ہے۔

(۲) ... خواص کا روزہ : کہ ان کے علاوہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں اور تمام اعضاء کو گناہ سے باز رکھنا۔

(۳) ... خاص الخواص : کہ جمیع ماسواء اللہ سے اپنے کو بالکل جدا کر کے صرف اسی کی طرف متوجہ رہنا۔

(جوہرہ الخیرہ جلد اول طبع لندن ۱۹۶۵ھ)

○--- حضرت امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) لکھتے ہیں :- روزہ تین درجوں پر منقسم ہے۔

(۱) عوام کا روزہ (۲) خواص کا روزہ (۳) خواص الخواص کا روزہ

(کیسائے سعادت ص ۱۲۹ طبع لاہور)

○--- نیز امام غزالی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :-

”اعلم ان الصوم ثلاث درجات : صوم العموم و صوم الخصوص و صوم خصوص الخصوص۔“

یعنی روزہ کے تین درجات ہیں۔ (۱) عوام کا روزہ (۲) خواص کا روزہ (۳) خواص الخواص

کاروزہ (احیاء علوم الدین للامام الغزالی ص ۲۳۵ جلد اول طبع مصر)

○--- امام السنہ حضرت شاہ ولی اللہ (م ۱۱۱۱ھ) لکھتے ہیں :- روزہ رکھنے والوں کے دو طبقات

ہیں۔ مسلمان جب روزہ رکھتے ہیں اور شب کو عبادتیں کرتے ہیں اور جوان میں سے کاملین ہیں وہ نور الہی کے دریا میں غوطہ لگاتے ہیں اور ان کی دعاسب مسلمانوں کا احاطہ کر لیتی ہے۔ اور ان کے انوار کا اونٹنی درجہ کے لوگوں پر پر تو پڑتا ہے۔ اور ان کی دعائیں تمام گروہ پر چھا جاتی ہے۔ الخ

(حجۃ اللہ البالغہ (اردو) ص ۳۷۳ طبع کراچی)

لہ ملا علی قاری حنفی نے ”طبقات الحنفیہ“ میں ان کے متعلق لکھا ہے۔ ”آپ عالم باعمل، فاضل بہ بدل روزہ سے“

متقی و پرہیزگار تھے۔ ہر روز پندرہ کتابوں کا درس دیتے تھے۔ (ظفر المصلحین باحوال المعصومین ص ۳۱۳ طبع کراچی ۱۹۸۷ھ)

۱۳۷  
O--- سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی (م ۱۱۵۰ھ) لکھتے ہیں :-

روزے کے تین درجات ہیں۔

(۱) ... شریعت کا روزہ (۲) ... طریقت کا روزہ (۳) ... حقیقت کا روزہ

(سراسر لہ (عربی - اردو) ص ۷۰ تا ۷۵ طبع لاہور ۱۳۵۱ھ انوار غوث الاعظم)

اعتراض :- جو رمضان میں مر جائے اس سے سوالات قبر بھی نہیں ہوتے۔

(میلٹی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۳۸)

الجواب :- فیضان سنت کی اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

”جو خوش نصیب مسلمان ماہ رمضان میں انتقال کرتا ہے۔ اس کو سوالات قبر سے امان مل جاتی ہے۔ اور وہ عذاب قبر سے بھی بچ جاتا ہے۔ اور جنت کا حقدار قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرات محدثین کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کا قول ہے کہ جو مومن اس مہینہ میں مرتا ہے وہ سیدھا جنت میں جاتا ہے۔ گویا اس کے لیے دوزخ کا دروازہ بند ہے۔ اور اگر کوئی کافر مرتا ہے۔ تو وہ سیدھا دوزخ میں جاتا ہے گویا اس کے لیے دوزخ کا دروازہ کھلا ہے۔

حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: جب رمضان (کا مہینہ) آتا ہے۔ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ (مسلم ص ۳۲۶ جلد اول طبع کراچی ۱۳۷۵ھ)

O--- امام ابی الحسن شدھی ”غفلت ابواب النار“ کے تحت لکھتے ہیں :-

”لا ینافی موت الکفرۃ فی رمضان و تعذیبہم بالنار فیہ اذ یکفی فی عذابہم فتح باب صغیر

من القبر الی النار۔ الخ“ (حاشیہ صحیح مسلم ص ۳۳۷-۳۳۶ جلد اول طبع کراچی ۱۳۷۵ھ)

**معلوم ہوا کہ** مومن کے لیے جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں۔ رمضان المبارک میں مرتے والے مومن کا جب قبر میں حساب لیا جائے گا تو وہ جنت کا مستحق ہو گا یا جہنم کا؟ اگر جہنم کا مستحق ہو گا تو جہنم کے دروازے بند ہونے کی وجہ سے اسے لا محالہ جنت نصیب ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ اچھی بھلائی رحمت کا اظہار فرماتے ہوئے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ ماہ رمضان میں مرتے والے سے قبر میں حساب ہی نہ لو۔ اور جنت کی طرف سے ایک چھوٹا دروازہ اس کے لیے کھول دو۔

اعتراض :- جس نے بغیر شرعی مجبوری کے ایک بھی روزہ رمضان ترک کیا تو وہ نو لاکھ برس جہنم کی آگ میں جلا رہے گا۔ (میلٹی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۵۰)

الجواب :- فیضان سنت میں یہ عبارت اس طرح منقول ہے۔

”تغیر کسی صحیح مجبوری کے رمضان المبارک کا روزہ ترک کرنے پر سخت وعید میں بھی ہیں۔

یہ رمضان شریف کا ایک روزہ جو کسی عذر شرعی کے بغیر ترک کیا جائے تو ایک حدیث کے مطابق

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اسے نو لاکھ برس جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا۔ (فیضان سنت ص ۱۱۲۵)

حدیث کا لفظ (۱) نبی کریم ﷺ کے قول - فعل - تقریر

(۲) صحابی کے قول - فعل - تقریر (۳) تابعی کے قول - فعل - تقریر پر لا جاتا ہے۔

(فتح الباقی فی شرح الفیہ العراقی) (خبر الاصول فی حدیث الرسول ص ۲ طبع ملتان)

قادری صاحب کا یہ طریقہ کار ہے کہ حدیث رسول درج کرتے وقت حضور ﷺ کا اسم گرامی ضرور تحریر کرتے ہیں۔ زیر بحث حدیث میں چونکہ لفظ حدیث کے ساتھ آپ کا اسم گرامی درج نہیں ہے اس لیے یہ صحابی یا کسی تابعی کا قول ہے۔ جو کہ ترک فرضی روزہ کی وعید میں بطور مبالغہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ احادیث میں اسکی مثالیں موجود ہیں۔

اعتراض :- ابن لعل دین نے قمن روایات نقل کر کے ان پر طنز کیا ہے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۵۰-۱۵۱)

الجواب نمبر ۱ :- ﴿پہلی روایت﴾ :- اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر شب میں افطار کے وقت

ساتھ ہزار گناہ گاروں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے۔ اور عید کے دن سارے مہینے کے برابر گناہ گاروں کی

خشش کی جاتی ہے۔ اس روایت کو محدث ابو العباس شہاب الدین احمد بن علی بن حجر البیہقی المکی (م ۷۳۷ھ)

نے اپنی تالیف "الزواجر عن اقتراف العباہ" میں نقل کیا ہے۔ (الزواجر ص ۱۹۸ جلد اول طبع بیروت ۱۴۰۲ھ)

☆..... شیخ نجم الدین غزنی لکھتے ہیں :- علامہ ابن حجر متاخرین علماء کے معتمد علیہ ہیں۔ اور فتویٰ

دینے میں رافعی، نووی اور متاخرین میں قاضی زکریا انصاری کے بعد ان ہی کے کلام کی طرف مراجعت کی

جاتی ہے۔ اور یہی مکہ کے فقیہ، واعظ اور محدث تھے۔

(شرح مجالد نافذہ میں ۳۳۱ طبع کراچی ۱۹۶۳ء مولانا عبدالحلیم چشتی)

☆..... علامہ شوکانی غیر مقلد (م ۱۲۵۰ھ) لکھتے ہیں :- وہ زیادہ تھے۔ دنیا کو بچا لیتے تھے۔ اور

سلف کے طریقہ پر تھے۔ بھلائی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے تھے۔ مرتے دم تک ان

باتوں پر عمل کرتے رہے۔ (البدرا الطالع جلد اول)

﴿دوسری روایت﴾ :- اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے ہر روز میں لاکھ گناہ گاروں کو جہنم سے آزاد

فرماتا ہے۔ اور جنب ۲۹ رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد بننے والے ان کے مجموعہ کے برابر ایک

رات میں آزاد کر دیتا ہے۔ اس روایت کو محدث احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق البیہقی (م ۷۳۳ھ) نے

نقل کیا ہے۔

☆..... حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی محدث شہ اسماعیلی کے متعلق فرماتے ہیں :-

ان کے اسانید میں جو نام و نامور علماء و محدثین علم کی دولت سے ایک غرض تک لوگوں کی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رغبت ان کی جناب میں رہی۔..... خطیب بغدادی ان کے خاص الخواص شاگردوں میں سے تھے۔  
ابو سعید مالینی۔ ابو صالح مؤذن۔ ابو علی حسن بن احمد حداد، ابو سعید محمد بن محمد۔ ابو منصور محمد بن  
عبداللہ شراطی اور ان کے علاوہ دیگر بہت سے محدثین کو ان کی شاگردی کا فخر حاصل ہے۔

(مستان الحدیث ص ۷۳ طبع کراچی)

﴿تیسری روایت﴾ :- اللہ عزوجل ماہ رمضان میں روزانہ افطار کے وقت دس لاکھ ایسے گناہگاروں  
کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔ جن پر گناہوں کی وجہ سے جہنم واجب ہو چکا تھا۔ نیز شب جمعہ اور روز جمعہ (یعنی  
یعنی جمعرات غروب آفتاب سے لے کر جمعہ کے غروب آفتاب تک) کی ہر گھڑی میں ایسے دس دس  
لاکھ گناہگاروں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے مستحق قرار دیئے جا چکے ہیں۔ اور جب رمضان کا  
آخری دن ہوتا ہے۔ تو پہلی رمضان سے لے کر اب تک جتنے آزاد ہوئے تھے اس کی گنتی کے برابر اس  
آخری دن میں آزاد کئے جاتے ہیں۔

اس روایت کو امام الاولیاء والعلماء نصر بن محمد بن احمد ابواللیث سمرقندی (م ۳۷۷ھ) نے  
اپنی مشہور تالیف ”تنبیہ الغافلین“ میں نقل فرمایا ہے۔ (ص ۳۴۲ (اردو) طبع ملتان)

پور اس بشارت میں فقط مسلمان انسان روزہ دار ہی نہیں بلکہ مسلمان جن روزہ دار بھی  
شامل ہیں۔ کیونکہ حدیث کے الفاظ مطلق ہیں۔

☆..... صاحب حدائق الحنفیہ فرماتے ہیں :- نصر بن محمد بن احمد ابواللیث فقیہ سمرقندی المشہور امام  
الہدیٰ، علمائے کبار میں سے امام کبیر، فاضل بے نظیر فقیہ جلیل القدر محدث وحید العصر زاہد متورع، ایک  
لاکھ حدیث یاد رکھتے تھے۔ ۳۷۷ھ میں وصال ہوا۔ (حدائق الحنفیہ ص ۲۰۶ طبع لاہور)

☆..... مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں :- نصر بن محمد بن احمد ابواللیث الفقیہ السمرقندی المشہور بابام  
الہدیٰ۔ الخ (القوائد البیہ فی تراجم الحنفیہ ص ۲۲۰ طبع کراچی)

☆..... اسما عمل یا شاہ بغدادی لکھتے ہیں :- ابو الیث السمرقندی۔ نصر بن محمد الفقیہ الحنفی المقلب بابام  
الہدیٰ الخ (بدیۃ العارفين جلد دوم ص ۳۹۰ طبع دار الفکر ۱۳۰۲ھ / 1982ء)

☆..... محدث ابن قطلوبغا (م ۷۹۷ھ) لکھتے ہیں :- نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم ابواللیث  
السمرقندی امام الہدیٰ الخ۔ (تاج التراجم فی طبقات الحنفیہ ص ۷۹ طبع کراچی ۱۳۰۱ھ)

اگر قادری صاحب مندرجہ بالا روایات کو نقل کرنے کی وجہ سے مورد طعن ہیں تو درج ذیل  
نفوس قدسیہ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ جنہوں نے ان روایات کو اپنی اپنی تالیفات میں تحریر کیا

ہے۔ ذرا قلم کو جنبش دیجئے !!!  
marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

(۱)... علامہ ابن حجر مکی (م ۹۷۳ھ)

(۲)... محدث احمد بن عبد اللہ اصہبانی (م ۲۳۰ھ)

(۳)... نصر بن محمد ابواللیث سمرقندی (م ۲۷۳ھ)

الجواب نمبر 2 :- ماہ رمضان اور روزہ کی فضیلت بیان کرنے کے لیے ان روایات میں کلام کا تعلق کلام مبالغہ سے ہے۔ جس کو ابن لعل دین سمجھنے سے قاصر ہے۔

مثال نمبر 1 :- ” وعن ابی ذر قال اتیت النبی ﷺ وعلیہ ثوب ایض وهو نائم ثم اتیتہ وقد استیقظ فقال ما من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلك الا دخل الجنة قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق الخ (مشکوٰۃ ص ۱۳ طبع ملتان)

☆..... ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں :-

”هذه الواو واو المبالغة الخ“ (مشکوٰۃ ص ۱۳ احاشیہ نمبر ۶ طبع ملتان)

مثال نمبر 2 :- نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ” من قال حين يادى الى فراشه استغفر الله العظيم الذي لا اله الا هو الحي القيوم و اتوب اليه ثلاث مرات غفر الله له ذنوبه وان كانت مثل زيد البحر او عدد رمل عالج او عدد ورق الشجر او عدد ايام الدنيا۔ (احياء علوم الدين ص ۳۱۳ جلد اول طبع مصر) ترجمہ :- جو شخص سوتی دفعہ تین بار پڑھے۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم اس کے تمام گناہوں کو (اللہ تعالیٰ) بخش دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ کھجور یا اور ریگ بہاں اور برگ درختاں اور دنیا کے تمام ایام کی تعداد میں کیوں نہ ہوں۔

(ف) :- اس حدیث میں استغفار کی فضیلت کو اجاگر کرنے کے لیے کلام مبالغہ کا استعمال ہوا ہے۔

اعتراف :- زیر بحث روایات میں سے نمبر 3 روایت کو لکھ کر ابن لعل دین لکھتا ہے۔

”اس فرقہ کی دیکھیں ”مت“ کو کیا ہو گیا ہے۔ الخ (مینی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۵۱)

الجواب :- (نعوذ باللہ) حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی ”مت“ کو کیا ہو گیا تھا۔ آپ لکھتے ہیں :- ”ابن عباس سے روایت ہے..... جب ماہ رمضان میں جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آتی ہے تو اس دن رات کی ہر ایک ساعت میں اللہ تعالیٰ ہزار ہا (ہزار x ہزار = دس لاکھ) ایسے گناہگاروں کو بخش دیتا ہے۔ جو دوزخ کی آگ میں سزا پانے کے مستحق ہوتے ہیں۔ اور ماہ رمضان کے آخری روزے میں اتنے بندوں کو آزاد کر دیتا ہے۔ جتنے کہ تمام رمضان میں آزاد کئے جاتے ہیں۔ الخ“

(غنیۃ الطالبین (اردو) مترجم مولوی احمد مدد راسی طبع لاہور ۱۳۹۳ھ ص ۳۸۳)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

( ف ) :- مولوی احمد مدد راسی غیر مقلد لکھتا ہے۔ امام السائکن قدوة العارفين الشيخ عبد القادر جیلانی  
سلسلہ کی ایک مایہ ناز شخصیت ہیں۔ عظیم المرتبت حبلی عالم و واعظ اور بلند پایا محدث و فقیہ ہونے کے  
ساتھ آپ ولایت کے نہایت اعلیٰ مقامات پر فائز تھے۔ سلسلہ قادریہ کے بانی تھے۔ آپ کا شمار اولیاء کبار  
اور صوفیاء عظام میں ہوتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین، مترجم مولوی احمد مدد راسی غیر مقلد ص ۱۱ طبع لاہور ۱۳۹۳ھ)  
اعتراف :- جو رمضان المبارک کی آخری رات میں دس رکعات نماز پڑھے (اس طرح) کہ ہر رکعت  
میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص دس مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تمام مہینہ کی عبادت قبول کرے  
گا۔ پورے ہزار سال کی عبادت کا ثواب اس کے برابر اعمال میں درج فرمائے گا۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۵۱)

الجواب :- درج ذیل روایات اس روایت کی مؤید ہیں :-

(۱)..... یزید بن رفاعی نے انس بن مالک سے روایت کی کہ خدا کے رسول مقبول ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی  
آدمی شنبہ کے روز جب پھر مہرون نکل آتا ہے۔ نماز کی دس رکعت ادا کرتا ہے..... اور ہر رکعت  
میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھے ایک دفعہ ہی آیت الکرسی اور تین دفعہ قل هو اللہ احد تو ستر روز تک اس  
آدمی کے اعمال نامہ میں اس کا کوئی گناہ درج نہیں ہوتا۔ اور اگر ستر روز کے اندر اندر ہی مر جائے تو اس کو  
شہید کا مرتبہ عطا کیا جاتا ہے۔ پورے ستر برس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(غنیۃ الطالبین ص ۶۱۶ طبع لاہور ۱۳۹۳ھ)

(۲)..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو (رجب) کے آخر میں دس رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں ایک  
دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھے اور تین دفعہ قل هو اللہ احد اور تین دفعہ ہی سورۃ الکافرون اور جب سلام پھیر چکے  
تو درج ذیل دعا پڑھے..... ہر رکعت کے عوض میں ہزار ہزار رکعت کا ثواب تیرے لیے لکھیں  
گے۔ پورے روز کی آگ سے آزادی لکھی جاوے گی۔ الخ (غنیۃ الطالبین ص ۳۵۸ طبع لاہور ۱۳۹۳ھ)  
جب غیر رمضان میں دس رکعات نفل پڑھنے کا اس قدر ثواب ہے تو رمضان میں تو اور زیادہ ہوگا۔  
اعتراف :- جو شخص مغرب سے لے کر عشاء تک محکف رہے، نماز اور تلاوت کے سوا کوئی کلام نہ  
کرے، اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ..... محکف کے لیے جنت میں محل تیار کرے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۵۲)

الجواب :- فیضان سنت ص ۱۴۳۵ پر یہ حدیث یوں منقول ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”جو شخص مسجد میں مغرب سے لے کر عشاء تک محکف رہے۔ نماز اور قرآن مجید کی تلاوت کے سوا کلام  
نہ کرے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اسے کرم سے اس (محکف) کے لیے جنت میں محل تیار کرے۔“

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس حدیث مبارکہ کو علامہ عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن موسیٰ الانصاری الشافعی الشعرانی المصری (م ۹۷۳ھ) نے اپنی تالیف ”کشف الغمہ عن جمیع الامتہ“ میں نقل کیا ہے۔

☆..... علامہ عبد الرؤف مناوی طبقات میں لکھتے ہیں :- علامہ (عبد الوہاب شعرانی)

ہمارے شیخ، عامل، عابد، زاہد، فقیہ، محدث، اصولی، صوفی اور سالک کی زینت کرنے والے جو محمد بن حنفیہ کی اولاد میں سے تھے۔ الخ (شرح بحالہ نافذہ از عبد الحلیم چشتی ص ۳۳۸ طبع کراچی ۱۹۶۳ء)

☆..... حافظ ڈاکٹر عبد الرشید (غیر مقلد) فاضل مدینہ یونیورسٹی (اسلام آباد) لکھتے ہیں :-

”الشیخ عبدالوہاب بن علی بن احمد بن موسیٰ الانصاری الشافعی المصری الشعرانی وقیل الشعرای تولد بمصر ۸۹۹ھ کان العامل العابد الزاهد الفقیہ المحدث الصوفی الاصولی الخ“ (العحانۃ النافیہ مع التعلیقات الساطعۃ ص ۶۲ مطبوعہ ضلع ملتان ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء)

☆..... مولوی محمد اشرف سندھو (غیر مقلد) لکھتے ہیں۔

علامہ شعرانی نانویں صدی ہجری کے مشاہیر میں سے تھے۔ (تاریخ التقدیم ص ۱۲۵)

☆..... مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی (غیر مقلد) لکھتے ہیں :-

مجھ نابکار کو ان سے کمال حسن عقیدت ہے۔ میں نے ان کی کتب سے سلوک و فروع کے متعلق بہت فیض حاصل کیا۔ الخ (تاریخ اہل حدیث بر حاشیہ ص ۱۱۰)

☆..... نواب صدیق حسن خان بھوپالی (غیر مقلد) لکھتے ہیں :-

علامہ شعرانی عالم۔ محدث۔ صوفی۔ صاحب کرامات کثیرہ۔ تالیفات بقیہ۔ تتبع سنت۔ مجتنب عن البدع۔ جامع بین الشریعۃ والطریقۃ تھے۔ (تاج مکل)

اعتراض :- اعتکاف کی فضیلت کے متعلق دو روایات لکھ کر طنز کیا ہے۔ (میں میں ص ۱۵۱-۱۵۲)

الجواب :- ﴿پہلی روایت﴾ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص خالص نیت سے بغیر ریا اور بلا خواہش شہرت ایک دن کا اعتکاف جلائے۔ اسکو ہزار راتوں کی شب بیداری کا ثواب ملے گا۔ اور اس کے اور دو رخ کے درمیان کا فاصلہ پانچ سو برس کی راہ کا ہوگا۔ (فیضان سنت ص ۱۲۳۵)

﴿دوسری روایت﴾ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جو شخص رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں صدق و اخلاص کے ساتھ اعتکاف کرے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی عبادت درج فرمائے گا۔ اور قیامت کے دن اس کو عرش کے سایہ میں جگہ دے گا۔ (فیضان سنت ص ۱۲۳۹)

ان دونوں روایات میں موضوع حدیث کی علامات نہیں پائی جاتیں۔ اسلئے یہ روایات ضعیف

ہیں۔ اور ضعیف حدیث مند الحمد میں فضائل و اعمال میں قبول ہوتی ہیں۔

”احادیث ضعیفہ در فضائل و اعمال معمول بہا است“

(مسک الختام، نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد ص ۵۷۲ جلد اول ص ۱۳۰)

☆..... میاں نذیر حسین دہلوی (غیر مقلد) لکھتا ہے۔

”حدیث ضعیف فضائل میں مقبول ہے۔“ (فتاویٰ نذیریہ ص ۳۰۳ جلد اول طبع لاہور ۱۹۷۱ء)

علاوہ ازیں درج ذیل احادیث ان روایات کی مؤید ہیں۔

○ --- حضرت امام حسین سے روایت ہے۔ کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان

البارک میں دس یوم کا اعتکاف کیا تو وہ ایسا ہے جس طرح اس نے دو حج کو رو کر عمرے کئے

(بیہقی - ترغیب ص ۱۳۹ جلد دوم)

○ --- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص ایک دن کا

اعتکاف اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے اور روزخ کے درمیان تین

خندقوں کی دیوار کر دیتا ہے۔ ان خندقوں کا فاصلہ زمین و آسمان کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔ (رواہ

الطبرانی فی الاوسط البیہقی واللفظ له والحاکم مختصر او قال صحیح الاسناد کذا فی الترغیب و

قال السیوطی فی الدر صححہ الحاکم و ضعفہ البیہقی)

○ --- حضرت ابن عباس سے روایت ہے: کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کہ معتکف گناہوں سے

مخفوظ رہتا ہے۔ اور اس کے لیے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کرنے والے کے لیے۔“

” قال فی المعتکف هو یعتکف الذنوب و یجزئ له من الحسنات کعامل

الحسنات کلھا۔“ (مشکوٰۃ ص ۱۸۳، عن ابن ماجہ)

اعتراض :- جو کوئی رمضان المبارک میں ایک رکعت نماز پڑھے گا۔ اس کو اتنا ثواب ملے گا جو غیر

رمضان میں دو لاکھ رکعت پڑھنے سے ملتا ہے اور جو کوئی رمضان المبارک میں ایک دفعہ سبحان اللہ کہے گا،

اس کو اس قدر ثواب ملے گا جو غیر رمضان میں ایک لاکھ مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے ملتا ہے اور جو کوئی

رمضان المبارک میں کسی نیچے کو کپڑے پہنائے گا تو قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے اللہ اس کو

ساتھ لاکھ جنتی حلقے پہنائے گا۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۵۲)

درج ذیل حدیث کے خط کشیدہ الفاظ کے تحت ابن لعل دین لکھتا ہے۔

” ایک آدمی ایک سوٹ پر دوسرا سوٹ اور دوسرے سوٹ پر تیسرا سوٹ نہیں پہن سکتا جبکہ ان کے مطابق

قیامت کو وہ ساری مخلوق کے سامنے..... ایک نہیں بلکہ ساٹھ لاکھ سوٹ ایک دوسرے پر پہنے گا۔ یہ

کیسی کیفیت ہوگی؟ یہ کیسے ممکن ہوگا؟ اس کا جواب یہ فرقہ دینے سے قاصر ہے۔ (میٹھی میٹھی..... ص ۱۵۲)

الجواب :- جنت کی نعمتوں کو دنیا کی اشیاء پر قیاس کرنا باطل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ کسی کان نے نہیں سنا۔ اور نہ کسی آدمی کے دل پر اس کا خیال گزرا ہے۔ اسکی تصدیق میں یہ آیت پڑھی ”پس نہیں جانتی کوئی جان جو ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث چیز چھپا کر رکھی گئی ہے۔“ (متفق علیہ) مشکوٰۃ ص ۴۹۵ طبع ملتان۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ چین میں رہے گا۔ کبھی فکر مند نہ ہوگا۔ اس کے کپڑے کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے۔ اس کی جوانی ختم نہ ہوگی۔ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص ۴۹۶ طبع ملتان)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ سے، اے اللہ کے رسول ﷺ مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے فرمایا پانی سے۔ ہم نے کہا جنت کی تعمیر کیسی ہے فرمایا۔ ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی۔ اس کا گارا خالص مشک سے ہے اسکی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں۔ اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو شخص اس میں داخل ہوا چین سے رہے گا۔ مشقت نہیں دیکھے گا۔ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ مرے گا نہیں۔ ان کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے۔ ان کی جوانی فنا نہیں ہوگی۔

(رواہ احمد، ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ ص ۴۹۷ طبع ملتان)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت، جنت میں کھائیں گے اور پیئیں گے، نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے۔ نہ ناک جھاڑیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا کھانے کا فضلہ کیا بنے گا۔ فرمایا ڈکار لیں گے اور کستوری کی طرح پسینہ بہائیں گے۔ الخ (رواہ مسلم) (مشکوٰۃ ص ۴۹۶ طبع ملتان)

اسکے بعد ہم رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کرتے ہیں جس سے اہل لعل دین کے تمام ذہنی مفروضے باطل ہو جائیں گے۔

### ﴿جنتی حلوں کی کیفیت﴾

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ دوسری جماعت کے چہرے آسمان میں نہایت درخشندہ ستارے کی طرح ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کے لیے دو بیویاں ہوں گی۔ ہر بیوی ستر (۷۰) حلتے پہنے گی کہ اس کی ہڈیوں کا گودا ان سے نظر آئے گا۔

(رواہ ترمذی، مشکوٰۃ ص ۴۹۷ طبع ملتان) (غنیۃ الطالبین (اردو) ص ۳۲۳ طبع لاہور ۱۳۹۳ھ)

معلوم ہوگا : کہ جتنی طے کو دنیا کے کوٹ پر قیاس کرنا جہالت ہے۔

اعتراض : سنن لعل دین درج ذیل عنوان کے تحت طرا لکھتا ہے۔

### سات ہزار سال کے روزے اور قیام شب کا ثواب

جس نے علم دین کے ایک باب کا علم حاصل کیا، وہ علم اس کو دنیا اور آخرت میں نفع پہنچائے گا۔ اللہ اس کے لیے دنیاوی عمر کے ایسے سات ہزار سال کی نیکیاں عطا فرمائے گا جن سالوں کے دن روزے میں نور راتیں قیام میں مقبول و غیر مردود گزری ہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۵۳)

الجواب : اس روایت کو حضرت محمد بن یوہجر الصغوری نے درج ذیل سند کے ساتھ اپنی تالیف ”موطع حسہ“ میں نقل کیا ہے۔

حضرت ابراہیم نے حضرت علقمہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علم دین کے ایک باب کا علم حاصل کیا وہ علم اس کی دنیا اور اس کی آخرت میں نفع پہنچائے گا۔ اللہ اس کے لیے دنیاوی عمر کے ایسے سات ہزار سال کی نیکیاں عطا فرمائے گا جن سالوں کے دن روزے اور راتیں قیام میں مقبول و غیر مردود گزری ہیں۔

(موطع حسہ ص ۱۳ طبع کراچی از امام محمد بن یوہجر الصغوری)

### ○ --- روایت کے پہلے راوی ”حضرت ابراہیم بن یزید نخعی“

ابراہیم نخعی کوفہ کے ممتاز ترین تابعین میں سے ہیں۔ ان کے ماموں علقمہ بن قیس (م ۶۲ھ) اور چچا اسود دونوں کوفہ کے ممتاز محدثین میں سے تھے۔ ابراہیم نے انہی کے دامن میں پرورش پائی۔ یوزرے نخعی کہتے ہیں کہ وہ اعلام اللہ اسلام میں سے ایک عالم تھے۔ ان کو حدیث و فقہ دونوں پر بڑی دست گاہ حاصل تھی۔ حافظ ذہبی نے انہیں فقیہ عراق اور امام نووی فقیہ کوفہ کہتے ہیں۔ عبدالبر اندلسی کہتے ہیں علم حدیث میں بڑا مرتبہ رکھتے تھے۔ عراق کے فقیہ اور امام تھے۔ ۹۶ھ میں انتقال ہوا۔ وفات ہوئی تو شعبی پکاراٹھے۔ خدا! نخعی نے اپنی نظیر نہیں چھوڑی۔ حافظ لکن حجر لکھتے ہیں: ابراہیم بن یزید ثقہ عابد تھے۔

(تقریب التہذیب ص ۲۹ طبع انڈیا) (طبقات ابن سعد ص ۲۸۶ جلد ۶) (العلم والعلماء ص ۲۸۰)

(تابعین از شاہ معین الدین ندوی ص ۱۲۳ طبع اعظم گڑھ (انڈیا) ۱۹۳۳ء / ۱۳۵۶ھ)

### ○ --- روایت کے دوسرے راوی ”علقمہ بن قیس“

آنحضرت ﷺ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ فضل و کمال اور زہد و ورع کے لحاظ سے ممتاز تابعین میں سے تھے۔ حضرت علیؓ، حضرت عمرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، حذیفہ بن یمانؓ، سلمان فارسیؓ، ابی سعید خدریؓ۔

ابوورداء انصاری وغیرہ اکابر صحابہ سے انہوں نے روایتیں کیں۔ لیکن فقیرہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعود کے سرچشمہ فیض سے خصوصیت کے ساتھ زیادہ مستفید ہوئے۔

علقمہ کو قرآن، حدیث اور فقہ جملہ علوم میں یکساں کمال حاصل تھیں۔ امام احمد بن حنبل ان کو صالح ثقہ علامہ ابن سعد کثیر الحدیث اور حافظ ذہبی امام بارع لکھتے ہیں۔ ۶۲ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔

(تائین، ترجمہ علقمہ بن قیس، از معین الدین ندوی طبع انڈیا ۱۹۳۳ء)

اس لیے اس روایت پر طنز کرنا سراسر بدبختی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی ادنیٰ عمل کو قبول فرما کر، بے حد و شمار ثواب سے نواز دے تو اس کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں اور اس کی ذات بے حد رحیم و کریم اور معطی ہے۔

نیز اس روایت میں موضوع حدیث کی علامات نہیں پائی جاتیں۔ اس لیے یہ حدیث ضعیف ہے اور ضعیف حدیث عند الحدیثین فضائل و اعمال میں قبول ہوتی ہے۔

☆..... میاں نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں :- ”حدیث ضعیف فضائل میں مقبول ہے۔“

(فتاویٰ نذیریہ ص ۳۰۳ جلد اول طبع لاہور ۱۹۷۱ء)

اعتراض :- ابن لعل دین درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

”روزہ توڑ دینے والے عجیب و غریب اعمال“

(۱)۔ دوسرے کا تھوک نکل لیا یا اپنی ہی تھوک ہاتھ میں لے کر نکل گیا تو روزہ جاتا رہا۔

(۲)۔ منہ میں رنگین ڈور وغیرہ رکھا۔ جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر وہی رنگین

تھوک نکل گیا تو روزہ جاتا رہا۔ الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۵۳)

الجواب :- قادری صاحب نے یہ مسائل فقہ حنفی کے مشہور فتاویٰ ”عالمگیری“ سے نقل کئے ہیں۔ یہ کرکٹ کا میدان نہیں علمی میدان ہے۔ اگر یہ مسائل درست نہیں تو کتاب و سنت کی روشنی میں ان کی تردید کرو۔ فقط طنز اور استہزاء سے کام نہیں چلے گا۔

اعتراض :- ابن لعل دین نے ”جماد سے فرار کے بہانے“ کے عنوان کے تحت وہ احادیث جن میں درود شریف پڑھنے اور دینی تعلیم حاصل کرنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے جماد اور حج کے ثواب کے حصول کا ذکر ہے لکھ کر ان پر عجیب و غریب اور جاہلانہ تبصرہ کیا ہے۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۵۵ تا ۱۵۹)

الجواب :- حدیث شریف کا پڑھنا۔ لکھنا۔ جمع کرنا اور بیان کرنا آسان کام ہے مگر حدیث کے صحیح مفہوم کی تہ تک پہنچنا نہایت ہی دقیق کام ہے۔ اور حدیث کے صحیح معانی و مطالب کو وہی عالم سمجھ

سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرماتا ہے۔ ان لعل دین کی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس مقام سے نا آشنا ہے۔

☆..... حاجی امداد اللہ مہاجر کی فرماتے ہیں :- ” اور غیر مقلد لوگ کہ فی زماننا دعویٰ حدیث دانی و عمل بالحدیث کرتے ہیں۔ حاشا دکلا کہ حقانیت سے بہرہ نہیں رکھتے۔ الخ“ (شائم امدادیہ، ص ۲۸) ایک ہوتا ہے فریضہء جہاد کا ادا کرنا اور ایک ہوتا ہے کسی نیک عمل کے کرنے پر جہاد کا ثواب ملنا۔ ان دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

☆..... حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرو، کیونکہ لوجہ علم کی تعلیم، خشیت ہے۔ علم کی طلب عبادت ہے، علم کا ذخیرہ تسبیح، علم کی تلاش جہاد۔ الخ (جامع بین العلم و فضلہ، لنن البر (م ۲۶۳ھ) ص ۵۳ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

☆..... حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا طلب علم میں نکلنے والا واپسی تک جہاد فی سبیل اللہ میں ہے۔ (جامع بین العلم و فضلہ، لنن البر (م ۲۶۳ھ) ص ۷۹ طبع لاہور ۱۹۷۷ء) ان احادیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر اسلامی ریاست میں جہاد کرنے کے شرائط پائے جائیں اور حاکم وقت اعلان جہاد کر دے تو اس وقت علم دین حاصل کرنے سے یہ فرض ادا ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں بلکہ اس وقت میدان جہاد میں شمولیت سے یہ فریضہ ادا ہوگا۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :-

0 --- جو پاک ہو کر اپنے گھر سے اور مسجد قبا میں جا کر دو رکعت پڑھے تو اس کے لیے عمرے کے برابر ثواب ہے۔ (نسائی ص ۳۷ ج ۲، لنن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۱۲، منداحمہ ص ۳۸ جلد ۳)

تو اگر کسی نے عمرہ ادا کرنے کی سنت ادا کرنی ہو تو مسجد قبا میں جا کر دو رکعت پڑھنے سے یہ سنت ادا نہ ہوگی۔ بلکہ مقام مخصوصہ سے احرام باندھ کر مسجد حرام میں آکر عمرہ کے ارکان ادا کرنے ہوں گے۔ 0 --- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نکلتا ہے اپنے گھر سے با وضو ہو کر قصد کرنے والا طرف مسجد کے نماز فرض ادا کرنے کے لیے پس ثواب اس کا مانند ثواب حج کرنے والے احرام باندھنے والے کے ہے۔ (صلوۃ الرسول از مولوی محمد صادق غیر مقلد ص ۱۷۲ طبع لاہور)

مولوی محمد صادق صاحب اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: جن پر حج فرض ہو چکا ہے جب تک وہ وہاں جا کر حج نہ کریں گے ان کے ذمہ فرضیت ساقط نہ ہوگی خواہ وہ ساری گھر با وضو ہو کر پانچوں نمازیں مسجد میں جا کر پڑھتے رہیں۔ اس لئے خدا کی بخشش اور اجر و ثواب کی فراوانی سے کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

لے ترغیبی، داری، مشکوٰۃ ص ۳۲

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کیا؟ (نعوذ باللہ کروڑوں بار استغفر اللہ) نبی کریم ﷺ نے جماد ، عمرہ اور حج سے روکنے کے بہانے کی تعلیم دی ہے۔

اعتراض :- اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ مبلغ اور مولوی شہداء سے افضل ہیں۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۵۹)

الجواب :- مذکورہ بالا عبارت میں مبلغ اور مولوی سے مراد علمائے کرام ہیں۔ اور یہ دعوتِ اسلامی کا خود ساختہ عقیدہ نہیں۔ بلکہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء کو علماء پر دو درجے فضیلت حاصل ہے۔ اور علماء کو شہداء پر ایک درجہ۔“

(جامع بیان العلم وفضلہ علامہ ابن عبدالبر اندلسی (م ۵۴۶۳ھ) طبع لاہور (اردو)

اعتراض :- ابن لعل دین نجدی لکھتا ہے۔

” اس ذات کی قسم (مبلغ) بلند ترین مکان میں ہوگا۔ جو شہداء کے مکان سے بھی بلند ہوگا۔

ہر مکان کے تین سو دروازے ہوں گے۔ یا قوت اور سبز مرد کے، ہر دروازے پر روشنی ہوگی۔

ایسا مبلغ (مولوی) آدمی تین لاکھ حوروں سے نکاح کرے گا۔“ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۵۹)

الجواب :- یہ درج ذیل حدیث کے الفاظ ہیں۔ جس کو امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) نے نقل فرمایا ہے۔

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا مشرکین سے جنگ کے بغیر بھی جماد ہے۔ آپ

ﷺ نے فرمایا، ہاں۔ اے ابو بکر! رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ایسے مجاہدین بھی زمین پر ہیں جو کہ ان

شہداء سے افضل ہیں جو زندہ ہیں۔ انہیں روزی ملتی ہے۔ یہ زمین پر چل رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے

ساتھ آسمان کے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے۔ ان کے لئے جنت سجائی جاتی ہے۔ حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، نیکی کا حکم

کرنے والے، برائی سے روکنے والے، اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر دشمنی

رکھنے والے۔ پھر ارشاد فرمایا،

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بندہ بلند ترین مکان میں ہوگا

جو شہداء کے مکانات سے بلند ہوگا۔ ہر مکان کے تین سو دروازے ہوں گے۔ یا قوت اور سبز مرد کے،

ہر دروازے پر روشنی ہوگی۔ ایسا آدمی تین لاکھ حوروں سے نکاح کرے گا۔ جو انتہائی پاک باز اور

خوبصورت ہوں گی۔ جب بھی وہ کسی ایک کی طرف دیکھے گا، تو وہ کہے گی، ”آپ نے فلاں دن اللہ تعالیٰ کا

ذکر کیا اور آپ نے اس طرح نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا۔“ الغرض جب بھی کسی حور کی طرف

دیکھے گا تو وہ نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کی وجہ سے اس کا ایک اعلیٰ مقام بتائے گی۔

(مشافہ القلوب از امام غزالی ص ۱۲۲ طبع کراچی)

اس حدیث کی تائید درج ذیل حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے۔ جس کو سیدنا عبدالقادر جیلانی نے نقل فرمایا ہے۔

”پیغمبر ﷺ نے فرمایا: ہر ایک (جنتی) کے واسطے ستر (۷۰) حوریں اور دو آدمی زاد عورتیں ہوں گی۔ اور ہر ایک بیوی کا سبز یا قوت کا محل ہوگا۔ اور سرخ یا قوت سے جڑاؤ اور منقش اور ہر محل میں ستر ہزار دروازے ہوں گے۔ اور ہر ایک دروازے میں ایک قبہ موتی کا ہوگا۔ الخ“

(غنیۃ الطالبین از سیدنا عبدالقادر جیلانی ص ۳۲۵ طبع ۱۳۹۳ھ لاہور)

اعتراض :- نبی اکرم ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں عام جنتی مسلمان کو دو جبکہ شہید ہونے والے مجاہد کو ۷۲ (بہتر) حوریں ملیں گی۔ الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۵۹)

الجواب :- اس حدیث مبارکہ سے ایک جنتی آدمی کو دو سے زائد حوریں ملنے کی نفی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ ہمارے دعویٰ کی درج ذیل حدیث مؤید ہے۔

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ادنیٰ جنتی وہ ہوگا جس کے اسی ہزار خادم ہوں گے۔ اور بہتر (۷۲) بیویاں ہوں گی۔ موتیوں، زبرجد اور یا قوت کا ایک خیمہ اس کے لیے اس قدر بڑا گاڑا جائے گا جس قدر جلیہ اور صنعا کا فاصلہ ہے۔ الخ (مشکوٰۃ (حرجم) ص ۸۸ جلد ۳ طبع لاہور)

جب ادنیٰ جنتی کو اللہ تعالیٰ اس قدر نعمتوں سے نوازے گا تو علماء کرام کی کیا شان ہوگی؟

اعتراض :- ابن لعل دین طنزاً لکھتا ہے۔ قادری صاحب نے لکھا ہے۔ ”علماء کی سیاہی شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی۔“ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۵۹)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی ہے۔ امام غزالی لکھتے ہیں:

”قال رسول اللہ ﷺ: یوزن یوم القيامة مداد العلماء بدم الشهداء“ (علماء کی سیاہی شہید کے خون

سے تولی جائے گی۔) (احیاء علوم الدین۔ از امام غزالی ص ۶ جلد اول طبع مصر)

اس حدیث کے تحت محشی لکھتے ہیں :-

حدیث ”قال رسول اللہ ﷺ: یوزن یوم القيامة مداد العلماء بدم الشهداء“ ابن عبد البر

من حدیث ابی الدرداء عہ سند ضعیف۔“ (احیاء علوم الدین۔ حاشیہ نمبر ۱۱ صف ۹ طبع مصر)

عہ ابو الدرداء: عمر بن مالک انصاری۔ شہر تفاق صحابی۔ دمشق کے قاضی تھے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔

شہرہ آفاق امام حدیث ابو عمر یوسف بن عبداللہ ابن عبدالبرؒ (م ۳۶۳ھ) علم کی فضیلت میں ایک حدیث درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ ”احکام حلال و حرام کی طرح فضائل اعمال کی روایتوں میں اسناد کی چھان بین نہیں کی جاتی، اسی لیے ہم نے ضعیف ہونے پر بھی یہ حدیث درج کر دی ہے۔“ (جامع بین العلم و فضلہ، ص ۵۹ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

اس لئے حدیث ”یوزن یوم القیامۃ بمداد العلماء الخ“ کا ضعیف ہونا ہمیں مضر نہیں۔ کیونکہ قادری صاحب نے اس حدیث مبارکہ کو علماء کی فضیلت کے باب میں بیان کیا ہے۔ اعتراض :- حالانکہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن شہید کا خون دیکھنے کو خون نظر آئے گا۔ لیکن اس میں سے مکہ کستوری کی آئے گی۔ الخ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۵۹) الجواب :- اس حدیث مبارکہ میں جو شہید کا مقام بیان ہوا ہے۔ ہم اس کے انکاری نہیں تو پھر بے محل اس روایت کو بیان کرنے کا کیا فائدہ؟

## آثارِ نبوی کی تعظیم ---- موعے مبارک اور نعلین شریف

☆..... مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی فرماتے ہیں :-

جاننا چاہیے کہ ہر مسلمان کو کہ جن چیزوں کو ذاتِ بابرکات حضرت رسول الثقلین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ سے کسی قسم کا علاقہ ہے، خواہ وہ موعے مبارک ہوں خواہ جبہ مبارک ہو خواہ نعلین پاک ہو خواہ اور کوئی چیز ہو کہ جس کو آنحضرت ﷺ نے مس فرمایا ہو یا اور کسی طرح آنحضرت ﷺ سے اس کو علاقہ پیدا ہوا ہو۔ ”ایسی تمام چیزوں کی تعظیم کرنا اور ان سے برکت حاصل کرنا نشان کمال ایمانی اور دلیل محبت نبوی ہے اور جملہ آثارِ محمدی پر جانِ نثار کرنا ایک عمدہ علامت علامتہاے اسلام سے ہے۔ اس باب میں کسی عاشقِ جنابِ نبوی کو کلام اور کسی اہل ایمان کو اس سے انکار کی مجال نہیں ہے۔ اور اس میں شبہ نہیں ہو سکتا کہ ایسے آثار و مشاہد کی تعظیم و تکریم اور ان سے برکت حاصل کرنا دراصل تعظیم و تکریم جنابِ محمدی ﷺ کی ہے۔ جو راسِ الایمان ہے اور ثبوت اس کا اکثر احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ کرام سے ہوتا ہے۔“ (مجموعہ فتاویٰ از مولانا عبدالحی لکھنوی ص ۲۶۸ جلد ۲ طبع فرنگی محل ۱۹۳۵ء)

۱۰ محدث ابن عبدالبر قرطبہ میں 378ھ میں پیدا ہوئے۔ خدا داد ذہانت کے مالک تھے۔ جلد جلد علمی منازل طے کر کے امام وقت بن گئے۔ حق پسند و حق گو تھے۔ حکام سے نہ بنی اور جلا وطن کئے گئے۔ پھر ایک مدت بعد بشونہ کے قاضی بنائے گئے۔ ۳۶۳ھ میں وفات پائی۔ بہت سی مفید کتابیں تصنیف کیں۔

☆..... علامہ قاضی عیاض مالکی اندلسی (م ۵۳۴ھ) فرماتے ہیں :-

”حضور ﷺ کی عظمت و احترام میں سے یہ بھی ہے کہ جو چیز بھی آپ سے منسوب ہو اس کی عزت و عظمت کی جائے۔ آپ کی محافل مقدسہ ، مقامات معظمہ ، مکہ مکرمہ ، مدینہ منورہ اور دیگر مقامات منسوبہ اور ہر وہ چیز جس کو آپ نے کبھی چھوا ہو یا جو کہ آپ کے ساتھ مشہور ہو گئی ہو۔ ان سب کی تعظیم و توقیر کرنا (اسی طرح لازم ہے جس طرح آپ کی ذات اقدس کی واجب ہے۔“

(الثقلاء ص ۷۳ جلد ۲ طبع لاہور ۱۹۷۹ء ص ۱۳۷)

### آثار نبوی کی تعظیم اور صحابہ کرام اور تابعین کرام

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ حجام آپ کے سر مبارک کو موٹھہ رہا تھا۔ صحابہ کرام آپ کے گرد حلقہ باندھے ہوئے تھے۔ وہ سب یہ چاہتے تھے کہ حضور ﷺ کا جو بال مبارک گرے وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ میں ہو۔ (صحیح مسلم باقربہ من الناس)

○ — حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ (مزدلفہ سے) منیٰ میں آئے اور جمرہ عقبہ میں کنکریاں پھینک کر اپنے مکان پر تشریف لائے۔ پھر آپ نے حجام کو بلایا اور سر مبارک کے داہنی طرف کے بال منڈوائے اور بوطلحہ انصاری کو بلا کر عطا فرمائے ، بعد ازاں حضور ﷺ نے بائیں طرف کے بال مبارک منڈوا کر بوطلحہ انصاری کو بلا کر عنایت کئے اور ان سے فرمایا کہ یہ تمام بال لوگوں میں تقسیم کر دو۔ (مشکوٰۃ ، کتاب النامک ، باب الحلقن ص ۳۲) متفق علیہ

○ — حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس رسول اللہ ﷺ کے کچھ سرخ رنگ کے بال مبارک تھے ، جو ایک ڈبیہ بشکل جلجل میں رکھے ہوئے تھے۔ لوگ ان بالوں سے نظر بد اور دیگر بیماریوں کا علاج کیا کرتے تھے۔ کبھی تو ان کو پانی کے پیالہ میں رکھتے ، پھر پانی کو پی لیتے اور کبھی جلجل کو پانی کے مٹکے میں رکھ دیتے پھر اس میں بیٹھ جاتے۔ یہ ماہی حاصل حدیث بخاری ہے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب اللباس)

○ — حضرت خالد بن ولید قرشی مخزومی کی ٹوپی جنگ یرموک میں گم ہو گئی ، انہوں نے کہا کہ تلاش کرو۔ تلاش کرتے کرتے آخر کار مل گئی ، لوگوں نے ان سے سبب پوچھا تو فرمایا کہ ایک روز رسول ﷺ نے عمرہ ادا فرمایا ، جب آپ نے سر منڈوایا تو لوگ آپ کے موئے مبارک لینے کے لیے دوڑے ، میں نے بھی آپکی پیشانی مبارک کے بال لے کر اس ٹوپی میں رکھ لیے۔ جس لڑائی میں یہ ٹوپی میرے پاس رہی ، مجھے فتح نصیب ہوتی رہی۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ ترجمہ خالد بن ولید ، اذعانہ لمن جرم ۸۵۳ھ)

○ — امام بخاری نے تاریخ میں بروایت ابو سلمہ نقل کیا ہے کہ محمد بن عبد اللہ بن زید نے مجھ سے بیان کیا کہ میرے والد (عبد اللہ بن زید رانی الاذان) منخر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے ، حضور ﷺ نے صحابہ تقسیم فرمائے اور اس کو اپنے بالوں میں سے دیا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ)

---O حضرت لن سیرت تابعی نے حضرت عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کے کچھ بال مبارک ہیں جو ہمیں حضرت انس یا اہل انس سے ملے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عبیدہ نے کہا کہ میرے پاس ان بالوں میں سے ایک بال کا ہونا میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہے۔

( حقوق مصطفیٰ ﷺ از مولانا پروفیسر نور بخش توکل ص ۷۷ طبع لاہور ۱۳۱۹ھ )

حضرت انس بن مالک (صحابی) اور حضرت عمر بن عبدالعزیز (تابعی) کا عمل :

حضرت ثمت ہانی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے خادم حضرت انس بن مالک نے مجھ سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال ہے۔ جب میں مر جاؤں تو اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ چنانچہ میں نے حسب وصیت ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور وہ اسی حالت میں دفن کئے گئے۔ (الاصابہ ترجمہ انس بن مالک)

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی وفات کا وقت آیا ، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کچھ بال اور ناخن منگوائے اور وصیت کی کہ یہ میرے کفن میں رکھ دیئے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

( طبقات لن سعد ص ۳۰۰ جلد ۵ )

آثار نبوی کی زیارت اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے متروکات میں سے بعض چیزیں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھیں۔ وہ ایک کمرے میں محفوظ تھیں۔ عمر بن عبدالعزیز ہر روز ایک بار ان کی زیارت کیا کرتے تھے، اشراف میں سے اگر کوئی ان سے ملنے آتا تو اس کو بھی زیارت کرایا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس کمرے میں ایک چارپائی ، چمڑے کا تکیہ جس میں خرما کی چھال بھری ہوئی تھی ، ایک جوڑا موزہ ، قطفہ (لحاف) چکی اور ایک ترکش تھی جس میں چند تیر تھے۔ لحاف میں آنحضرت ﷺ کے سر مبارک کے میل کا اثر تھا ، ایک شخص کو سخت بیماری لاحق ہوئی تھی جس سے شفا نہ ہوتی تھی۔ ابن عبدالعزیز کی اجازت سے اس میل میں سے کچھ دھو کر بیمار کی ناک میں پکادیا گیا۔ وہ اچھا ہو گیا۔

(مدارج النبوة از شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۱۰۳۹ جلد ۲ طبع کراچی ۱۹۷۱ء)

ابن لعل دین کے اعتراضات اور ان کا تحقیقی جواب

اعتراض نمبر 1 :- اگر سلطان مدینہ کے موئے مبارک یا آپکا عصا مبارک کسی گناہ گار کی قبر میں رکھا جائے تو گناہ گار اس تبرک کی برکت سے نجات پائے گا۔ اور اگر کسی انسان کے گھر یا شہر میں ہو تو اس کے رہنے والوں کو اس کی برکت سے کوئی بلا یا آفت نہیں پہنچے گی۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا ..... ص ۱۵۹)

الجواب :- ” فیضان سنت “ صفحہ نمبر ۵۲۳ پر یہ عبارت اس طرح منقول ہے :

” علمائے دین فرماتے ہیں ، اگر سلطان مدینہ ﷺ کے موئے مبارک یا آپ ﷺ کا

عصا مبارک یا درہ مبارک کسی گنہگار کی قبر میں رکھا جائے تو اس تمک کی برکت سے نجات پاجائے۔ اور اگر کسی انسان کے گھر یا شہر میں ہو تو اس کے رہنے والوں کو اس کی برکت سے کوئی بلا و آفت نہ پہنچے۔“ (جو اہر البخار از علامہ بہائی )

اگر رب کائنات کسی گنہگار کی قبر میں اس کے محبوب ﷺ کے موئے مبارک وغیرہ رکھ دینے اور ان کی برکت سے اس کو عیش دے تو وہ قادر مطلق ہے۔

☆..... حضرت ثابت بنانی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے خادم حضرت انس نے مجھ سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال ہے۔ جب میں مر جاؤں تو اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ چنانچہ میں نے حسب وصیت ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور وہ اسی حالت میں دفن کئے گئے۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ از حافظ ابن حجر ترجمہ انس بن مالک )

☆..... حضرت عمر بن عبدالعزیز نے وصال کے وقت رسول اللہ ﷺ کے کچھ بال اور ناخن منگوائے اور وصیت کی کہ یہ میرے کفن میں رکھ دیئے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(طبقات ابن سعد ترجمہ عمر بن عبدالعزیز )

☆..... حضرت امیر معاویہ کے پاس حضور ﷺ کی چادر ، قمیض ، ازار اور کچھ موئے مبارک اور ناخن موجود تھے۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے آپ کی قمیض ، ازار اور چادر میں کفن دیا جائے اور میری ناک ، منہ اور ان اعضاء میں جن سے سجدہ کیا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بال مبارک اور ناخن بھر دیئے جائیں۔ اور مجھے میرے ارحم الراحمین کے سامنے تنہا چھوڑ دیا جائے۔

(اسماء الرجال مترجم مشکوٰۃ ص ۳۹۸ جلد ۳ )

☆..... حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے پاس حضور ﷺ کا عصا مبارک تھا۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو وصیت کی کہ اس عصا کو میرے کفن میں رکھ کر میرے ساتھ دفن کر دیا جائے ، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (حق مصطفیٰ از پروفیسر نور بخش توکلی ص ۵۳ طبع لاہور ۱۳۱۹ھ)

☆..... حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ ایک روز ایک چادر کو بطور تمبند باندھ کر ہماری طرف نکلے۔ صحابہ میں سے ایک نے دیکھ کر عرض کیا ، کیا اچھی چادر ہے ؟ یہ مجھے پسند آتی ہے۔ آپ نے فرمایا : ہاں ! کچھ دیر بعد آپ مجلس سے اٹھ گئے ، پھر واپس آئے اور وہ چادر لپیٹ کر اس سائل صحابی کے پاس بھیج دی۔ صحابہ کرام نے اس سے کہا کہ تو نے اچھا نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے اس چادر کا سوال کیا۔ حالانکہ تجھے معلوم ہے کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا ، اللہ کی قسم ! میں نے صرف اس واسطے سوال کیا کہ میرے مرنے پر یہ چادر میرا کفن بنے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ چادر اس کا کفن بنی۔

(صحیح بخاری کتاب اللباس )

☆..... حضرت ولید بن ولید بن مغیرہ قرشی مخزومی جب مکہ میں سے قید سے بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہوئے تو عرض کیا کہ میں مرا جاتا ہوں۔ آپ مجھے اپنے کسی زائد کپڑے میں جو آپ کے جسد اطہر پر رہا ہو، کفنانا، چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ان کو اپنی قمیص میں کفنانا۔

(اصول ترجمہ ولید بن ولید بن مغیرہ)

☆..... کسی متبرک کپڑے میں کفن دینا سنت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی چادر صاحبزادی زینب کے کفن میں ڈلوائی تھی۔ اسی کے پیش نظر قاضی صاحب نے وصیت کی تھی کہ جو چادر اور رضائی حضرت مرزا مظہر جان جاناں کی عطا کردہ ہے اس کو میرے کفن میں شامل کیا جائے۔

(ظفر المحصلین فی احوال المعصومین ص ۵۰ طبع کراچی ۱۹۸۶ء) (مذکرہ صاحب تفسیر مظہری۔ ثناء اللہ پانی پتی)

☆..... حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عرض کی: ”ایک کپڑا مستعمل (استعمال شدہ) کفن کے لیے عنایت ہو۔ آپ نے فرمایا: انشاء اللہ تعالیٰ دیا جائے گا۔“

(فتاویٰ عزیزی ص ۲۶۶ طبع کراچی ۱۹۷۳ء)

اگر آثار نبوی قبر میں رکھنے سے کوئی فوائد و ثمرات حاصل نہیں ہوتے تو کیا صحابہ کرام۔ تابعین اور اولیاء اللہ نے عبث کام کیا تھا؟ سوچ سمجھ کر جواب دو!

☆..... نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد لکھتے ہیں:-

”میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے۔ ”الفاتحة شفاء من کل داء“ یہ لفظ بعموم خود شامل ہے شفاء ہر داء قلب و قالب کو۔ الخ“ (کتاب الداء والدوا ص ۱۵ طبع لاہور)

بعض مرتبہ مریض کو یہ سورۃ دم کر کے پلائی جاتی ہے مگر اس کو شفاء نہیں ہوتی تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یہ سورۃ شفا کا سبب نہیں۔ بلکہ رب کائنات جل جلالہ کی حکمت ہوتی ہے۔ جس کو انسان سمجھنے سے قاصر ہے۔

اعتراض:- قادری صاحب کہتے ہیں۔ ”بال مبارک کی توہین کرنے والے پر جنت حرام ہے۔“

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۷۰)

الجواب:- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ محبوب کبریاء ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ”حضرت علی فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ اپنے موئے مبارک ہاتھ میں لیے ہوئے فرما رہے ہیں۔“ جس نے میرے ایک بال (مبارک) کو بھی ایذا دی تو اس پر جنت حرام ہے۔“

(کنز العمال ص ۲۷۱ جلد ۶)

اعتراض :- حضور نبی مکرم ﷺ لوگوں کو خواب میں بھی اپنے بال دے کر جاتے ہیں۔

(میٹھی میٹھی سٹس یا..... ص ۱۷۰)

الجواب :- امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

” مجھے میرے والد (شاہ عبدالرحیم) نے خبر دی۔ تحقیق میرے والد نے ہماری کی حالت میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا : اے بیٹے! تیرا کیا حال ہے؟ پھر خوشخبری دی حضور نے میرے والد کی تندرستی کی۔ اور دو بال مبارک لمحہ انور کے عنایت فرمائے۔ اسی وقت وہ تندرست ہو گئے اور دونوں بال مبارک جب جاگے تو موجود تھے۔ ان میں سے ایک مجھے زیادہ میرے پاس موجود ہے۔ (در الثمن ص ۳۵ طبع فیصل آباد ۱۹۷۰ء)

” ہو جوابکم فہو جوابنا “

(نوٹ) :- یاد رہے کہ ہم انہیں موئے مبارک کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں جو کہ تو اترے مشہور و معروف ہیں۔

موئے مبارک کی فیوض و برکات اور مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد

” آپ ﷺ کا ایک ایک جزو بدن اطہر حتیٰ کہ آپ ﷺ کا بال بال بلکہ آپ ﷺ کے جسید مبارک کے عوارض و متعلقات و فضائل بھی موجب فیض و برکت تھے۔

(سراجا منیر، از مولوی میر محمد ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد ص ۳۷ طبع سیالکوٹ ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳ء)

### سبز عمامہ اور دعوتِ اسلامی

دعوتِ اسلامی کے نزدیک سبز عمامہ باندھنا سب سے مستحب ہے۔ اور مستحب کو مستحب سمجھ کر اس کام پر دوام کرنے والا اجر و ثواب پائے گا۔

مستحب کی تعریف :- علامہ خاتمہ التھیقین شیخ محمد امین المشہور ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں :- ” و حکمۃ الثواب علی الفعل و عدم اللوم علی الترتک ” (شامی جلد اول)

یعنی ایسا کام جس کے کرنے پر ثواب ہوتا ہے اور نہ کرنے سے کچھ گناہ نہیں ہوتا۔

سنت نبوی ﷺ کے متعلق چند ضابطے :-

واضح ہو کہ حضور ﷺ کے سیرت طیبہ و افعال جمیلہ ” سبحان اللہ “ سب ہی حسین و جمیل ہیں اور حضور ﷺ کی ہر سنت پر عمل کرنا سعادت ہے۔ مگر بایں ہمہ حضور ﷺ کی مقدس سنتوں کے درجات ہیں۔ جس درجہ کی سنت ہے اسے اسی درجہ میں رکھنا لازم ہے۔ اصول کی معتبر کتاب ” نور

الانوار “ میں ہے کہ سنت وہ قسم ہے جو

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

(۱)... سنت ہدیٰ : جس پر حضور ﷺ نے مواظبت فرمائی (اس کو علی وجہ التعمد کیا ہو) ایک دو بار چھوڑ بھی دیا ہو۔ یا بالکل نہ چھوڑا ہو۔ لیکن تارک پر انکار نہ فرمایا۔ سنت ہدیٰ کا تارک اساءة ہے وقت حساب اس کے کما جائے گا، تو نے یہ سنت کیوں نہیں ادا کی۔ (سنت ہدیٰ ہی سنت ملاکہ ہے۔ جس کا تارک گمراہ ہے۔)

(۲)... سنت زوائد : جیسے لباس۔ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے میں حضور ﷺ کی عادت کریمہ کہ یہ چیزیں حضور ﷺ سے علی وجہ العبادۃ و قصد قربت (خداوندی) کے طور پر صادر نہیں ہوئیں۔ بلکہ عادت کے طور پر حضور ﷺ سے صادر ہوئیں ہیں۔ جیسے حضور ﷺ کا سرخ، سبز، سفید جبہ زیب تن فرمانا، کبھی سیاہ یا سرخ عمامہ سات ہاتھ یا بارہ ہاتھ یا اس سے کم و بیش کا استعمال فرمانا۔ تو ایسی تمام سنتیں سنت زوائد ہیں۔ سنت زوائد کا حکم یہ ہے۔ ” یشاب المرء فعلها ولا يعاقب علی ترکها وهو فی معنی المستحب “ (نور الانوار مع حاشیہ قرالانوار)

یعنی ان سنتوں پر عمل کرنے والا ثواب پاتا ہے اور جو عمل نہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ اور یہ سنتیں ” مستحب “ کے حکم میں ہیں۔

☆..... علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی (م ۱۱۳۳ھ) فرماتے ہیں :-

” السنة بانها كل فعله فعلها النبي ﷺ علی وجه العبادۃ لا العادة ولم يك النبي ﷺ يلبس العمامة علی سبيل العبادۃ ولا لبس الثياب المخصوصة علی طريق العبادۃ وانما لقصد بذلك ستر العورة و دفع اذية الحر و البرد ولهذا ورد عنه لبس الصوت والقطن وغيره ذلك من الثياب العالية والسافلة فليس مخالفته في ذلك مخالفة سنة و ان كان الاتباع في جميع ذلك افضل لانه مستحب -“

(كشف النور عن اصحاب القبور، ص ۱۹ طبع اجنبول ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء)

معلوم ہوا سنت زوائد پر عمل کرنا افضل اور مستحب ہے۔

حضور ﷺ کا ” سبز “ عمامہ باندھنا :

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

” و دستار مبارک آنحضرت ﷺ در اکثر اوقات سفید بودگا ہے سیاہ و احياناً سبز۔ الخ “

(كشف الالتباس فی استحباب اللباس (فارسی) ص ۲۶ مطبوعہ دہلی ۱۹۱۱ء)

آنحضرت ﷺ کی دستار مبارک اکثر اوقات سفید، کبھی کبھار سیاہ اور شاز و نادر سبز ہوتی تھی۔

حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم کا ”سبز“ عمامہ باندھنا :

عمامہ آپ کا سفید ہوتا تھا۔ زعفرانی رنگ زیادہ پسند خاطر تھا، کبھی کبھی سبز بھی استعمال کرتے تھے۔ (تاجین از شاہ معین الدین عودی ص ۳۶۵ مطبوعہ اعظم گڑھ بھارت ۱۹۷۳ء)

☆..... مولانا سعد خان ٹونگی لکھتے ہیں: سفید لباس حضور ﷺ کو محبوب تھا ہی مگر رنگین لباس میں سبز رنگ کا لباس طبیعت پاک کو بہت زیادہ پسند تھا۔ (نبوی لیل و نند ص ۱۶ طبع کراچی)

اب ہم ”مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد (دہلی)“ کا فتویٰ نقل کرتے ہیں جس سے لندن لعل دین کے تمام شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے۔

### مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ

سوال: مستحب پر دوام کرنے سے مستحب، مستحب رہے گا یا نہیں۔ مثلاً صحیح مسلم و جامع ترمذی میں رسول اللہ ﷺ کا عمامہ باندھنا اور جبہ رومی صوف یا طلسان وغیرہ منقول ہے۔ تو یہ ایک مرتبہ یاد دو تین مرتبہ استعمال کرنے سے مستحب ہے۔ اب جو علماء عمامہ یا جبہ وغیرہ پر دوام (ہیشگی) کرتے ہیں۔ یہ دوام عند اللہ شین کیا ہے؟

جواب: مستحب امر کی تعریف میں جو عدم دوام داخل ہے یہ دوام بہ نسبت آنحضرت ﷺ کے ہے۔ امت کی نسبت سے نہیں۔ کیونکہ فعل کی تقسیم آنحضرت ﷺ کے فعل سے ہوتی ہے۔ امت اگر مستحب کے اوپر ہیشگی کرے تو وہ مستحب ہی رہے گا۔ اور قائل (کام کرنے والے) کو ثواب ملے گا۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۲۰۷ جلد اول مطبوعہ بمبئی (انڈیا) ۱۳۷۲ھ)

---O حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عمل:

شیخ شہاب الدین سروردی (م ۶۳۲ھ) فرماتے ہیں۔

”رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھی ہے۔ الخ“

(عوارف العارف ص ۳۶۳ (اردو) طبع لاہور ۱۹۶۲ء)

---O صاحب ”رحمۃ اللہ فی اختلاف الائمہ“ فرماتے ہیں:-

امام مالک سے دو روایتیں مروی ہیں۔ ایک تو امام شافعی کی طرح سینے کے نیچے اور ناف سے اوپر ہاتھ باندھے اور دوسری روایت یہ ہے کہ بالکل ہی ہاتھ نہ باندھے بلکہ پہلوؤں پر ڈھیلے چھوڑ دے اور یہی مشہور ہے کہ ہاتھ نماز میں نہ باندھے۔ (رحمۃ اللہ فی اختلاف الائمہ ص ۳۲ طبع ملتان)

معلوم ہوا: کہ جو فعل نبی کریم ﷺ نے کبھی کبھار کیا ہو اس پر دوام (ہیشگی) کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

---O علامہ لندن حجر کی ، امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء کی عبارتوں کا مفہوم یہ ہے کہ

اشراف یعنی حضور ﷺ کی آل کے لیے سبز پگڑی کو باندھنا ضروری اور علامت قرار دینا بدعت ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا کوئی فرمان اس بارے میں وارد نہیں ہوا کہ میری آل سبز عمامہ باندھے جس سے ان کی پہچان ہو۔ بلکہ ۳۷۷ھ میں بادشاہ شعبان بن حسن کے حکم سے ایسا ہوا جس کی علماء نے تردید کی ہے۔

نیز ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا:

”یعنی جس نے تکبر و فخر و جبارانہ انداز کا لباس پہنا، اپنے آپ کو زہد و نیکی سے مشہور و معروف کرنے کے لیے کوئی مخصوص لباس اختیار کیا۔ یا اپنی بزرگی کی نمائش کے لیے سبز رنگ کا کپڑا اپنی علامت ٹھہرایا یا عالم دین نہ تھا مگر علماء کی وضع قطع اختیار کی تو ایسے شخص یا ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔ الخ“ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۴)

اس عبارت میں مطلق لباس کا ذکر ہے کہ جس نے تکبر و جبارانہ انداز کا لباس پہنا کہ لوگوں پر اس کا رعب اور ہیبت طاری ہو یا کسی نے اپنے آپ کو زاہد و عابد مشہور کرانے کے لیے کوئی مخصوص لباس اختیار کیا کہ لوگ اس کی عزت و توقیر کریں یا کسی جاہل نے ایسا لباس پہنا کہ جس سے علماء کی سی وضع قطع بن جائے تو چونکہ ان تمام افعال میں سے ان لوگوں نے مخلوق خدا کو دھوکا دیا ہے۔ اس لیے اس بنا پر ان کو قیامت کے روز ذلیل و خوار کیا جائے گا۔ کیونکہ بزرگی کا دار و مدار تقویٰ اور پرہیزگاری پر ہے نہ کہ فقط لباس پہننے سے۔ ہندہ اس مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔ ”بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اکرم ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔“ اور عالم دین بننے کے لیے کتاب و سنت اور فقہ کا علم ضروری ہے۔

جیسا کہ درج ذیل احادیث ہماری مؤید ہیں۔

- --- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نہ دیکھے گا جس نے تکبر سے اپنا کپڑا زمین پر کھینچا۔ (مسلم جلد دوم)
- --- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ٹخنوں سے نیچے جو پاجامہ یا تہبند ہو گا وہ دوزخ میں ہو گا۔ (حدیث جلد دوم)

ہم نہ زہد و تقویٰ اور نہ ہی اپنی علیت ثابت و اجاگر کرنے کے لیے سبز عمامہ باندھتے ہیں بلکہ سنت مستحبہ سمجھتے ہوئے اور اپنے آپ کو روحانی سلسلہ قادریہ رضویہ الیاسیہ سے منسلک ہونے کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ اور سفید یا سیاہ رنگ کے عمامہ کی ہم مخالفت نہیں کرتے۔

اعتراف :- فیضان سنت میں ہے۔ ”عمامہ (سبز پگڑی) کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کے ۷۰ رکعتوں سے افضل ہیں۔“ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۷۳)

الجواب :- لفظ امام کے آگے قوموں میں سبز چڑی لکھ کر بددیانتی کا ارتکاب کیا ہے۔ جبکہ فیضان سنت ص ۷۳۷ پر باب ”امام کے فضائل“ میں یہ حدیث یوں درج ہے۔ (جلال بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) امام کے ساتھ دو رکعتیں بغیر امام کی ۷۰ رکعتوں سے افضل ہیں۔“ (مسند الفردوس، از ابو شجاع حافظ شیرازی، بہرائی ۱۹۰۹ء)

ایک شبہ کا ازالہ :- اس حدیث کے متعلق علامہ طاہر چشتی نے لکھا ہے ”موضوع“ (م-ش)۔ جس حدیث کے متعلق علامہ طاہر چشتی نے موضوع کا حکم لگایا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

”صلاة بعامة تعدل بنخمس و عشرين۔ الخ“ (تذکرۃ الموضوعات ص ۱۵۵)

یعنی اس روایت میں 25 نمازوں کا ذکر ہے۔ (ایک نماز پڑھنے سے 25 نمازوں کا ثواب)

جبکہ فیضان سنت کی روایت میں ”امام کے ساتھ دو رکعتیں بغیر امام کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں“ کے الفاظ ہیں۔ جب کہ موضوع کا حکم ”صلاة بعامة تعدل بنخمس و عشرين“ کی روایت پر ہے تو خواہ مخواہ ”فیضان سنت“ کی روایت کو موضوع کہنا زیادتی ہے۔

اعتراض :- فیضان سنت میں ہے: ”امام (سبز چڑی) کے ساتھ نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔“ (مطبیعی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۷۳)

الجواب :- پہلے کی طرح ”امام“ کے آگے قوس میں ”سبز چڑی“ لکھ کر بددیانتی کی ہے۔ جبکہ فیضان سنت ص ۷۳۷ پر یہ حدیث یوں درج ہے۔

”امام کے ساتھ نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔“ (دیلی عن انس) یعنی مطلق امام کا حکم ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ :- علامہ طاہر چشتی فرماتے ہیں۔ ”فیہ ابان متہم وفي المقاصد هو موضوع“

(تذکرۃ الموضوعات ص ۱۵۶) (م-ش)

یعنی علامہ طاہر چشتی نے اس حدیث کے رلوی ”ابان“ پر متہم کا الزام لگایا ہے اور کہا کہ ”المقاصد“ میں اس روایت کو موضوع کہا گیا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی ”متہم“ رلوی والی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔ ”لم

یتہم بکذب والحديث ضعيف لا موضوع“ (تعبات ص ۱۷۱ ساکنہ بل شیخوپورہ)

یعنی جس راوی پر جھوٹ کی تہمت نہ ہو تو اس کی روایت کردہ حدیث ضعیف تو ہو سکتی ہے مگر موضوع نہیں ہوگی۔ ”صاحب تذکرۃ الموضوعات“ نے ”ابان“ راوی کو متہم کہا ہے۔ متہم بکذب نہیں کہا۔ اس لیے اس کی روایت ضعیف ہے اور ضعیف حدیث عند الحدیثین فضائل و اعمال میں مقبول

(القول البدیع ص ۲۵۸ طبع سیکلوت)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

علامہ عبدالکافی سبکی فرماتے ہیں :

اس سے آگاہ رہنا واجب ہے کہ محدثین کا کسی حدیث کو منکر یا غریب کہنا کبھی کسی خاص سند سے ہوتا ہے۔ تو اس سے اصل حدیث کا رد لازم نہیں آئے گا۔ الخ (شفاء القام)

اعتراض :- بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے روز عمامہ والوں پر۔

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۷۳)

الجواب :- یہ حضور ﷺ کا ارشاد عالی ہے۔ حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے عمامہ باندھنے والوں پر۔

(تجم طبرانی کبیر از ابو قاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی ص ۳۶۰)

اعتراض :- تاجدار مدینہ نے عمامہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۷۳)

الجواب :- یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عمامہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ”هكذا تيجان الملائكة“ فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (محدث لن شاذان)

درج ذیل حدیث اس کی مؤید ہے۔

محدث طبرانی عبداللہ بن عمر سے اور محدث شہقی عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ عمامے اختیار کرو کہ وہ فرشتوں کے شعار ہیں۔ الخ

(۱) طبرانی کبیر (۲) شعب الایمان (کنز العمال ص ۱۸ جلد ۸)

امامہا قررضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوة بدر کے دن ملائکہ سفید عمامے باندھے بھیجے گئے تھے۔

(الرسالة والخلافة جلد اول ص ۵۹ طبع لاہور)

اس لیے یہ حدیث موضوع نہیں بلکہ ضعیف ہے۔ اور اعمال میں ضعیف حدیث عندالمحدثین قابل قبول ہے۔

دیکھئے فتاویٰ نذیریہ ص ۳۰۳ جلد اول از مولوی نذیر حسین دہلوی غیر مقلد۔ طبع لاہور ۱۹۷۱ء

اعتراض :- لن لعل دین درج ذیل فیضان سنت سے احادیث لکھ کر طنز کرتا ہے۔

○ --- عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بغیر عمامہ کے ستر جموں کے برابر ہے۔

○ --- جب شیطان عمامہ (سبز پگڑی) والوں کو دیکھے گا تو ان سے پیٹھ پھیر لے گا۔

○ --- عمامہ باندھو۔ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ (سبز پگڑی) باندھنے والوں پر سلام بھیجتے

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۷۳)

marfat.com

ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الجواب :- حسب سابق لعل دین نے عمامہ کے آگے سبز چٹری لکھ کر بد دیا نچی کی ہے۔ پہلے دونوں جملے درج ذیل حدیث کے ہیں۔ جس کو امام جلال الدین سیوطی محدث علیہ الرحمۃ نے نقل فرمایا ہے۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حضور حاضر ہوا اور وہ عمامہ باندھ رہے تھے۔ جب باندھ چکے میری طرف التفات کر کے فرمایا تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو، میں نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے۔ اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیر لے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ عمامہ کے ساتھ ایک نفل نماز خواہ فرض بے عمامہ کے پچیس نمازوں کے برابر ہے۔ اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر (۷۰) جمعوں کے برابر ہے۔ الخ (جامع الصغیر ص 48 جلد 2 طبع لائل پور ۱۳۹۳ھ)

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں :- میں نے اس کتاب یعنی جامع الصغیر میں پوست چھوڑ کر خالص معز لیا ہے۔ اور اسے ایسی حدیث سے چھایا ہے جسے تمہا کسی کذاب یا وضاع نے روایت کیا ہے۔ (مقدمہ جامع الصغیر) (لبن عسا کر عن ابن عمر (صح)

اور تیسری حدیث کو ”امام محدث ابو قاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی م ۳۶۰ھ نے اس طرح نقل فرمایا ہے :- ” حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

”یْحٰكُ اللهُ تَعَالٰی لَوْرَاسِ الْفَرَسِیْنَ وَرَوْدُ الْبَحْرِیْنَ هِیْنَ جَمْعُ كِیْنِ عِمَامَةٍ بَانِدِیْنِ الْوَلْوَلِیْنَ“ (تجم کبیر طبرانی)

(غیۃ الطالبین ص ۴۸۰ شیخ عبد القادر جیلانی طبع لاہور ۱۳۹۳ھ) (احیاء علوم الدین ص ۱۸۱ جلد اول طبع مصر) اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں : ”پاجامہ بیٹھ کر پہنیں اور عمامہ کھڑے ہو کر باندھیں۔ جس نے اس کے الٹ کیا، وہ ایسے مرض میں مبتلا ہوگا۔ جس کی کوئی دوا نہیں۔“ حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مرض ایسا نہیں جس کی کوئی دوا نہیں۔ (مینی میٹھی سنتیں ص ۱۷۴) الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

”قال رسول الله ﷺ من تعمم قاعداً او تسرول قائماً ابتلاه الله تعالى ببلاء لا دواء له“ (كشف الالتباس فی اعتبار لباس از شیخ عبد الحق محدث دہلوی۔ ص ۲ طبع دہلی ۱۹۱۱ء)

لہذا خط کشیدہ الفاظ اور حدیث کہ کوئی مرض ایسی نہیں جس کی کوئی دوا پیدا نہ کی گئی ہو۔ میں تضاد نہیں، کیونکہ خط کشیدہ الفاظ کا تعلق کلام مبالغہ سے ہے۔ جس میں پاجامہ بیٹھ کر اور عمامہ شریف کھڑے ہو کر باندھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

اعتراض :- سبز چیل پنے یا سبز لوٹے کا بیت الخلاء میں استعمال بھی اہل محبت کے لیے توجہ کا طالب ہے۔

الجواب :- یہ محبت کی باتیں ہیں، خشک زاہد ملاں اس کو کیا جانے۔ اگر مجنوں سے پوچھا جائے کہ تجھے لیلیٰ کا وصل چاہئے یا دنیا و ما فیہا چاہئے تو وہ کہے گا کہ مجھے اس کے جو توں کی گرد کافی ہے۔ مجھے میری ذات سے بھی زیادہ عزیز اور میرے غموں کا ازالہ ہے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں جانور پر سوار ہو کر نہ چلتے اور فرماتے کہ مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ میں سواری کے جانور سے اس ارض مقدس کو پامال کروں جہاں اللہ کے رسول ﷺ جلوہ فرما ہیں۔ اور آپ نے یہ اس وقت تک فرمایا جبکہ آپ نے امام شافعی کو بہت سے گھوڑے عنایت فرمائے تو انہوں نے عرض کی کہ ایک گھوڑا تو آپ اپنے پاس رکھ لیں۔ اس کے جواب میں مذکورہ قول فرمایا۔ (اشفا۔ ص ۷۶ جلد دوم (اردو) طبع لاہور)

علاوہ ازیں ص ۱۷۳ تا ص ۱۷۶ پر جتنی گفتگو ”عمامہ“ کے متعلق کی گئی ہے۔ قبلہ قادری صاحب نے ”شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ“ کے رسالہ ”کشف الالقباس“ سے نقل کی ہے۔ اگر فقط نقل کرنے کی وجہ سے قادری صاحب کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا ہے۔ تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے متعلق بھی قلم کو حرکت دیں، انصاف کا تو یہی تقاضہ ہے۔ ہمارے پاس یہ رسالہ ۱۹۱۱ء کا طبع شدہ موجود ہے۔ مگر آج تک کسی جید عالم دین نے اس پر تنقید نہیں کی اور نہ ہی شیخ محقق علیہ الرحمۃ پر طعن کیا ہے۔ بلکہ علمائے غیر مقلدین ان کے مداح ہیں۔

☆..... مولوی ابراہیم میرسیالکوٹی لکھتے ہیں :-

(کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے) مجھ عاجز (ابراہیم) کو علم و فضل اور خدمتِ حدیث اور صاحبِ کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حسنِ عقیدت ہے۔ (تاریخ اہل حدیث ص ۳۹۸)

☆..... مولوی عبدالرحیم اشرف غیر مقلد لکھتا ہے :-

” شیخ عبدالحق محدث دہلوی (وہ ہیں) جنہوں نے اس ملک (ہندوستان) میں حدیثِ نبوی کے علوم کو عام کیا۔ الخ“ (الاعتصام ص ۵۱۹ ج ۱۹۵۳ء)

☆..... نواب صدیق حسن خاں بھوپالی غیر مقلد لکھتا ہے :-

سب سے پہلے شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) اقلیم ہند میں حدیث لائے ہیں اور انہوں نے بہتر طریقے سے اس کے فیضان کو اہل ہند پر عام کیا۔ الخ

(المطی فی ذکر الصحاح ص ۷۰ طبع نظامی کانپور ۱۲۸۳ھ)

اعتراض :- لن اعل دین درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔  
marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## ”میرے سر کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی“

الیاس قادری صاحب کا دعویٰ ہے کہ میرے سر اور ہاتھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکے گی۔ کیوں نہ چھو سکے گی؟ سنئے کہتے ہیں:-

”میں کراچی کے علاقہ کھار اور میں واقع حضرت سیدنا محمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ الباری کے مزار شریف سے ملحقہ مسجد میں تاجدار الہست شہزادہ اعظم حضرت حضور مفتی علیہ اعظم ہند کے تبرک عمامہ شریف سر پر سجا کر نماز فجر پڑھایا کرتا تھا۔ الحمد للہ! ایک ولی کامل کا عمامہ شریف بارہا میرے ہاتھوں اور سر سے مس ہوا ہے۔ انشاء اللہ میرے ہاتھوں اور سر کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکے گی۔“

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۷۶)

الجواب نمبر 1:- قادری صاحب نے دعویٰ نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کی ذات کے ساتھ حسنِ ظن رکھتے ہوئے یہ بات کہی ہے۔ جیسا کہ الفاظ ”انشاء اللہ“ سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔

نمبر 2:- بطور معجزہ حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے مبارک کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر رکھنے سے بینائی کا لوٹ آنا نصِ قطعی سے ثابت ہے تو بطور کرامت اولیاء اللہ کے مستعمل کپڑوں کو پہننے کی وجہ سے اگر رب کائنات اپنے بندوں کو دوزخ کی آگ سے محفوظ فرمادے تو اس میں کونسا استحالہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بے حد کریم و رحیم ہے۔

## حضور ﷺ کی نعلین شریف اور دعوتِ اسلامی

○ حضرت عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو پرانے نعلین نکال کر دکھائے جن میں سے ہر ایک میں بندش کے دو دو تسمے تھے، اس کے بعد حضرت ثابت مہابی نے بروایت انس مجھ سے بیان کیا، کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے نعلین شریف ہیں۔

(صحیح بخاری باب ما ذکر من درع النبی ﷺ)

○ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو تسمے تھے جو درت کے تھے۔

(شامل ترمذی ص ۶۲ طبع کراچی)

آپ ﷺ کا نعل شریف ایک بالشت دو انگل لمبا تھا۔ ٹکڑے کے پاس سے سات انگل چوڑا اور دونوں تسموں کے درمیان پنجے پر سے دو انگل فاصلہ ہوتا تھا۔

(نبوی لیل و نهار از مولانا سعید حسن ٹوکی ص ۴۱۲ طبع کراچی (مع شامل ترمذی))

لہ قبلہ مفتی صاحب نے ۱۴۰۲ھ کو انتقال فرمایا۔ ایک محتاط اندازہ کے مطابق آپ کے جنازہ و جلوس میں 25

لاکھ افراد نے شرکت کی۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ ضمیمہ ص ۵۲۵ طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نقش نعلین اور ائمہ مغرب : اہل مغرب میں سے ائمہ کی ایک ایسی جماعت (جو لوگوں کے لیے مقتداء کا درجہ رکھتی ہے۔) نے نقش نعلین کی صورت اور اس کے حسن پر لکھا اور اس کی زیارت کرنے والے کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ ان علماء کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱)... امام ابو بکر لن العری

(۲)... حافظ ابو الربیع بن سالم الکلابی

(۳)... الکاتب الحافظ ابو عبد اللہ بن الابر

(۴)... ابو عبد اللہ بن رشید الفہری

(۵)... ابو عبد اللہ محمد بن جابر الوادی آشی

(۶)... خطیب الخطباء ابو عبد اللہ مرزوق النکسمانی

(۸)... الشیخ الولی الصالح الشہیر ابو اسحاق ابراہیم

(۷)... ابن البر التوسی

لن الحاج اسلمی الاندلسی المغربی اور ان سے یہ نقش (مثال) لن عساکر اور دیگر ائمہ نے حاصل کی۔

نقش نعلین اور ائمہ مشرق : اسی طرح مشرق میں سے ایک ائمہ کی جماعت نے اس پر کام

کیا۔ جن میں سے درج ذیل مشہور و معروف ہیں۔ (۱) لن عساکر (۲) بدر فاروقی تلمیذ لن عساکر (۳) حافظ عراقی (۴) امام سخاوی (۵) امام سیوطی وغیر ہم۔

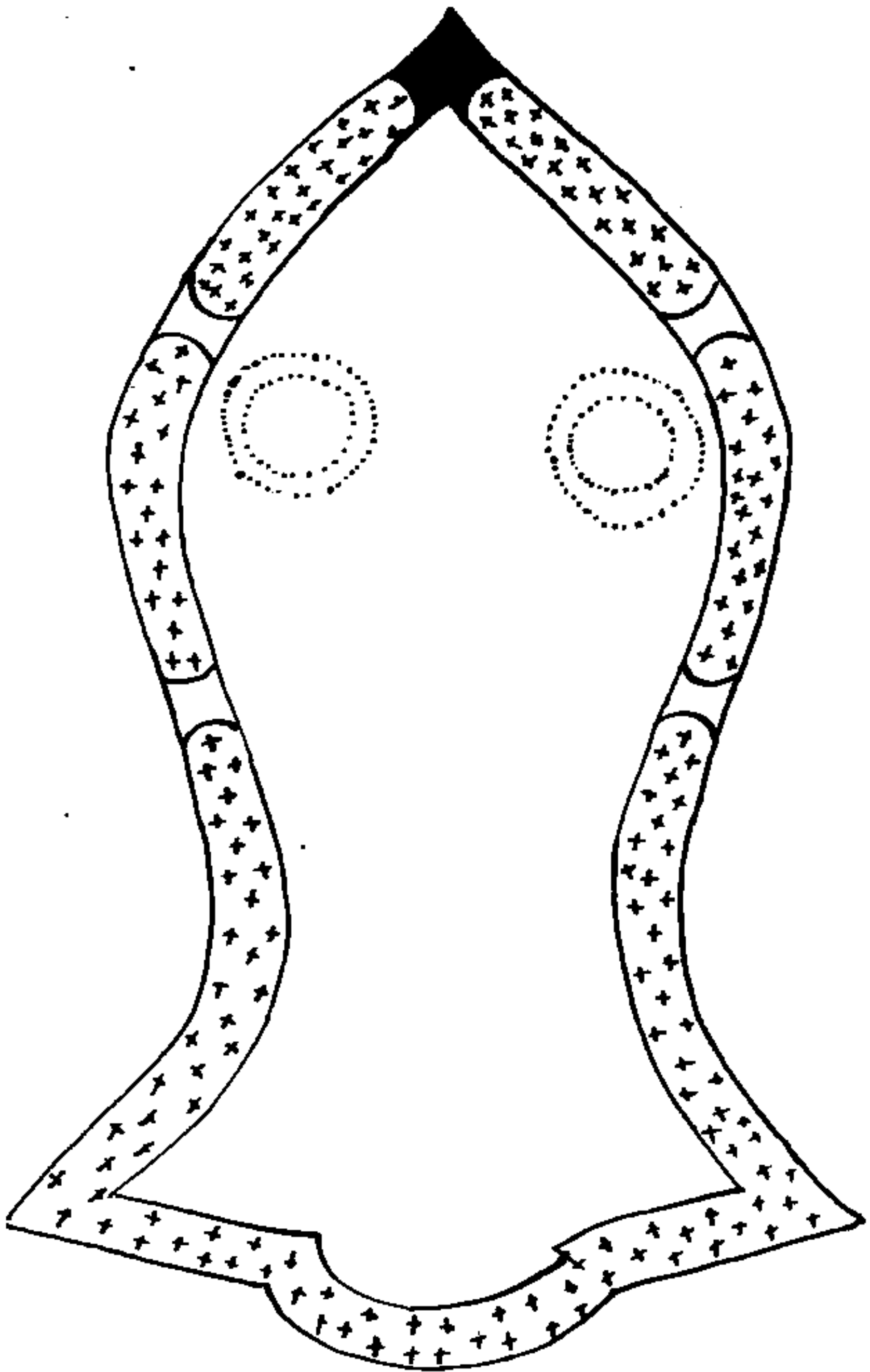
یاد رہے کہ امام لن عساکر جو اہل مشرق کے لیے اس معاملہ میں معتمد ہیں۔ انہوں نے اس مثال مبارکہ صرف لن الحاج المغربی سے اخذ کیا ہے۔ اور اس کے بعد تمام لوگ لن عساکر کے عیال ہیں۔

اہل مشرق کے پاس نبی کریم ﷺ کے نعلین موجود تھے۔ کیونکہ یہ بنی ابن الحدید کے پاس اور پھر شام کے جامعہ اشرفیہ میں موجود تھیں۔ اور مغرب والوں کا یہ مسئلہ تھا کہ ان کے لیے سوائے نقش کے اور کوئی صورت ہی نہیں تھی۔ ان میں سے جس نے بھی مشرق کا سفر کیا اور نعل شریف کو دیکھا جیسا کہ لن رشید وغیرہ نے تو اس کی مثال بنالی۔ اہل مغرب کا معاملہ اغلب ہے۔ ورنہ اہل مشرق نے بھی اس کی مثالیں بنوائیں اور بہت سے مشرقی علماء اس نعل نبویہ سے (جو کہ بنی الحدید کے پاس جامعہ اشرفیہ شام میں تھیں) سے تبرک حاصل کرتے۔

نقش نعلین کی پہلی تصویر اور اس کی سند

نقش کی یہ صورت لن العری ، لن عساکر ، لن مرزوق ، فاروقی ، امام بلقینی ، حافظ سیوطی ، امام سخاوی ، امام سخاوی ، لن فہد اور ان کے علاوہ دیگر محدثین کے نزدیک معتمد ہے۔

(تصویر اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)۔ نقش نعلین کو شیخ ابو الفضل بن ابراء التوسی سے روایت کی انہوں نے اپنے شیخ لن الحجیہ انہوں نے فقیہ لن زید عبدالرحمن لن العری انہوں نے اپنے والد --- حافظ القاضی ابو بکر لن العری الناصبی الاندلسی المغابری جو کہ فاس شہر میرا فون ہیں اور قاضی شیخ عیاض اور دیگر محدثین نے کہا کہ حافظ ابو القاسم کئی بن عبد السلام بن الحسن بن الرمی نے ان الفاظ سے بیان کیا۔



marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کہا کہ ہم سے بیان فرمایا ابو بکر ذکر یا عبد الر حیم بن احمد بن نصر بن اسحاق بخاری حافظ انہوں نے کہا کہ مجھ سے محمد بن حسین فارسی نے کہا کہ یہ نعل اس نعل کے مطابق بنائی گئی ہے جو محمد بن جعفر التمیمی کے پاس تھی اور انہوں نے ذکر کیا کہ اس نعل کو میں نے اس نعل کے مطابق بنایا جو کہ ابو سعید عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ کے پاس مکہ میں تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے ابو محمد ابراہیم بن سہیل الشیبی نے کہا کہ ہم سے بیان فرمایا ابو یحییٰ بن ابو مرۃ الن سے لندن اہلی اوئیس بن مالک بن اہلی عامر الامحی نے کہا نبی اکرم ﷺ کی نعل مبارک کی مثل اسماعیل بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن اہلی ربیعہ الخزومی کے پاس ہے۔ اسماعیل بن اہلی اوئیس نے کہا کہ میرے والد نے موچی سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی نعل مبارک کی طرح نعل بناؤ تو اس نے بنائی۔ اس کے دونوں نقطوں کی جگہ دو زمام تھے۔

### نعل مبارک اسماعیل بن ابراہیم کے پاس کیسے پہنچی ؟

یہ نعل مبارک اسماعیل بن ابراہیم کے پاس کیسے آئی..... ؟ تو ہمیں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا کہ یہ نعل حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں۔ پھر آپ کی بہن حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر صدیق کے پاس پہنچی۔ اس وقت حضرت ام کلثوم حضرت طلحہ بن عبد اللہ کے عقد میں تھیں جب وہ جنگ جمل میں شہید ہو گئے تو حضرت ام کلثوم کے ساتھ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن اہلی ربیعہ الخزومی نے نکاح کر لیا۔ اور یہ اس اسماعیل بن ابراہیم کے دادا ہیں جس کے پاس نبی اکرم ﷺ کی نعل مبارک ہے۔ پس اس طریقے سے ان کے پاس نبی اکرم ﷺ کی نعل مبارک پہنچی ہے۔

حضرت ام کلثوم کا عقد عبد اللہ سے ہوا :

میں نے لندن فند کی یہ تحریر دیکھی ہے کہ حضرت طلحہ کے بعد جس نے حضرت ام کلثوم سے شادی کی وہ عبد اللہ بن عبد الرحمن ہے لیکن لندن عساکر کا وہ نسخہ جس کو علامہ سیوطی نے پڑھا اور اس پر علامہ سخاوی اور دیلمی وغیرہ کی تحریر ہے کہ حضرت ام کلثوم کے ساتھ شادی عبد الرحمن کی ہوئی تھی نہ کہ ان کے بیٹے عبد اللہ کی۔ اور کافی مدت کے بعد میں نے امام سراج الدین بلقینی کی یہ تحریر دیکھی جس میں تھا کہ طلحہ کے بعد ام کلثوم سے نکاح عبد اللہ نے ہی کیا تھا۔ تو اس سے لندن فند کی بات ترجیح پائی۔ اور اس کے بعد میں نے کئی نسخے ابن عساکر کی لائبریری کے دیکھے جو کہ صحیح شدہ تھے۔ ان میں یہی تھا کہ ان کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمن ہے اور یہی صحیح ہے۔ اور اس کے علاوہ جس نے کہا اس سے سو ہوا۔ (واللہ اعلم)

نقش نعلین کی سند :-

امام ابن عساکر نے اپنی تالیف میں اس کی یہ سند بیان کی۔ مجھ سے امام حافظ صالح ابو اسحاق

ابراہیم بن الحاج المغربی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ ان سے ابراہیم بن محمد بن ابراہیم المری نے ان سے ابو القاسم قاسم بن محمد نے اور کہا کہ میں نے ان سے پڑھا اور میں نے یہ مثال جو کہ میرے پاس ہے اسی کے مطابق بتائی ہے جو ان کے پاس تھی اور ان سے ہمیں پہنچی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو القاسم خلف بن یسکوال اور کہا کہ ہم نے یہ مثال اس مثال کے مطابق بتائی جو کہ ان کے پاس تھی۔ اور ان سے ہمیں عطا ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں امام ابو بکر العری نے کہا کہ ہم سے ابو القاسم مکی بن عبد السلام بن الحسن الریسی نے بیان کیا کہ میں نے یہ مثال اس مثال کے مطابق بتائی جو کہ ان کے پاس تھی۔ اور بیان کیا شیخ ابو ذکریا عبد الرحیم بن احمد بن نصر بن اسحاق بخاری حافظ نے پھر ہم نے یہ مثال بتائی۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے محمد بن حسین القدری نے کہا تو ہم نے یہ نعلین اس نعلین کے مطابق بتائی جو کہ محمد بن جعفر التمیمی کے پاس تھی۔ اور انہوں نے ذکر کیا کہ یہ مثال اس نعل کے مطابق ہے جو کہ ابو سعید عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ (جو کہ مکہ میں مقیم تھے) کے پاس تھی انہوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو محمد ابراہیم بن اسلم نے ان سے ابو حمی بن ابو مرۃ نے انہوں نے لنن اہل لوئیس بن مالک بن اہل عامرا مکی سے روایت کی انہوں نے کہا کہ یہ نعل نبی اکرم ﷺ کی اس نعل کے مطابق ہے جو اسماعیل بن ابراہیم بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن اہل ریحہ کے پاس تھی۔ اسماعیل بن اہل لوئیس نے کہا کہ میرے والد نے موپلی کو حکم فرمایا نبی اکرم ﷺ کی نعل کی طرح نعل بنائے۔ اس میں دو نقطوں کی جگہ دو زمام تھے۔ پھر علامہ لنن عساکر نے بیان فرمایا کہ یہ نعل مبارک اسماعیل بن ابراہیم کے پاس کیسے پہنچی؟ جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا۔

دوسری سند :

حافظ لنن عساکر نے ابو اسحاق بن الحاج اندلسی کے حوالے سے بیان کیا شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم السلمی نے انہوں نے کہا کہ ہم کو خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ السبیتی وغیرہ نے انہوں نے ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن التیمیسی سے میں نے اس کی قرع نقل کی اور اس کی تسبیبی کی مثال کے ساتھ ملایا اور اس سے مثال بتائی انہوں نے کہا کہ حافظ ابو طاہر احمد بن محمد نے دمشق میں دکھائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مثال مجھے ابو محمد عبد العزیز بن احمد نے دکھائی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مثال ابو طالب عبد اللہ بن الحسن بن احمد العبری نے عطا فرمائی اور بیان فرمایا کہ ابو بکر محمد بن عدی بن علی بن زحر المقری نے اس مثال کا اخراج فرمایا اور بیان کیا کہ ابو عثمان سعید بن الحسن التستری نے اس مثال کا اخراج فرمایا اور ذکر کیا کہ یہ مثال نبی اکرم ﷺ کی نعلین شریفین کی مثال (نقش) ہے۔ اور محمد بن احمد الفواری نے اس کا اخراج اصحان میں کیا اور اس کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس کو محمد بن عدی المقری نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی سعید بن حسن تستری نے تستر میں ہمیں خبر دی احمد بن

محمد الفزاري انہوں نے کہا کہ ابو اسحاق ابراہیم بن الحسین نے کہا انہوں نے ابو عبد اللہ اسماعیل بن ابی اویس  
عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی اویس بن مالک بن ابو عامر اصمعی القرشی التمیمی مالک کے بھانجے ابن انس نے کہا کہ  
یہ نعل نبی اکرم سے کی نعل مبارک کی طرح ہے اور میں نے یہ اس نعل کے مطابق بنائی ہے جو کہ  
اسماعیل بن ابراہیم بن عبد اللہ بن عبد الرحمن ابن ابی ربیعہ الحزومی کے پاس ہے۔ اسماعیل نے کہا کہ  
میرے والد ابو اویس نے موچی کو حکم فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کے نعلین کی طرح نعلین تیار کرو تو وہ تیار  
کردی گئی اور اس کے دو زمام تھے۔

### تیسری سند :

لن البراء نے لن العریلی تک سند سابق کے ساتھ بیان کیا۔ لن العریلی نے کہا کہ ہمیں ابو الطاهر  
نے خبر دی ان کو حافظ ابو نعیم نے ان کو لن ابی جلدہ نے ان کو حارث بن ابی اسامہ نے ان کو لن عون نے بتایا :  
ایت حدیثا بالمدينة فقلت احذ نعلی فقال لی  
ان شئت حذوتها هكذا و ان شئت حذوتها  
كما رأيت نعل رسول الله ﷺ فقلت و این  
رأيت نعل رسول الله ﷺ فقال رأيتها فی  
بيت فاطمة بنت عبد الله بن العباس فقلت  
احدهما كما رأيت نعل النبي ﷺ قال فحذاها  
قبلا ان قال فقلت وقد اتخذها محمد ابن سيرين  
میں نے مدینہ طیبہ موچی کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے جو تا بنا دو۔  
وہ کہنے لگا اگر آپ چاہیں تو میں اس طرح کا جو تا بنا دوں ہوں اور  
اگر آپ چاہیں تو میں اس طرح کا جو تا بنا دوں ہوں جس طرح کا  
میں نے حضور اکرم ﷺ کا دیکھا ہے۔ میں نے کہا تو نے  
حضور اکرم ﷺ کا جو تا کہاں دیکھا ہے؟ کہنے لگا میں نے  
حضرت فاطمہ بنت عبد اللہ بن عباس کے گھر کی زیارت کی  
ہے میں نے کہا تو نے جس طرح دیکھا اسی طرح کا میرا جو تا  
دے تو جب بتایا تو اس کے دو زمام تھے۔ میں جب واپس آیا تو مجھ سے یہ جو تا امام محمد بن سیرین نے لے لیا۔

(فتح المعال فی مدح النعال از شیخ ابو العباس احمد سلہ بن محمد بن احمد المقرئ المغربي المالکی التونی ۱۰۳۱ھ ص ۱۹۱ تا ۲۰۳)  
(تکلیف) طبع لاہور ۱۳۱۷ھ / ۱۹۹۷ء (لرو)

۱۰ مولانا عبدالحی لکھنوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

احمد بن محمد بن احمد التلمسانی المولد المالکی المذہب ، حافظ مغرب لم یر نظیرہ فی  
الجودۃ والتفسیر والحديث و علم الکلام له المؤلفات الشائعة منها۔  
فتح المعال فی مدح النعال کے متعلق لکھتے ہیں :-

وعلى ابواب اربعة الاول فی بعض ما ورد فی النعال النبویة و ما یناسب ذلك و ذکر فی هذا الباب  
کثیرا من احادیث متعلقہ بالنعال والباب الثانی فی صفة المثال العظیم النبوی و بیان الاختلاف والباب الثالث  
فی ایراد نبذة من المقطعات الرائعة والقصاصد الفائقة فی المثال المعظم والنعل المکرم عما هو من نتائج افکارہ  
اور نتائج افکار معاصرہ و من قبلہ والباب الرابع فی سرد جملة من خواص المثال المحررة جربها هوا وغیره  
الخ (الفوائد البهیة فی تراجم الحنفیة ص ۲۵۴-۲۵۵ طبع کراچی)

نظین شریف کی تمثال و نقشے کے فیوض و برکات

○ — شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۴ھ) علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :-

مقام درد پر نظین شریف کا نقش رکھنے سے درد سے نجات ملتی ہے اور پاس رکھنے سے راہ میں لوٹ مار سے محافظت ہو جاتی ہے۔ اور شیطان کے مکر و فریب سے امان رہتا ہے۔ اور حاسد کے شر و فساد سے محفوظ رہتا ہے۔ مسافت طے کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ الخ  
صاحب مواہب علامہ ابن حجر عسقلانی نے اس کو مجرب لکھا ہے۔

(مدارج النہدۃ - ص ۸۰۱ جلد اول - طبع کراچی ۱۹۷۱ء)

○ — الشیخ ابو العباس احمد بن محمد بن احمد بن محی اللین عبدالرحمن المقرئ المقرئ علی المالکی (م ۱۰۳۱ھ)

لکھتے ہیں۔ نقش نعل مبارک کے واضح طور پر بے شمار خواص و برکات ہیں جو محتاج بیان نہیں۔ مشاہدہ کرنے والی آنکھیں ان سے غنی ہیں۔ لیکن ہم ان بے شمار برکات میں سے چند اکابر علماء کے حوالے سے بعض برکات بیان کرتے ہیں۔

درد کا فی الفور ختم ہو جانا : ان برکات میں سے ہے جس کو امام ابو اسحاق لیل الحاح یعنی امام

ابراہیم بن محمد بن ابراہیم اندلسی سلمی نے ذکر فرمائی اور ان سے اس کو ابو الیسین لیل عسا کر اور دیگر کئی حضرات نے ذکر کیا کہ ہم کو قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے خیردی، انہیں ابو جعفر احمد بن عبد الجبید (جو کہ شیخ کامل صالح، عالم با عمل اور متقی ہیں) نے خیردی کہ میں نے ایک طالب علم کے لیے یہ نقش ہولیا۔ وہ ایک روز میرے پاس آکر کہنے لگا کہ میں گذشتہ رات اس نقش کی ایک عجیب برکت دیکھی، میں نے پوچھا تو نے کون سی اسکی برکت دیکھی؟ کہنے لگا میری بیوی کے اتفاقاً سخت درد ہوا کہ وہ مرنے کے قریب ہو گئی تو میں نے یہ نقش نظین پاک درد والی جگہ پر رکھ کر عرض کی : یا الہی! مجھ کو صاحب نعل شریف کی برکت دکھلا تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفاعت فرمادی۔

خزینہ برکات و دافع بلیات : ابو اسحاق لیل الحاح نے یہ بھی بیان فرمایا کہ قاسم بن محمد نے فرمایا

کہ اس نقش مبارک کی آزمائی ہوئی برکات میں سے یہ ہے کہ جو شخص اس نقش کو اپنے پاس تیر کا رکھے گا وہ ظالموں کے ظلم سے، دشمنوں کے غلبہ سے، شیطان مردود کے شر سے، ظالم سلطان کے ظلم سے اور ہر حاسد کی نظر بد سے امان میں رہے گا۔ اور اگر کوئی حاملہ عورت اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں رکھے تو درد زہ کی شدت سے بفضل الہی نجات ہو۔

امام احمد المقرئ سلمانی م ۱۰۳۱ھ فرماتے ہیں کہ میں سے اسکا بارہا تجربہ کیا اس کو صحیح پایا گیا۔

نظر بد اور جادو سے نجات : ان کی برکات میں سے یہ ہے کہ نظر بد اور جادو ٹوٹنے سے آدمی

امان میں رہتا ہے۔ جیسا کہ امام شرف الدین طنولی نے فرمایا ہے۔

زیارتِ رسول ﷺ کا وسیلہ :

اس نقشِ پاک کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنے والے کے لیے بعض ائمہ نے بیان فرمایا کہ اس کو قبول

تام حاصل ہوتا ہے اور دنیا میں اس کا عزت و وقار بلند ہو جاتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کے حال کو خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوگی یا پھر وہ گنبدِ خضراء کی حاضری سے مستفید ہوگا۔

○--- امام ابن القہد مکی فرماتے ہیں :- کہ

” یہ مجرب بات ہے۔ یہ نقشِ پاک جس گھر میں ہو وہ جلنے سے محفوظ رہے گا، جس مال میں

ہو وہ مال چوری نہیں ہو سکتا۔ جس کشتی میں ہو وہ کشتی غرق نہ ہوگی۔ جس قافلہ میں ہو وہ قافلہ لٹنے نہ پائے اور یہ سب نبی اکرم ﷺ کی برکت اور شرف کے طفیل ہے۔

(فتح المعال فی مدح المعال ص ۲۳۵ تا ۲۳۷ طبع لاہور ۱۹۹۷ء از امام احمد مرقی)

○--- مولانا محمد زکریا سہارنپوری شارحِ شمائلِ ترمذی لکھتے ہیں : اس کے خواص بے انتہا ہیں۔

علماء نے بارہا تجربے کئے ہیں۔ حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ ظالموں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ ہر دل عزیز میسر ہوتی ہے۔ غرض ہر مقصد میں اس کے توسل سے کامیابی ہوتی ہے۔

(اردو شرحِ شمائلِ ترمذی ص ۶۱ طبع کراچی)

اعتراض :- طائف میں جب نبی ﷺ نے لوگوں کو دینِ اسلام یعنی توحید کی دعوت دی تو انہوں نے

آپ پر اس قدر پتھر برسائے کہ آپ کی حقیقی جوتی بھی خون سے لبالب بھر گئی۔ آقا کو پتھروں کے لگنے سے آنے والے زخموں کی شدید تکلیف بھی ہوئی لیکن (حقیقی جوتا ہونے کے باوجود) کچھ بھی تحفظ نہ

ہوا۔ غرض نہ آپ کے نہ آپ کے صحابہ کے، نبی ﷺ کے جوتے کے متعلق ایسے عقائد تھے جیسے اس فرقہ کے ہیں۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۹۰)

الجواب :- طائف کے مقام پر جب حضور ﷺ تشریف لے گئے تو اس وقت آپ کے سر اقدس پر

موئے مبارک بھی تھے۔ مگر! حضرت خالد بن ولید قرشی مخزومی رضی اللہ عنہ کی ٹوپی جنگ

پر موک میں گم ہو گئی، انہوں نے کہا کہ تلاش کرو، تلاش کرتے کرتے آخر کار مل گئی، لوگوں نے ان

سے سبب پوچھا، تو فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے عمرہ ادا فرمایا۔ جب آپ نے سر مبارک منڈویا

تو لوگ آپ کے موئے مبارک لینے کو دوڑے، میں نے آپ کی پیشانی مبارک کے بال لے کر اس ٹوپی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

میں رکھ لیے، جس لڑائی میں یہ ٹوپی میرے پاس رہی، مجھے فتح نصیب ہوتی رہی۔

(اصلہ اردو)

☆..... علامہ ابن اثیر جزری (م ۶۳۰ھ) فرماتے ہیں :-

ان کی ایک ٹوپی تھی جس کو پھن کر جنگ کرتے تھے۔ رسول خدا ﷺ کا ایک موئے مبارک تھا، اس کی برکت سے فتح طلب کیا کرتے تھے۔ اور ہمیشہ فتح مند رہتے تھے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن شعیبہ خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سرتاج بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشام نے عبد الحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید نے بیان کیا کہ میں ایک عمرہ میں رسول خدا ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے بال منڈوائے۔ لوگ ان بالوں کو دوڑ دوڑ کر لینے لگے۔ میں بھی گیا اور میں نے پیشانی کے بال لے لیے اور ایک ٹوپی میں نے بنائی۔ اس ٹوپی کے آگے والے حصے میں میں نے ان بالوں کو رکھ لیا، جس مہم میں اس ٹوپی کو پہنتا ہوں وہ مہم فتح ہو جاتی ہے۔

(لام ابی الحسن علی بن اثیر جزری، اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ، (ترجمہ مولوی عبدالغفور لکھنوی)

(مطبوعہ لاہور مح ۱۳۰۵ھ جلد ۳ صفحہ ۱۳۰)

بعض دفعہ نفع دینے والی چیز نفع نہیں دیتی تو اس میں رب کائنات کی کوئی مصلحت و حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ مگر اس سے نفع دینے والی چیز کے نفع کا انکار کرنا جہالت ہے۔

اعتراض :- ابن لعل دین درج ذیل عنوان کے تحت طنز لکھتا ہے۔

”مجھے بھی تبرکات مل گئے“

”الحمد للہ! ایوب انصاری کے دولت کدہ (گھر) کا ایک پتھر مبارک حاصل ہو گیا اور اللہ عزوجل کے کروڑ کروڑ احسان کہ سبز گنبد کے سبز رنگ کے دو مبارک ٹکڑے جو واقعی انمول تھمک ہے وہ بھی سب مدینہ کو حاصل ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ عزوجل پاکستان میں زیارت ہو سکے گی۔“

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ۱۹۵)

الجواب :- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور ﷺ کے منبر شریف کے اس مقام پر جہاں حضور ﷺ تشریف فرما ہوتے تھے۔ وہاں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ رکھتے پھر اس کو چہرہ پر ملتے۔

(شفاء از علامہ قاضی عیاض اندلسی، ص ۷۲ جلد دوم طبع لاہور)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

صفیہ بن نجدہ سے مروی ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ ابو مخدومہ رضی اللہ عنہ کے سر کے اگلے بال اتنے دراز تھے۔ جب وہ بیٹھ کر لٹکاتے تو زمین سے لگ جاتے تھے۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ تم اسے کٹواتے نہیں؟ فرمایا میں اسے ہرگز کٹوانے کے لیے تیار نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے چھوا ہے۔ (شفاء ص ۷۳ جلد دوم طبع لاہور)

قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

حضور علیہ السلام کی عظمت و احترام میں سے یہ بھی ہے کہ جو چیز بھی آپ سے منسوب ہو اس کی عزت و عظمت کی جائے آپ کی محافل مقدسہ ، مقامات معظمہ ، مکہ مکرمہ ، مدینہ منورہ اور دیگر مکانات منسوبہ اور ہر وہ چیز جس کو آپ نے کبھی چھوا ہو یا جو آپ کے ساتھ مشہور ہو گئی ہو ان سب کی تعظیم و توقیر کرنا۔ (اسی طرح لازم ہے جس طرح آپ کی واجب ہے)

ہجرت مدینہ کے بعد حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر حضور ﷺ نے ایک ماہ قیام فرمایا۔ اور بعض روایتوں میں چھ اور سات ماہ بھی آتا ہے۔

( تاریخ اسلام از نجم میاں ص ۱۰۶ حصہ دوم ، زاد المعاد ص ۲۹ )

چونکہ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان اور سبز گنبد کور رسول اللہ ﷺ سے نسبت ہے اس لیے عشاقان رسول الشکین ﷺ کے لیے وہاں کے پتھر اور ذرات قابل تعظیم و توقیر ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا دونوں واقعات سے ظاہر و باہر ہے کہ صحابہ کرام ہر اس چیز کی تعظیم و توقیر کرتے جس کو آپ سے نسبت تھی یا کبھی آپ نے اس کو چھوا تھا۔

ایک ایمان افروز واقعہ :-

ابو عبدالرحمن سلمی ، احمد بن فضلو یہ زاہد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوات (جماد) میں (معروف) تیر انداز تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اس مکان کو کبھی بغیر وضو نہیں چھوا ، جب سے اسے نبی کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک میں لیا۔ (شفاء ص ۷۴ جلد دوم طبع لاہور)

☆..... شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر یہ بھی ہے کہ ہر وہ چیز جو حضور ﷺ سے تعلق رکھے خواہ وہ لاکھوں تمبر کہ ہوں یا مقامات مقدسہ یا وہ چیز جو حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس سے چھو گئی ہو یا حضور ﷺ نے اس کی معرفت کرائی ہو۔ ان سب کی تعظیم و توقیر ہر مسلمان کے لیے لازم و ضروری ہے۔

اعتراض :- ..... اور معاشرے کے بگاڑ اور سنوار سے ان (دعوتِ اسلامی) کو کوئی سروکار

نہیں۔ انہوں نے ہر چھوٹے موٹے کام پر جنت اور عیش کی ایسی ایسی حکایتیں نبی مکرم ﷺ سے منسوب کر دی ہیں کہ سادہ لوح مسلمان خاتم العین ﷺ کی اصل تعلیمات بھول کر ان افسانوی باتوں پر کھو جاتا ہے۔ ان لوگوں نے جنت کن چیزوں میں سمجھ رکھی ہے۔ چند نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

○— جو آدمی ایک دن کا اعکاف کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل کر دے گا جن کی مسافت آسمان و زمین کے فاصلے سے بھی زیادہ ہوگی۔ (میٹھی میٹھی سنتیں..... ص ۱۹۵)

الجواب :- یہ رسول کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا:

” وَ مَنْ اِغْتَكَفَ يَوْمًا اِتْبَعَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقٍ اَبْعَدَ مِثْمَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ۔“ (طبرانی فی الاوسط (المجمع ص ۱۹۲ جلد ۸) ترغیب ص ۱۳۹، ۱۵۰ جلد ۲)

(حوالہ ”اسلامی تعلیم“ پانچواں حصہ، طبع المکتبۃ التلقیہ لاہور، از مولوی عبدالسلام بستوی غیر مقلد (دہلی) سالن شیخ الحدیث مدرسہ دارالحدیث والقرآن دہلی، م ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء)

حضور ﷺ کے اقوال مبارکہ کو ”افسانوی باتیں کہنا کفر ہے۔“

قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جو حضور ﷺ کی ان باتوں کی قصد اکذیب کرے، جسے آپ نے فرمایا: یا آپ لے کر آئے تھے یا آپ کی نبوت و رسالت یا آپ کے وجود کی نفی کرے یا آپ کا انکار (کفر) کرے۔ چاہے اس کے بعد وہ کسی دوسرے دین و ملت میں جائے یا نہ جائے بہر حال وہ ”بالاجماع کافر اور واجب القتل ہے۔“ اس کے بعد غور کیا جائے گا پس اگر وہ اس پر اصرار کرتا ہے تو اس کا حکم مرتد کا حکم کے مشابہ ہوگا اور اس کی توبہ قبول کرنے میں قوی اختلاف ہے۔ الخ“ (الثقاء ص ۳۱۲ جلد دوم طبع لاہور)

دعوتِ اسلامی پر طعن و تشنیع کرنے سے پہلے اپنے گھر کی خبر لیں۔ کہ مولوی عبدالسلام بستوی کو کس کھاتہ میں ڈالو گے۔ جس نے اس حدیث مبارکہ کو اپنی تالیف ”اسلامی تعلیم“ میں تحریر کیا ہے۔

اعتراض :- ہر وہ دن جس میں ہمہ روزہ رکھے گا، اس ہر روز کے بدلے میں اسے ایک ہزار سونے کے دروازوں والا محل جنت میں عطا ہوگا اور اس کے لیے صبح شام تک ستر ہزار فرشتے دعاء مغفرت کرتے رہیں گے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۹۶)

الجواب :- یہ حدیث نبوی ہے جس کو شیخ عبدالرحمن صفوری علیہ الرحمۃ صاحب زہدہ الجالس نے ۱۹۰۰ ہجری کے مشہور شافعی علماء میں سے ہیں۔

نقل فرمایا ہے: چونکہ اس حدیث میں موضوع حدیث کی علامات نہیں پائی جاتیں۔ اس لیے یہ حدیث ضعیف ہوگی۔ اور میاں نذیر حسین دہلوی (غیر مقلد)، مولوی ثناء اللہ امرتسری (غیر مقلد) اور نواب صدیق حسن (غیر مقلد) کے نزدیک ضعیف حدیث اعمال و فضائل میں مقبول ہوتی ہے۔

دیکھئے: (فتاویٰ نذیریہ جلد اول، فتاویٰ ثنائیہ جلد اول، مسک الختام جلد اول)

لہذا اس حدیث پر طعن کرنا بد بختی ہے۔

علامہ ابن عبدالبر اندلسی (م ۳۶۳ھ) فرماتے ہیں:-

”احکام و حلال کی طرح فضائل اعمال کی روایتوں میں اسناد کی چھان بین نہیں کی جاتی۔“

(جامع بین العلم و فضلہ ص ۵۹ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

ایک مشاہدہ :- حافظ لکن قلم جوڑی لکھتے ہیں:

شعبہ بن حجاج اور مسعر بن کرام رحمۃ اللہ علیہما دونوں حافظ تھے اور دونوں نہایت صالح آدمی تھے۔ ابو احمد بریدی کہتے ہیں کہ میں نے دونوں کو (مرنے کے بعد) خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ ابو بسطام، اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں میرے یہ اشعار پڑھنے کی توفیق دے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے۔ ”کہ مجھے میرے رب تعالیٰ جنتوں میں ایسا گنبد عطا کیا ہے جس کے ایک ہزار دروازے ہیں اور چاندی اور موتی کا ہے۔ الخ“ (کتاب الروح ص ۵۳ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

اعتراض :- لکن لعل دین طنز لکھتا ہے۔ قادری صاحب لکھتے ہیں۔ ”مہمانوں کے ساتھ مل کر کھانا کھایا تو (قبر اور حشر میں) حساب نہ ہوگا۔“ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۹۶)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کا فرمان عالی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو آدمی بھائیوں کے ساتھ کھانا کھاتا ہے۔ اس کا حساب اس

سے نہیں ہوتا۔ (احیاء علوم الدین از امام غزالی ص ۱۵ جلد دوم طبع لاہور)

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دیگر اعمال کا قیامت میں حساب نہ ہوگا۔ جیسا کہ لعل دین

نے اس حدیث مبارکہ سے یہ معنی اخذ کئے ہیں۔ بلکہ فقط اس کھانے کا حساب نہ ہوگا جو مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر کھایا ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تین باتوں کا حساب بندے سے نہ لیا جائے گا۔ ایک سحریوں کا کھانا، دوسرے افطار کی

پیز تیسرے جو ساتھیوں کی ہمراہی میں کھائے۔“ (احیاء علوم الدین از امام غزالی ص ۱۵ جلد دوم طبع لاہور)

اعتراض :- دلی کا ہاتھ چومنے والے کی بخشش ہو جاتی ہے :- (میٹھی میٹھی سختیا..... ص ۱۹۶)

الجواب :- قادری صاحب لکھتے ہیں ایک دفعہ ایک نوجوان جو کہ بڑا ہی فاسق فاجر تھا۔ ملتان شریف میں فوت ہوا۔ بعد وفات کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ اس نے جواب دیا، اللہ بھڑک و تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور جب اس سے بخشش کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ ایک دن حضرت خواجہ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ جا رہے تھے۔ تو میں نے آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا تھا۔ مجھے اسی دست بوسی کی وجہ سے بخش دیا گیا۔

یسا د رہے ایک ہوتا ہے قانون اور وہ یہ ہے کہ بندہ توحید و رسالت پر ایمان لائے اور نیک اعمال کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اپنے فضل و کرم سے اس کی بخشش فرمادیتا ہے۔

اور ایک ہوتا ہے ”خدا بوجہ قدوس کا فضل عظیم“ کہ اپنے بندوں میں سے جو توحید و رسالت پر ایمان لائیں کسی لوثی سے ٹکی کرنے پر ان کو بخش دے تو وہ قادر مطلق ہے۔ اس سے کوئی سوال کرنے والا نہیں کہ اے رب العزت تو نے ایسا کیوں کیا؟

حافظ ابن قیم لکھتے ہیں: ابو جعفر سقاء نے کہا کہ میں نے خواب میں حضرت بصر حانی کو دیکھا تو انہوں نے فرمایا..... کہ جو شخص میرے جنازے میں شامل تھے (اللہ تعالیٰ) نے سب کی مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (کتاب الروح ص ۵۶ طبع لاہور ۱۹۹۷ء)

عبداللہ بن حکم کہتے ہیں: میں نے خواب میں شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا: مجھ پر رحم کیا اور بخش دیا۔ اور اس کا سبب کتاب الرسالت میں مندرجہ ذیل درود شریف لکھنے کا ہے۔ ”و صلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون و عدد ما فضل عن ذکرہ الغافلون۔“ (تلخیص) (جلاء الانام از ابن قیم ص ۲۳۸ طبع لاہور ۱۹۷۲ء)

ایک محدث کہتے ہیں: کہ میرا ایک ہمسایہ تھا۔ وہ مر گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خداوند کریم نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ کہا بخش دیا۔ میں نے پوچھا کیونکر۔ کہا حدیث میں جہاں رسول اللہ ﷺ کا ذکر آتا ہے اس کے ساتھ ﷺ لکھ دیا کرتا تھا۔

(جلاء الانام از ابن قیم ص ۲۳۸ طبع لاہور ۱۹۷۲ء)

اسی طرح اگر پروردگار کسی گنہگار بندہ کو اس کے دلی (دوست) کی تعظیم و تکریم کرنے پر بخش دے تو وہ محترم مطلق ہے۔

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ابن قیم جوزی کی تصانیف اور علماء نجد :

عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب لکھتے ہیں۔ اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ شیخ امام ابن قیم و شیخ امام ابن تیمیہ اہلسنت کے برحق امام ہیں۔ اور ان کی کتابیں ہمارے نزدیک معزز ترین کتب میں سے ہیں۔ مگر ہم ہر مسئلہ میں ان کی تقلید نہیں کرتے..... چنانچہ چند مسائل میں ہماری ان سے یعنی ابن تیمیہ اور ابن قیم سے مخالفت سب کو معلوم ہے۔ مثلاً طلاق ثلاثہ مجلس واحدہ میں بلفظ واحد ، ہم نہیں کہتے ہیں۔ جس طرح ائمہ اربعہ فرماتے ہیں (یعنی وہ ہی ہمارا مسلک ہے کہ مجلس واحدہ میں تین طلاق کہنے سے تین قرار پائیں گی نہ کہ ایک) اور وقف کو صحیح اور نذر کو جائز مانتے ہیں اور نذر کا پورا کرنا جب معصیت نہ ہو لازم ہے۔ (دوسرا رسالہ از عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب ص ۷۳ طبع امرتسر ۱۹۲۷ء)

اعتراض :- ابن لعل دین لکھتا ہے۔ ”شرابی بھی دلی کا ہاتھ چومنے سے بخش دیا جاتا ہے اور جنت کی سیریں کرتا ہے۔“ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۹۶)

الجواب :- ابن لعل دین نے سیاق و سباق چھوڑ کر ایک طویل واقعہ کی عبارت کی ایک سطر نقل کر کے قارئین کرام کو مغالطہ دینے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ ہم فیضان سنت سے پوری عبارت نقل کرتے ہیں۔ جس سے لعل دین کے پیدا کردہ تمام شکوک و شبہات کا ازالہ ہو جائے گا۔

شرابی کی دلی کا ہاتھ چومنے کی برکت سے اصلاح و بخشش رہا تھا کہ سامنے سے امام التارکین حضرت ابراہیم بن ادھم (رحمہ اللہ)

آتے دکھائی دیئے۔ وہ نوجوان فورا حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم (رحمہ اللہ) کے قدموں میں گر پڑا۔ پھر نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ حضرت (رحمہ اللہ) ہاتھ چومے اور پھر گھر چلا گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ جنت کے باغ میں بڑا بڑا ماں سیر کر رہا ہے۔ عجیب درد اس کے دل میں پیدا ہوا۔ سوچنے لگا ، میں تو گناہ گار ہوں! یہ دولت بے پایاں مجھے کیسے نصیب ہو گئی؟ آواز آئی ، ”تم ٹھیک کہتے ہو، لیکن کل تم نے ہمارے ایک دوست کے ہاتھ چومنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ ہماری رضا کے لئے تم نے اسے اعزاز دیا۔ ہم نے تمہیں اسی بات پر بخش دیا۔“ وہ نوجوان خواب سے بیدار ہوا۔ حضرت سیدنا ابراہیم (رحمہ اللہ) کے حضور حاضر ہوا، توبہ کی اور مرید ہو گیا۔ (فیضان سنت ص ۶۵۷)

معلوم ہوا : کسی دلی اللہ کی تعظیم و تکریم کرنے سے رب العزت خوش ہو کر اور اپنے مقبول بندہ کی عظمت و کرامت اجاگر کرنے کے لئے گناہ گار کو توبہ کی توفیق عطا فرما کر نیک کاموں کی طرف

راقب فرما کر اسے جنت الفردوس عطا فرمادیتا ہے۔

ولی اللہ کے ہاتھ چو مناسبت صحابہ اور اس کی تعظیم و تکریم کا اظہار ہے

○— لین رزین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ربذہ سے گزرے۔ ہمیں بتلایا گیا کہ یہاں حضرت سلمہ بن اکوع دندورا (صحابی) رہتے ہیں۔ پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک نکالے اور فرمایا۔ انہی دونوں ہاتھوں سے میں نے نبی کریم ﷺ کی بیعت کی تھی۔ آپ نے جو ہاتھ مبارک کی ہتھیلی ظاہر کی تو وہ اتنی چوڑی اور بڑی تھی جیسے اونٹ کی ہتھیلی۔ پس ہم آگے بڑھے اور ان ہتھیلیوں کو بوسہ دیا۔

○— ابو جعدان کہتے ہیں: کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاں رات گزار لی۔ عرض کیا کہ کیا آپ نے رسول کریم ﷺ کو اپنے ہاتھوں سے چھوا ہے۔ فرمایا! ہاں تو میں نے ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

○— حضرت صہیب کہتے ہیں: کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں کو چوم رہے ہیں۔

(الادب المفرد۔ از امام بخاری م ۲۵۶، ص ۲۵۳-۲۵۴ طبع سائنگھل (شیخوپورہ)

اعتراض :- لین لعل دین لکھتا ہے۔ قادری صاحب کہتے ہیں:

” جو روٹی کا پڑا ہوا ٹکڑا اٹھا کر کھا لیتا ہے تو اس کے پیٹ میں پینچنے سے پہلے ہی اللہ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔“  
(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۹۶)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ رحمۃ اللعالمین کے کارشاد گرامی ہے۔

○— حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا کہ جو روٹی کا پڑا ہوا ٹکڑا اٹھا کر کھا لیتا ہے تو اس کے پیٹ میں پینچنے سے پہلے ہی اللہ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

(منہجہ الناظرین ص ۳۶۸ طبع مکتبہ اذکار۔ ابو الیث سرقدی م ۳۷۳ ص ۵۳)

اس حدیث کی تائید درج ذیل سے ہوتی ہے۔

○— حضرت عبد اللہ بن حزام رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان و زمین کی برکات سے جو شخص دستر خوان سے گری ہوئی روٹی کو کھالے گا اسکی مغفرت ہو جائے گی۔ (طبرانی)

○— امام محدث جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہما اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

(اس حدیث کی تائید) حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوتی ہے۔ ” اخرجہ الحاکم و صححہ و

marfat.com

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اقرة الذهبى والبيهقى فى الشعب و من حديث ابى سكينه اخرجہ الطبرانى فى الكبير۔

(التعقبات ص ۳۰ مطبوعہ انڈیا ۱۳۰۲ھ)

اعتراض :- عالم کے چہرے پر نگاہ ڈالنا تمام عبادتوں کی اصل ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۹۶)  
الجواب :- یہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جس کی تائید مندرجہ ذیل احادیث سے ہوتی ہے۔

0--- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : پانچ چیزیں عبادت میں سے ہیں۔ (۱) کم کھانا  
(۲) مسجد میں بیٹھنا (۳) کعبہ کو دیکھنا (۴) صحف (قرآن کریم) کو دیکھنا (۵) عالم کا چہرہ دیکھنا۔  
(رواہ فی مسند الفردوس)

0--- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "النظر الى البحر عبادة والنظر الى العالم عبادة والنظر الى الكعبة عبادة والنظر الى وجهه الابوين عبادة۔ الخ"

(فیض القدر شرح جامع الصغیر از علامہ منادی ص ۲۹۹ جلد 6 طبع بیروت)

یعنی درج ذیل کو دیکھنا عبادت ہے : سمندر کو ، عالم کو ، کعبہ کو اور والدین کے چہرہ کو۔

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں :-

"عالم کے چہرے پر نگاہ ڈالنا خدا کی راہ میں ہزار گھوڑے دینے سے افضل ہے۔ اور عالم کو سلام کرنا تمہارے حق میں ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔" (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۹۶)  
الجواب :- جب عالم کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ (رواہ فی مسند الفردوس) (فیض القدر ص ۲۹۹ جلد 6) تو عبادت پر رب کائنات اگر اسم "وہاب" کا اظہار فرماتے ہوئے اپنے بندوں کو جس قدر چاہے ثواب عطا فرمادے۔ وہ مختار مطلق اور معطی ہے۔ یہ قادری صاحب کا قول نہیں ہے بلکہ حضور پر نور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت میں ہے : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عالم کے چہرے پر نگاہ ڈالنا خدا کی راہ میں ہزار گھوڑے دینے سے افضل ہے۔ اور عالم کو سلام کرنا تمہارے حق میں ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔"

علامہ ابن عبدالبر اندلسی (م ۴۶۳ھ) علم و علماء کی فضیلت کی احادیث درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں : فضائل اعمال کی حدیثیں ، متقدمین نے بغیر کاوش و روایت کی ہیں۔ اور احادیث اعمال کی طرح ان کی تمحیص و تنقید نہیں کی ہے۔ (جامع بیان العلم و فضلہ ص ۵۹ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

نیز فرماتے ہیں : احکام حلال و حرام کی طرح فضائل اعمال کی روایتوں میں اسناد کی چھان بین نہیں کی جاتی۔ الخ (جامع بیان العلم و فضلہ ص ۵۹ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں : جس نے عالم کی زیارت کی اس نے انبیاء کی زیارت کی اور جس نے انبیاء علیہم السلام کی زیارت کی، اس نے اپنے رب کی زیارت کی اور جس نے اپنے رب کی زیارت کی ، اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۹۶)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی ہے۔ اور مندرجہ ذیل احادیث اس کی مؤید ہیں۔ "من استقبل العلماء فقد استقبلی و من زار العلماء فقد زارنی و من جلس العلماء فقد جلسنی و من جالسنی فکانما جالس ربی"۔ (کنز العمال ص ۱۷۰ جلد ۱۰ بیروت ) یعنی جس نے علماء کا استقبال کیا بے شک اس نے میرا استقبال کیا۔ اور جس نے علماء کی زیارت کی بے شک اس نے میری زیارت کی اور جو علماء کے پاس بیٹھا بے شک اس نے میری صحبت اختیار کی۔ اور جس نے میری صحبت اختیار کی بے شک وہ اپنے رب کے پاس بیٹھا۔

"مجالسة العلماء عبادة" (عن ابن عباس) (کنز العمال ص ۱۳۸ جلد ۱۰ بیروت ) یعنی علماء کی صحبت عبادت ہے۔ (اس لیے یہ حدیث ضعیف ہے۔ اور ضعیف حدیث عند الحدیث ثین تضائل و اعمال میں مقبول ہے۔) (فتاویٰ عالمیہ جلد اول ، فتاویٰ نذیریہ جلد اول )

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں : عالم سے مصافحہ کرنا سرکار ﷺ سے مصافحہ کرنا ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۹۶)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا : جس نے عالم کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے عالم سے مصافحہ کیا گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا، جس نے عالم کی صحبت اختیار کی اس نے میری صحبت اختیار کی اور جس نے دنیا میں میری صحبت اختیار کی اللہ اس کو قیامت کے روز جنت میں میرا ہم نشین بنائے گا۔ (تنبیہ الغافلین ص ۱۶۰ جلد دوم طبع کراچی از علامہ ابو الیث سمرقندی م ۳۷۳ ھ) مندرجہ ذیل احادیث اس کی مؤید ہیں۔

---O " اکرمو العلماء فانهم ورثة الانبياء ، فمن اکرمهم فقد اکرمهم الله و رسوله " (عن جابر) (کنز العمال ص ۱۵۰ جلد ۱۰ طبع بیروت)

یعنی علماء کی توقیر کرو ، بے شک وہ انبیاء کے وارث ہیں۔ جس نے ان کی توقیر کی بے شک اس نے اللہ اور اس کے رسول کی عزت و توقیر کی۔

لے اور عبادت کا درجہ جنت ہے۔

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

○ --- " فضل العالم علی غیرہ کفضل النبی علی امتہ " (عن انس)

(کنز العمال ص ۱۵۶ جلد ۱۰ طبع بیروت)

یعنی عالم کی فضیلت غیر عالم پر اس طرح ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ کی فضیلت اپنی امت پر ہے۔

○ --- " من استقبل العلماء فقد استقبلنی ومن زار العلماء فقد زارنی ومن جالس العلماء فقد جالسنی

، ومن جالسنی فکانما جالس ربی " (کنز العمال ص ۱۷۰ جلد ۱۰ طبع بیروت از علی الشیخ علیہ الرحمہ ص ۹۷۵)

اس لیے یہ حدیث ضعیف تو ہو سکتی ہے موضوع نہیں ہوگی۔ اور ضعیف حدیث عند الحدیث میں اعمال

و فضائل میں مقبول ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد نول)

اعتراض :- قادری صاحب کہتے ہیں۔ جب کوئی طالب علم کسی گاؤں میں سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ

وہاں کے قبرستان میں سے چالیس دن کے لیے عذابِ قبر اٹھالیتا ہے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۹۶)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ فرمانِ رسول مقبول ﷺ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب

کوئی طالب علم دین کسی گاؤں سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہاں کے قبرستان میں سے چالیس دن کے لیے

عذابِ قبر اٹھالیتا ہے۔ (کشف النور من جمیع الامم از علامہ عبد الوہاب شمرانی ص ۳۷۳)

اعتراض :- اگر کوئی مسلمان اپنے اسلامی بھائی سے ملنے جائے اور اسلامی بھائی از راہ تعظیم اس کے

لیے اپنا تکیہ پیش کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۹۷)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے۔ "حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں، میں سرکارِ مدینہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ایک تکیہ سے ٹیک لگائے

بیٹھے تھے۔ آپ نے اس کو میرے آگے ڈال دیا اور فرمایا اے مسلمان! اگر کوئی مسلمان اپنے بھائی سے

ملنے جائے اور وہ از راہ تعظیم اس کے لیے تکیہ پیش کرے تو خدا تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

(مستدرک از حاکم متوفی ۵۰۵ھ)

(ف) :- مغفرت سے یہاں صغیرہ گناہ مراد ہیں کیونکہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔ اور حقوق

العباد بندوں کے معاف کرنے سے ہی معاف ہوں گے۔

اعتراض :- قادری صاحب کہتے ہیں۔ "مومن بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اس سے دس صفیں

فرشتوں کی تعجب کرتی ہیں۔ جن میں ہر ایک صف دس ہزار ہوتی ہے۔ الخ"

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۹۷)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الجواب :- یہ قادری صاحب کا قول نہیں بلکہ محبوب کبریا رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " ان العبد اذا صلى ركعتين عجب منه عشرة

صفوات من الحلائكة كل صف منه عشرة آلاف و باهى الله به مائة الف ملك "

(احیاء علوم الدین ، للامام الغزالی ، ص ۱۷۱ جلد اول طبع مصر)

ترجمہ :- مؤمن بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اس سے دس صفیں فرشتوں کی تعجب کرتی ہیں۔ جن میں سے ہر ایک صف دس ہزار کی ہوتی ہے۔ اور اللہ اس بندے پر ان ایک لاکھ فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے۔

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں :-

(۱) اللہ عزوجل نے جنت میں ایک شہر مدینۃ الجلال بنایا ہے..... اس کے اندر چار ہزار تخت بچھے

ہوئے ہیں۔ ہر تخت پر چار ہزار حوریں ہیں۔ وہ اس کے لیے ہیں جو پانچ وقت کی نماز باجماعت پڑھے۔

(۲) نماز چاشت کی ایک رکعت کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(۳) جو کوئی نماز مغرب کے بعد بات چیت سے پہلے چھ رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

(۴) جو شخص جمعہ کے دن حدیث میں غور و خوض کرتا ہے گویا اس نے ستر ہزار غلام آزاد کئے۔ گویا اس

نے ہزار دینار خرچ کئے۔ اور گویا چالیس ہزار حج کئے۔ (میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۱۹۷-۱۹۶)

الجواب نمبر 1 :- یہ قادری صاحب کے اقوال نہیں بلکہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی ہیں۔

جن کو صاحب نزہۃ المجالس نے نقل فرمایا ہے۔

☆..... علامہ لکن عبدالبر اندلسی (م ۱۲۶۳ھ) فرماتے ہیں :- احکام و حلال کی طرح فضائل

و اعمال کی روایتوں میں استاد کی چھان بین نہیں کی جاتی۔ (جامع بیان العلم و فضلہ ص ۵۹ طبع لاہور ص ۱۹۷ء)

الجواب نمبر 2 :- ذہر بحث احادیث میں نیک اعمال کرنے پر جو ثواب کا وعدہ ہے وہ اگر حاصل نہ بھی

ہو تو جو صحیح و حسن احادیث میں ثواب مذکور ہے وہ ضرور حاصل ہوگا۔ اس لیے ان روایات پر عمل کرنا

قائدہ سے خالی نہیں۔ جیسا کہ فیضان سنت میں درج ہے۔

الجواب نمبر 3 :- درج ذیل روایات کو غور سے پڑھیں۔ جن کو شیخ عبدالقادر گیلانی بغدادی روایت

نے اپنی مشہور زمانہ تالیف " غنیۃ الطالبین " میں نقل کیا ہے۔

ذرا لب کشائی فرمائیں اور قلم کو حرکت دیں کہ موصوف کے متعلق کیا رائے ہے؟ یاد رہے کہ

آپ کے متعلق مولوی احمد مدد راسی غیر مقلد نے لکھا ہے۔ : ” امام الساکین ، قدوة العارفين ، شیخ عبد القادر امت مسلمہ کی ایک مایہ ناز شخصیت ہیں۔ عظیم المرتبت عنبر عالم و واعظ اور بلند پایہ محدث ہونے کے ساتھ ولایت کے نہایت اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ الخ “

(ترجمہ غنیۃ الطالبین ، مترجم مولوی احمد مدد راسی ، ص ۱۱ طبع لاہور ۱۳۹۳ھ)

اور حدیث قدسی ہے۔ رب کائنات جلا جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔

” من عاد لسی ولیا فقد اذنتہ بالحرب “

جس نے میرے ولی سے عداوت کی میرا اس سے اعلان جنگ ہے۔

(بخاری جلد دوم ص ۹۶۳ مطبوعہ مجتہبی ، کتاب الدعوات ص ۱۹۷ طبع مکتب)

○ ---- رسول مقبول ﷺ نے فرمایا : اگر کوئی آدمی نماز چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھے۔ اور

ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی ایک دفعہ اور تین دفعہ ” قل هو اللہ احد “ پڑھے تو ہر ایک آسمان سے اس وقت ستر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں سفید کاغذ اور نور کی قلمیں ہوتی ہیں۔ اور وہ اس کی نیکیاں لکھتے ہیں۔ اور صور پھونکنے تک لکھتے رہتے ہیں۔ اور جب قیامت کا دن آئے گا تو فرشتے اس کی قبر پر اتریں گے اور ان کے پاس بہشت کے لباس اور تحفے ہوں گے۔ اور کہیں گے کہ اے قبر کے صاحب ! خداوند تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ تم ان لوگوں میں شمار ہو گئے جن کو خدا نے عذاب سے امن میں کر دیا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۵۴۰ طبع لاہور ۱۳۹۳ھ)

○ ---- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اگر کوئی آدمی جماعت کے ساتھ صبح کی نماز پڑھے تو اس

کو مہر درج اور مقبول عمرے کا ثواب ملتا ہے۔ اور اگر کوئی آدمی ظہر کی نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرے تو اس کو دینی ہی پچیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے جو باجماعت ادا کی جاتی ہیں اور جنت میں اس کے ستر درجے بڑھادیئے جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی آدمی جماعت کے ساتھ عصر کی نماز پڑھے اور آفتاب غروب ہونے تک خداوند تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہے تو وہ ایسا ہے کہ گویا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک آدمی کو آزاد کیا۔ اور اس کے ساتھ بارہ ہزار بندے اور بھی آزاد کرتا ہے۔ اور اگر کوئی مغرب کی نماز کو جماعت میں شامل ہو کر پڑھے تو اس کو اس قدر ثواب ملتا ہے کہ گویا اس نے پچیس نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھی ہیں۔ اور جنت عدن میں اس کے ستر درجے بڑھ جاتے ہیں۔ اور جو آدمی عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے۔ تو ایسا ہوتا ہے کہ جیسے کوئی شب قدر کی رات میں تمام رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۵۵۹ طبع لاہور ۱۳۹۳ھ)

کیا یہ کمپیوٹرائزڈ عبادتوں کا تصور ہے یا کہ نہیں؟ جواب دیں۔

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اعتراض :- قادری صاحب لکھتے ہیں :-

”جو شخص کسی کا تین پیسے قرض دبائے گا۔ قیامت کے روز اس

کو تین پیسوں کے عوض سات سو باجماعت نمازیں قرض خواہ کو دینی پڑیں گی۔“

(میٹھی میٹھی سنتیں یا ..... ص ۱۱۵)

الجواب :- یہ بات مشہور حنفی عالم محمد بن علی مصطفیٰ صاحب در مختار (م ۱۰۸۸ھ) نے لکھی ہے۔

” الصلاة لا رضاء الخصوم لا تفيد بل يصلي لله فان

لم يعف خصمه أخذ من حسنة جاء أنه يؤخذ لائق

ثواب سبعائة صلاة بالجماعة“

(در عقد مع شامی ص ۲۹۳-۲۹۵ جلد اول طبع معر)

☆..... علامہ شامی حنفی (م ۱۳۶۰ھ) ” ثواب سبع مائة صلاة بالجماعة“

کے تحت لکھتے ہیں :-

” ای من الفرائض لان الجماعة فيها والذي في المواهب عن

القشيري سبعائة صلاة مقبولة ولم يقيد بالجماعة قال شارح المواهب ما حاصله

هذا لا ينافي أن الله تعالى يعفو عن الظالم و يدخله الجنة برحمته ط ملخصاً -“

(شامی ص ۲۹۵ جلد اول طبع معر)

چونکہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب حنفی ہیں۔ اس لیے انہوں نے یہ

مسئلہ فیضان سنت میں تحریر فرمایا ہے۔



اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگوں کا پسندیدہ اور مشہور زمانہ

درود شریف



پرائیک علمی و تحقیقی مقالہ

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

----- نے فرمایا -----

علامة اهل السنة كثرة الصلوة على  
رسول الله ﷺ

حضور اکرم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا  
اہل سنت کی نشانی ہے۔

( القول البدیع از امام سخاوی (م ۱۹۰۲ھ) صفحہ ۵۲ )  
طبع سیالکوٹ

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مولانا محمد شریف محدث کوٹلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :  
قرآن حکیم میں مطلق درود شریف پڑھنے کا حکم ہوا ہے۔ احادیث شریفہ میں  
بھی مطلق درود پڑھنے کی فضیلت آئی ہے۔ اس لیے درود شریف کا کوئی  
بھی صیغہ ہو سب کے پڑھنے والا فضیلت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بعض  
صیغے بسبب ماثور ہونے یا بسبب احسن ہونے کے ایک دوسرے سے افضل  
ہوں۔ جس طرح قرآن کریم کی بعض آیات بہ نسبت بعض کے ثواب میں  
افضل ہیں، لیکن مطلق فضیلت میں سب یکساں ہیں۔

اگر یہ بات ہوتی کہ جو درود شریف جناب رسول کریم ﷺ نے  
تعلیم فرمایا ہے۔ اس کے سوا کسی دوسرے درود شریف کے پڑھنے میں فضیلت  
نہیں تو صحابہ کرام ، تابعین ، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین علیہم الرحمۃ ہرگز  
درود نئے الفاظ اور نئی عبارت میں نہ پڑھتے اور نہ ہی لکھتے۔ حالانکہ  
صحابہ کرام سے درود شریف کے کئی الفاظ صحیح مروی ہیں، جو حضور ﷺ  
کے الفاظ نہیں ہیں۔ لہذا طرح تابعین و تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین سے کئی  
ایسے درود مروی ہیں جن کے الفاظ رسول کریم ﷺ سے ثابت نہیں۔ اس  
سے معلوم ہوا کہ درود شریف کوئی بھی پڑھا جائے، فضیلت ضرور ہے۔

حافظ سخاوی قول البدیع میں حافظ ابن سدی علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے  
ہیں کہ رسول کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی کیفیت میں بہت سی حدیثیں

آئی ہیں اور صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ یہ بات منصوص پر موقوف نہیں، جس شخص کو اللہ تعالیٰ قوتِ بیانیہ عطا فرمائے، اور وہ الفاظِ فصیحہ کے ساتھ درود شریف کو ادا کرے اور ایسے الفاظ کے جس سے حضور ﷺ کا کمال شرف اور آپ کی عظمت و حرمت ظاہر ہو تو یہ جائز ہے، اور مجوزین کی دلیل قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہے کہ انہوں نے فرمایا تم اپنے نبی ﷺ پر حسین درود پڑھا کرو۔ تم نہیں جانتے شاید یہی درود آنحضرت ﷺ پر پیش کیا جائے۔

(سعات دالین از علامہ بہمانی ص ۳۷۰)

محمد شین و فقہا علیہم الرحمۃ کو دیکھئے کہ وہ اپنی کتابوں میں حضور ﷺ کے نام پاک کے ساتھ ﷺ یا علیہ الصلوٰۃ والسلام یا کوئی مختصر درود شریف لکھتے ہیں، حالانکہ یہ لفظ بھی رسول کریم ﷺ سے ماثور نہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ علمائے اُمت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ درود شریف کے بارہ میں وسعت ہے۔ جو لفظ بھی ہو فضیلت سے خالی نہیں۔ اور ہر لفظ میں قرآن شریف کے حکم کی تعمیل ہے۔ قرآن کریم میں کسی خاص درود پڑھنے کی بابت حکم نہیں۔ مطلق حکم ہے درود پڑھو، اب درود پڑھنے والا جس صیغے کے ساتھ اس حکم کی تعمیل کرے گا، جائز ہوگا۔

بلکہ قرآن شریف میں درود اور سلام کا ذکر ہے اس لیے ”

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ“ پڑھنے سے یا ”  
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ“ پڑھنے سے دونوں امروں کی تعمیل ہو جاتی ہے۔ درود بھی اور سلام بھی۔ لیکن نماز والا درود شریف پڑھنے سے درود کی تعمیل تو ہو گئی لیکن سلام رہ گیا۔ سلام کے حکم کی تعمیل نہ ہوئی۔ اس لیے نماز والا درود شریف نماز میں پڑھنا افضل ہے، کیونکہ نماز میں پہلے سلام پڑھا لیا جاتا ہے۔ یعنی

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

السلام عليك ايها النبي نقرأه درود شريف پڑھا جاتا ہے۔ تو دونوں حکموں کی تعمیل نماز میں ہو جاتی ہے۔

رہی یہ بات کہ اس درود شريف میں خطاب ہے اور حضور ﷺ کو مسامتہ بعیدہ سے خطاب کرنا درست نہیں۔ اس لیے درود شريف (الصلوة والسلام عليك يا رسول الله) بھی درست نہیں۔

بے شک اس میں خطاب ہے لیکن یہ کہنا کہ حضور ﷺ کو خطاب درست نہیں۔ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ جناب رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کرام اپنے اپنے گاؤں میں گھروں میں شہروں میں نمازیں پڑھتے تھے۔ اور سب کے سب التحیات میں بصیغہ خطاب "السلام عليك ايها النبي" ہی پڑھتے تھے۔ حالانکہ سب کے سامنے رسول اللہ ﷺ نہیں ہوتے تھے۔ اور یہ خطاب سرور عالم ﷺ نے خود سکھایا اور اس تاکید سے سکھایا جس طرح آپ قرآن شريف سکھاتے تھے۔ لیکن کسی صحابی نے حضور ﷺ کے سامنے یہ عذر پیش نہیں کیا کہ حضور جب ہم آپ کے ساتھ جماعت میں شامل ہوتے ہیں، تو آپ ہمارے سامنے ہوتے ہیں۔ لیکن جب ہم سنن یا نوافل گھروں میں پڑھتے ہیں یا سفر میں نماز کا وقت آجاتا ہے یا کسی دوسرے شہر یا گاؤں میں نماز پڑھتے ہیں تو اس وقت آپ ہمارے سامنے موجود نہیں ہوتے، پھر ہم آپ کو بصیغہ خطاب "السلام عليك ايها النبي" کس طرح پڑھیں کیونکہ صحابہ کرام جانتے تھے کہ حضور ﷺ کو ہمارا سلام پہنچتا ہے۔ بذریعہ فرشتوں کے یا خدا کے سنا دینے سے۔ اور یہ خطاب نہ صرف آپ کے زمانہ میں تھا، بلکہ بعد وصال آنحضرت ﷺ کی امت میں اگر وہ طرح مروّج رہا اور سب اسی التحیات کو پڑھتے رہے اور پڑھتے ہیں۔

صدیق اکبر و عمر فاروق و عبداللہ بن زبیر برسر منبر علی را اس الاشهاد اپنی اپنی خلافتوں میں اسی تشہد خطاب والے کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ صحابہ میں سے کسی صحابی کو ندا میں

انکلام ہوتا تو ضرور انکار کرتے۔

معلوم ہوا کہ جوازِ نداء پر صحابہ کا اجماع تھا، خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کو اسی خطاب کے صیغہ کے ساتھ التحیات سکھایا اور انہیں سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بصیغہء خطاب پہنچا۔ (فتح القدر)

بخاری شریف کی حدیث میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے ہر قتل بادشاہِ روم کو جو خط لکھا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں :-

” اما بعد فانی ادعوك بدعانة الاسلام اسلم تسلم “

یعنی میں تجھے اسلام کی طرف بلاتا ہوں۔ مسلمان ہو جا تا کہ تو سلامت رہے۔ اس خط میں حضور ﷺ نے اس غائب کو مخاطب فرمایا۔ بات یہ تھی کہ قاصد اس خط کو لے جا کر اس کے ہاتھ میں دے دے گا۔ اسی طرح آج تک یہ رسم جاری ہے کہ لوگ اپنے خطوط میں مکتوب علیہ کو مخاطب کرتے ہیں اور ڈاک کے چٹھی رسالوں پر اعتماد کر کے غائب کو خطاب کر لیتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا :-

کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے مقرر کئے ہیں جو میر کرتے پھرتے ہیں وہ میری

امت کا سلام مجھے پہنچا دیتے ہیں۔ (ترغیب ص ۳۲۸)

دوسری حدیث میں ہے :-

یعنی جہاں بھی تم ہو مجھ پر درود بھیجا کرو کہ تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۸۳ طبع کراچی)

تو جب چٹھی رسالوں کے اعتبار سے خطوں میں غائب کو خطاب جائز ہو تو ملائکہ کے درود شریف پہنچا دینے کے اعتبار سے رسول کریم ﷺ کو خطاب کیوں جائز نہ ہو۔

(خلاصہ) (دلائل المسائل ص ۲۰۵ تا ۲۲۸ طبع لاہور از مولانا محمد شریف محدث کوٹلوی)

بعض حضرات درود شریف " الصلوة والسلام عليك يا رسول الله " پڑھنے والے کو مشرک کہتے ہیں۔ یہ سراسر جمالت اور کم فہمی ہے۔

☆ حضرت مولانا قاضی عبدالحق سسرالوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ :-  
کلمہ " الصلوة والسلام عليك يا رسول الله " بطریق نداء کو کسی بھی وجہ سے شرک نہیں کہا جا سکتا۔ اور اس نداء میں چونکہ صلوة بھی شامل ہے اس لیے اس سے آنحضرت ﷺ خود مطلع ہوتے ہیں۔ کیونکہ اعتقادات اہل یقین سے قطع نظر کہا جا سکتا ہے کہ اس کلمہ کا اصل مقصد صلوة بروح پاک آنحضرت ﷺ ہے اور صلوة چاہے جس طرح سے بھی کہی جائے اس کا بواسطہ ملائکہ بارگاہ محمدی میں پہنچانا ثابت ہے۔ حدیث " ان لله ملائكة سياحين في الارض عن الخ " اور حدیث " صلوا على فان صلوتكم تبلغني حيث ما كنتم. " (مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے جہاں بھی تم ہو) میں غور کریں۔

اس سے بھی قطع نظر عربی زبان کے قواعد کے مطابق یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ نداء مقام مدح میں ہے اور مدح کا فائدہ دیتی ہے، نداء کے بہت سے اقسام ہیں۔ تفسیر جمل میں تفسیر آیت " يا ايها الناس اعبدوا لله ان اقسام کو دیکھنا چاہیے۔ پس الصلوة والسلام عليك يا رسول الله کہنا کس طرح علی الاطلاق شرک ہو سکتا ہے۔

حصن حصین ۷۷ میں صلوة الحاجت معمولات صحابہ کرام

سے بایں طور بیان کیا ہے کہ دوگانہ کے بعد کہے۔ یا محمد انی اتوجه

بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضى اللهم فشفعه فی " اور

یہ طریقہ نماز حاجت ابن حنیف نے رسول اکرم ﷺ

عہ مشکوٰۃ ص ۸۶ عہ ایضاً لہ تفسیر جمل جلد ۱ ص ۲۶ طبع بیروت ۷۷ ترجمہ حصن حصین ص ۳۲۷ طبع کراچی

کے وصال کے بعد ایک شخص کو سکھایا اور اس کی حاجت پوری ہو گئی۔

(مرآة: تالیف شاہ حسین گردیزی ص ۳۸۷ طبع گولڑہ شریف اسلام آباد ۱۹۹۲ء)

مفتی فیض احمد فیض گولڑوی مدظلہ فرماتے ہیں:-

صلوة و سلام (الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ) نداء کے ساتھ

کننے پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے، چنانچہ تشہد میں "السلام علیک ایہا النبی" سے

کا جملہ تمام شرق و غرب کے اہل اسلام پڑھتے ہیں۔ لہذا نداء کو مطلقاً ممنوع

کہنا صحیح نہیں۔ اہل اسلام کی اس قسم کی نداء کو کفار و مشرکین کی باتوں کی

نداء سے ملانا صریح غلطی ہے۔

(ملفوظات مریہ ص ۸۹ طبع گولڑہ شریف اسلام آباد ۱۹۸۹ء)

افرا تفری کا عالم ہے، الزام تراشی کا بازار گرم ہے، بے ادبی عام ہے، کوئی منہ

میں لگام دینے والا نہیں..... جہاں اہل سنت پر کئی دوسرے بہتان تراشے جاتے ہیں

ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ درود شریف "الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ" علمائے

اہل سنت کی اختراع ہے۔ اور بعض لوگ اسے فیصل آبادی درود سے تعبیر کرتے ہیں۔

☆..... مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد لکھتا ہے:-

"کہ یہ درود بناوٹی ہے۔" (فتاویٰ ثنائیہ ص ۷۷ جلد ۲ طبع لاہور ۱۹۷۲ء)

☆..... ابن لعل دین لکھتا ہے۔

میرے اسلامی بھائیو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کا حرز جاں درود

"الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ" کی عمر شریف صرف اور صرف ۳۳ سال ہے۔

اس سے پہلے اس کا وجود نہ تھا۔ کیونکہ ۱۹۵۳ء میں ایجاد ہوا۔ جو پہلی بار فیصل آباد میں

سنا گیا۔ اور بعض بریلوی حضرات (جن کے نام ابن لعل دین نے نہیں لکھے) کے مطابق

اس کے ایجاد کرنے کا سر امولوی سردار فیصل آبادی کے سر ہے۔ الخ

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۲۱۰)

۱۔ مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۰۱۔ السلام علیک ایہا النبی کا جملہ نماز میں بطور حکایت نہیں بلکہ انشاء کے طور پر

پڑھا جاتا ہے۔

marfat.com

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

## درودِ ابراہیمی کے متعلق

### شوکانی غیر مقلد (م ۱۲۵۰ھ) کا بیان

غیر مقلدین کے امام محدث شوکانی لکھتے ہیں :- و فیہ تفسیر الصلاة صَلَاةٌ بالصلاة فیفید ذلك ان هذه الالفاظ المروية مختصة بالصلاة واما خارج الصلاة فیحصل الامتثال بما یفیدہ قوله سبحنه و تعالیٰ ان اللہ و ملائکته یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ و سلمو تسلیما فاذا قال القائل اللهم صل و سلم علی محمد فقد امتثل الامر القرانی۔ (تکۃ الذاکرین از شوکانی ص ۱۱۱ بیروت)

ترجمہ : اس حدیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درودِ ابراہیمی پڑھنے کو نماز کے ساتھ مقید کیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کردہ درودِ ابراہیمی نماز ہی سے خاص ہے۔ لیکن نماز سے باہر رحم ربانی کی تعمیل اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”ان اللہ و ملائکة“ الآیۃ کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہو جائے گی۔ پس لہ کہنے والے نے کہا اللهم صل و سلم علی محمد۔ (اے اللہ! درود و سلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیج) تو اس نے قرآن مجید کے حکم پر عمل کیا۔

لہ کیونکہ آیہ کریمہ میں صلوة اور سلام دونوں کا حکم اور درودِ ابراہیمی میں صرف صلوة ہے سلام نہیں۔

كما ذكره السنن ، وإمامه الزيادة في حديث أبي مسعود الأنصاري رضي الله عنه ، واقطعه :  
 أن بشر بن سعد قال لابي عليه السلام أسألك أن تسأل عليك برسول الله فكيف تسأل عليك ؟  
 قال فسكت رسول الله عليه السلام حتى تخينا أنه لم يباله ، ثم قال رسول عليه السلام قولوا [ اللهم صل على  
 محمد ، وعلى آل محمد ، كما صليت على (١) إبراهيم ، وبورك على محمد ، وعلى آل محمد ، كما بورك  
 على آل إبراهيم في العالمين ، إنك جيد عبيد ، والسلام كما قد علمتم ] . أخرجه مسلم وأبو داود  
 والترمذي والحاقي ، وفي رواية لمسلم [ اللهم صل على محمد النبي الأبي ، وعلى آل محمد ] وزاد  
 الحاق [ كما صليت على إبراهيم ، وبورك على عبد النبي الأبي ، كما بورك على إبراهيم ، إنك  
 جيد عبيد ] فعرفت بهذا أن لفظ النبي الأبي لم يوجد إلا في حديث أبي مسعود لا في حديث  
 كعب بن عجرة ، فإن أراد السنن حديث كعب بن عجرة فتم ، فقد أخرجه الجماعة ولكنه ليس  
 في النبي الأبي ، وإن أراد حديث أبي مسعود في النبي الأبي كما في بعض رواياته التي ذكرتها  
 ولكنه لم يتفق عليه الجماعة ، فإنه لم يكن في البخاري ، فظهر أن السنن جمع بين الحديثين ،  
 ولم يجره بذلك على أن في حديث أبي مسعود رضي الله عنه زيادة لفظ في العالمين ، ولم يذكره  
 للسنن ، وقد اختلف أهل العلم هل الصلاة على النبي عليه السلام واجبة في التشهد أم لا ؟ وقد أومئنا  
 لمعنا في شرحنا للسنن ، فارجع إليه .

لَعَبَلْ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَخَمْنُ حِنْدُهُ ، فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَّا  
 لَدُنَّكَ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاكَ ، فَكَيْفَ تُكَلِّمُنَا عَلَيْكَ إِذَا نَعْنُ مَلَيْنَا عَلَيْكَ فِي مَلَانِنَا ؟  
 فَدَعَتْ خَيْرَ أَحْبَبْنَا أَنْ الرَّجُلَ لَمْ يَتَأَلَّهُ ، ثُمَّ قَالَ إِذَا حَلَيْتُمْ عَلَى قَوْلُوا : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 نَبِيِّ الْأُمِّيِّ ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 نَبِيِّ الْأُمِّيِّ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ تَجِيدُ تَجِيدُ (مس ، حب)

الحديث أخرجه الحاكم في المستدرک وابن حبان كما قال للسنن رحمه الله ، وهو أحد روايات  
 عن أبي مسعود رضي الله عنه الذي قد قمنا ذكره بالرجل المذكور هو بشر بن سعد كما ذكرناه  
 سابقاً ، وصححه أيضا ابن حبان ، وقال الحاكم صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ، وأخرجه أيضا  
 أحمد وابن خزيمة في صحيحه والبيهقي والبيهقي ، وفيه تهديد الصلاة عليه عليه السلام بالصلاة ، فيفيد  
 ذلك أن هذه الألفاظ للرؤية شتمه بالصلاة ، وأما خروج الصلاة فيحصل الامتثال بما تحيده قوله  
 سبحانه وتعالى - إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما -  
 فلا يحل القتال [ اللهم صل وسلم على محمد ] فقد لبس الأمر لقرآني ، وقد جاءت أحاديث في  
 تعدد عليه السلام لسنة الصلاة عليه ، فيجزي للسائل أن يأتي بواحد منها إذا كان صحيحا كما قلناه  
 في تشهد والتوجه ، ولكنه ينبغي أن يأتي بما هو أعلى صحة ، وأقوى شتما كحديث كعب وابي  
 مسعود المذكورين ، ومثل ذلك حديث أبي حنيفة الساعدي رضي الله عنه عند البخاري ومسلم

(١) لفظ صل على آل إبراهيم اه

## اہلسنت وجماعت کا عقیدہ

قبر انور پر جو درود پڑھا جائے حضور ﷺ اسے سنتے بھی ہیں اور فرشتے بھی اسے پیش کرتا ہے۔ اور دور سے جو لوگ درود شریف پڑھتے ہیں اسے فرشتے بھی پیش کرتے ہیں۔ اور سمع خارق للعادة سے حضور ﷺ سماع بھی فرماتے ہیں۔ (یعنی آپ خود سنتے ہیں۔)

(مقالات کاظمی ص ۶۲ طبع ملتان ۱۳۱۳ھ)

۱۔ مولوی انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں :- جاننا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پیش کرنے کی حدیث علم غیب کی نفی پر دلیل نہیں بن سکتی۔ اگرچہ علم غیب کے بارہ میں مسئلہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ متناہی کی نسبت غیر متناہی کی طرح ہے۔ کیونکہ فرشتوں کی پیش کش کا مقصد صرف ہوتا ہے کہ درود شریف کے کلمات بعینہا بارگاہ عالیہ نبویہ میں پہنچ جائیں۔ حضور ﷺ نے ان کلمات کو پہلے جانا ہو یا نہ جانا ہو۔ بارگاہ رسالت میں کلمات درود کی پیش کش بالکل ایسی ہے جیسے رب العزت کی بارگاہ میں کلمات طیبات پیش کیے جاتے ہیں۔ اور اس کی بارگاہ الوہیت میں اعمال اٹھائے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ کلمات ان چیزوں میں سے ہیں جن کے ساتھ ذات حق رحمن کو تعلق پیش کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ پیش کش علم کے منافی نہیں۔

لہذا کسی چیز کے پیش کرنا کبھی علم کے لیے بھی ہوتا ہے اور بسا اوقات

دوسرے معانی کے لیے بھی۔ اس فرق کو خوب پہچان لیا جائے۔ اتمی

(فیض الباری جلد دوم ص ۳۰۲)

مطبوعہ قاہرہ ۱۹۳۸ھ

درج ذیل احادیث ہمارے عقیدہ کی مؤید ہیں :-

○ --- حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو، اس لیے کہ وہ یوم مشہود ہے۔ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ کوئی بندہ (کسی جگہ سے) مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ جہاں بھی ہو۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (صحابہ) نے عرض کیا حضور آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: ہاں! میری وفات کے بعد بھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسم کو کھائے۔ (جماء الاقلام از حافظہ لن قیوم ص ۶۳)

اس حدیث کو حافظ منذری نے ترغیب میں ذکر کیا اور کہا کہ لن ماجہ نے اسے بہ سدید روایت کیا۔

○ --- نہیں کوئی جو سلام پڑھے لیکن اللہ تعالیٰ میری طرف میری روح لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

(مشکوٰۃ ص ۸۶ رولہ ابو دلار و شہتی فی الدعوات الکبیر)

علامہ نووی فرماتے ہیں: بلاسناد الصحیح۔ (کتاب الاذکار ص ۱۰۶)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں :-

اور اس جواب سے ایک اور جواب پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ رو رو سے یہ مراد ہو کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ پر آپ کی سمع خارق للعادة کو لوٹا دیتا ہے۔ اس طرح کہ حضور ﷺ سلام بھیجنے والے کے سلام کو سنتے ہیں۔ خواہ وہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہو۔ (انباء الاذکیاء فی حیاة الانبیاء ص ۱۵۲ طبع فیصل آباد)

اعتراض :- اس حدیث کے ایک راوی محمد بن موسیٰ کو محمد ثین نے متروک الحدیث لکھا ہے۔ جواب :- بعض محدثین نے اسے متروک الحدیث کہا ہے۔ لیکن جلیل القدر محدثین نے اس کی توثیق بھی کی ہے۔

(دیکھئے تہذیب التہذیب ص ۹)

marfat.com

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

والا لوم الذي ملأت عظمت السموات والارض الذي (۱) عنت له الوجوه  
وخضعت له الاصوات (۲) ووجلت القلوب من خشيتك : ان تصلي على محمد  
ﷺ وان تعطيني حاجتي رهي كذا وكذا فانه يستجاب له ان شاء الله  
تعالى ، قال وكان يقول ، لا تعلموا سفهاءكم شيئا يدعوا به في ماتم ابر  
نظيمة رحم .

( واما حديث أبي الدرداء )

۱۰۷ - قال الطبراني في المعجم الكبير حدثنا محمد بن علي بن حبيب  
الطرائقي حدثنا محمد بن علي بن ميمون حدثنا سليمان بن عبد الله الرقي  
حدثنا بقیة بن الوليد عن إبراهيم بن محمد بن زياد قال : سمعت خالد بن  
معدان يحدث عن أبي الدرداء قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :  
من صلى علي حين يصبح عشرا وحين يمسي عشرا أدركته شفاعتي ، (۳) .

۱۰۸ - قال الطبراني : حدثنا يحيى بن أيوب الخفاف حدثنا سعيد بن  
أبي مریم عن خالد بن زيد عن سعيد بن أبي هلال عن أبي الدرداء قال : قال  
رسول الله ﷺ ، أكثروا الصلاة على يوم الجمعة فانه يوم مشهود تشهد  
الملائكة ، ليس من عبد يصل على إلا بلغت صورته حيث كان . قلنا وبعد  
وفانك ؟ قال : وبعد وفاتي . إن الله حرم على الأرض أن تاكل أجساد  
الانبياء ، (۱)

علامہ ابن تیم کی تصنیف جلاء الانہاس (مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد) صفحہ ۶۳  
کا عکس

○---- صاحب دلائل الخیرات نے حضور ﷺ کا ارشاد بایں الفاظ وارد کیا

ہے۔ اسمع صلوة اهل محبتی و اعرفهم

” میں اہل محبت کا درود خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں“

(دلائل الخیرات ص ۳۸ طبع لاہور)

○---- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے لوگوں کی باتیں سننے کی طاقت دی ہے، بعد از وصال وہ میری قبر پر کھڑا رہے گا، جو بھی مجھ پر صلوة بھیجے گا وہ کہے گا۔ یا محمد ﷺ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ ایک کے بدلے دس مرتبہ اس شخص پر درود بھیجتا ہے۔

(القول البدیع از علامہ سخاوی ص ۹۰۲ طبع سیالکوٹ)

○---- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ جس نے میری قبر کے پاس آکر مجھ پر درود پڑھا میں اسے سنتا ہوں اور جس نے مجھ پر دور سے درود پڑھا تو وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

(مشکوٰۃ ص ۸۷ طبع کراچی)

---

صاحب دلائل الخیرات نے اگرچہ اس حدیث کی سند بیان نہیں کی۔ لیکن تمام اکابر اولیاء اللہ اور جمیع سلاسل عالیہ کے مشائخ کرام کا دلائل الخیرات کے ضمن میں اس کی تلقین بالقول اور عدم انکار صحت مضمون حدیث کی روشن دلیل ہے۔ خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ دیگر احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

نوٹ :- علمائے دیوبند بھی دلائل الخیرات کو پڑھنا موجب اجر و ثواب جانتے ہیں۔

(عقائد دیوبند ص ۲۲۳ طبع کراچی ۱۹۷۷ء)

## الصلاة والسلام على رسول الله

یہ ہمارے شیخِ کامل ، جامع شریعت و طریقت ، عمدۃ الصالحین ، قدوة العارفين ،  
یہی دقت ، سیوطی زماں ، آیت من آیات اللہ ، فتاوی الرسول ، شیخ التفسیر  
والحدیث ، حضرت مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد قادری رضوی چشتی علیہ الرحمۃ  
پر سراسر التزام ہے کہ وہ درود شریف ”الصلاة والسلام علیک یا رسول اللہ“ کے  
موجد ہیں۔ اور اس درود کو ایجاد ہوئے صرف 44 سال ہوئے ہیں۔

نہیں نہیں! یہ وہ درود شریف ہے جس کو 12 ربیع الاول ۱۱۵۹ھ (۱۷۴۸ء)  
بروز پیر وقت صبح صادق اس کرۂ ارضی پر ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کے موقع پر سب  
سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہِ خیر الانام میں پیش کیا۔  
اس کے بعد صحابہ کرام اور اولیاء امت اس کو پڑھتے رہے اور اپنے معتقدین  
و متوسلین کو اس کے پڑھنے کی تعلیم و تلقین کرتے رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ  
یہ سلسلہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ نیز یہ وہ درود مبارک ہے جس کو  
بارگاہِ نبوی سے شرفِ قبولیت حاصل ہے۔

○---- محدث ابن جوزی لہ (م ۵۹۷ھ) فرماتے ہیں کہ :-

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ میرے پیارے صاحبزادے محمد مصطفیٰ ﷺ نے

لہ ابن جوزی : یہ ابو الفرح عبدالرحمن بن علی بن الجوزی کے بیٹے۔ حنبلی للذہب تھے  
اور بغداد میں واعظ تھے۔ ان کی کئی مشہور تصانیف ہیں۔ ۵۹۷ھ میں انتقال فرمایا  
علامہ ذہبی فرماتے ہیں :-

”الامام العلامة الحافظ عالم العراق و واعظ.....المفسر صاحب التصانيف

السائرہ فی فنون العلم۔“ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ ص ۱۳۴۲ طبع بیروت)

محشی بہشتی زیور لکھتا ہے ، واعظ میں ان کو بڑا کمال تھا اور تیس ہزار کافر ان  
کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ (بہشتی زیور آٹھواں حصہ ص ۳۳ طبع ملتان)

عہ مولوی محمد میاں دیوبندی لکھتے ہیں اور یہ مشہور بھی ہے کہ آپ کی پیدائش کی تاریخ

۱۲ ربیع الاول ہے۔ (تاریخ اسلام کامل ص ۱۷۱ طبع ملتان)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ابھی اپنے قدم مسنت سے کائنات کو مشرف نہیں فرمایا تھا۔ کہ جبریل امین میرے پاس آئے۔ ان کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھر اہوا پیالہ تھا۔ مجھے دیا کہ اسے پی لیں میں نے اس کو پی لیا۔ پھر جبریل نے کہا، سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اس نے کہا اور عود، میں نے لور پیا۔ پھر اس نے ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا:-

اے رسولوں کے سردار! ظہور فرمائیے

اے خاتم النبیین! جلوہ افروز ہو جائیے

اے رحمۃ للعالمین! قدم رنجہ فرمائیے

اے نبی اللہ! رونق افروز ہو جائیے

اے رسول اللہ! تشریف لائیے

اے خیر الخلق! جہان کو منور فرمائیے

اے نور من نور اللہ! جلوہ افروز ہو جائیے

بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لائیے

پھر حضور ﷺ چودہویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوئے جہاں میں رونق افروز ہوئے۔ لور جبرائیل نے کہا:-

“ الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ ”

(بیان المیلاد النبوی از محدث ابن جوزی ص ۲۷)

طبع لاہور ۱۳۰۹ھ / ۱۹۸۸ء

مولد العروس از ابن جوزی ص ۲۶ طبع بیروت بتغیر الفاظ

## صحابہ کرام علیہم الرضوان

علامہ احمد شہاب لہ بن محمد خفاجی مصری رضی اللہ عنہ (م ۱۰۶۹ھ)

آپ فرماتے ہیں :-

”والمقول انہم كانوا يقولون في تحية الصلوة والسلام عليك يا رسول الله“

(نسيم الرياض ص ۳۵۳ جلد ۳ طبع دار الفکر)

”منقول ہے کہ صحابہ کرام حضور پر تحیہ پیش کرتے ہوئے کہتے تھے،

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

علامہ احمد شہاب بن محمد خفاجی مصری : فرید العصر وحید الدہرا اپنے زمانہ میں بدریسمائے عالم اور نیر افق نثر و نظم فاضل متفق علیہ تھے۔ علوم عربیہ اپنے ماموں ابی بحر شنوائی سے پڑھے اور فقہ کو شیخ الاسلام رملی ، اور نور الدین زیادی اور خاتمہ الحافظ ابراہیم علقمی اور علی بن قائم مقدسی سے اخذ کیا۔ پھر اپنے والد ماجد کے ساتھ حرمین شریفین میں آئے اور اس جگہ علی بن جار اللہ سے پڑھا۔ پھر قسطنطنینہ کو ارتحال کیا۔ حنفی المذہب تھے۔ مختلف علوم و فنون پر ان کی تصانیف ہیں۔ تفسیر بیضاوی پر ان کا حاشیہ ہے۔ اس کا نام عنایۃ القاضی ہے۔ ۱۰۶۹ھ میں وفات پائی۔

حدائق المحضیہ از فقیر محمد جہلمی ص ۳۳۶ طبع لاہور

تاریخ تفسیر از صارم ص ۱۱۷ طبع لاہور

0-- حضرت جہانیاں جہاں گشت لہ رمضان ۱۳۸۵ھ (م ۱۹۶۵ء)

فرماتے ہیں جو شخص درج ذیل درود شریف پلندی سے پڑھے وہ دنیا و آخرت کی تمام مصیبتوں سے بے خوف ہو جائے گا اور آخرت میں انشاء اللہ حضور ﷺ کی مسائلی اختیار کر لے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوة والسلام عليك يا محمدن العربی

الصلوة والسلام عليك يا محمدن القرشی

الصلوة والسلام عليك يا محمدن المکی

الصلوة والسلام عليك يا نبی اللہ

الصلوة والسلام عليك يا حبيب اللہ الخ

جواہر الاولیاء تالیف سید باقر بن عثمان خاری

ص ۲۳۳ مطبوعہ اسلام آباد ۱۳۹۶ھ

لہ آپ کا نام جلال الدین حسین لور لقب مخدوم جہانیاں جہاں گشت ہے۔ ۱۹۰۷ء کو لوج شریف میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد سید احمد کبیر، شیخ جمال خدا لور، حضرت شیخ بہاول الدین لور شیخ رکن الدین ملتانی سے اکتساب علم کیا۔ حجاز لور مدینہ منورہ کے مشہور علماء سے بعض علوم کی تکمیل کی۔ آپ علم و فضل میں یگانہ روزگار لور روحانیت کے بلند ترین مقام پر فائز تھے۔ تمام عمر تبلیغ اسلام میں بسر ہوئی۔ لور ایک دنیا کی سیاحت کی۔ آپ کے مریدوں کی تعداد پورے دو لاکھ کے قریب تھی۔ اسی طرح خلفاء کی تعداد بھی سینکڑوں سے متجاوز تھی۔ ۱۹۸۵ء میں انتقال فرمایا۔

(لولیاء بہاول پور از مسعود حسن شہاب ص ۱۸۷ طبع دوم بہاول پور ۱۹۸۳ء)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۰-- امام الاولیاء سید علی ہمدانی رضی اللہ عنہ (م ۷۸۶ھ)

” اورادِ قحیہ “ حضرت سید علی ہمدانی کے جمع کردہ اوراد کے مجموعہ کا نام ہے۔ جس کے آخر میں ۲۴ صیغوں سے یہ درود شریف منقول ہے۔

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

الصلوة والسلام عليك يا خليل الله

الصلوة والسلام عليك يا نبي الله الخ

۱- انتباه فی سلاسل اولیاء اللہ، اورادِ قحیہ ص ۱۶۵ طبع لاکل پور

از شاہ ولی اللہ دہلوی

۲- جواہر الاولیاء تالیف سید باقرین سید عثمان بخاری ص ۳۷۸ طبع اسلام آباد ۱۹۹۶ء

سید میر سید علی ہمدانی: ہمدان میں ۲۱ رجب ۷۱۳ھ میں پیدا ہوئے۔ مخزنِ علوم ظاہری، مظہر تجلیاتِ ربانی، عارفِ کامل، صاحبِ کرامات و خوارقِ عادت تھے۔ علومِ ظاہری و باطنی میں آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ ۷۰ سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں۔ ۷۸۰ھ میں مع (700) سات سو فقہاء و سادات کے ہمدان (ایران) سے کشمیر تشریف لائے اور محلہ علاؤ الدین پورہ میں جمال اب آپ کی خانقاہ فیض پناہ ہے جلوہ افروز ہوئے اور شب و روز تبلیغِ اسلام کا فریضہ انجام دیا۔ ۷۸۶ھ میں انتقال فرمایا۔ اور نعش آپ کی ختلان سے لے جا کر دفن کر دی گئی۔

حدائقِ الحنفیہ از فقیر محمد ہتھلی ص ۳۲۳ طبع لاہور

خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور لاہوری ص ۲۷۳ طبع لاہور ۱۹۷۳ء

۰-- مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں۔ کہ موصوف نے کشمیر میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ سر انجام دیا۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۸۱)

عہدِ ترکستان

اور اِدِ تَحِيَّہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پھر فرض صبح کے پڑھے۔ جب سلام پھیرے اور اِدِ تَحِيَّہ پڑھنے میں مشغول ہو کہ (1400) ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے۔ اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے۔ جو حضوری کے ساتھ اپنے اوپر لازم کرے اس کی برکت اور صفائی سے مشاہدہ کرے گا اور ایک ہزار چار سو ولی کی ولایت سے حصہ پائے گا۔

( انبیاہ فی سلاسل لولیاہ اللہ ص ۱۳۲ طبع لائل پور )

### اور اِدِ تَحِيَّہ کی بارگاہ نبوی میں قبولیت

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۳۱ھ) والد گرامی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حضرت سید علی ہمدانی سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا۔ مسجد اقصیٰ میں پہنچا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کی طرف تشریف لارہے ہیں میں اٹھا اور آگے گیا اور سلام کیا۔ آپ نے اپنی

---

۱۔ مولوی عبدالرحیم دہلوی، فاروقی نسب، حنفی مذہب، نقشبندی مشرب، جامع علوم عقلی و نقلی، حاوی علوم اصلی و قرئی اور محدث تھے۔ ۱۲۳۳ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی پائی۔ اگرہ میں میر محمد زاہد ہردی سے معقولات اور علم کلام کی کتابیں پڑھیں۔ دہلی میں مدرسہ رحیمیہ قائم کر کے درس تدریس کا مشغل اختیار کیا۔ ۱۱۳۱ھ میں انتقال فرمایا۔ ان کے دو نامور بیٹے شاہ ولی اللہ دہلوی اور شاہ اہل اللہ دہلوی ہوئے۔

تذکرہ علماء ہند از مولوی رحمن علی ص ۲۹۶ مطبوعہ کراچی ۱۹۶۱ء

مرتبہ محمد ایوب قادری

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آستین مبارک سے ایک جز نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ ”خذ  
هذا الفتحة“ کہ اس فتحیہ کو لے۔ جب میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ  
کے دست مبارک سے لیا اور نظر کی تو یہی اور اوتھے۔  
اس اشارہ سے اس کا نام فتحیہ رکھا گیا۔

انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۱۴۳

طبع لائل پور

○ -- حضرت سلطان سید محمود ناصر الدین بخاری رضی اللہ عنہ (۸۱۵ھ)

فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دن اور رات کونیک نیتی سے خلوص دل  
سے درج ذیل درود شریف پڑھے گا تو ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ  
رہے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا نبي الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله الخ

(جواہر الاولیاء ص ۲۳۷ طبع اسلام آباد ۱۳۹۶ھ)

لہ آپ مخدوم جمانیاں جہاں گشت کے فرزند ہیں۔ ۳۳ھ میں پیدا ہوئے۔ سید  
صدر دین راجن قتال سے فیض روحانی حاصل کیا۔ قرآن کریم نہایت ہی حسن  
الصوت سے تلاوت کرتے تھے۔ آپ ہی کی اولاد ہندوستان کے مختلف گوشوں میں  
پھیلی اور سلسلہ سروردیہ کے فروغ کا باعث ہوئی۔ آپ بڑے سخی اور دریادل تھے۔  
مساکین یتامی اور بیوگان کی مدد کرتے ۸۱۵ھ کو انتقال فرمایا۔

(اولیائے بہاول پور از مسعود حسن شباب ص ۱۹۵ طبع بہاول پور ۱۹۸۳ء)

## ○ -- حضرت سید راجو قتال مخاری علیہ رضی اللہ عنہ ( م ۵۸۲ھ )

فرماتے ہیں کہ جو شخص نمازِ عشاء کے بعد سات مرتبہ یا سات سے زیادہ مرتبہ درج ذیل درود پاک کو پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں کسی کا محتاج نہیں کرے گا۔ اور وہ شخص جو چیز بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرے گا۔ ضرور پالے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

صلوة اللہ سرمداً علی النبی یا محمدا  
فریاد من یا احمدا اغثنی اغثنی اغثنی  
وامددنی فی قضاء حاجتی یا مصطفیٰ  
الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

(جواہر الادلیاء ص ۲۳۵ طبع اسلام آباد)

۱۰ آپ حضرت مخدوم جمانیاں جہاں گشت کے چھوٹے بھائی اور خلیفہ مجاز تھے۔  
۱۱ ۱۳۰۵ھ میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی حضرت سید احمد کبیر کے زیر تربیت رہنے  
کے بعد برادر بزرگ حضرت مخدوم جمانیاں جہاں گشت کے فیضِ صحبت سے  
بہرہ ور ہوئے۔ آپ فتاویٰ اللہ کے مقام پر فائز تھے۔ آپ نے تین لاکھ چالیس ہزار  
افراد کو مسلمان کیا۔ آپ کی اولاد کافی تھی۔ مگر خلافت و سجادگی حضرت مخدوم  
جمانیاں جہاں گشت کے پوتے سید فضل اللہ بن حضرت سید ناصر الدین محمود کے  
سپرد ہوئی۔ ۱۸۶۷ھ کو انتقال فرمایا۔ مزار اوج شریف میں مرجعِ خلافت ہے۔

لولیائے بہاول پور از مسعود حسن شہاب ص ۱۹۲

طبع بہاول پور ۱۹۸۳ء

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

○ -- حضرت محمد ابوالمواہبؑ شاذلی (م ۸۸۱ھ)

فرماتے ہیں کہ جب زائرِ روضہ اقدس پر حاضری دے تو پہلے حمد باری تعالیٰ کرے اس کے بعد یوں عرض کرے :-

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

يا اكرمك على الله

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله الخ

(افضل انصوات علی سیدالسلوات از علامہ مہمانی ص ۱۴۲)

علامہ مہمانی اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ یہ درود شریف سیدنا الولی الکبیر العارف الشہیر اہل المواہب شاذلی کا ہے۔ یہ آپ نے زائرین کے لیے تالیف فرمایا ہے۔ تاکہ وہ جناب رسالت مآب ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضری کے وقت پڑھیں۔ اور ہر وقت اور ہر جگہ اس کے پڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ قاری یہ تصور کرے کہ وہ نبی ﷺ کے سامنے حاضر ہے اور اس کے جو خطابات کے صیغے ہیں ان کے ذریعے آپ سے عرض گزارے۔ کیونکہ نماز کے التحیات میں سلام کا صیغہ ہے۔ اور وہ نمازی

---

لہ آپ عظیم المرتبت عارفوں اور باعمل عالموں میں سے ایک ہیں۔ آپ کی عظیم کرامت یہ ہے کہ خواب میں وہ کثرت سے سرکار امام الانبیاء ﷺ کی زیارت کیا کرتے تھے۔

امام شعرانی فرماتے ہیں کہ آپ بچرت حضور کریم ﷺ کی زیارت فرمایا کرتے تھے۔ کہا کرتے تھے میں نے سرکار علی مدار علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ لوگ میرے دیدار کی صحت کے قائل نہیں ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بار شاد فرمایا، اللہ کریم کی عزت و عظمت کی قسم جو انکار کرے گا یا جھٹلائے گا وہ یہودی، نصرانی یا مجوسی ہو کر مرے گا۔

(جامع کرامت اولیاء از علامہ مہمانی ص ۷۰۹ اردو طبع لاہور ۱۹۸۲ء)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کا یہ قول ہے :-

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته  
یہ حضور علیہ السلام کو خطاب کے انہی صیغوں میں سے ہے۔  
افضل الصلوات علی سید السادات ص ۱۳۴ از علامہ مہمانی  
طبع لاہور ۱۹۸۰ء

○ -- شیخ عارف اسماعیل حقی آفندی لہ بردوسی رضی اللہ عنہ (م ۱۱۳ھ)

حضرت موصوف نے اپنی مشہور تفسیر روح البیان میں درج ذیل مختلف  
صیغوں سے یہ درود شریف تحریر فرمایا ہے۔

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله  
الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله الخ  
(تفسیر روح البیان ص ۲۳۵ جلد ۷)

لہ بلقاریہ کی بستنی ایدوس میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی علوم وطن میں حاصل کیے  
پھر استنبول کے شیخ عثمان محضلی اور مصر کے شیخ اسماعیل برحادی اور دمشق کے شیخ  
محمد بن عبد الباقی حنبلی سے اکتساب فیض کیا، بعض شہروں میں تھوڑی مدت قیام کیا۔ پھر  
مستقل بروسا بستنی میں مقیم ہو گئے۔ ایک علمی خانقاہ بنا کر تدریس علوم اور اشاعت  
اسلام میں مصروف ہو گئے، آپ کی تصنیف کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے جن میں سے  
تفسیر بیضاوی سورۃ فاتحہ اور سورۃ النساء پر تعلیقات بھی ہیں۔ اور پھر اپنے مرشد عثمان  
کے ارشاد پر قرآن کریم کی مستقل مفصل تفسیر بھی بہ نام روح البیان لکھی جو دس جلدوں  
میں کئی بار طبع ہو چکی ہے۔

تذکرۃ المفسرین از قاضی محمد زاہد الحسینی ص ۱۶۸

مطبوعہ انک ۱۳۰۱ھ

marfat.com

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

○ -- سید شیخ برہان الدین ابراہیم الموہبی رحمۃ اللہ علیہ الشاذلی رضی اللہ عنہ

آپ درج ذیل درود شریف پڑھا کرتے تھے :-

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا صفوة الله الخ

(سعادة الدارين في الصلوة على سيد الكونين از علامہ جمہانی جلد اول ص ۷۰۵ طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

○ -- فاضل اجل حضرت اخوند رحمۃ اللہ علیہ درویش رضی اللہ عنہ (م ۱۰۳۸ھ / ۱۶۳۸ء)

فرماتے ہیں : اما چوں در شب جمعہ بجوید الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

۱۱۰۰ سالہ نوں صدی ہجری کے مشہور بزرگ ہیں۔ سلسلہ شاذلیہ سے منسلک تھے۔ سلف الصالحین کی راہ پر گامزن تھے۔ مخلوق خدا پر بے حد مہربان و مشفق تھے۔

۱۱۰۰ سالہ اخوند بابا درویش رضی اللہ عنہ سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ حضرت سید علی خواص (۱۰۹۱ھ) المعروف پیر بابا کے مرید اور خلیفہ تھے۔ آپ علوم ظاہری اور کمالات باطنی کے جامع تھے۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ فرقہ روشیہ کے خیالات کی کامیاب مخالفت ہے، تمام عمر کتاب و سنت اور اولیائے کرام کے مشن کی تبلیغ و اشاعت کی۔ وفات (۱۰۳۸ھ / ۱۶۳۸ء) میں ہوئی۔ مزار شریف پشاور میں موضع ہزار خانی میں ہے۔ مخزن الاسلام، ارشاد الطالبین، تلقین المریدین تذکرۃ الابرار وغیرہ آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ (رود کوثر از شیخ محمد اکرام ص ۲۱۳ طبع لاہور)

سیٹھی کریم بخش بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم گولڑوی رضی اللہ عنہ سفر پشاور کے دوران حضرت اخوند درویش کے مزار پر فاتحہ کے لیے تشریف لے گئے۔ قریب پہنچ کر بہت تیز قدموں سے چل کر مزار پر پہنچے۔ بعد میں میرے اسرار پر فرمایا کہ اخوند صاحب مزار سے نکل کر میری ملاقات کو آرہے تھے۔ اس لیے میں نے احترام کی غرض سے پیش قدمی کی۔ (مہر نیر از مولانا فیض احمد فیض ص ۳۰۹ طبع گولڑہ)

حضرت بگوش می شنود و بر در حمت می فرستد۔

(ارشاد الطالبین از حضرت اخوند درویش رضی اللہ عنہ ص ۴۱۵ طبع دہلی)

جب کوئی شب جمعہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھے تو حضور ﷺ اپنے کان مبارک سے خود سنتے ہیں۔

○--امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ (م ۱۱۷۱ھ)

فرماتے ہیں: صبح کی نماز کے فرض کا سلام پھیرنے کے بعد اور اوقتیہ پڑھنے میں مشغول ہو اور بارگاہ نبوی میں یوں عرض کرے :-

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ  
الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ  
الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ  
الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ الخ  
(انجہ فی سلاسل اولیاء اللہ، لورہ لقیہ ص ۱۳۷ طبع لاکل پور)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ (م ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں بعض علماء فرماتے ہیں کہ شب جمعہ کی خصوصیات سے ہے کہ آنحضرت ﷺ خود بہ نفس نفیس صلوٰۃ و سلام کا جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ (جذب القلوب ص ۲۷ کراچی)

۱۱۳۳ھ میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں قرآن کریم ختم کیا۔ کتب فارسی اور عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ گیارہ سال کی عمر میں شرح جامی شروع کی چودہ سال کی عمر میں سلسلہ نقشبندیہ میں مرید ہوئے۔ صوفیاء باصفا کا خرقہ اور فراغ علمی اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاصل کیا اور درس کی اجازت ہو گئی۔ سترہ سال کی عمر میں آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ ان کی وفات کے بعد چند سال تک درس و ارشاد میں مشغول رہے۔ ۱۱۳۳ھ میں حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور کچھ مدت ٹھہر کر شیخ ابو طاہر مدنی وغیرہ سے خوب فیض حاصل کیا۔ ۱۱۳۵ھ میں ہندوستان آ کر مخلوق کے ہدایت و ارشاد میں لگے رہے۔ ۱۱۷۱ھ میں وصال فرمایا۔ بہت سی مفید تصانیف یادگار چھوڑیں۔ (تذکرہ علمائے ہند رحمان علی ص ۵۴۲ طبع کراچی)

○ -- شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالوی رضی اللہ عنہ (م ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۳ء)

آپ کے سوانح نگار لکھتے ہیں :-

آپ آدمی رات کے بعد اٹھ کر بارہ رکعت نماز تہجد پڑھتے، پھر ایک بار اسمائے حسنیٰ اور پانچ سو بار استغفار پڑھ کر مراقبہ کرتے، پھر نماز کے بعد مسبحات عشرہ اور اسبوع شریف اور دعائے کبیر اور درود مستغاث اور درود کبریت احمر اور سلسلہ چشتیہ اور منزل دلائل الخیرات اور منزل قرآن پڑھ کر بارہ رکعت نوافل اشراق ادا کرتے۔ الخ  
(انوار شمس ص ۵۳ از مولانا امیر بخش طبع سیال شریف)

### درود مستغاث

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله ، رسولنا رسول سيد الكونين

فتاح فاتح الله ، المستغاث الي حضرت الله تعالى الخ

سلسلہ عالیہ چشتیہ پنجاب کے مشہور بزرگ ہیں۔ ۱۷۹۹ء میں سیال شریف (سرگودھا) میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ دیگر علماء کے علاوہ مولانا محمد علی (مکھڑ شریف) مولانا حافظ دراز افغانی وغیرہ سے اکتساب فیض کیا۔ امام العاشقین حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی سے بیعت کی اور خرقہ خلافت پایا۔

آپ ملکوتی صفات اور قدسی اخلاق کے پیکر تھے۔ نماز باجماعت ادا کرتے۔ اور مریدین کو بھی اتباعِ سنتِ مطہرہ کا سختی سے حکم دیتے۔ ۱۳۰۰ھ میں وصال ہوا۔ تاریخ مشائخ چشت میں آپ کے ۲۵ خلفاء کے نام درج ہیں۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت از محمد عبدالمکیم شرف قادری جلد ۱ ص ۱۲۵ طبع لاہور ۱۹۷۶ء)

○-- حاجی امداد اللہ چشتی صاحب کی رضی اللہ عنہ (مہ ۱۳۱۰ھ) سے مہاجر کی

فرماتے ہیں :-

تہجد کی بارہ رکعتیں چھ سلاموں سے پڑھی جائیں اور ہر رکعت میں تین تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور نہایت خشوع و خضوع سے تین یا پانچ یا سات بار ہاتھ اٹھا کر اللھم طہر قلبی الخ پڑھے اور توبہ استغفار استغفر اللہ الخ ۲۱ بار پڑھ کر درود!

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

تین بار عروج و نزول کے طریقے پر پڑھے۔

ضیاء القلوب ص ۱۳ از حاجی امداد اللہ مہاجر کی

طبع کراچی

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں :-

عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر

---

۱۰ سلسلہ چشتیہ صاحبیہ کے مشہور بزرگ ہیں۔ ۲۲ صفر ۱۲۲۲ھ قصبہ نانوتہ (سہارن پور) میں آپ کی ولادت ہوئی۔ سولہ سال کی عمر میں مولانا مملوک علی کے ہمراہ دہلی تشریف لے گئے۔ لور وہاں فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ اگرچہ حاجی صاحب کا ظاہری علم بہت زیادہ نہ تھا۔ لیکن باطنی علوم کی وجہ سے کیونکہ آپ کو علم لدنی سے نوازا گیا تھا بڑے بڑے لور عظیم الشان مسائل حل فرمادیا کرتے تھے۔ اہل سنت کے علاوہ بڑے بڑے علماء دیوبند بھی ان کے مرید تھے۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے بعد مکہ معظمہ ہجرت کر گئے۔ ۱۳۱۰ھ کو وہیں پر انتقال ہوا۔

(کلیات امدادیہ ص ۲ مطبوعہ کراچی ۱۹۷۶ء سوانح نگار محمد رضی عثمانی)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی بارگاہ میں جمال مبارک آنحضرت ﷺ کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت ﷺ کی صورت کا سفید اور شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور :-

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله كي داپنے اور

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله كي بائیں اور

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله كي ضرب دل پر

لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے۔ الخ

(ضیاء القلوب ص ۶۱ طبع کراچی ۱۹۷۶ء)

○ -- قطب عالم پیر مر علی شاہ چشتی گوٹھوی رضی اللہ عنہ (م ۱۳۵۶ھ)

آپ نے فرمایا کہ :-

مدینہ طیبہ میں کلمہ الصلوة والسلام عليك يا محمد

اس کثرت سے پڑھا جاتا ہے کہ ہر طرف سے یہی آواز کانوں میں سنائی

---

۱۳۵۶ھ پیر مر علی شاہ بن پیر نذر الدین شاہ ۱۳۵۶ھ کو گوٹھ میں پیدا ہوئے۔ وقت کے جید علماء سے علم حاصل کیا، مولانا احمد علی سہارنپوری سے سند حدیث حاصل کی، سلسلہ عالیہ چشتیہ میں خواجہ شمس الدین سیالوی کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔ فتنہ قادیانی وغیرہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور شب و روز تبلیغ اسلام میں مصروف رہے۔ ۱۳۵۶ھ کو انتقال فرمایا

(تذکرہ اہل اہلسنت ص ۵۳۶ طبع لاہور ۱۹۷۶ء)

دیتی ہے۔ ہمارے ملک کے بعض لوگ اس قسم کی نداء واستغاثہ و استشفاع کو شرک کہتے ہیں۔ وہ اگرچہ نماز بظاہر اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں لیکن حد ادب بہت کم نگاہ رکھنے کے باعث بدکت رہتے ہیں۔ الخ

ملفوظات مریہ ص ۷۹ مقام اشاعت گولڑہ شریف

ملفوظ نمبر ۹۱ ۱۹۷۶ء

دوسرے ملفوظ نمبر ۱۱۲ میں ارشاد فرماتے ہیں :-

” ہمارے ملک میں بعض ایسے مولوی ہیں کہ جہاں کسی نے الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ کہا وہ اسے فوراً مشرک قرار دے دیتے ہیں۔ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نداء بھی غیب تھی۔ مگر حضرت ساریہ رضی اللہ عنہا کا نداء حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مطلع ہو جانا ثابت کرتا ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ غیب کو ظاہر کر سکتا ہے۔ اور اپنے بندوں پر فی الواقع ایسا کرتا ہے۔“

(ملفوظات مریہ ص ۸۹ مقام اشاعت گولڑہ شریف)

انبیاء و صالحین سے فریاد (استغاثہ) کرنے والے مشرک ہیں۔

اردو ترجمہ کتاب الوسیلہ ، اعداؤ و تقدیم، احسان الہی ظمیر

ناشر لوراء ترجمان الہی ، شیش محل روڈ لاہور ص ۶۰

۱۹۸۴ء

امام یوسف علیہ الرحمۃ صاحب قصیدہ بردہ شریف مشرک تھے۔

دیکھئے قرۃ العین الموحدین اردو ترجمہ عطاء اللہ ثاقب

ص ۵۳۱ طبع لاہور

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

○ -- غوثِ زمان حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن رضی اللہ عنہ چھوہروی ہزاروی سلہ (م ۱۹۲۳ء)

پیر مہر علی شاہ صاحب فرماتے ہیں :-

(حریم شریفین کی حاضری کے وقت) جہاز میں ایک صاحب درود مستغاث  
پڑھ رہے تھے۔ جس میں ایک فقرہ

المستغاث الی حضرۃ اللہ تعالیٰ

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بار بار آتا ہے۔ ایک کمرانی نے غنائے غائبانہ پر اعتراض کیا۔ نظام المشائخ

دہلی کے مطابق جن وظیفہ خوان حضرات پر اعتراض کیا گیا تھا۔ وہ خواجہ

عبدالرحمن چھوہروی (ہزاروی) تھے۔ انہوں نے حضرت قبلہ عالم قدس سرہ

کی خدمت میں حاضر ہو کر دروغ گفت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جائز ہے۔ الخ

مہر منیر تصنیف مولانا فیض احمد فیض ص ۱۱۷

طبع گولڑہ شریف ۱۹۹۱ء

سلہ خواجہ عبدالرحمن بن خواجہ فقیر محمد ۱۲۶۲ھ میں ہری پور ہزارہ کے ایک گاؤں چھوہر شریف  
میں پیدا ہوئے۔ آپ نے صرف ابتدائی تعلیم اساتذہ سے حاصل کی۔ لیکن فیضان الہی سے  
آپ کو علوم و معارف کے خزائن حاصل ہو گئے۔

آپ کے فیض تربیت سے ان گنت افراد مستفیض ہوئے۔ آپ نے متعدد کتابیں

لکھیں جن میں مجموعہ صلوٰۃ الرسول شریف نہایت اہم ہے۔ ۱۳۴۲ھ میں انتقال فرمایا۔

تذکرہ اللہ ال سنت از علامہ عبدالحکیم شرف قادری ص ۲۱۶

طبع لاہور ۱۹۷۶ء

○ -- الشیخ عبدالمقصود محمد سالم مصری علیہ الرحمۃ (م ۱۹۷۵ء)

آپ نے اپنے مجموعہ درود شریف میں درج ذیل درود پاک نقل فرمایا ہے :-

الصلوة والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

(انوار حق فی الصلاة علی سید الخلق سیدنا مولانا محمد علیؒ)

ص ۵۳ مطبوعہ ادارۃ المعارف العثمانیہ لاہور

○ -- مفتی اعظم ہند مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی رضی اللہ عنہ (م ۱۹۶۶ء)

شوق و ذوق میں یا درود شریف میں ”یا محمد“ کہنا بھی جائز ہے (یعنی

صلی اللہ علیک یا محمد یا الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد) یہ

محض غلطی ہے کہ ”یا“ کا لفظ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے بولنا جائز ہے

دوسرے کے لیے شرک ہے۔

(فتاویٰ مغربی ص ۳۳۶ جلد اول دوم مطبوعہ کراچی ۱۹۷۰ء)

○ -- امام الاولیاء میاں شیر محمد شرق پوری رضی اللہ عنہ (م ۱۳۳۴ھ / ۱۹۲۸ء)

حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عمر بریلوی (ضلع سرگودھا) خلیفہ مجاز حضرت

شرق پوری فرماتے ہیں کہ میاں صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اور اوقتیہ تمام

اذکار اور دعائیں نہایت صحیح اور ماثورہ طریقہ سے مروی ہیں۔ اس میں کسی قسم

کا تذبذب نہیں۔ بلائی ہی نہ کت سے پر ہیں۔

اور اوتھیہ میں درج ذیل مختلف صیغوں سے یہ درود شریف منقول ہے :-

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوة والسلام علیک یا حبیب اللہ الخ

(سلک شیربانی از خلیل احمد رانا ص ۱۶ طبع جمائیاں (خانوال) ۱۹۸۸ء)

○ -- حضرت صاحبزادہ محمد عمر بریلوی لکھتے ہیں :-

کہ حضرت میاں صاحب نے مجھے فرمایا کہ اور اوتھیہ چالیس دن تک دوبارہ

روزانہ پڑھنا تاکہ طبیعت میں اثر پیدا کر لے۔ لیکن بعد میں صرف ایک

بار ہی کافی ہے۔ یہ اوراد بڑے بابرکت ہیں۔

(انقلاب الحقیقت از صاحبزادہ محمد عمر بریلوی ص ۸۸ طبع لاہور)

○ -- سید شریف احمد شرافت نوشاہی لکھتے ہیں :-

کہ میں جب حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے

بتایا کہ روزانہ درود کیریت احمر ، درود اکسیر اعظم ، درود مستغاث ، اسبوع

شریف اور دلائل الخیرات پڑھتا ہوں۔ تو میاں صاحب نے فرمایا کہ یہ وظائف

بہت اچھے ہیں۔ الخ

(سلک شیربانی ص ۳۳ از خلیل احمد رانا طبع جمائیاں (خانوال))

۱۸۶۵ء کو شرقپور میں

پیدا ہوئے۔ قرآن حکیم ختم کرنے کے بعد پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ پھر اپنے چچا حافظ حمید

الدین سے فارسی کی چند کتابیں پڑھیں۔ حکیم شیر علی سے بھی استفادہ کیا۔ ظاہری طور پر اسی قدر

تعلیم حاصل کی مگر پروردگار عالم نے آپ کو علم لدنی عطا فرمایا تھا۔ بلا امیر الدین کے دست

حق پرست چوبیسیت کی اور خرقہ خلافت پایا۔ تمام عمر اشاعت اسلام اور بدگان خدا کی اصلاح

میں بسر کی ۱۹۳۰ء میں انتقال فرمایا۔ (تذکرہ اکابر السنہ ص ۱۸۰)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## مشائخِ توگیرہ اور درودِ مستغاث

○ -- حضرت خواجہ محمد عظیمت اللہ توگیروی (م ۱۲۵۳ھ)

بعد از قیلولہ دلائل الخیرات شریف ، درودِ مستغاث اور درودِ اکبر کبرمتِ احمر  
درودِ تاج ، درودِ اکبر اعظم کا ورد فرماتے۔ الخ  
احوال و آثار مشائخِ توگیرہ ص ۵۳ طبع خلیفہ نکر

○ -- عمادُ الاصفیاء خواجہ سلطان محمود توگیروی (م ۱۲۶۱ھ)

دائمی نماز بجانہ کے عامل تھے۔ نماز تہجد، نوافل، اشراق، چاشت، لوہن  
نوافل حفظ الایمان ہمیشہ لود فرماتے۔  
دلائل الخیرات ، درودِ مستغاث ، درودِ تاج ، درودِ اکبر کی بھی  
تلاوت فرماتے۔

احوال و آثار مشائخِ توگیرہ ص ۹۳ طبع خلیفہ نکر ۱۹۸۵ء

○ -- فیاض عالم حضرت خواجہ غلام رسول توگیروی (م ۱۲۸۳ھ)

نماز پنجگانہ دائمی اور نوافل وغیرہ کے علاوہ مسبغات عشرہ ، دلائل الخیرات  
درودِ مستغاث ، درودِ تاج وغیرہ روزانہ پڑھتے۔

(احوال و آثار مشائخِ توگیرہ ص ۱۳۳)

○-- زبدة السالكين حضرت خواجہ کمال الدین توکیروی (م ۱۳۳۸ھ)

آپ ایک عابد زاہد بزرگ تھے۔ پابندِ صوم و صلوة، تہجد گزار اور نوافل اشراق ادا کرنے میں بے حد محتاط رہتے۔

دلائل الخیرات، درود مستغاث، درود اکبر، درود حاج، ختم خواجگان  
آپ کا معمول تھا۔ الخ

(احوال و آثار مشائخ توکیرہ ص ۳۹۱)

### درود مستغاث

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله ، رسولنا  
رسول سيد الكونين فاتح فاتح الله المستغاث  
الى حضرة الله تعالى الصلوة والسلام عليك  
يا رسول الله ، النبي المصطفى ، رسول سراج  
العالمين محمود حبيب الله المستغاث الى  
حضرة الله تعالى الخ

جواہر الاولیاء ص ۲۶۲ از سید باقر بن سید عثمان کج ہادی

طبع اسلام آباد ۱۳۹۶ھ

○— شیخ الجامعہ حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی قدس سرہ (م ۱۳۶۵ھ)

درود مستغاث جس میں ایک فقرہ

المستغاث الی حضرۃ اللہ تعالیٰ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بار بار آتا ہے۔ شیخ الجامعہ نے اپنے مسودات میں لکھا ہے کہ ۱۳۵۵ھ میں مجھے رجب ہندی کی دکان واقع مدینہ عالیہ پر اس کا نسخہ مطبوعہ قسطنطنیہ دیکھنے کا اتفاق ہوا تو اس میں ترتیب دہندہ کا نام سید احمد کبیر عہ رفاعی تحریر تھا جو مشاہیر عراق میں سے ہوئے ہیں اور حضرت غوث الاعظم کے ہم عصر

مولانا غلام محمد گھوٹوی گرنلی (گجرات) ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوئے۔ مولانا محمد حنیف، مولانا حافظ محمد جمال، علامہ سید غلام حسین، مولانا علامہ محمد زمان، علامہ غلام احمد، مولانا احمد حسن کانپوری، مولانا فضل حق رام پوری سے کسب فیض کیا۔ طب اور صحاح کا درس مولانا وزیر حسن رامپوری سے لیا۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ پیر مر علی شاہ صاحب کے دستِ اقدس پر بیعت کی۔ پاک و ہند کے مختلف مدرسوں میں مدرس رہے۔ ۲۰ سال تک جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں شیخ الجامعہ رہے۔ ۱۹۴۸ء میں وصال ہوا۔

(تذکرہ اہل سنت از عبدالحکیم شرف قادری ص ۳۳۵ طبع لاہور ۱۹۷۶ء)

عہ حضرت سید احمد کبیر رفاعی شافعی رضی اللہ عنہ ۵۱۲ھ کو عراق میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے دل میں غوث الاعظم کا بے حد احترام تھا اور اکثر آپ کی تعریف فرماتے تھے۔ آپ نے ۶۶ سال کی عمر تک اس دار فانی میں رہ کر خلق خدا کی خدمت کی اور ان کی رشد و ہدایت کی۔ ۵۷۸ھ میں وصال فرمایا۔ لاکھوں افراد نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی۔

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور ان سے مستفیض تھے..... اگر درود مستغاث شریف حضرت احمد  
رقاعی کی ترتیب ہے۔ تو ندائے عائبانہ کے جواز پر ایک اور بہت بڑے  
بزرگ کا عمل دلیل بن جاتا ہے۔ جس کی ولایت پر تمام اہل اسلام  
کا اتفاق ہے۔

(مہر نیر از مولانا فیض احمد فیض ص ۷۱ طبع گولڑہ شریف ۱۹۹۱ء)

### ○ -- مولانا محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی محدث پشاوری

موصوف نے ”شماکل ترمذی“ کی اردو شرح کی ہے، بطور برکت اپنی تصنیف  
کے ہر صفحہ پر درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ تحریر فرمایا ہے۔  
(انوار غوثیہ شرح شماکل الحدیث طبع پشاور ۱۹۷۶ء)

### ○ -- قطب عالم حضرت فضل شاہ سلمہ قادری (م ۱۹۷۸ء) (نور والوں کا ڈیرہ) لاہور

پروفیسر حافظ نذر الاسلام گورنمنٹ اسلامیہ ڈگری کالج خانیوال فرماتے ہیں کہ  
میرے پیرو مرشد حضرت قبلہ فضل شاہ قادری قدس سرہ کے ہاں منعقدہ محافل  
میلااد میں اکثر یہ درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا جاتا تھا۔

سلمہ حضرت فضل شاہ قدس سرہ ۱۸۷۷ء میں جالندھر میں پیدا ہوئے۔ حضرت خواجہ خدا بخش  
قادری جالندھری کے مرید تھے۔ ۱۸۷۳ء میں ان کی خدمت میں رہ کر اکتساب فیض کیا۔ ۱۹۵۳ء  
میں لاہور آئے اور میاں میر کے نزدیک برب سڑک آپ نے قیام فرمایا۔ اور آخری دم تک طالبان  
حق کی رہنمائی فرماتے رہے۔ اُمّی بزرگ تھے۔ مگر علم لدنی حاصل تھا۔ بڑے بڑے فلاسفر اور دانشور  
مسائل کا حل پوچھتے اور تسلی بخش جواب پاتے۔ ۱۹۷۸ء میں وصال فرمایا۔

(گلزار صوفیاء از علامہ نذری ص ۳۳۳ طبع دوم لاہور ۱۹۸۵ء)

درود مستغاث کے متعلق حضرت قبلہ عالم گوٹروی رضی اللہ عنہ کا متوسلین کے نام

پیغام

○-- آپ کے سوانح نگار مولانا فیض احمد لہ فیض مدظلہ لکھتے ہیں :-

جہاز میں ایک صاحب درود مستغاث پڑھ رہے تھے جس میں ایک فقرہ

المستغاث الیٰ حضرت اللہ تعالیٰ

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

بار بار آتا ہے۔ یہ درود شریف اکثر بزرگان دین اور خصوصاً قبلہ عالم قدس سرہا  
لوران کے متوسلین کے معمولات میں سے ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ اس  
اس کا ہرگز نادم نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس میں عجیب و غریب تاثیرات ہیں۔

مہر منیر از مولانا فیض احمد فیض ص ۱۱۷

طبع گوٹڑہ شریف ۱۹۹۱ء

مولانا مفتی فیض احمد فیض ۱۹۲۲ء کو ضلع بہتر میں پیدا ہوئے۔ مقامی سکول میں تعلیم پائی۔  
قرآن کریم اور کچھ ابتدائی کتابیں ولد گرامی سے پڑھیں۔ ان کے علاوہ مولانا شاہ حش چشتی،  
مفتی عبدالکریم چشتی، مولانا عطا محمد شاہ جمالی، مولوی غلام یاسین، مولانا خان محمد لور مولانا  
مہر محمد اچھروی سے درس نظامی کی تکمیل کی۔ تجوید و قرأت مولانا قاری غلام محمد پشاور سے  
پڑھی۔ تصوف کی کتابیں حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی لور قبلہ حضرت بابو جی سے پڑھیں۔  
۱۳۸۰ھ سے دربار گوٹڑہ شریف میں قیام ہے۔ ۱۳۵۶ھ میں قبلہ عالم گوٹڑوی سے بیعت کی۔

( مہر انور از شاہ حسین گردیزی ص ۳۳ طبع گوٹڑہ شریف ۱۹۹۲ء )

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

○ -- علامہ یوسف بن اسماعیل بھہانی <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> فلسطینی رضی اللہ عنہ (م ۱۳۵۰)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

یا اکریمک علی اللہ

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

علامہ بھہانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ درود شریف سیدنا الولی الکبیر العارف المشہر اہل المواہب شاذلی کے ہے۔ یہ آپ نے زائرین کے لیے تالیف فرمایا ہے تاکہ وہ جناب رسالت مآب ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضری کے وقت پڑھیں۔ اور ہر وقت اور ہر جگہ اس کے پڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں، قاری یہ تصور کرے کہ وہ نبی علیہ السلام کے سامنے حاضر ہے اور اس میں جو خطابات کے صیغے ہیں۔ ان کے ذریعے آپ سے عرض گزارے کیونکہ نماز کے التحیات میں سلام کا صیغہ ہے اور وہ نمازی کا یہ قول ہے۔

السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہ حضور علیہ السلام کو خطاب کے انہیں صیغوں میں سے ہے۔

(افضل الصلوات علی سید السادات از علامہ بھہانی ص ۱۳۳ طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

۱۔ شیخ ابو الحسن یوسف بن اسماعیل شافعی فلسطینی ۱۸۳۹ء میں فلسطین کے ایک قصبہ "اجزم" میں پیدا ہوئے، ۱۲۷۵ھ میں جب آپ دس سال کے ہوئے تو آپ کے والد ماجد نے آپ کو قرآن کریم حفظ کرنے کے لیے مصر بھیج دیا۔ آٹھ سال کی مدت میں قرآن کریم حفظ کیا۔ ۱۲۸۲ھ میں آپ جامعہ ازہر (قاہرہ) میں داخل ہوئے۔ ۱۳۸۹ھ تک تعلیم میں مصروف رہے۔ ۶۲ کے قریب مفید تصانیف یادگار چھوڑیں۔ ۱۳۵۰ھ میں انتقال فرمایا۔

(بمذہب فلسطین از خلیل احمد رانا ص ۹ طبع لاہور)

قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ لہ لاجپانی بدردو علی پور سیداں (سیالکوٹ)

موصوف کے سوانح نگار پروفیسر محمد حسین آسی لکھتے ہیں۔

درود مستغاث بھی حضور کے روز ترہ کے معمولات میں شامل تھا۔

اس میں بار بار یہ درود پاک آتا ہے۔

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

(نوار لاجپانی ص ۱۳ طبع مکتب اشاعت چہارم ۱۹۹۰ء)

پنجاب میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ ہیں۔ ۱۸۶۰ء میں علی پور سیداں (سیالکوٹ) حضرت سید علی علیہ الرحمۃ کے گھر پیدا ہوئے۔ مولانا عبدالرشید علیہ الرحمۃ سے قرآن مجید، حدیث پاک، فقہ و تصوف کی تعلیم حاصل کی۔ حضرت بابا فقیر محمد چورہی علیہ الرحمۃ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خرد خلافت عطا ہوئی۔ تمام عمر مخلوق خدا کی بھلائی کے لیے کوشاں رہے۔ ہزاروں مسکینوں کو خدائے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے گناہوں سے توبہ کی۔ اور صراحتاً مستقیم پر گامزن ہوئے۔ ۱۹۳۹ء میں وصال فرمایا۔ حرار آپ کا علی پور سیداں میں مرجع خلافت ہے۔ آپ نے فرمایا اہلسنت وجماعت کے جو لوگ مخالف ہیں ان سے جو۔

سید انور حسین نقیہ رتم دیوبند، لاہور آپ کی شخصیت کے متعلق لکھتے ہیں۔

عارف کامل حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب لاجپانی علی پوری قدس سرہا

قطب ربانی بابا فقیر محمد چورہی کے خلیفہ اعظم تھے۔ آپ کی روش صوفیہ

سلف کا نمونہ تھی۔

(ماہنامہ الرشید لاہور، دہر العلوم دیوبند ص ۷۸۰ ۷۸۱ء)

مشاہدات

و

حکایات

اور

بیگزات

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مولوی محمد اسحاق صاحب مرحوم صدیقی رئیس دساکن محلہ سوئدہ بدایوں کا قول ہے کہ میں بعد نماز مغرب بارادہ شرکت نماز جنازہ شریفہ حضرت مولانا فضل رسولؒ بدایونی بجلت تمام گھر سے روانہ ہوا۔ یہ صحیح معلوم نہ تھا کہ نماز جنازہ عید گاہ میں ہوگی یا کہیں اور۔ صرف اس خیال سے کہ بجز عید گاہ کے اور دوسری جگہ ایسی نہیں ہے کہ جہاں ہزار ہا آدمی نماز پڑھ سکیں۔ عید گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ جس وقت سوئدہ کی چوکی سے نیچے قبرستان کے قریب پہنچا، یکایک قبور کے درمیان سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا غلغلہ کانوں میں پہنچا جس کی ہیبت سے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ لیکن یہ یقین واثق ہو گیا کہ جنازہ مبارک ضرور اس طرف سے روانہ ہوا ہے۔ اسی طرح بہت سے واقعات اکثر صلحاء و لہرار بدایوں کو آپ کے وصال کے بعد پیش آئے جو جو بہ طوالت نظر انداز کیے جاتے ہیں۔

(اکمل التاریخ از مولانا محمد یعقوب ضیاء القادری بدایونی ص ۷۱ جلد ۲ طبع انڈیا)



نامور مورخ و ادیب نسیم حجازی اپنے سفر نامہ ترکی کے سفر کا حال لکھتے ہیں :-  
”کوئی گیارہ بجے کے قریب ہم نے قونیہ کا رخ کیا۔ ڈرائیور کے ساتھ ایک اور نوجوان تھا، جو ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں بات کر سکتا تھا۔ جمعہ کا دن تھا اور ہم نے اپنے

مولانا فضل رسول بدایونی ۱۲۱۳ھ میں پیدا ہوئے۔ صرف و نحو کی کتابیں دادا صاحب سے پڑھیں۔ ان کے علاوہ شاہ نور الحق فرنگی محل، حضرت محمد عبد سندھی مدنی (م ۱۳۵ھ) اور مولانا عبد اللہ سراج کی سے اکتساب فیض کیا۔ والد گرامی مولانا عبد الحمید علیہ الرحمۃ کے حکم سے اپنے قدیم آبائی مدرسہ محمدیہ کو مدرسہ قادریہ کے نام سے منسوب کر کے درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ دور دراز علاقوں سے آکر طلبہ فیض یاب ہوئے۔ تمام عمر مذہب حقہ اہلسنت کی نشر و اشاعت میں کوشاں رہے۔ اور فقہ دہلیت کا قلع قمع کیا۔ ۱۲۸۹ھ کو انتقال ہوا۔ بہت سی مفید یادگار چھوڑیں۔

(مذکرہ علماء ہند ص ۳۸۰ کراچی، اکمل التاریخ جلد دوم، ذمہ الخواطر جلد ۷، تذکرہ علماء اہلسنت ص ۲۰۸)

marfat.com

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

گائیڈ کو روانہ ہوتے ہی بتا دیا تھا کہ ہم راستے کی کسی مسجد میں جمعہ کی نماز کے لیے رکنا چاہتے ہیں۔ انقرہ سے قونیہ کا فاصلہ قریباً ڈیڑھ سو میل تھا اور ہمارا ڈرائیور شر کے مضافات سے نکلنے کے بعد تقریباً ستر میل فی گھنٹہ کے حساب سے کار چلا رہا تھا۔ اس کار پر ڈرائیور کے سامنے ایک چھوٹی سی تختی لٹک رہی تھی جس پر الرزق علی اللہ کے الفاظ کندہ تھے۔ کوئی آدھ یا پون گھنٹہ بعد سڑک کے کنارے ایک چھوٹی سی بستلی کی مسجد کے قریب کار رُکی اور ہم اتر پڑے۔ ترک کسانوں کی اس بستلی کی سب سے خوبصورت عمارت یہ مسجد تھی۔ میں نے وضو کے لیے کوٹ اتارا تو ایک دیہاتی نے پانی کا کوزہ بھر کر میرے سامنے رکھ دیا، وضو سے فارغ ہو کر اٹھا تو اس نے ایک صاف تولیہ پیش کر دیا۔

مسجد کے اندر قالین بچھے ہوئے تھے جنہیں دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان لوگوں کی کمائی کا بیشتر حصہ اپنے گھروں کی بجائے خدا کے گھر کی آرائش پر صرف ہوتا ہے۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ بستلی کے مکانات کی تعداد دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں ہر آدمی نماز پڑھتا ہے۔ جماعت میں ابھی کچھ دیر تھی اور خطیب صاحب ایک کتاب سے فارسی کے کسی شاعر کا نعتیہ کلام پڑھ رہے تھے۔ وہ تھوڑے وقفہ کے بعد نمازیوں کو درود و سلام پڑھانا شروع کر دیتے۔ الفاظ وہی تھے جن سے ہر پاکستانی کے کان آشنا ہیں۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ " کچھ دیر بعد منبر پر کھڑے ہو کر خطیب نے عربی زبان میں خطبہ پڑھا اور اس کے بعد جماعت کھڑی ہو گئی۔ ہم نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو تمام نمازیوں کو قند کی ڈلیوں کا ایک ایک لفافہ اور گلاب کے عرق کا ایک ایک گھونٹ تقسیم کیا گیا۔ جب نمازی باری باری دروازے کے قریب پہنچتے تھے تو ایک شخص گلاب پاش سے عرق کے چند قطرے ان کی ہتھیلی پر ڈال دیتا تھا اور وہ اسے پی لیتے تھے۔ دوسرا قند کی ڈلیوں سے بھرے ہوئے چھوٹے چھوٹے لفافے ان کو تقسیم کرتا جاتا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ ہر جمعہ کی نماز کے بعد اسی طرح گلاب

کاعرق اور قد تقسیم کی جاتی ہے۔



سلمان پاک شہر بغداد شریف سے تقریباً پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مولانا محمد شفیع لوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلمان پاک میں حضرت سلمان فارسی اور حضرت جلد بن عبد اللہ اور حضرت حذیفہ الیمانی رضی اللہ عنہم کے مزارات ہیں۔ یہ تینوں حضرات حضور سید عالم ﷺ کے جلیل القدر صحابہ کرام میں سے ہیں۔ اور بڑی عظمت و شان والے ہیں۔ عمارت مزارت کے قریب ٹیکسی کھڑی کر کے اندر گئے ہی تھے کہ نماز ظہر کی اذان کی آواز لاؤڈ سپیکر سے بلند ہوئی۔ سبحان اللہ مؤذن صاحب نے اس انداز سے عربی لہجہ میں اذان کہی کہ بے ساختہ زبان سے سبحان اللہ ، ماشاء اللہ نکل رہا تھا۔ اس کے بعد صلوٰۃ پڑھی۔

الصلوة والسلام عليك يا سيدنا يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيتنا يا حبيب الله

الصلوة والسلام عليك يا نبينا يا نبي الله

الصلوة والسلام عليك يا سيدنا يا رحمة للعالمين

الصلوة والسلام عليك و على الك و اصحابك يا سيد المرسلين

صلوٰۃ و سلام سن کر آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ دل اس قدر سرور و شادماں تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ کچھ عرصہ پہلے عرب و عجم میں اذان کے بعد درود و سلام پڑھی جاتی تھی۔ لیکن افسوس کہ ایک فرقہ کے علماء نے اس کو شرک و کفر وغیرہ قرار دے کر بعض مقامات پر لوگوں کو اس سعادت و برکت سے محروم کر دیا ہے۔ اگرچہ عراق، شام، القدس، مصر اور پاکستان کے بعض مقامات پر اب بھی درود و سلام پڑھا جاتا ہے۔ بلاشبہ اس کی بہت برکات ہیں۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ آمین

(راہ عقیدت ص ۵۲، ۵۳ طبع کراچی)

۱۔ نسیم حجازی پاکستان سے دیار حرم تک، مطبوعہ قومی کتب خانہ فیروز پور روڈ لاہور ص ۵۱ تا ۳۹

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مولانا اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ دمشق شہر بلکہ یہ سارا ملک بہت ہی مبارک ہے۔ دمشق شہر کے علماء اکثر باشرع اور صحیح العقیدہ اہلسنت وجماعتہ ہیں اور تقریباً ہر مسجد میں ہر اذان کے بعد

الصلوة والسلام عليك يا سيدنا يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيبنا يا حبيب الله

الصلوة والسلام عليك يا سيدنا يا نبي الله

فجر اور عشاء کی اذان کے وقت مختلف القاب کے ساتھ زیادہ پڑھتے ہیں مجالس میلاد مجالس دلائل الخیرات شریف اور مجالس قصیدہ بردہ شریف منعقد ہوتی ہیں۔ جن میں بڑے ذوق و شوق سے ذکر میلاد اور درود شریف اور قصیدہ بردہ شریف پڑھا جاتا ہے۔ سیدی حضرت ابراہیم الغلاسی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں بھی شرکت کا اتفاق ہوا۔ قرآن خوانی کے بعد باقاعدہ دست بستہ نہایت ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے عربی میں سلام پڑھا گیا۔

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبيب سلام علیک صلوة اللہ علیک

اس کے بعد دعائے خیر کی گئی اور شیرینی تقسیم ہوئی۔

(راہ عقیدت ص ۹۰ طبع کراچی)



علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مقدس مقامات کی حاضری کا شرف بخشا۔ ہم نے وضو کیا اور مسجد اقصیٰ شریف کے اندر جا کر پہلے دو رکعت نماز تہیۃ المسجد اور پھر نماز عصر ادا کی۔ نماز کے بعد مسجد شریف میں بیٹھا درود شریف پڑھتا رہا۔ مغرب کی اذان ہوئی، سبحان اللہ!

مؤذن صاحب نے عرب کے مخصوص لہجہ میں اذان دی اور اذان کے بعد صلوة و سلام پڑھا۔ الصلوة والسلام عليك يا سيدنا يا رسول الله  
و علي الك واصحابك يا حبيب الله  
سن کر دل بدغبار ہو گیا۔ مسجد میں کافی لوگ جمع ہو چکے اور ہو رہے تھے۔  
(راہ عقیدت ص ۹۷ طبع کراچی)



مولانا الحاج خطیب پاکستان محمد شفیع لوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم ۷ جنوری ۱۹۶۲ء کو بعد از شریف پہنچے اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضری دی۔ اس کے بعد نماز ظہر کی تیاری میں لگ گئے۔ ابھی وضو کر رہے تھے کہ اذان شروع ہو گئی۔ اذان سن کر دل بہت خوش ہوا۔ عرب کے مخصوص لہجے میں مؤذن صاحب کی آواز فضا میں گونج رہی تھی۔ اذان کے بعد صلوة شروع ہوئی۔

الصلوة والسلام عليك يا سيدنا يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيبنا يا حبيب الله

الصلوة والسلام عليك و علي الك واصحابك يا خاتم رسول الله

(راہ عقیدت ص ۳، ۵ طبع کراچی (خلاصہ))

مولانا محمد شفیع علیہ الرحمۃ ۱۹۲۹ء میں کیم کرن (مشرقی پنجاب) کے مقام پر پیدا ہوئے۔ سکول میں نڈل پاس کرنے کے بعد درس نظامی اور دورہ حدیث و تفسیر کی مکمل تعلیم حاصل کی اور میاں غلام اللہ صاحب شرق پوری کے دستِ حق پر بیعت کی۔ خطیب پاکستان کے نام سے مشہور ہوئے۔ تمام عمر مذہب و حقہ اہلسنت کی تبلیغ و اشاعت میں گزار دی اور مختلف مذہبی تحریکوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۹۵۵ء میں لوکاڑہ سے کراچی منتقل ہو گئے اور مختلف مساجد میں امامت و خطابت کے فرائض سر انجام دیئے۔ کراچی میں ولد العلوم حنفیہ خوشیہ قائم کیا۔ ۱۹۸۳ء میں ۵۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔ لاکھوں افراد نے جنازہ میں شرکت کی۔ نماز جنازہ علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ نے پڑھائی۔

(خطیب پاکستان اپنے معاصرین کی نظر میں ص ۹ طبع کراچی)

حضرت مولانا علامہ ابو حماد مفتی عبدالرسول منصور سیالوی فرماتے ہیں۔

”کہ میں نے مصر میں پندرہ روز تک جس ہوٹل میں قیام کیا اس کے بالقابل جامع الحسین ہے۔ یہ وہ عظیم الشان مسجد ہے جس میں سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر مبارک دفن ہے۔ جس حجرے میں آپ کا سر مبارک دفن ہے اس کے اوپر ایک پر شکوہ گنبد بنا ہوا ہے۔ آپ کے مزار پر زائرین کی ایک خاصی تعداد ہر وقت قرآن خوانی اور آپ پر سلام عرض کرنے کے لیے موجود رہتی ہے۔ ہر نماز کے وقت مؤذن صاحب اذان کے بعد بلند آواز سے چارپانچ مرتبہ

الصلوة والسلام عليك يا سيدي يا رسول الله

وعلي الك يا سيدي يا حبيب الله

کہہ کر نبی کریم ﷺ اور آپ کی آل پاک پر فاتحہ شریف پڑھتا ہے۔ مصر اور بالخصوص قاہرہ اس اعتبار سے قابل فخر سرزمین ہے کہ یہاں اصحاب رسول آئمہ اسلام اور اہل بیت اطہار کے علاوہ اولیائے کاملین کی ایک کثیر تعداد استراحت فرما رہی ہے۔

(ماہنامہ ضیاء حرم ص ۷۷ جلد ۲۳ ش ۳ دسمبر ۱۹۹۲ء)

(پندرہ روزہ ندائے اہلسنت ص ۱۳ جلد ۳ ش ۱۶ تا ۳۰ نومبر ۱۹۹۲ء)

خواجہ شمس الدین سیالوی فرماتے ہیں کہ جب مخدوم جمانیاں مناسک حج سے فارغ ہو کر مدینہ شریف گئے۔ جب آپ روضہ مقدس کی زیارت کر رہے تھے تو مجاوروں نے ان سے نام پتہ اور قومیت دریافت کی۔ آپ نے فرمایا: میرا نام جلال الدین ہے اور قوم سید ہے ، مجاوروں نے متعجب ہو کر کہا جھوٹ ہے۔ کیونکہ سید خوبصورت ہوتے ہیں اور تم کالے رنگ کے ہو۔ آپ نے فرمایا میں جھوٹ نہیں کہتا۔ انہوں نے کہا اگر تم سید ہو تو روضہ رسول کے سامنے کھڑے ہو کر پکارو۔ اگر روضہ شریف سے ندا آئی تو تمہارا قول تسلیم کر لیا جائے گا۔

مخدوم جمائیاں نے ان کے کہنے کے مطابق حق تعالیٰ کے حضور متوجہ ہو کر آنحضرت کے روضہ اقدس کے سامنے بڑے عجز و نیاز سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہا۔

اسی وقت اندر سے آواز آئی۔ لبیک یا بنی! آنحضرت کی آواز سنتے ہی تمام مجاور آپ کے مرید ہو گئے۔

کئی سال کے بعد آپ پھر مدینہ شریف حاضر ہوئے تو مجاوروں نے پھر آپ کو گھیر لیا اور عرض کیا۔ آپ مریانی فرما کر حسب سابق ہمیں ایک بار پھر کرم فرمائیے۔ آپ روضہ اقدس کے سامنے کھڑے ہوئے۔ عجز و نیاز سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہا۔

عز آئی۔ لبیک یا بنی! مخدوم نے باطن کے لیے بھی التجا کی۔ فرمان ہوا کہ ہندوستان میں ان علامتوں والا ایک آدمی ہے جس کا نام نصیر الدین ہے اس کے پاس جاؤ۔ یہ فرمان سن کر وہ ہندوستان روانہ ہوئے۔ اور چند روز حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کی خدمت میں رہ کر فیض باطنی سے سرفراز ہوئے۔

(مرآۃ العاشقین، مثنویات حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ص ۸۶، ۸۵ طبع سیال شریف)

سیدی عبد الجلیل مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر کچھ مدت کے بعد میں نے نبی پاک ﷺ کو خواب میں اپنے گھر کے ایک کمرے میں دیکھا کہ ہمارا گھر آپ کے نورانی چہرے سے جگمگا رہا ہے۔ پس میں نے تین مرتبہ دست بستہ عرض کیا :-

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

حضور! میں آپ کے پڑوس میں آپ کی شفاعت کی آس لگائے بیٹھا ہوں۔ سرکار نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسکراتے ہوئے مجھے بوسہ دیا اور فرما رہے ہیں، ہاں خدا، ہاں خدا، ہاں خدا۔ اسی اثنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارا ایک پڑوسی جو مرچکا ہے

مجھ سے کہہ رہا ہے تم سرکار کے خدمت گزار مدح خواں ہو۔ میں نے اس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا۔ اس پر وہ بولا، خدا کی قسم! تیرے اس وصف کا آسمان پر ذکر ہوا ہے اور نبی ﷺ خاموش مسکرا رہے تھے۔ اس پر میں خوشی خوشی بیدار ہو گیا۔

(سعادت دارین از علامہ جہانی جلد اول ص ۳۷۵ طبع لاہور ۱۹۸۸ء)



شیخ احمد بن ثابت مغربی فرماتے ہیں کہ :-

ایک رات کو خواب میں میں نے رہبان یسود کی ایک جماعت کو دیکھا جو رسولوں اور ان کی رسالت پر تبادلہ خیال کر رہے تھے۔ پس انہوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر یہ دلائل ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر یہ یہ دلائل ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر کیا دلیل ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ حضور کی رسالت پر دلیل وحی ہے، نزول قرآن ہے۔ ان کے اشارے سے چاند کا شق ہو جاتا ہے۔ درختوں کا انہیں سجدہ کرنا اور پتھروں کا انہیں سلام کرنا، جمادات کا ان کی وجہ سے کلام کرنا، اور زمین و آسمان کے مالک کا ان پر صلوة و سلام پڑھنا ہے اور معجزہ تو اس مفہوم کو ادا کرتا ہے گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے جو کچھ پہنچانا تھا پہنچا دیا۔ ایک نے میری تصدیق کی لیکن باقیوں نے نہ تصدیق کی نہ تکذیب۔ اتنے میں ایک منادی کو اعلان کرتے دیکھا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کا دیدار کرنا چاہے وہ میرے ساتھ ہو لے۔ پس میں بھی دوڑنے والوں کے ہمراہ دوڑ پڑا۔ ہم نے پانی کا ایک بہتا چشمہ دیکھا۔ جو دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیریں تھا۔ نبی اکرم ﷺ جبریل علیہ السلام کے ہمراہ وہاں تشریف فرما ہیں۔ میں نے عرض کیا :-

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله . میں قریب ہوا اور سلام

عرض کیا، فرمایا روح الامین جبریل علیہ السلام کو سلام کہو۔ میں نے ان کی خدمت

میں بھی سلام عرض کیا۔ میں ان ہر دو حضرات کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا، میرے لیے دعا فرمائیں۔ دونوں نے میرے لیے دعا فرمائی۔ پھر میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے اپنے دستِ اقدس کے ساتھ اس چشمے سے پانی پلا دیں۔ حضور نے اپنے دستِ اقدس سے مجھے تین چلو پانی پلایا۔ پھر میں نے جبریل علیہ السلام سے عرض کیا۔ آپ بھی مجھے دستِ اقدس سے پانی پلا دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی حکم فرمایا کہ وہ مجھے پانی پلائیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی مجھے پانی پلایا۔ ان میں سے ہر ایک کے دستِ اقدس سے پانی پیتے وقت میں اسی سرکار کی نیت کر لیتا تھا۔

پھر میں بیدار ہو گیا۔ مجھے اللہ سے امید ہے کہ ان دونوں حضرات تک مجھے پہنچائے گا۔ اللہ کی طرف سے ان ہر دو پر افضل ترین درود اور پاکیزہ تر سلام ہوں۔

(سعادتِ دارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین حصہ اول ص ۳۱۳ طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

علامہ یوسف بن اسماعیل مہمانی قدس سرہ



سیدی ابو المواہب شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ روز پیر ۲۳ شعبان المکرم کو چھ گھری مسجد میں صبح کی نماز پڑھ کر سو گیا۔ یہ مسجد مقام بولا لاق اور شباک کے درمیان واقع ہے۔۔۔۔۔ میں نے حضور علیہ السلام کو اپنے سرہانے بیٹھا دیکھا، میں نے عرض کیا۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تم میرے غلام۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں، حضور! میں اس پر راضی ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر تم اس پر راضی ہو تو مجھ پر درود بھیجے وقت کامل درود کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے عرض کیا اس کی طوالت کی وجہ سے۔ فرمایا جب درود و سلام پڑھو تو تولد و آخر خواہ ایک بار ہو، بھیجا کرو۔ میں نے عرض کیا حضور! کامل درود کس طرح پڑھا کروں؟ فرمایا، یوں:

اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما صلیت علی

سیدنا ابراہیم و علی آل سیدنا ابراہیم و بارک علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما بارکت علی سیدنا ابراہیم و علی آل سیدنا ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید - السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ -

(سعادت دہلوی از علامہ مہمانی جلد اول ص ۳۶۶ درود طبع لاہور ۱۹۸۸ء)



شیخ احمد بن ثابت مغلربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

لور درود و سلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے۔ کہ ایک شب کو میں نے خواب میں ایک منادی کو سنا جو اعلان کر رہا تھا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے ہمارے ساتھ دوڑے۔ پس میں منادی کے ہمراہ دوڑ پڑا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ اس کی طرف آرہے ہیں۔ ہم بھی ایک بالاخانے کی طرف رسول اللہ ﷺ کی جانب چل پڑے۔ میں دروازے کی بائیں طرف سے داخل ہونے لگا لوگوں نے باواؤں بلند کہا دائیں طرف سے جاؤ۔ مجھے دروازہ مل گیا۔ میں اندر داخل ہو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف فرما ہیں۔ جب میں قریب ہوا تو میرے لوران حضرت کے درمیان بادل حائل ہو گیا۔ لور مجھے کسی کا چہرہ نظر نہ آیا۔ میں نے کہا :-

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ - صلی اللہ علیک وسلم تسلیماً و علی آلک والرضاعن اصحابک و اہل بیتک -

یا رسول اللہ کیا میری عادت آپ کے ساتھ ایسی ہی نہیں۔ اب میرے لور آپ کے درمیان دنیا کے پردے حائل ہو گئے ہیں، مجھے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا۔ ہم نے تمہیں دنیا لور اس کے اہتمام سے روکا تھا۔ لور تم پھر اسی اہتمام میں مصروف ہو۔ کافی دیر تک مجھے تنبیہ و توبیخ فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا، میرے لور حضور کے درمیان جو پردہ حائل ہوا ہے یہ صرف میری بدبختی کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں نے زار و قطار رونا شروع کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! حضور! کیا آپ میرے ضامن نہیں؟ فرمایا تم جنتی ہو۔ پھر میں نے عرض کیا میں آپ کو خدائے بزرگ در تر لور اسکی بارگاہ میں جو آپ کا مقام

ہے کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ اس پردہ کو جو میرے لور آپ کے درمیان حائل ہے، اٹھا دے۔ پس وہ بادل تھوڑا تھوڑا ہو کر ختم ہونے لگا۔ یہاں تک کہ میں نے رسول پاک لور آپ کے صحابہ کرام کی زیارت کی۔ میں سرکار سے لپٹ گیا لور عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ میرے ضامن نہیں؟

۔ میں ڈوبا تو کہاں ہے؟ میرے شاہ لے خبر

فرمایا تو جنتی ہے لور فرمانے لگے ہم نے تمہیں کہا تھا کہ یہ اہتمام چھوڑ دو لیکن تم نے نہ چھوڑا۔ یہ بات سن کر میں جاگ پڑا، اللہ تعالیٰ سے اس کے نبی کریم ﷺ کے صدقے دعا ہے کہ ہمارا اہتمام اس چیز میں کروے جس نے باقی رہنا ہے لور ہماری توجہ فانی سے ہٹا دے۔  
بجاء سيدنا و وسيلتنا الى ربنا سيدنا محمد ﷺ تسليماً ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم .

۔ (سجلات دارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین جلد اول ۳۱۳ طبع لاہور)



عن القم جوزی (المتوفی ۱۵۷۷ھ) اپنی کتاب جلاء الافہام میں لکھتے ہیں :-

حضرت ابو بکر بن محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں شیخ الشیخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے ان کو دیکھ کر ابو بکر مجاہد کھڑے ہو گئے۔ ان سے معانقہ کیا لور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ لور تمام علماء بغداد لور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل لور مجنون ہیں۔ انہوں نے فرمایا، میں نے وہی کیا جو حضور نبی کریم ﷺ کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بیان کیا کہ مجھے خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی کہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شبلی علیہ الرحمۃ حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے لور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ شبلی کے ساتھ ایسی عنایت فرماتے ہیں؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لقد جاءکم رسول من.... آخر تک پڑھتا ہے

اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ لقد جاءکم رسول من انفسکم پڑھتا ہے۔ اس کے بعد تین مرتبہ صلی اللہ علیک یا محمد۔ صلی اللہ علیک یا محمد۔ صلی اللہ علیک یا محمد (ﷺ) پڑھتا ہے۔ حضرت ابو بکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے خواب کے بعد حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نماز کے بعد کیا پڑھتے ہیں تو انہوں نے یہی بتلایا۔

(امام حافظ شمس الدین سخاوی (م ۹۰۲ھ) القول البدیع (عربی) مطبوعہ ڈسکہ ص ۱۷۲)

(لبن قیم جوزی ، جلاء الافہام مطبوعہ مصر ص ۲۵۸)

(مولانا محمد زکریا سہارنپوری ، فضائل درود شریف (تبلیغی نصاب) طبع لاہور ص ۱۱۸)



حضرت خواجہ خان محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :-

مدینہ منورہ میں ایک خوش قسمت پٹھان ہے۔ جس کا نام مجھے بتانے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ اس پٹھان نے مجھ سے حلف لیا تھا کہ زندگی تک اس کا نام نہیں بتاؤں گا۔ اس کے متعلق لوگوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے خواجہ شریف سے اپنا ہاتھ مبارک نکال کر اس سے مصافحہ کیا۔ دو تین آدمیوں کو دیکھا کہ اس پٹھان کے ہاتھ کو بوسہ دے رہے ہیں۔ اس سے دریافت کیا تو اس نے اقرار کیا کہ اس ناچیز پر کرم ہوا ہے۔ اور مجھ سے حلف لیا کہ میرا نام زندگی تک نہ بتانا۔ آپ نے اس کی ایک کرامت بھی بیان کی وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ موصوف پانچٹی مبارک کی جانب سے درود مستغاث شریف (جس میں المستغاث لی حضرتہ اللہ تعالیٰ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کابار بار تکرار آتا ہے) پڑھ رہا تھا۔ شرطی (سپاہی) نے روکا۔ رات کو شرطی کے پیٹ میں ایسا سخت درد ہوا کہ کوئی علاج مؤثر نہ ہوا۔ آخر پٹھان موصوف کے دم کرنے سے شرطی کو شفا کامل ہوئی۔ اسی دن سے کوئی شرطی اسے پانچٹی مبارک سے درود مستغاث شریف پڑھنے سے نہیں روکتا تھا۔ اور وہ زور زور سے درود

مستغاث شریف پڑھتا تھا۔ ملفوظات خواجہ خان محمد تونسوی (۱۹۷۹ء)

مرتبہ عبدالغفور سلیمانی ص ۳۹ مطبوعہ ملتان ۱۴۰۰ھ

## صحابہ کرام، تابعین اور اولیاء کرام کے خود ساختہ درود شریف

لکن لعل دین خاموش کیوں...؟

### ○ -- حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا درود

ان الله و ملائكتہ يصلون على النبي لآية۔

اللهم ربنا ليك و سعديك صلوات الله البر الرحيم والمطشكة المقربين والصديقين و الشهداء  
والصالحين وما سبح لك من شيء يا رب العالمين على محمد ابن عبد الله خاتم النبيين و سيد المرسلين و  
امام المتقين و رسول رب العالمين الشاهد البشير الداعي اليك باذنك السراج المنير و عليه السلام۔

(الشفاء (درود) حصہ دوم ص ۹۲ طبع لاہور از قاضی عیاض اندلسی ماگی م ۵۳۳ھ)

(مدارج النبوۃ حصہ دوم ص ۷۰۶ شیخ محقق ۵۲۰ھ)

### ○ -- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللهم اجعل صلواتك و برکاتك و رحمتك على سيد المرسلين و امام المتقين و خاتم النبيين محمد  
عبدك و رسولك امام الخير و رسول الرحمة اللهم ابته مقاماً محموداً يفيطه فيه الاولون والآخرين۔

(الشفاء حصہ دوم ص ۹۲ طبع لاہور)

### ○ -- حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

اللهم صل على محمد و على آل محمد سيد العرب والعجم العبعوث على كافة الامم و صل يا  
رب آل محمد برحمتك يا ارحم الراحمين۔

(جواہر الاولیاء ص ۲۸۳ طبع اسلام آباد ۱۹۷۶ء)

تالیف: سید باقر بن سید عثمان خدری لوج

### ○ -- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

اللهم صل على محمد عبدك و رسولك۔

(الشفاء حصہ دوم ص ۹۰ طبع لاہور)

### ○ -- حضرت امام حسین ابن علی رضی اللہ عنہما

اللهم صل على محمد النبي الامي و آله وسلم۔

(جواہر الاولیاء ص ۲۶۶ طبع اسلام آباد ۱۹۷۶ء)

### ○ -- حضرت امام زین العابدین ابن امام حسین رضی اللہ عنہما

اللهم صل على محمد في الاولين و صل على محمد في الآخرين و صل على محمد الى يوم الدين۔

(قول البدیع از علامہ سخاوی م ۹۰۲ھ ص ۵۰ طبع سیالکوٹ)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

○ -- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اللہم تقبل شفاعتہ محمد الکبریٰ و ارفع درجتہ العلیاء واعطہ سؤلہ فی الآخرة والاولیٰ کما اتیت ابراهیم و موسیٰ - (اسنادہ جید : قوی صحیح)  
(قول البدیع ص ۳۶ طبع سیالکوٹ)

○ -- امام حسن بصری علیہ الرحمۃ

اللہم صل علی محمد و علی الہ و اصحابہ و اولادہ و ازواجہ و زریئہ و اهل بیتہ و اصهارہ و انصارہ و اشیاعہ و محبہ و امۃ معہم اجمعین۔ (الثفاء حصہ دوم ص ۹۳ طبع لاہور)  
(قول البدیع ص ۳۷ طبع سیالکوٹ)

○ -- حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

اللہم صل علی ابدا افضل صلواتک علی سیدنا محمد عبدک و رسولک النبی الامی و آلہ وسلم۔  
(جواہر الاولیاء ص ۲۶۷ طبع اسلام آباد)

○ -- شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ

اللہم صل وسلم علی حبیبک و قریبک و لیبیک و مظهر ربوبیتک و مثال حضرتک و مثال قدرتک روح القدس معطی الحیاء و الفضیلۃ بامرک بكثير العوالم مفیض نواطق النفوس صاحب الظفر و التعالیٰ شمس نورك۔  
(جذب القلوب الی دیار الحبوب ص ۳۶۸ طبع لاہور ۱۳۹۲ھ)

○ -- محدث شمس الدین محمد جزری (م ۸۳۲ھ) کا خود ساختہ درود

صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و صحبہ صلوة تكون عن النار تعم العنة وسلم و شرف و کرم۔  
(بستان الحدیث ص ۱۲۹ طبع کراچی)

○ -- محدث ابن الامام تقی الدین عسقلانی (م ۷۴۵ھ) کا خود ساختہ درود

صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحبہ الاتقیاء البررة صلوة هی لنا فی القیامۃ مدخرۃ وسلم تسلیماً کثیراً و شرف و مجد و عظم و کرم۔  
(بستان الحدیث ص ۱۵۰ طبع کراچی)

○ -- محدث ابو منصور عبدالخالق بن زاہر بن طاہر الشماص (م ۵۵۰ھ) کا خود ساختہ درود

الصلوة والسلام علی المعضل علی جمیع خلقہ محمد و الہ الطیبین و صحبہ الطاہرین۔  
(بستان الحدیث ص ۱۶۳ طبع کراچی)

○ -- محدث جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) کا خود ساختہ درود

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و اصحابہ الذین جعل حبہم ایۃ الایمان و منطقة الفوز۔

www.ataunnabi.com (بستان الحدیث ص ۲۰۷ طبع کراچی)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## ۰-- صاحبِ معجم اسماعیل (محدث) کا خود ساختہ درود

وصلی اللہ علی نبیہ محمد نبی الرحمة والرسالة وعلی آلہ وسلم کثیراً۔  
(ستان الحدیث ص ۹۱ طبع کراچی)

## ۰-- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

الصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ الطاہرین۔

(مکتوب نمبر ۲۰۰ ص ۳۴۳ دفتر اول حصہ سوم طبع کراچی ۱۹۷۰ء)

## ۰-- حضرت سید محمد رفائی یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

اللہم صل و سلم علی سیتنا محمدن الذی جمعنا بہ شتات النفوس و نیک الذی جلاّت بہ

ظلام القلوب و حبیبک الذی اخترتہ علی کل حبیب۔ (جواہر الاولیاء ص ۲۸۴ طبع اسلام آباد ۱۳۹۶ھ)

## ۰-- حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا خود ساختہ درود اور اسکی فضیلت

عبداللہ بن حکم کہتے ہیں :- میں نے خواب میں شافعی علیہ الرحمۃ کو دیکھا۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا: مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور مجھے بہشت کے لیے یوں آراستہ پایا جیسے عروس (دلہن) کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ اور میرے لوہے پر یوں نچھاور کیا جیسے دلہن پر کیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ اس درجہ کو کیوں کر پہنچ گئے؟ کہا مجھ سے ایک قائل نے کہا تھا کہ کتاب الرسالہ میں جو درود نبی ﷺ پر لکھا ہے اس کا عوض یہ ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیوں کہے۔ فرمایا: وہ لفظ یہ ہیں :-

وصلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون و عدد ما فضل عن ذکرہ الغافلین۔

خط کشیدہ درود شریف حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کا خود ساختہ ہے۔

جناب ابن لعل دین نجدی بتائیں کہ امام شافعی بدعتی تھے یا اہلسنت؟

(جلاء الافہام از لیلہ قیم ص ۲۳۸ طبع لاہور ۱۹۷۲ء اردو ترجمہ مولوی محمد سلیمان منصور پوری)

(جذب القلوب الی ديار المحبوب ص ۳۵۰ طبع لاہور ۱۳۹۲ھ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی م ۱۰۵۴ھ)

(قول البدیع ص ۲۵۳ طبع سیالکوٹ)

## ۰-- علامہ محدث طبرانی علیہ الرحمۃ کا خود ساختہ درود اور اسکی فضیلت

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کو محدث طبرانی نے خود انشاء کیا

ہے۔ یعنی یہ درود ان کا خود ساختہ ہے۔

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اللهم لك الحمد بعد ومن حمدك ولك الحمد بعد ومن لم يحمدك ولك الحمد كما تحب ان  
تحمد اللهم صل على محمد بعد ومن صل عليه و صل على محمد بعد ومن لم يصل عليه و صل على  
محمد كما تحب ان نصلي عليه۔

علامہ طبرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :- ان الفاظ درود پاک کو انہوں نے خواب میں نبی کریم ﷺ  
کے سامنے پڑھا۔ حضور ﷺ نے اس درود پاک کو سن کر تبسم فرمایا حتیٰ کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں اور  
آپ کے ثنایا مبارک سے نور ظاہر ہونے لگا۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۳۶۵ طبع لاہور ۱۳۹۲ھ)  
O-- ایک خود ساختہ درود شریف اور اسکی قبولیت

اللهم صل على محمد وعلى اله محمد صلاة انت لها اهل و هو لها اهل و برك وسلم۔  
حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اس درود پاک کو حسن قبول اور شرف قبولیت حاصل  
ہے۔ ایک بزرگ مدینہ منورہ میں زیارت کے لیے حاضر ہوئے اور اپنی مدت اقامت میں انہوں نے  
اس درود پاک کا ورد رکھا۔ جب وہ مدینہ منورہ سے رخصت ہونے لگے تو حضور ﷺ نے ان سے (خواب میں) فرمایا کہ چند دن تم یہاں اور ٹھہرو کیونکہ تمہارا یہ درود پڑھنا ہمیں بہت پسند آیا ہے۔  
(جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۳۶۷ طبع لاہور ۱۳۹۲ھ)

O-- حضرت شاہ عبد الرحیم (م ۱۱۳۱ھ) والد گرامی حضرت شاہ ولی اللہ کا خود ساختہ درود

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۷ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

امرئى سبذى الوالد بهذه من الصلوة على النبى ﷺ " اللهم صل على محمدن النبى الامى و اله و  
بارك وسلم " قال قرأتها فى المنام على النبى الامى ﷺ فاستخسها۔

(در الشیخ فی مبشرات النبى الامین ص ۳۵ از حضرت شاہ ولی اللہ طبع لائل پور ۱۹۷۰ء)

ترجمہ :- والد محترم نے مجھے حکم دیا کہ درود شریف اس صیغہ سے پڑھا کروں۔ " اللهم صل على  
محمدن النبى الامى و اله و بارك وسلم " میرے والد گرامی نے فرمایا کہ یہ درود شریف میں نے خواب  
میں پڑھا تو حضور ﷺ نے اس کو پسند فرمایا۔

O-- حضرت شبلی علیہ الرحمۃ کا خود ساختہ درود اور اسکی فضیلت

ابو بکر محمد بن عمر سے روایت ہے کہ میں ابو بکر بن مجاہد کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ شبلی آئے۔ ابو بکر  
کھڑے ہو گئے، معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے کہا اے میرے سر وار! آپ شبلی کے ساتھ یہ  
سلوک کرتے ہیں حالانکہ آپ اور تمام بغدادیوں کے باشندے خیال کرتے ہیں کہ وہ دیوانہ ہے۔ کہا میں نے

اس کے ساتھ وہ کیا جو نبی ﷺ کو کرتے دیکھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ شبلی سامنے آئے آپ کھڑے ہو گئے اور اس کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ شبلی کے ساتھ ایسی عنایت فرماتے ہیں۔ فرمایا: یہ نماز کے بعد لقد جاء کم رسول من انفسکم الخ تک پڑھا کرتا ہے۔ اور پھر درود مجھ پر پڑھتا ہے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ اس نے کوئی فرض نہیں پڑھی لیکن اس کے آخر میں ”لقد جاء کم رسول من انفسکم“ آخر سورۃ تک پڑھا اور تمین دفعہ ”صل اللہ علیک یا محمد (ﷺ) پڑھا۔ ابو بکر محمد بن عمر کہتے ہیں کہ میں پھر شبلی کے پاس گیا اور پوچھا نماز کے بعد کیا کرتے ہو تو انہوں نے ایسا ہی بیان کیا۔

(جلاء الافہام از لفظ ابن قیم ۵۱۵ء، ص ۲۵۸ طبع لاہور ۱۳۹۶ھ اردو ترجمہ: مولوی قاضی محمد سلیمان منصور پوری)

(قول بالبدیع از علامہ سہوی ۹۰۲ء (عربی) مطبوعہ ڈسکہ ص ۱۷۲)

### ○ -- محمد شین کرام کا خود ساختہ درود شریف اور اسکی قبولیت

(۱) .. لام حادی (۲۵۶ھ) علیہ الرحمۃ

(۲) .. لام مسلم (۲۶۱ھ) علیہ الرحمۃ

(۳) .. لام ترمذی (۲۷۹ھ) علیہ الرحمۃ

(۴) .. امام ابو دؤد (۲۷۵ھ) علیہ الرحمۃ

(۵) .. امام ابن ماجہ (۲۷۳ھ) علیہ الرحمۃ

(۶) .. امام نسائی (۳۰۳ھ) علیہ الرحمۃ

و دیگر محمد شین کرام کا یہ طریقہ کار ہے کہ وہ حدیث رسول نقل کرتے وقت حضور سید عالم ﷺ کے اسماء گرامی کے ساتھ ”ﷺ“ لکھتے ہیں۔ یہ درود و سلام نبی اکرم ﷺ سے نکلے نہیں بلکہ یہ محمد شین کا خود ساختہ ہے۔

### ○ -- درود و سلام ”ﷺ“ کی فضیلت

امام جلال الدین سیوطی اپنی کتاب ”جمع الجوامع“ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔ کہ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حفص بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو زرعہ (محدث) کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان دنیا پر فرشتوں کی امامت کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ تم نے یہ رتبہ کس عمل سے پایا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ہزار ہا حدیث لکھی ہیں۔ اور میں نے ہر حدیث میں ”عن النبی ﷺ“ کہا تھا۔ اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ عشراً۔ (جذب القلوب الی دیدار المحبوب ص ۳۴۱ طبع لاہور ۱۳۹۲ھ)

○ -- حسن بن محمد نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا۔ فرمایا: اے ابو علی! کاش تو دیکھ

لے کہ جو صلوٰۃ ہم نے نبی ﷺ پر کتاب میں لکھی تھی۔ وہ ہمارے آگے کیسی روشن اور نورانی ہو رہی ہے۔

(جلاء الافہام از لفظ ابن قیم ص ۲۳۷ طبع لاہور ۱۳۹۲ھ)

○ -- ابو الحسن بن علی میمونؒ کہتے ہیں۔ کہ میں شیخ ابو علی حسن بن عینہ کو موت کے بعد خواب میں دیکھان کی ہاتھوں کی انگلیوں پر کوئی چیز سبز یا زعفرانی رنگ سے لکھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا کہ اے استاد! میں آپ کی انگلیوں میں ایک طبع تحریر دیکھتا ہوں۔ یہ کیا ہے؟ اے لڑکے! یہ طفیل ہے حدیث رسول ﷺ کے لکھنے کا۔ اور یہ طفیل ہے حدیث میں لفظ ”ﷺ“ لکھنے کا۔ (جلاء الافہام ص ۲۳۷)

○ -- محمد بن ابو سلیمان کہتے ہیں :- میں نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا پدے باپ خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ کہا مجھے حش وید۔ میں نے کہا کیونکر؟ کہانی ﷺ پر درود لکھنے کے باعث۔ (جلاء الافہام ص ۲۳۸)

○ -- سفیان بن عینہ نے کہا مجھ سے خلف صاحب خفان نے روایت کیا ہے کہ میرا ایک صدیق (ساتھی) تھا۔ میرے ساتھ طلب حدیث کیا کرتا تھا۔ وہ مر گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا اس پر سبز پوشاک تھی۔ دامن کشاں چلتا تھا۔ میں نے کہا تو میرے ساتھ حدیث طلب نہ کیا کرتا تھا؟ کہا ہاں! میں نے کہا۔ پھر تو اس درجہ پر کیونکر پہنچ گیا۔ کہا جو ایسی حدیث آتی جس میں نبی ﷺ کا اسم گرامی ہوتا میں اس کے نیچے ﷺ لکھ دیا کرتا تھا۔ اس کا بدلہ یہ ہے کہ جو تم میرے لو پر پوشاک دیکھ رہے ہو۔

(جلاء الافہام ص ۲۳۸ طبع لاہور ۱۳۹۲ھ)

## وہابیہ نجدیہ کے خود ساختہ (بناوٹی) درود

○ -- محمد بن عبد الوہاب نجدی کا خود ساختہ درود

صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔ (کتاب التوحید ص ۲۳۰، طبع کوئٹہ)

○ -- قاضی محمد سلیمان منصور پوری کا خود ساختہ درود

افضل صلوتہ و سلامہ و تحیاتہ الطیبات المبارکات و اکرامہ علی رسولہ و حبیبہ و صفوتہ محمد الامین خاتم النبیین و سید المرسلین و صلی اللہ علیہ و آلہ الطیبین الطاہرین۔

(شرح اسماء الحشی ص ۹ طبع لاہور ۱۹۷۳ / ۱۳۹۳ھ)

○ -- عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز مفتی اعظم سعودی عرب کا خود ساختہ درود

صلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ و صحبہ۔

(عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ تالیف شیخ محمد صالح مقدّم عبد العزیز بن عبد اللہ ص ۹ طبع راولپنڈی ۱۳۱۰ھ)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

○—شیخ محمد الصالح العثمن سعودی عرب کا خود ساختہ درود

صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و من تبعہم باحسان الی یوم الدین۔  
(عقیدہ للہدایۃ و الجملة ص ۱۰)

○—الشیخ عبدالرحمن بن حسن آل الشیخ (م ۱۲۸۵ھ) کا خود ساختہ درود

صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔  
(قرۃ العین الموحدین ص ۶۹۷ جلد دوم)

○—حافظ لکن قیم کا خود ساختہ درود

صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ وسلم۔  
(التذلیف ص ۱۵۵ طبع بیروت ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء)

○—لکن تمیمیہ کا خود ساختہ درود

و صلاتہ و سلامہ علی محمد خاتم النبیین و آلہ و صحبہ اجمعین۔  
(فتویٰ الحمویہ الکبریٰ ص ۶۹ طبع لاہور)

○—قاضی محمد سلیمان کا دوسرا خود ساختہ درود

فصلی اللہ علیہ و بارک وسلم و علی آلہ و ازواجہ و خلفاء و اصحابہ صلوة دائماً سرمداً۔  
(رسالہ عشرہ از قاضی محمد سلیمان ص ۳ طبع ساکنہ لکن ۱۹۷۲ء)

○—مولوی عبدالسلام بستوی دہلوی کا خود ساختہ درود

الصلوة والسلام علی جمیع الانبیاء و سید المرسلین۔ (اسلامی تعلیم ص ۸۳۰ طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

○—نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کا خود ساختہ درود

الصلوة والسلام علی رسولہ و خاتم الانبیاء محمد بن الذی اصطفاه سائر العرب و العجم و علی آلہ و اصحابہ۔  
(اشملیۃ العنبریہ من مولد الخیر البریہ ص ۲ طبع بھوپال ۱۳۰۵ھ)

○—سید بدیع الدین سندھی بھوپالی کا خود ساختہ درود

الصلوة والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔  
(مقدمہ پر الہدایۃ ص ۱۹ طبع لاہور)

○-- عبدالوہاب نجدی کا دوسرا خود ساختہ درود

الصلوة والسلام على نبينا محمد الامين وعلى آله وصحبه والتابعين۔

(تختہ دہلیہ (دوسرا رسالہ محمد بن عبدالوہاب) ص ۵۶ طبع امرتسر ۱۹۴۲ء)

○-- محمد بن عبدالوہاب نجدی کے استاد محمد حیاہ سندھی (م ۱۱۶۳ھ) کا خود ساختہ درود

وصل وسلم على من له خلق عظيم و على آله و اصحابه الذين ديدنهم الدين القويم۔

(درۃ فی اطلد غش نقد الحرة ترحية سندھی ص ۳ طبع کراچی ۱۳۱۳ھ)

○-- احسان الہی ظہیر کا خود ساختہ درود

الصلوة والسلام على من لانی وحده و على آله و صحبه۔

(مرزائیت اور اسلام ص ۱۴ طبع لاہور ۱۹۸۳ء)

○-- مولوی محمد اسماعیل سلفی وہابی کا خود ساختہ درود

الصلوة والسلام على سيد الخلق محمد خاتم النبیین و على اصحابه و آله الخ

(تجلیت حدیث ص ۱۵ طبع لاہور ۱۹۸۱ء / ۱۳۰۱ھ)

○-- مولوی عبدالجبار غزنوی امرتسری کا خود ساختہ درود

اصلی و اسلم علی نبیہ خیر الوری۔ (سوانح عمری مولوی عبداللہ غزنوی از عبدالجبار غزنوی ص ۱ طبع لاہور)

○-- مولوی محمد بشیر سہوانی غیر مقلد وہابی کا خود ساختہ درود

الصلوة والسلام على خیر خلقہ محمد و آله و صحبه اجمعین۔

(البرہان الحجاب ص ۲۱ طبع مئی ۱۳۰۳ھ طبع کبیر والہ (ملتان))

**مولوی عبدالسلام بستوی کا درود شریف**

”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ کو درود تسلیم کرنا

(یہ علیحدہ بات ہے کہ پاکستان میں پڑھا جائے یا صرف روضہ انور پر)

(موصوف لکھتے ہیں۔) اس کے بعد اگر کسی نے رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کرنے کی درخواست کی ہے

تو اسکی طرف سے سلام کا پیغام پہنچا دو۔ اگر تم عربی جانتے ہو تو عربی میں ورنہ اردو میں۔ مثلاً راقم الحروف

نے تم سے اپنا سلام دربار رسالت میں پہنچانے کی درخواست کی ہے تو یوں کہو: ”الصلوة والسلام علیک

یہ رسول اللہ من عبد السلام بن یسار علی ہستی بعد و معنونات اللہ تعالیٰ " آپ سلام کو سن کر جواب دیتے۔

(اسلامی تعلیم ص ۸۲۶ مولوی عبدالسلام ہستوی طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

اعتراض :- شرکیہ نعتوں میں مختلف قسم کے جدید " لردو لردو " بھی پڑھتے ہیں۔ روزانہ

لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں درود پڑھنا کس طرح ممکن ہے اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے۔

اے ہمارے پیارے اللہ ہمارے سر دل و محمد مصطفیٰ ﷺ پر

اتنے درود بھیج جتنے بارش کے قطرے ہیں۔

اتنے درود بھیج جتنے درختوں کے پتے ہیں۔

اتنے درود بھیج جتنے ریت کے ذرے ہیں۔ الخ

(میٹھی میٹھی سنتیں یا..... ص ۲۰۷)

الجواب :- عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ

کے ساتھ ایک عورت کے پاس گئے جس نے اپنے سامنے گھٹلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں۔ اور ان

کے ساتھ تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا میں تجھے وہ چیز مانتا ہوں جو اس سے بھی آسان یا افضل

ہے۔ فرمایا کہ :- " سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَ

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذَلِكَ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ "۔ الخ

(O کتاب الاذکار لرحمۃ نووی ص ۶۷ جلد اول طبع کراچی عربی - لردو)

(O ترمذی - ص ۶۸۳ جلد دوم (مترجم) طبع لاہور)

(O ابو داؤد ص ۵۵۳ جلد اول طبع لاہور (مترجم))

اہل سنت اسی حدیث مبارکہ سے استنباط کرتے ہوئے اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

کے حضور یوں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ ہمارے سر دل و محمد مصطفیٰ ﷺ پر

اتنے درود بھیج جتنے بارش کے قطرے ہیں۔

اتنے درود بھیج جتنے درختوں کے پتے ہیں۔

اتنے درود بھیج جتنے ریت کے ذرے ہیں۔ الخ

نیز درج ذیل درود شریف ہمارے مؤید ہیں۔

O -- حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کا درود

عبداللہ بن حکم کہتے ہیں۔ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے

آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا: مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور مجھے بہشت کے لیے یوں آراستہ بنایا۔ جیسے عروس (دلہن) کو آراستہ کیا کرتے ہیں اور میرے اوپر یوں نچھاور کیا جیسے دلہن پر کیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا آپ اس درجہ کو کیونکر پہنچ گئے۔ کہا مجھ سے ایک قائل نے کہا تھا کہ کتاب الرسالۃ میں جو درود نبی ﷺ پر تم نے لکھا ہے۔ اس کا عوض ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیونکر ہے؟ فرمایا: وہ لفظ یوں ہیں ”وصلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون۔ الخ“

(جلاء الافہام ص ۲۴۸ طبع لاہور ۱۹۷۲ء از لنن قیم)

یعنی درود ہوں اللہ کے محمد ﷺ پر جتنے کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے ہیں۔

○ -- حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى... الخ

یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اس تعداد کے مطابق جو اللہ کے علم میں ہیں۔

(افضل الصلوات ص ۱۳۹ طبع بیروت از علامہ بہمانی علیہ الرحمۃ)

○ -- علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

افضل صلاتك و ازكى بركاتك كلما ذكر الذاکرون و غفل عن ذكرك الغافلون عدد الشفع والوتر و عدد كلمات التامات المباركات و عدد خلقك و رضی نفسك و زنة عرشك و مداد كلماتك ، صلوة دائمة بدوامك۔ (القول البدیع فی الصلاة علی الحبيب الشفیع ص ۶۰ طبع سیالکوٹ)

یعنی (نبی کریم ﷺ) پر رحمتِ کاملہ اور برکتیں اور رحم فرما ان کے ساتھ جو تیرا درود سب سے افضل ہے۔..... جوڑے اور طاق عدد کے برابر، تیرے کھلے اور بند کلمات کے برابر، اور تیری مخلوق کی تعداد کے برابر۔ الخ

دامن کو ذرا دیکھا !

○ -- مولوی محمد اسماعیل دہلوی :-

الہی ہزاروں درود و سلام

تو بھیج ان پر اور انکی امت پہ عام

(سیارہ ڈائجسٹ رسول نمبر شمارہ نومبر ۱۹۷۳ء جلد ۱ ص ۱۰۹)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

○—مولوی ثناء اللہ امرتسری—

سلام اس نور رب العالمین پر + سب اس کی آل و اصحاب دین پر

(ترک اسلام ص ۸۶ مصنف مولوی ثناء اللہ امرتسری)

سلام اس پر جو مصطفیٰ ہو کے آیا + وہ بندوں میں ہمہ بڑا ہو کے آیا

(شیخ توحید ، مصنف مولوی ثناء اللہ امرتسری)

اور اصحاب محمد پر سلام + ہو میری جانب سے ہر دم صبح و شام

(نور توحید ، مصنف مولوی ثناء اللہ امرتسری)

○—مولوی محمد اسماعیل دہلوی کے پیر و مرشد سید احمد—

السلام ای نور رب العالمین + السلام اے محیط روح الامین

السلام ای صدر بدر دو جہاں + السلام ای فیض خش انس و جاں

السلام ای بادشاہ مرسلان + السلام اے قلیہ صاحب دلان

السلام ای نائب پروردگار + السلام ای قاسم جنات و نار

السلام اے مصطفیٰ ای مجتبیٰ + السلام ای مقتدیٰ ابتدا

السلام اے سید عالی نسب + السلام ای معدن علم و ادب

در پذیر ای شاہ دین زین متہام

صد درود و صد نیاز و صد سلام

السلام ای فرش تو عرش عظیم + السلام ای مسکت خلد و نعیم

السلام ای شاہد رب جلیل + السلام ای قاصد تو جبریل

السلام ای آفتاب اصطفیٰ + السلام ای نبع صدق و صفا

السلام ای حاجی کفر و فساد + السلام ای سرور خیر العباد

السلام ای ناظم اقلیم دین + السلام ای وارث خلد بریں

السلام ای سرور باغ سروری + السلام ای عزت پیغمبری

السلام ای پیشوای متقین + السلام ای مرشد دنیا و دین

السلام ای عالم علم خدا + السلام ای شافع روز جزا

السلام ای واور دین السلام

السلام ای یاور دین السلام

(مخزن احمدی، معتمد سید محمد علی، ص ۱۰۴-۱۰۵ طبع آگرہ ۱۲۹۹ھ)

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی!

حجاز میں نجدیوں کی طرف سے مسٹر گاندھی ہندو پر سلام

سلام النیل یا غاندی + وهذا الزهر من عندی

(القرآن الاعدادیۃ الجراء الثانی ص ۲۳۵ حوالہ مقیاس صلوٰۃ ص ۳۰۶ طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

روزنامہ جنگ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء کا تبصرہ

سر زمین حجاز کے دار الخلافہ ریاض میں بھارتی وزیر اعظم مسٹر نہرو کے استقبال پر ”مرحبا رسول السلام“ جیسے ننگ اسلام اور اسلام سوز قسم کے نعرے لگائے گئے۔ ان سے نہ صرف یہ کہ مسلمانان عالم کے دینی جذبات و غیرت کو ناقابل برداشت صدمہ پہنچا ہے بلکہ متولی حرمین شریفین کی اس مواحدانہ دین داری کا بھی پول کھل گیا ہے۔ جس کا سارے عالم اسلام میں ڈنکا پیٹا جا رہا ہے۔ اس سے قطع نظر کہ سر زمین توحید اور گوارہ اسلام میں ایک صنم پرست بلکہ منکر خدا اور اللہ کے باغی کو دعوتِ مکریم دینا اور جو اب رسول میں بننے والے موحدین مردوں اور عورتوں سے خیر مقدم و استقبال کرانا پاسبانِ حرم کے لئے کہاں تک زیب دیتا ہے۔ خود یہ بات بھی اپنی جگہ انتہائی شرمناک اور غیر اسلامی ہے کہ پنڈت نہرو کے لئے ”رسول السلام“ جیسے اصطلاحی لفظ استعمال کئے جائیں۔ ارنج لفظ ”رسول“ اسلام اور قرآن کریم کی مخصوص اصطلاح ہے جس کی حیثیت شعارِ اللہ اور شعارِ اسلام کی سی ہے۔ جیسے قرآن، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ وغیرہ قسم کے بے شمار الفاظ اسلامی شعار ہیں جو اپنے لغوی معنوں سے نکل کر اصطلاحی معنی کے لئے خاص ہو گئے ہیں۔ اب ان الفاظ کو لغوی معنی میں استعمال کرنا بالخصوص ان لوگوں کی طرف سے جن کو عربی زبان کے استعمال کرنے کے لئے حدود دین کا پاس رکھنا ضروری ہے۔ قطعاً حرام ہے۔ بلکہ شعارِ اللہ کی کھلی ہوئی بے حرمتی ہے۔

چوں کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی ارنج

اگر اللہ کے باغی کے احترام میں آج ناموس رسول کو یہ کہہ کر بھینٹ چڑھایا گیا ہے کہ رسول کے معنی قاصد کے ہیں تو آئندہ تمام شعائر اسلام کی حرمت کبھی باقی نہ رہ سکے گی۔

پھر سلامتی اور امن کا استعمال بھی کس قدر حیا سوز اور عزت بخش ہے کہ جس ملک میں آئے دن خونِ مسلم سے ہولی کھیلی جاتی رہی ہو وہ قاصدِ امن تو کیا ہوتا اس میں امن و سلامتی کا ادنیٰ شائبہ بھی موجود نہیں۔ خدا کی شان ہے کہ مردم خور درندوں کو قاصدِ امن کے لقب سے یاد کیا جائے۔ جنوں کا نام خرد رکھ لیا خرد کا جنوں جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے ہم آخر میں پاسبانِ حرم سے صاف طور پر یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ حرمین شریفین مسلمانانِ عالم کی لمانت ہے اور پاسبانوں کی طرف سے ناموس رسول کی بے حرمتی کبھی برداشت نہیں کی جاسکتی۔ (جنگ کراچی)

## مرزائیوں کا وہابیوں سے سوال

الفرقان ریوہ فروری ۱۹۵۷ء

ایک مذہبی سوال لفظ رسول کے استعمال کے متعلق ہے۔ آج تو اہل حدیثوں کو یہ تاویل سمجھ آ رہی ہے کہ رسول کے معنی قاصد کے ہوتے ہیں۔ مگر جب بانی سلسلہ احمدیہ نے رسول کے معنی ناموس اور تابع شریعت امتی نبی کے پیش کئے تھے تو یہی مولوی شوری مچاتے تھے کہ یہ شرعی اصطلاح ہے۔ اس لفظ کے اطلاق کے معنی یہ کہ یہ شخص نئی شریعت لانے کا مدعی ہے۔ اگر اس موقع پر اہلحدیثوں کو یہی لفظ رسول کی وسعت کا احساس ہو جائے اور وہ اپنی غلطی کو مان جائیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ اہلحدیث کی غلطی مفید ہی ثابت ہوتی ہے۔ (الفرقان ریوہ)

اب ہم آخر میں اس سلسلہ کی آخری کڑی ماہنامہ نقاد کراچی کا نہایت دلچسپ اور طنز و مزاح سے بھرپور اور نہایت اہم تبصرہ پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

## ماہنامہ نقاد کراچی بابت ماہ نومبر ۱۹۵۷ء

قاصد بدعات و منافی مقلد (لن) عبد الوہاب نجدی محافظہ الحرمین الشریفین جلالت الملک شاہ سعود کے نام

فدائیانِ رسول و عالمیانِ اسلام کا پیغام

جلالت الملک! اللہ آپ کو محبتِ رسول دے۔ خدا معلوم آپ کو معلوم ہے یا نہیں کہ ہندوستان

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کے دس کروڑ مسلمانوں نے محرم ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے نام سے ایک الگ ملک بنا لیا تھا۔ اس نوزائیدہ ملک کے بٹے ہی دشمنانِ اسلام و مسلمین نے مسلمانانِ ہند کو اپنے زنجے میں لے لیا تھا اور پھر ان کا قتلِ عام شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ ہندوستان سے مظلوم مسلمانوں نے اپنے قبائلی وطن اور گھروں سے بھاگ بھاگ کر مرتے کھرتے نہ جانے کیا کیا مصائب برداشت کرنے کے بعد پاکستان میں سکونت اختیار کر لی۔ لیکن اس کے بعد اب بھی ہندوستان میں ساڑھے چار پانچ کروڑ مسلمان موجود ہیں۔ جہاں نہ ان کی جانیں محفوظ ہیں نہ ان کی عورتوں کی عصمتیں۔

### لیکن اے کلیدِ بردارِ حرم!

جب آپ پچھلے دنوں ہندوستان کے سرکاری دورے پر آئے تو ان حالات کے باوجود آپ نے ہندوستانی حکومت کو یہ سید شاعی عطا فرمادی کہ میں عیثیتِ محافظِ حرمین شریفین اس بات سے مطمئن ہوں کہ ہندوستان میں مسلمان امن و سکون سے ہیں اور ان کی جانیں محفوظ ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یقین کیجئے شاہ! آپ کی اس سید شاعی کی تشہیر کے بعد ہمیں محمد شاہ ریگیلے کے فرامین بے ساختہ یاد آگئے تھے اور ہم یہ بھی سمجھ گئے تھے کہ ترک کی مسلمان قوم آپ اور آپ کی حکومت سے کیوں غیر مطمئن رہی ہے۔

اس واقعہ کے بعد آپ نے ایک غیر مسلم سربراہِ مملکت کو سر زمینِ حجاز مقدس کے سرکاری دورے کی دعوت دی اور ۲۳ ستمبر ۱۹۵۶ء کو بھارت کے وزیرِ اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو جب آپ کے دار الخلافہ ریاض پہنچے تو آپ کی حکومت کے اکٹھے کیے ہوئے عوام نے یارسول السلام نہرو کے شرمناک نعروں سے استقبال کیا تھا۔ اس استقبال کرنے والوں میں عرب کے وہ قبائلی بدو اور عورتیں بھی شریک کئے گئے تھے جو کسی دشمنِ اسلام فرد یا قوم کے لیے اپنے دلوں میں جذباتِ احترام نہیں رکھتے۔ پھر سب سے بڑا اجتہاد جو آپ جیسے ”قاطعِ بدعات“ نے کیا وہ یہ تھا کہ عرب کی خواتین کو غیر محرموں کے انبوہ کثیر میں لا کر ان سے ایک غیر محرم غیر مسلم شخص کا استقبال سر زمینِ حجاز پر ”رسول“ جیسے مقدس و متبرک خطاب سے کر لیا۔

### عسائیوں کی قبروں پر پھول

سعودی عرب کے وزیرِ دفاع امیر فہدان سعود نے جو شاہ سعود کے ہمراہ امریکہ آئے ہیں۔ کل امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کی قیام گاہ کی سیر کی اور جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول

چڑھائے۔ (کوہستانِ قرآنی، ۱۹۵۶ء) marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

لور پھر ایک گناہ سپاہی کی قبر پر پھول چڑھائے۔ (نوائے وقت ۲ فروری ۱۹۵۷ء)

**گاندھی کی مڑی پر پھول :-** امیر فیصل ۱۹۵۵ء میں ہندوستان پہنچے تو قیام کے دوران ڈاکٹر راجندر پرشاد ، ڈاکٹر رادھا کشن لور پھول سے ملاقاتیں کیں اور راج گھاٹ پر مہاتما گاندھی کی سادہ پر پھول چڑھانے گئے۔

(نوائے وقت لاہور ۱۱ مئی ۱۹۵۷ء جلد ۱۰ "پہلے کٹے" ترجمان پیشی ص ۲۵۳-۲۵۴ طبع لاکل پور ۱۹۶۹ء)

### محبوب کبریا ﷺ کی مخالفت

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال النبی اللہم بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ و فی نجدنا ، قال اللہم بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ و فی نجدنا فآظنه قال فی الثالثة هناك الزلازل والفتن وبها یطلع قرن الشیطان ۔

(رواہ البخاری) (مکتوبہ مترجم ص ۲۸۳ جلد ۳ طبع لاہور)

لکن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ! ہمارے شام میں برکت ڈال دے۔ اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت ڈال۔ صحابہ نے کہا۔ اے اللہ کے رسول لور ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام لور یمن میں برکت ڈال۔ صحابہ نے کہا اور نجد کے لیے بھی دعا فرمائیے۔ میرا خیال ہے آپ نے تیسری بار فرمایا۔ اس جگہ زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

○-- امیر محمد بن اسماعیل یعنی صنعانی التوفی ۱۱۹۹ھ / ۱۶۸۸ء لکھتے ہیں :-

”سنلامی علی نجد و من خل بالنجد“

نجد پر سلام ہو لور جو نجد میں آجائے اس پر بھی سلام ہو۔

(محمد بن عبدالوہاب از مسعود عالم ندوی ، طبع لاکل پور، ص ۷۷)



marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## میری کہانی میری زبانی

میں وہاں سے سنی کیسے ہوا؟ اور کیوں ہوا؟

قاری محمد جاوید اقبال تفتشندی جماعتی سہ ماہی غیر مقلد خطیب جامع مسجد غازی گل

روڈ حمید کالونی گوجرانوالہ میں 1953ء 17 اپریل بروز بدھ بوقت صبح

15 : 4 بجے مقام ٹھسیر انوالی تھانے والا بازار سیالکوٹی دروازہ مکان نمبر

1114 گوجرانوالہ میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم اول سے چہارم تک گورنمنٹ

پرائمری سکول نمبر 1 شیرانوالہ باغ سے حاصل کی۔

1962ء - 17 جنوری کو بوجہ جگہ کم ہونے کی بنا پر منڈی کاموکی محلہ دھوپ

سڑی نئی آبادی میں رہائش پذیر ہوئے۔ گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر 4 کاموکی

سے پرائمری پاس کی۔ بعد ازاں گورنمنٹ ہائی سکول کاموکی میں چھٹی سے لیکر

میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ 1967ء میں گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ میں داخلہ

لیا اور 1969ء کو ایف۔ اے کیا۔ بعد ازاں میرا ذہن دینی تعلیم حاصل کرنے کی

طرف مائل ہوا۔ ابتدائی دینی تعلیم یعنی قرآن مجید 1970ء سے لے کر 1974ء

تا ظرہ ترجمہ کیا۔ معلم حضرت مولانا سید عبدالغنی شاہ تھے۔ جو کہ خطیب جامعہ

مرکزی مسجد اہل حدیث کاموکی میں خطیب تھے۔ اس وقت اراکین مسجد شیخ شاکر

صدر۔ جنرل سیکرٹری شیخ محمد بشیر آزہتی۔ شیخ فضل دین عرف بھجا۔ حکیم

قمر الدین۔ غلام محمد لودھی اور دیگر اراکین تھے۔ سید عبدالغنی شاہ صاحب کے

ہاں اولاد نہیں تھی۔ اسی بنا پر جناب شاہ صاحب نے مجھے میرے دادا محترم سے

مانگا۔ اس لئے کہ میں اس کو عالم بناؤں گا۔ میرے بعد میری جگہ پر خطیب

ہوگا۔ والد محترم مان گئے۔ 1979ء کو جناب شاہ کا انتقال ہو گیا۔ بعد ازاں

1980ء تک میں جامع مرکزی مسجد اہل حدیث کاموکی کا خطیب رہا۔ عرصہ چھ ماہ

خطابت کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ میں کسی جامع میں داخلہ لے کر احادیث کی تعلیم بھی

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حاصل کروں۔ ۱۹۸۰ء۔ 24 اکتوبر کو جامعہ سلفیہ فیصل آباد زیر نگرانی عبید الرحمن مدنی داخلہ لیا۔ جب میں نے جامعہ سلفیہ میں داخلہ لیا۔ اس وقت میرے ساتھ خاص طور پر جو تعلیم حاصل کرنے والے تھے وہ نام تحریر کرتا ہوں۔ مولانا محمد منشاء۔ مولانا محمد مسلم۔ مولانا منظور احمد۔ مولانا شفیق الرحمان۔ مولانا عتیق الرحمان۔ مولانا عبداللہ امرتسری۔ مولانا جاوید ککے زئی۔ مولانا عبدالغفور بہاولپور وغیرہ تھے۔

1983ء کو دورہ حدیث کرنے کے بعد پھر دوبارہ مرکزی جامعہ مسجد اہل حدیث خطیب مقرر ہوا۔ میں نے انتظامیہ سے کہا کہ میرے مد مقابل مولانا محمد اکرم رضوی خطیب جامع مسجد فیض مدینہ میں خطیب ہے۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ رضوی کے مقابلہ کے لئے کسی عالم جو کہ فارغ التحصیل ہو اسے لانا چاہیے۔ صلاح مشورہ کے بعد میں اور شیخ شاکر۔ شیخ بشیر آڑھتی حکیم قمر الدین موضع نیجانوالی سادھوکی ضلع گوجرانوالہ جامعہ میں پہنچے۔ وہاں مولانا حبیب الرحمان رحمانی کو لایا گیا۔ چند ہی دن ہوئے تھے مولانا کو آئے ہوئے تو والد محترم کے حکم سے مولانا کے پاس رہنا شروع کیا۔ کتابوں کا مطالعہ بھی کرتا رہا اور پروگراموں پر جاتا رہا۔ تقریباً 3 ماہ بعد کسی سے مولانا صاحب نے سن لیا کہ رحمانی تو قوم کہہ رہے۔ مجھے کہنے لگے کہ کیا کیا جائے کیونکہ میں ذات کا کبوتر ہوں تو کیا کروں میں نے کہا مولانا آپ اپنا تخلص تبدیل کر لیں۔ بعد یزدانی لقب رکھا گیا۔ یزدانی کے آنے کے بعد میں اپنی محلہ نئی آبادی دھوپ سڑی کا موٹگی کی جامعہ مسجد مبارک اہل حدیث المعروف ٹاہلیاں والی میں خطیب مقرر ہوا۔ وہ اس لئے کہ کیونکہ ہماری رہائش بھی جامعہ مسجد مبارک اہل حدیث کی ساتھ والی گلی میں تھی۔ اس طرح وقت گزرتا گیا۔ 6 مارچ 1984ء کو ایک کانفرنس بسلسلہ سیرت النبی ﷺ موضع 5 چک سبجانوالہ ضلع وہاڑی میں منعقد ہوئی۔ جس میں خطابات

کے لئے یزدانی صاحب کا نام اور میرا نام نمایاں تھے۔ دوران سفر میں نے یزدانی سے کہا اس علاقہ کے لوگ زیادہ پیر پرست ہیں۔ مریانی فرما کر پیروں کے متعلق کچھ نہ کہتا۔ قصہ مختصر کہ حاصل پور کے علاقہ میں پیر رنگیلا شاہ صاحب کا دربار تھا اور ہے۔ یزدانی نے دوران خطاب کچھ ایسے الفاظ پیر رنگیلا شاہ صاحب کے متعلق کہے جو کہ برداشت سے باہر تھے۔ پھر کیا تھا۔ اس چک کا نمبر دار چوہدری فتح محمد ڈوگرہ پیر رنگیلا شاہ صاحب کا مرید تھا۔ وہاں پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ نمبر دار کے لڑکے نے یزدانی کے سر پر لاٹھی مارنا چاہی تو میں نے دیکھتے ہی بایاں بازو یزدانی کے سر کے قریب کیا جسکی وجہ سے میرے بائیں بازو کی کلائی ٹوٹ گئی جو کہ زندہ ثبوت ہے۔ پور ہمیں 3 دن تک زیرِ حراست ایک کمرہ میں رکھا گیا۔ نمبر دار اثر رسوخ والا آدمی تھا۔ اس لئے پولیس والوں نے مزاحمت نہ کی۔ جس کمرے میں بند تھے۔ وہاں ہی کھانا پینا وہیں پر پیشاب پاخانہ۔ کیا لکھوں قلم لکھنے سے قاصر ہے۔ وہ الفاظ نہیں لکھ سکتا جو کچھ سننے میں آیا۔ تفصیل لکھنے سے قاصر ہوں۔ بہر کیف مختصر عرض ہے کہ 3 دن کے بعد میں نے کمرہ کے اندر ہی سے نمبر دار کی منت سماجت کی اس نے کہا کہ پہلے میرے پیر کی تعریف اور کوئی کرامت سناؤ پھر جان چھوٹے گی۔ میں نے کہا کہ جناب نمبر دار صاحب میرے تو بازو کی کلائی بھی ٹوٹ چکی ہے۔ مریانی فرما کر مرہم پٹی تو کروا دیں۔ میں نے نمبر دار کو اس کے پیر کا واسطہ دیا۔ تب جا کر اس نے مجھے باہر نکالا اور پٹی وغیرہ کی۔ میں نے سوچا کہ اب موقع ہے۔ کوئی بریلوی پیر کی کرامت نمبر دار کو سناؤ شاید جان بچ جائے۔ مختصراً میں نے دو تین بریلویوں کے پیروں کی کرامتیں پڑھی تھیں جو کہ ذہن میں تھیں۔ ایک پیر مر علی شاہ صاحب۔ دوسری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی۔ بعد میں جس طرح آزادی ملی۔ لہی تفصیل ہے۔ (کبھی موقع ملا تو تفصیل کے ساتھ عرض کرونگا۔) راستہ میں میں نے یزدانی سے کہا۔ یہ بتاؤ کہ اب کاموکی واپس جا کر

لوگوں کو کیا جواب دینا کہ اتنے دن کہاں رہے؟ کہنے لگا کہ کہہ دینا کہ دوسری جگہ کے پروگرام تھے وہاں پر چلے گئے تھے۔ جھوٹ نمبر 1۔ پھر میں نے کہا اگر لوگوں نے سوال کیا کہ تمہارا بازو کیسے ٹوٹا؟ تو کیا جواب دوں گا۔ کہنے لگا کہ کہہ دینا کہ کیلے کے چھلکے سے پھسل گیا تھا۔ دوسرا جھوٹ۔ پھر میں نے کہا کہ یہ جو گاڑی جس کا نمبر LHM / 1960 ہے اس کے شیشوں اور سکرین کے متعلق سوال ہوا تو پھر کیا جواب دوں؟ کہنے لگا کہ کہہ دینا کہ بریلویوں نے گاڑی پر آتی دفعہ پتھراؤ کر دیا تھا۔ تیسرا جھوٹ۔ مختصراً واپس کاموٹی آئے تمام رام کہانی سنائی گئی لیکن مسجد کی انتظامیہ مشکوک نظروں سے میری رام کہانی سن رہی تھی۔ آخر 4 دن کے بعد والد محترم نے پوچھا تو میں نے تمام کچھ کہہ دیا جو جو ہمارے ساتھ ہوا تھا۔ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے یزدانی کا ساتھ چھوڑ دیا۔ والد محترم کے حکم کے مطابق میں شیخوپورہ چلا گیا اور حافظ عبداللہ شیخوپوری کے ساتھ جانا شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد حافظ صاحب کی جب داڑھی کاٹی گئی جو کہ شیعوں نے نہیں کاٹی۔ معاملہ کچھ اور تھا۔ لکھ نہیں سکتا۔ (کبھی حاضری پر) سنوں گا۔ جلسہ کے واپسی پر میں نے حافظ صاحب سے کہا کہ شیخوپورہ والوں نے اگر سوال کر دیا اور کریں گے ضرور تو کیا جواب دوں۔ حافظ صاحب کہنے لگے کہ کہہ دینا کہ شیعوں نے کاٹی ہے۔ یہ بھی جھوٹ تھا۔ میں سوچنے لگا۔ ایک طرف تو ہم اپنے آپ کو موحد کہلاتے ہیں۔ دوسری طرف میرے علماء جھوٹ بولنے کی تعلیم دیتے ہیں میں سوچ میں پڑ گیا۔ چند دنوں کے بعد داڑھی والا معاملہ بھی کھل گیا۔ میں پھر واپس کاموٹی آ گیا۔ دوبارہ یزدانی سے صلح ہونے کے بعد آمدورفت کے سلسلہ شروع ہو گیا۔ 17 اپریل 1986ء بروز بدھ جامع مسجد اہل حدیث ہیڈ مہمانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایک جلسہ عام بسلسلہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ جس میں خطابات کے لئے مولانا حبیب الرحمان یزدانی، حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری، مولانا

محمد حیات ڈسکہ ، مولانا عبداللہ شارسیا لکوٹ ، مولانا رفیق سلٹی راہوالی ، مولانا محمد حسین صاحب شیخوپوری ، مولانا نذیر سبحانی شاعر ، مولانا محمد رفیق مدنی ، حافظ عبدالقادر روپڑی اس جلسہ کی نقابت میرے ذمہ تھی ۔ دورانِ تقریر حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری نے معراج مصطفیٰ ﷺ بیان کرتے کرتے یہ کہا کہ معراج کی رات اللہ کے پاک پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے انبیاء کو نماز پڑھائی ۔ میرے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ ایک طرف ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نبی ولی مر کر مٹی ہو چکے ہیں۔ دوسری طرف ہمارے مناظر صاحب کہہ رہے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے انبیاء کو نماز پڑھائی۔ دوسرا سوال یہ پیدا ہوا کہ نبی پاک ﷺ نے نماز پڑھائی۔ کون کون سی آیات قرآن مجید کی پڑھیں اور پیچھے انبیاء علیہ السلام نے کیا پڑھا۔ تیسرا سوال یہ پیدا ہوا کہ معراج کی رات جو اللہ تعالیٰ نے 50 نمازیں فرض کی تھیں۔ 50 میں سے پانچ کروانے میں جو حائل ہوتے ہیں جن کا نام حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے۔ چھٹے آسمان پر روح تھی یا کہ خود موسیٰ علیہ السلام ہمہ جسم موجود تھے۔ یہ تینوں سوال تھے۔ اس کانفرنس میں میں نے تین رقعے لکھ کر دیئے۔ لیکن جواب نہ مل سکا۔ بہر کیف مناظر کی تقریر کا وقت ہوا۔ اس جلسہ کی نقابت میرے ذمہ تھی۔ بعد میں دوسرے مقرر کی باری تھی میں نے مقرر کا نام لینے سے پہلے ان تینوں سوالوں کو دہرایا اس لئے کہ بعد میں آنے والا مقرر ان تینوں سوالوں کے جواب سے عوام الناس کو مستفیض کرا سکے۔ جلسہ انتشار کی نظر ہوا۔ تفصیل لکھنے سے قاصر ہوں۔ (کبھی خدمت کا موقع ملا تو تمام واقعات سے روشناس کراؤں گا) بہر کیف واپسی پر جو کچھ میرے ساتھ ہوا سو ہوا لیکن پھر مناظرین کے چہروں کے رنگ تبدیل ہو چکے تھے۔ وقت گزرتا گیا۔ بعد ازاں قلعہ کچھمن سنگھ والی کانفرنس کا وقت آ گیا۔ بعد ازاں چیز بھی اس کانفرنس میں موجود تھا۔ کیا تھا کہ اللہ

تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے شاخوان مصطفیٰ بنا تھا۔ واقعہ اس طرح ہے۔ علامہ احسان الہی ظہیر کے بھائی ڈاکٹر فضل الہی ظہیر ہم دونوں چائے پینے کے لیے کینٹین پر پہنچے ہی تھے کہ بعد میں دھماکہ ہوا جس میں اہل حدیث کے جید علماء موت کی بھینٹ چڑھ گئے جن میں حبیب الرحمان یزدانی اور احسان الہی ظہیر قابل ذکر ہیں۔ بعد ازاں وقت گزرتا گیا پھر جامعہ مسجد مرکزی اہل حدیث کاموگی منڈی میں حبیب الرحمان یزدانی کی جگہ حنیف ربانی جو کہ میری جامعہ مسجد مبارک اہل حدیث میں بچوں کو ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم دیتا تھا۔ اسے خطیب مقرر کر دیا گیا۔ 24 جولائی 1987ء کو بروز اتوار جامع مسجد محمدیہ اہل حدیث محلہ فیصل آباد گوجرانوالہ میں یاد شہداء کے اہل حدیث کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا شمشاد احمد سلفی۔ مولانا معین الدین لکھوی۔ مولانا حافظ عبداللہ شیخوپوری۔ مولانا محمد حسین شیخوپوری۔ مولانا رفیق سلفی۔ مولانا شہباز سلفی۔ شفیق پسروری۔ مولانا محمد اعظم۔ حافظ عبدالقادر روپڑی قابل ذکر ہیں۔ میں نے وہاں پر بھی سوالات دہرائے۔ جوانوں سے مطلع نہ کیا گیا۔ بلکہ جھڑک دیکر بٹھا دیا گیا۔ میں کب باز آنے والا تھا۔ جلسہ کے اختتام پر میں نے حافظ عبداللہ شیخوپوری سے پھر سوال کیا۔ لیکن یہ کہہ کہ ٹال دیا گیا۔ یہ کوئی خاص مسائل نہیں ہیں۔ جس پر تم بضد ہو۔ کوئی اور بات کریں۔ لیکن میرا ذہن مطمئن نہیں تھا۔ دل میں طرح طرح کے خیالات آتے تھے۔ دل پریشان تھا۔ آخر کس کے پاس جاؤں کس سے مسائل حل کرواؤں اس دوران کچھ کتب کا مطالعہ کیا جو قابل ذکر ہیں۔

نمبر 1:- صراطِ مستقیم مصنف مولانا اسماعیل دہلوی جس میں لکھا ہے کہ نماز میں عورت کی گائے اور گدھے کا خیال آجائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ نبی ﷺ کا خیال آجائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

نمبر 2 :- کتاب الوسیلہ۔ مصنف ابن تیمیہ۔ اس میں تحریر ہے کہ بعض اوقات شیطان انسانی شکل میں آکر کہتا ہے کہ میں موسیٰ، عیسیٰ، خضر حتیٰ کہ محمد ہوں۔ دوسری جگہ پر تحریر ہے ( لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم )

بعض اوقات جو کہ قبور سے آوازیں آتی ہیں وہ شیطن کی آوازیں ہوتی ہیں۔ چاہے کہ کسی ولی غوث قطب یا نبی کی قبر ہو۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم  
نمبر 3 :- تقویۃ الایمان۔ مصنف اسماعیل دہلوی۔ اس میں اسماعیل دہلوی نے توحد ہی توڑ دی کسی جگہ پر لکھا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو۔ نبی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ خدا چاہے تو کروڑوں محمد پیدا کر دے نبی ولی خدا کے آگے چہمار سے زیادہ ذلیل ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ نبی مر کر مٹی ہو چکے ہیں۔ اس میں تحریر نبی ولی کو ماننے والا مشرک ہے۔

نمبر 4 :- کتاب التوحید۔ مصنف عبدالوہاب نجدی۔ انبیاء کلمہ کی فضیلت نہیں جانتے۔

نمبر 5 :- تھہ الوہابیہ۔ اس میں تو کمال کو ہاتھ لگا دیا۔ دوسری کتب کا بھی مطالعہ کیا گیا جس میں خاص قسم کی کتاب جس کا نام نزل الابرار فی فقہ النبی المختار۔ مصنف وحید الزمان۔

ان کے علاوہ کئی اور کتابیں نجدیوں کی نظر گزریں تفصیل درکار نہیں ہے۔ کتب کا نام ذکر کر رہا۔ اب چند کتب دیوبندیوں کی بھی نظر گزریں اشارہ تحریر ہے۔  
نمبر 1 :- تحذیر الناس۔ مصنف قاسم نانوتوی۔ جس میں ختم نبوت سے انکاری ہے۔ امتی عمل میں نبی سے بڑھ جاتا ہے۔

نمبر 2 :- برائین قاطعہ۔ مصنف مولانا خلیل احمد انبیٹھوی۔ جس میں تحریر ہے۔ میلاد سنا ہندوؤں کی رسم ہے۔ 12 ربیع الاول ہندو کھنیا کی ولادت کے دن ہے۔ اس کتاب میں تحریر ہے کہ نبی کو اردو یولنا مدرسہ دیوبند سے آیا۔

نمبر 3 :- رسالہ الامداد۔ مولانا اشرف علی تھانوی۔ اس میں تحریر ہے کہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ

درود شریف۔ اللھم صل علی سیدنا مولانا اشرف علی

نمبر 4 :- حفظا لایمان۔ مصنف اشرف علی تھانوی۔ اس میں تحریر ہے کہ جتنا علم نبی کو ہے اتنا کسی پاگل دیوانے حیوانات کو بھی ہے۔

نمبر 5 :- رشید ابن رشید۔ مصنف (محمد دین مٹ)۔ جس میں یزید کو حق پر امام حسین کو باغی قرار دیا گیا ہے۔ یزید کو جتنی اور لکھا گیا ہے۔

نمبر 6 :- فتاویٰ رشیدیہ مصنف رشید احمد گنگوہی۔ قابل دید ہے۔ کس کس کتاب کا حوالہ اور کونسی کونسی کتب کے نام تحریر کروں۔

ان چند کتب کی کفریہ عبارات پڑھ کر دل بہت بیزار ہوا۔ یزدانی کے مرنے کے بعد ہم سمعہ اہل خانہ دوبارہ گوجرانوالہ محلہ سمن آباد میں رہائش پذیر ہوئے اور وہاں پر جامع مسجد قبا اہل حدیث جس کا متولی مولانا شہباز احمد سلفی ہے۔ اس مسجد میں خطیب مقرر ہوا۔ چند ماہ خطابت کے بعد مجھ پر اہل تشیع نے چھریوں سے حملہ کیا۔ جس پر شہباز احمد سلفی۔ محمد یوسف احرار۔ مولانا محمد اعظم۔ مولانا حبیب الرحمان اہل جنرل سیکرٹری جامعہ محمدیہ اہل حدیث چوک نیامیں مجھے کشنر ہاؤس زخمی حالت میں لیکر گئے اور مقدمہ درج ہوا۔ کچھ ہی ماہ بعد اہل حدیثوں اور سنیوں میں مناظرہ اختیار مصطفیٰ ﷺ ہونا قرار پایا۔ کاچھو پورہ لاہور جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث اور جامعہ مسجد غوثیہ رضویہ جگہ مقرر کی گئی۔ اہل حدیثوں کی طرف سے حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری، حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا شمشاد احمد سلفی، محمد حنیف ربانی روپڑی صاحب صدر مناظر تھے۔

سنیوں کی طرف سے علامہ عبدالنواب صدیقی اور دوسرے علماء تھے۔ میں اس مناظرہ میں بطور معاون تھا میں نے سوچا کہ میرے ذہن میں جو مسائل کے بارے

میں خلش ہے وہ دور ہو جائے گی۔ جمعرات کا دن تھا۔ 1987ء۔ 22 دسمبر تاریخ تھی۔ میں نے مناظرہ شروع ہونے سے پہلے جو سوالات شروع شروع میں تحریر کئے ہیں۔ مولانا رفیق سلفی سے پوچھے۔ انہوں نے دوسری طرف رخ کیا۔ قلم مختصر جواب ندارد۔ آخر کار میں نے امت کر کے سنیوں کے سٹیج پر پہنچ گیا۔ علامہ عبدالنواب صدیقی سے سوالات کا پرچہ آگے رکھا۔ تو انہوں نے سترہ احادیث مبارکہ حیات الانبیاء کی لکھ کر دیں۔ اور مجھ سے کہا کہ جاؤ اپنے مناظرین۔ ان احادیث کے متعلق پوچھو۔ آیا یہ احادیث صحیح ستہ میں موجود ہیں یا کہ نہیں صحیح ہیں یا کہ ضعیف ہیں۔ میں وہ پرچہ لے کر اپنے مناظرین کے پاس آیا اور علامہ عبداللہ شیخوپوری سے پوچھا کہ احادیث کہاں پر ہیں؟ ضعیف ہیں یا کہ صحیح ہیں تو جواب ملا ان میں تین احادیث صحیح ہیں باقی تمام ضعیف ہیں۔ تو میں نے کہا اگر تین حدیثوں پر بھی ہمارا ایمان ہو تو معلوم ہوا کہ انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں لہذا ہمارا عقیدہ من گھڑت ہے۔ گستاخ عقیدہ ہے۔ لعنت ہے ایسے عقیدہ پر جس میں انبیاء کی توہین ہو۔ میں ایسے بڑے گندے اور گستاخ عقیدہ سے اجتناب کرتا ہوں۔ اتنی باتیں کر کے جب میں سنیوں کے سٹیج پر پہنچا تو علامہ عبدالنواب صدیقی صاحب نے اعلان کیا کہ سنیوں تم کو مبارک ہو۔ تم نے مناظرہ جیت لیا ہے۔ لوگوں نے کہا علامہ صاحب کیسے؟ تو صدیقی صاحب نے کہا یہ قاری محمد جبار اقبال گستاخ گندے عقیدہ سے تائب ہو کر مسلک حق اہل سنت میں آ چکے ہیں پھر کیا تھا۔ وہابیوں نجدیوں کی تو ثانی اماں مر گئی۔ اور سنیوں کے سٹیج سے نعرہ نعرہ رسالت۔ نعرہ غوثیہ مسلک حق اہلسنت و جماعت زندہ باد کے نعروں سے گونجنے لگی۔ وہاں سے پھر جلوس کی شکل میں داتا دربار حاضری ہوئی۔ داتا دربار شریف میں پہلی دفعہ حاضری تھی۔ داتا سرکار کی قدم بوسی کے علامہ عبدالنواب صدیقی صاحب کہنے لگے کہ قاری صاحب شان اولیاء بیان کریں

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اپنا تائب ہونے کا واقعہ مختصر لفظوں میں بیان کریں۔ نجدی عقیدہ سے تائب ہونے کی وجہ تو بیان کر سکتا تھا۔ اولیاء کی شان کیسے بیان کرتا۔ کیا معلوم تھا کہ ولیوں کی شان کیا ہوتی ہے۔ صدیقی صاحب نے مجھے پانی دیا کہ قاری صاحب یہ داتا سرکار کی سبیل کا پانی ہے پی لیں۔ وہ پانی کا کیا۔ جیسے جیسے پانی پیتا رہا دل میں نورانیت پیدا ہوتی رہی۔ پھر کیا تھا میں نے تقریباً ایک گھنٹہ بچپس منٹ (25 : 1) تک شانِ اولیاء بیان کی۔ تمام رات مبارکبادیاں لیتے گزر گئی۔ جب صبح ہوئی تو میری دنیا بدل چکی تھی۔ پہلے گستاخِ اولیاء، گستاخِ صحابہ اور گستاخِ انبیاء تھا۔ اب تو میں اولیاء کے در کا گداگر اور شاخوانِ مصطفیٰ تھا۔ دوسری طرف میرے اہل خانہ کو معلوم ہوا کہ وہ سنی بریلوی ہو چکا ہے۔ پھر کیا تھا تلاش شروع کر دی گئی۔ چند دنوں کے بعد والدِ محترم کی ملاقات داتا سرکار پر ہو گئی۔ تشدد کیا گیا لوگوں نے چھڑا دیا۔ اور کہا گیا آج سے میں تم کو جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ سے عاق کرتا ہوں۔ لیکن میں حضرت بلال حبشی کی سنت پر شیدا تھا۔ جائیداد چھوڑی تشدد برداشت کیا۔ آخر کار میرے خاندان کے ہاتھ ایک ہی راستہ باقی تھا۔ وہ میرے بیوی بچوں کا معاملہ تھا۔ کچھ دن گزرے ہوں گے کہ دوبارہ دربار شریف پر ہی ملاقات ہو گئی۔ اس وقت والد محترم اکیلے تھے۔ ساتھ میرا بیچا زاد بھائی محمد ایوب اور چھوٹا بھائی نوید اقبال اور خالہ زاد بھائی ثناء اللہ تھے مجھے زد و کوب کرتے ہوئے سسرال والوں کے گھر جن کی رہائش ساندہ خورد لاہور چوہان روڈ پر تھی۔ وہاں لے گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے تمام رشتہ دار اکٹھے ہو گئے۔ باتیں ہوتی رہیں۔ آخر کار میرے سر نے کہا کہ بر خوردار تم مشرک ہو گئے ہو۔ اب تمہارا ہمارا کوئی رشتہ نہیں ہے۔ اس لئے میری لڑکی کو طلاق دے دو۔ میں نے کہا کہ اپنی بیوی سے پوچھ لوں لیکن وہ بھی کہنے لگی کہ یہ عقیدہ مشرکانہ اور بدعتیوں کا عقیدہ ہے۔ اس طرح تمہارا میرا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ جو میرے لاجان کہتے ہیں

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مجھے فیصلہ منظور ہے۔ آخر کار میں نے کاغذ تحریر تین طلاقیں یک مشت دے دیں۔ اور کمرہ سے باہر آکر میں نے وہ کاغذ اپنے والد محترم کے آگے کر دیا۔ جب والد محترم نے تحریر پڑھی تو تمام پریشان ہو گئے۔ اور کہنے لگے ہم تو تم کو ڈرانے کے لیے کہہ رہے تھے۔ یہ تم نے کیا کیا۔ میں نے جواب دیا۔ اب یہ میرے نکاح میں نہیں ہے۔ حنفی عقیدہ میں تین طلاقیں یک مشت ہو جاتی ہیں۔ میں اب نجدی نہیں ہوں جس میں ستر بار بھی کہہ لیں تو ایک طلاق مانی جاتی ہے۔ بعد ازاں اہل خانہ نے مجھے زد و کوب کیا۔ لور بچوں کو چھوڑنے کے لئے بھی کہہ دیا۔ میری ایک لڑکی اور ایک لڑکا ہے۔ لڑکی کا نام شاہدہ پروین اور لڑکے کا نام شہزاد جاوید ہے۔ لڑکا خدا کی طرف سے ہی پیدائشی معذور پیدا ہوا۔ لور لڑکی ٹھیک ہے۔ میں نے سوچا کہ خدا کو معلوم کہاں کہاں پر رہنا ہے اور کیا کیا مصیبتیں جھیلنی ہیں۔ میں تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے ناموس رسالت کی خاطر بچے بھی قربان کر دیئے۔ پھر کیا تھا میں ہر طرح سے آزاد ہو چکا تھا۔ جاتی دفعہ میں نے اپنے خاندان والوں سے کہا۔ اب ہر جگہ ہر گھڑی تمہارا میرا آنا سامنا ہوتا رہے گا۔ اور تمہارے گندے عقیدے کو کھول کھول کر بیان کروں گا۔ گلی گلی کوچہ کوچہ قریہ قریہ یا رسول اللہ کے نعرے لگاؤں گا۔ بعد ازاں میں داتا سرکار رات کو حاضری دی۔ تمام رات نفل اور قرآن مجید پڑھتے پڑھتے گزری۔ رات کے کچھ حصہ میں میری آنکھ لگ گئی اور سفید ریش داڑھی دراز قد نورانی چہرہ والے بزرگ نمودار ہوئے۔ لور میری کمر پر ہاتھ پھیرا اور کہنے لگے بیٹا گھبرانا نہیں۔ خدا اور خدا کا رسول ﷺ تمہارے ساتھ ہیں۔ ولیوں کا تم پر ہاتھ ہے۔ اتنی ہی بات ہوئی تھی کہ آنکھ کھل گئی۔ میرے دل اور ذہن میں جو جو پریشانیاں تھیں تمام دور ہو گئیں۔ 1988ء۔ 14 اکتوبر کو میرے خاندان والوں نے مجھے قتل کروانے کا منصوبہ بنایا بلکہ قتل کا معاوضہ پچاس ہزار روپیہ دینا مقرر ہوا۔

قاتل کو نصف رقم پہلے ادا کی گئی اور نصف قتل کے بعد دینی قرار پائی۔ (واقعہ تفصیل سے لکھنے سے قاصر ہوں۔ کبھی موقع ملا تو تفصیل کے ساتھ عرض کروں گا)۔ بعد ازاں تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا۔ پھر کیا تھا۔ جہاں جہاں پر غیر مقلدین کے جلسے ہوتے تھے۔ سنی علماء مجھے بھی خدمت کا موقع دیتے رہے۔ اور وہاں وہاں پر جا کر مسلک حقہ کی حقانیت پیش کرتا رہا۔ اور کر رہا ہوں۔ اور نبی پاک ﷺ کی ثنا خوانی کرتا رہا اور کر رہا ہوں۔ نجدی پلید عقیدے کی سرکوبی کرتا ہوں اور کر رہا ہوں اور کرتا رہوں گا۔

کچھ واقعات سابقہ غیر مقلدین میں ہوتے ہوئے ایسے بھی پیش آئے جن کو تحریری طور پر لکھنے سے قاصر ہوں۔ (کبھی خدمت کا موقع ملا تو تفصیل کے ساتھ حوالہ عرض کروں گا)۔ مثال کے طور پر مولانا محمد حسین شیخوپوری کی ٹانگیں ٹوٹنے کا واقعہ۔ حبیب الرحمان یزدانی پر چھریاں چلنے کا واقعہ۔ حبیب الرحمان یزدانی کے لڑکے انعام الرحمان کے مرنے کا واقعہ۔ اکرم رضوی کے خلاف جھوٹی گواہی دینے کا واقعہ اور جیل جانے کا واقعہ۔ نارو وال سے واپسی پر حافظ عبداللہ شیخوپوری کی پٹائی کا واقعہ۔ حافظ عبداللہ شیخوپوری کا عدالت میں جھوٹا قرآن اٹھانے کا واقعہ۔ ڈیرہ نواب شاہ میں کتابیں چھوڑ کر بھاگنے کا واقعہ۔ حافظ عبدالقادر روپڑی کی لڑکی کا نکاح امام کعبہ عبداللہ ابن سبیل کا واقعہ۔ عبدالغفور مدنی جہلمی کا سات لڑکیوں کو تعلیم کا جھانسہ دے کر عرب امارات کے امراسے نکاح کا واقعہ۔ حافظ عبداللہ شیخوپوری کی داڑھی کٹ جانے کا واقعہ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ کئی واقعات ہیں جو کہ تحریر نہیں کئے جا سکتے۔ اب آخر میں جن جن اساتذہ کرام سے غیر مقلد ہوتے ہوئے قرآن مجید۔ تفاسیر اور احادیث کی تعلیم حاصل کی۔ ان کے نام درج کرتا ہوں۔ 1: سید عبدالغنی شاہ خطیب جامع مسجد مرکزی الہمدیث منڈی کاموکی جن سے قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ پڑھا۔

2: مولانا عبیدالرحمان مدنی مدینہ یونیورسٹی مہتمم جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے  
نزاری شریف ترجمہ تشریح۔

3: مولانا شقاعت اللہ گل مردان۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے مسلم شریف  
ترجمہ و تشریح

4: مولانا عبدالرحمان ملتانئی جن سے فن خطابت سیکھا۔ مدرسہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد

5: مولانا رفیق احمد پسروری والد محترم رانا شفیق خاں پسروری جنہوں نے  
جامعہ سلفیہ میں ٹیٹ وغیرہ لئے

6: مولانا محمد اعظم جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے دورہ حدیث کیا۔

جن مساجد اہل حدیث میں خطابت کی۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر 1: مرکزی جامع مسجد اہل حدیث منڈی کاموگی ضلع گوجرانوالہ

نمبر 2: جامعہ مسجد مبارک الہحدیث نئی آبادی دھوپ سڑی کاموگی عرف ٹاہلیاں  
والی مسجد۔

نمبر 3: جامعہ مسجد محمدیہ اہل حدیث بہ سلطان کاموگی

نمبر 4: جامعہ مسجد قبا اہل حدیث محلہ سن آباد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ۔ یہ میری  
خطابت کی آخری مسجد تھی۔ جس کا متولی مولانا شہباز احمد سلفی گوجرانوالہ

یہ میری سابقہ تجدیدیت زندگی روئیداد تھی جو کہ میں نے بقلم خود تحریر کی ہے۔

اس وقت میں جامع مسجد غازی الہسنت و جماعت بریلوی گل روڈ حمید کالونی میں  
مستقل خطابت سرانجام دے رہا ہوں۔ اور جامعہ خفیانہ مدینہ کابانی و مہتمم ہونے کی  
حیثیت سے جوں کو قرآن مجید حفظ ناظرہ اور ترجمہ پڑھا رہا ہوں۔

جب سے شاخوان مصطفیٰ ﷺ بنا ہوں۔ یعنی جب سے مسلک حقہ کو اپنایا ہے۔ چہرے پر  
بھی نور ہے۔ دل کو سکون ہے۔ قرآن مجید پڑھنے کا بھی مزا آتا ہے۔

اب جبکہ قرآن مجید یا احادیث کو پڑھتا ہوں تو ایک ایک حرف میں شانِ مصطفیٰ اور فضیلتِ رسول ﷺ نظر آتی ہے۔

بندۂ ناچیز نے رات دن ایک کیا ہوا ہے۔ اپنے لچپال نبی کریم ﷺ کے ترانے سنا رہا ہوں۔ آخر میں وہابی نجدی کے گندے عقیدے سے تائب ہونے کا اشارنا لکھ رہا ہوں۔ مجھے وہابی نجدی سے سنی بریلوی ہونے معجزہ مصطفیٰ ﷺ ہے۔

مسلم حقہ اہل سنت و جماعت وہ مسلم ہے جو سیدنا ابو بکر صدیق کا مسلک تھا۔ حضرت عمر فاروق کا مسلک تھا جو کہ حضرت عثمان ذوالنورین کا مسلک تھا جو کہ مولا علی شیر خدا حیدر کرار کا مسلک تھا۔ بلکہ تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مسلک ہے۔ اس اثناء میں میری زبان سے یہ شعر بے ساختہ نکل جاتا ہے۔

قابل تھا نار کے جنت ہوئی نصیب

اس در کی حاضری سے میری قسمت بدل گئی

قاری محمد جاوید اقبال نقشبندی جماعتی خطیب جامعہ مسجد غازی گل روڈ حمید کالونی

گوجرانوالہ

شہیدوں کے غائبانہ نماز جنازہ کے موقف کے خود ساختہ

یعنی من گھڑت ہونے کے ٹھوس دلائل

ان لعل دین سے چند سوالات ؟

دوسرے مسائل میں جیسا کہ غیر مقلدین کا وارود ار تار عنکبوت (مکڑی کے جالے) کی طرح سو فیصد کمزور ترین ہے۔ بالکل ایسا ہی شہیدوں کے غائبانہ نماز جنازہ کا موقف من گھڑت ہے۔ نیچے لکھے ہوئے سوالات عوام الناس کو ان کے من گھڑت موقف سے آگاہ کرنے کے لیے پیش کئے جاتے ہیں۔ تاکہ عوام خود ہی اس من گھڑت موقف سے مسائل کی باریکیوں میں پڑے بغیر ہی آگاہ ہو سکیں۔

سوال نمبر ۱: شہیدوں کا نماز جنازہ فرض عین، فرض کفایہ، واجب ہے، سنت مؤکدہ ہے۔ یا نفل ہے۔ جواب کی دلیل قرآن پاک کی آیت یا حدیث صحیحہ مرفوعہ پیش کی جائے۔ چونکہ، چنانچہ، لہذا، لیکن، اگرچہ کا سارا نہ لیا جائے۔؟

سوال نمبر ۲: اگر نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں کسی شہید کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی ہو تو ثبوت پیش کریں۔ اس کے ثبوت میں ضعیف سے ضعیف حدیث بھی قبول کر لی جائے گی۔؟

سوال نمبر ۳: بالا جماع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ تینوں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم شہید ہیں۔ ان کی کسی صحابی نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھی یا پڑھائی۔ غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے والے، پڑھانے والے اور جس علاقہ میں پڑھائی گئی وہ علاقہ بتائیں؟

سوال نمبر ۴: خلفائے راشدین کے دور میں شہید ہونے والے صحابہ کی تعداد ان گنت ہے۔ خلفائے راشدین میں سے جس جس خلیفہ نے جس شہید صحابی کی نماز جنازہ پڑھائی ہو، وضاحت کریں؟ سوال نمبر ۵: نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کون کون سے صحابہ کرام کے غائبانہ نماز کی بذریعہ اشتہارات تشہیر کرائی۔ ان صحابہ کرام کے نام بتائیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ شہداء کے غائبانہ نماز جنازہ کے اشتہار کا مسنون ساز اور رنگ کون سا تھا؟

سوال نمبر ۶: نبی کریم ﷺ نے شہداء کی غائبانہ نماز جنازہ کے لیے جتنے جلوسوں کی قیادت فرمائی۔ جلوسوں کی تعداد بتائیں؟

سوال نمبر ۷: پرچم نبوی میں کلمہ طیبہ اور تلوار کا ثبوت کس حدیث سے ثابت ہے۔ کتاب کا نام بتائیں۔ اگر کتب صحاح ستہ میں سے کوئی کتاب ہو تو بہتر ہوگا۔؟

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سوال نمبر ۸ : کچھ عرصہ سے مرید کے والد میں جو غیر مقلدین کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ کیا۔ کیا۔؟ نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین نے ایسا سالانہ اجتماع (حج کے علاوہ) کیا۔ مقام اور تاریخ متعین کریں۔ حدیث صحیحہ مرفوعہ سے جواب دیں۔؟

لشکر طیبہ کے قتل ہونیوالوں کو شہید قرار دینے کی دلیل پیش کریں؟

○-- کشمیر کے عوام فروعی مسائل میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی تقلید کرتے ہیں۔ سب

کے سب حنفی اور اہل سنت و جماعت ہیں۔

○-- بل شریف میں جو حضور اکرم ﷺ کا موئے (بال) مبارک ہے۔ اس کی تعظیم و تکریم

کرتے ہیں۔

ایسے افراد کو خود ساختہ اہلحدیث مشرک اور بدعتی سے تعبیر کرتے ہیں۔

مشرکین کی آزادی اور حفاظت کے لیے لڑی جانے والی لڑائی کو!

سوال نمبر ۹ : جہاد اسلامی کتنا کس حدیث سے ثابت ہے؟

سوال نمبر ۱۰ : مشرکوں کی حفاظت کرتے ہوئے جو لشکر طیبہ کے قتل ہونے والے نوجوان غیر شہید

ہیں یا شہید؟ حدیث سے جواب دیں؟

سوال نمبر ۱۱ : جو اپنے موقف کو حدیث سے ثابت نہ کر سکے وہ بدعتی ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۲ : بدعتی کی سزا حدیث میں کیا آئی ہے؟

الحمد لله رب العالمین

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



# عمدة الأصول في

# حديث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

رئيس العلماء حضرت علامہ

قاضي غلام محمد ہزاروی عیالہ

مسلم کتابوی لائبریری

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

# سُنَّتِ كِی اِیْنِ حَقِّیَّتِ

مؤلف

علامہ بدرالفتاویٰ

ناشر

مُسَلِّمِ كِتَابِیَوِ ● لَاهُور

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حقوقِ مُصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر علامہ نوز بخش لوی علیہ الرحمہ

مسئلہ کتابی الہوی

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

# قابل مطالعہ کتابیں

- ★ **کشف المحجوب (اردو)** ★  
مفتی سید غلام معین الدین نعیمی
- ★ **تذکرۃ الاولیاء (اردو)** ★  
مفتی ظہور احمد جلالی
- ★ **سَامَانِ آخِرَت** ★  
علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی
- ★ **قصص الانبیاء** ★  
ذہیر طبع
- ★ **سیرتِ رسول عربی ﷺ** ★  
علامہ پروفیسر نور بخش توکلی
- ★ **سیرتِ عنوتِ اعظم** ★  
علامہ سید مراد علی شاہ مہرزدی
- ★ **تدوین و فضائل قرآن** ★  
علامہ محمد احمد مصباحی، علامہ افتخار احمد قادری
- ★ **شرائط المرشد والمرید** ★  
حضرت محی الدین ابن عربی قدس سرہ
- ★ **دعوتِ فکر** ★  
علامہ ارشد القادری
- ★ **گیارہویں شریف حقائق کی روشنی میں** ★  
پروفیسر فیاض کاوش
- ★ **نماز سعیدی** ★  
علامہ احمد سعید کاشمی
- ★ **حقانیت اسلام** ★  
علامہ عبد حکیم اختر شاہ جہا پوری
- ★ **اثبات النبوت (اردو)** ★  
حضرت محمد و الف ثانی قدس سرہ
- ★ **اسلامی معاشرہ میں بندوں کے حقوق** ★  
حضرت امام احمد رضا بریلوی، مفتی مطیع الرحمن قادری
- ★ **زمین ساکن ہے** ★  
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ
- ★ **مسائل وضو** ★  
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ

## حناص الاعتقاد

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ

میں کتابوں کی دکان دار بار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور  
7225605

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>